موت کی سائی

www.KitaboSunnat.com

موت کیا ہے؟
قرآن و سنت کی روشنی میں

عبدالرحمن عاجز مالیرکوٹلوی

الناشر

رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار فیصل آباد فون ۳۲۹۱۶

پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ (النساء)

تم جہاں کہیں بھی ہوگے موت تمہیں پالے گی خواہ تم مضبوط قلعوں ہی میں کیوں محفوظ ہو جاؤ

موت کے سائے

(موت کیا ہے؟)

کتاب و سنت کی روشنی میں

موت جو ایک ناگزیر حقیقت ہے جس کا ذائقہ ہر شخص نے بہر صورت چکھنا ہے۔ اس کتاب میں اس پر مختلف پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے اور اس کی تیاری کی فکر پیدا کی گئی ہے، نیز اس کتاب میں موت و مزار و محشر کے فکرمندوں کے اعمال، ان کے احوال اور موت کے وقت انکے نصیحت آمیز اقوال کا تذکرہ ہے،

عبد الرحمن عاجز مالیر کوٹلوی

ناشر: رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار فیصل آباد
فون: ۳۲۹۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحقِ مؤلف محفوظ ہیں۔

موت کے سائے

موت کیا ہے؟

مؤلف، عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

قیمت ——————

طبع اوّل	اکتوبر ۱۹۸۱ء	۱۱۰۰
طبع دوم	فروری ۱۹۸۲ء	۱۰۰۰
طبع سوم	اکتوبر ۱۹۸۲ء	۲۰۰۰
طبع چہارم	اکتوبر ۱۹۸۵ء	۵۰۰
طبع پنجم	اکتوبر ۱۹۸۹ء	۱۱۰۰

ناشر

رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد

فون نمبر ۳۲۹۱۶

www.KitaboSunnat.com

کاتب اللہ دتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

موت کے سائے (موت کیا ہے؟)

قرآن وسنّت کی روشنی میں

نہایت اہم اور مفید اضافوں اور ترامیم کے ساتھ

(جدید مضامین)

سبق آموز احوال

عبرت انگیز اقوال

قابلِ رشک اعمال

وسائلِ خوشنودیٔ ربِّ ذوالجلال

عبدالرحمن عاجز

یکم اگست ۱۹۸۹ء

مطبع — کمپیوٹر نفیس پرنٹنگ پریس فیصل آباد

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

مضامین	صفحہ
انتساب	۲۶
تبصرہ رئاسۃ الحرمین الشریفین مکۃ المکرمہ	۲۸
تبصرہ غلام احمد حریری زرعی یونیورسٹی فیصل آباد	۲۹
تبصرہ جمعیت اہلحدیث فیصل آباد (پاکستان)	۳۰
تقریظ عبدالقادر بن حبیب اللہ السندی المدرس بالجامعۃ الاسلامیہ بالمدینۃ المنورہ	۳۲
تقریظ محمد عبدہٗ الفلاح العلامۃ شیخ التفسیر والحدیث الجامعۃ السلفیۃ فیصل آباد	۳۴
تبصرہ ریاسۃ الحرمین الشریفین مکۃ المکرمہ سعودی عرب	۳۵
تبصرہ فضیلۃ الشیخ عبدالقادر حبیب اللہ سندھی المدرس بالجامعۃ المدینۃ المنورہ	۳۷
عبدالغفار حسن المدرس بالجامعۃ الاسلامیہ بالمدینۃ المنورہ سابق رعضو مجلس الشوریٰ	۳۸
تقریظ حضرت مولانا حافظ ابوالحسن عبداللہ بڈھیمالوی	۴۱
حضرت مولانا مفتی محمد صدیق صاحب	۴۳
فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا قدرت اللہ	۴۴
آغازِ سخن	۴۶
موت کی دہلیز پر	۴۸
اولین مؤدبانہ گذارش	۴۹
موت (نظم)	۵۰
موت کا ذائقہ	۵۱
موت ایک اٹل حقیقت ہے	۵۴
عدالتِ خداوندی	۵۷
حقیقی مفلس	۵۷
ابتدائی محاسبہ	۵۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
مکافاتِ عمل	۵۹
موت کا دروازہ	۶۰
رحلتِ اشرف الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم	۶۴
موت کا پیالہ	۶۵
بشر نبی ہو یا غیر نبی موت سب کیلئے مقدر ہے	۶۶
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلان کرایا جا رہا ہے میں صفاتِ بشری میں تم سے ذرا الگ نہیں ہوں	۶۷
حضرت موسیٰ علیہ السلام اور موت	۶۹
خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور آخری خُطبہ۔ آخری لمحات، آخری کلمات طیبات	۷۳
سریۂ اسامہؓ اور مرضِ وفات ۱۱ھ	۷۵
آپ کا مرضِ وفات	۷۶
آخری وقت میں بھی شوقِ مسواک	۷۷
فضائلِ مسواک	۷۹
تہجد کی نماز کی ہر دو رکعت ادا	۸۰

مضامین	صفحہ
فرما کر آپ مسواک فرماتے	
مسواک	۸۱
صدیقِ اکبرؓ کی امامت	۸۲
مسواک سے نماز کے ثواب میں ستر گناہ اضافہ ہو جاتا ہے	۸۲
نبیِ آخر الزماں کا آخری خطبہ	۸۳
آخری کلمات	۸۴
اضطرابِ عظیم	۸۸
رحلت کے وقت عمر شریف	۹۱
آنحضرت اور خلیفۂ اول و دوم کی عمروں میں یکسانیت	۹۲
آنحضرتؐ کی وفات یوم الاثنین (پیر) کے روز ہوئی۔	۹۲
حضرت ابوبکرؓ پیر کے روز وفات کی آرزو فرما رہے ہیں اور اُن کی یہ آرزو پوری ہو گئی۔	۹۳
تاریخِ وفات	۹۳
غسل	۹۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
شتر کا غسل	۹۵
غسل کے لئے آنحضرتؐ کی حضرت علیؓ کو وصیت	۹۵
حضورؐ کی تجہیز وتکفین میں ہمارا بھی حق ہے	۹۶
انصار کا مطالبہ	
غسل کے وقت پانی میں بیری کے پتوں کی آمیزش	۹۷
نمازِ جنازہ	۹۸
نمازِ جنازہ میں کوئی امام نہ تھا	
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازے پر یہ دُعا پڑھی جاتی تھی	۹۹
تکفین۔ آنحضرتؐ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا اور وہ کس قسم کے تھے؟	۱۰۰
تدفین۔ کسی نبی کی جہاں وفات ہوتی ہے وہیں اُس کی قبر ہوتی ہے	۱۰۱
شتر کا تدفین	۱۰۳
	۱۰۳
حضرت ابوبکر صدیقؓ	۱۰۵
حضرت ابوبکر صدیقؓ اور دمِ آخرین	۱۰۶
آخری سانس	۱۰۸
مجھے میرے ملبوسہ دو کپڑوں میں کفن دیا جائے	۱۰۹
وفات کے وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ کی حضرت عمرؓ کو وصیت	۱۱۱
امینِ امانت، مظہرِ دیانت، پیکرِ قناعت	۱۱۲
موت کے موضوع پر حضرت ابوبکرؓ کا خُطبہ	۱۱۵
خلیفۂ اول امیر المومنین حضرت ابوبکرؓ کا فکرِ آخرت پر ایک اور خطبہ	۱۱۸
حضرت عمر بن خطابؓ	۱۲۲
اولادِ حضرت عمرؓ	۱۲۳
حضرت عمرؓ کی شہادت سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی	۱۲۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
حضرت عمرؓ کی دُعا	۱۲۴
حضرت عمرؓ کی شہادت سے متعلق	۱۲۵
حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کا خواب	
حضرت عمرؓ خطبہ میں اپنی وفات قریب ہونے کا اعلان فرما رہے ہیں	۱۲۶
آخری حج سے واپسی پر مقام البطح میں حضرت عمرؓ کی دُعا	۱۲۷
خطبہ میں خواب کے بیان سے متعلق دوسری روایت	۱۲۸
وہ چھ افراد جن میں سے ایک کے لئے اپنے بعد خلافت کا اشارہ فرمایا	۱۲۸
شہادت اور اس کے اسباب	۱۲۹
شہادت	۱۳۰
جو نماز ادا نہیں کرتا اُس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں آخری وقت اعلان	۱۳۲
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن ہونے کی تمنا	۱۳۳

مضامین	صفحہ
میرا چہرہ زمین پر رکھ دو، آخری وقت آخری کلمات	۱۳۵
عمر شریف	۱۳۶
حضرت عمرؓ کی نمازِ جنازہ حضرت صہیبؓ نے پڑھائی	۱۳۶
اوصافِ حمیدہ	۱۳۷
خوف خدا	۱۳۹
محاسبۂ نفس	۱۴۰
تُو اللہ سے ڈر جا ورنہ اُس کے عذاب کے لئے تیار ہو جا	۱۴۰
اے عمر! دوسرے کی موت تیرے لئے نصیحت ہے	۱۴۱
تلاوتِ قرآن سے غصہ فرو ہو جاتا ہے	۱۴۱
حضرت عمرؓ اپنے اہل و عیال کو آخری رات نمازِ تہجد کے لئے اٹھاتے ہیں	۱۴۲
کاش میں پیدا ہی نہ ہوتا۔ کاش میں ایک تنکا ہوتا	۱۴۷
زُہد و قناعت	۱۴۸
کمر کی چادر "تہبند" میں بارہ پیوند	۱۴۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
حضرت عمرؓ نے حضرت حفصہؓ کو رُلا دیا	۱۵۱
حساب ہونے سے پہلے اپنا حساب خود کر لو	۱۵۲
جو زیادہ ہنستا ہے اُس کا رُعب اُٹھ جاتا ہے	۱۵۳
فاجر کے ساتھ میل جول نہ رکھ وہ تجھے بھی فجور میں مبتلا کر دے گا	۱۵۴
خطباتِ فاروقی	۱۵۵
موت اور قبر پشیمانیوں کا سمندر ہیں	۱۶۱
پیکرِ حلم و وفا امیر المؤمنین ذوالنورین خلیفۂ ثالث حضرت عثمان بن عفانؓ	۱۶۲
آپ کا لقب ۔ ولادت	۱۶۲
شادی	۱۶۳
اگر میرے پاس چالیس لڑکیاں ہوتیں تو میں ایک کے بعد دوسری کا نکاح عثمانؓ سے کر دیتا	۱۶۴
اسبابِ شہادت	۱۶۶
حضرت عثمانؓ کے مکان کا محاصرہ	۱۶۸
محاصرہ سخت کر دیا گیا	۱۶۹
پہرہ	۱۷۰
شہادت کا وقت آپہنچا	۱۷۰
حضرت عثمانؓ کی شہادت پر حضرت علیؓ کا غم و غصہ	۱۷۱
محاصرہ کے وقت حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اور حضرت عثمانؓ کے درمیان مکالمہ	۱۷۲
حضرت عثمانؓ کا محاصرہ کرنے والے اور اُن کی تعداد	۱۷۳
آپ کا قاتل کون تھا؟ جس وقت آپ کو شہید کیا گیا آپ روزے سے تھے اور قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول تھے	۱۷۴
شہادت کے وقت آپ کی عمر شریف	۱۷۴
آپ کو خون آلود کپڑوں میں دفن کیا گیا	۱۷۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
اگر سب لوگ حضرت عثمانؓ کے قتل کا ارادہ کر لیتے تو ان پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہو جاتی جس طرح کہ قوم لوط پر ہوئی	۱۷۵
مدتِ سلامت	۱۷۵
حضرت عثمانؓ کی وصیت	۱۷۶
اے عثمانؓ آج تم روزہ ہمارے پاس افطار کرنا	۱۷۷
شہادتِ عثمانؓ دورانِ تلاوتِ قرآن	۱۷۸
حضرتِ عثمانؓ کو جنت کی بشارت	۱۸۰
حضرت عثمانؓ کو شہادت کی خوشخبری	۱۸۰
میں آج شہید ہو جاؤں گا	۱۸۱
اللہ ان کے لئے کافی ہے	۱۸۲
خواب میں آج رات آنحضرت کی زیارت ہوئی آپ نے مجھے فرمایا کہ تم کل ہمارے پاس روزہ افطار کرو گے۔	۱۸۳
خلفاءِ ثلاثہ کو جنت کی خوشخبری اور حضرت عثمانؓ کو شہادت کی اطلاع	۱۸۴
میرے بعد تم پر آزمائش آئے گی صبر کرنا اور باغیوں سے لڑنا نہیں	۱۸۵
حضرتِ عثمانؓ نے مسجدِ نبوی کی توسیع کر کے جنت میں اپنا گھر بنا لیا	۱۸۶
میں اس شخص سے حیا کرتا ہوں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں	۱۸۶
بیعت الرضوان	۱۸۷
حضرتِ عثمانؓ کی غیر موجودگی میں آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ ہاتھ پر مار کر انہیں بھی بیعت الرضوان میں شریک فرما لیا	
زہد، ورع، قناعت، خوفِ خدا عبادت	۱۸۸
رات کی گھڑیوں میں عبادت کرنے والے	۱۸۹
خطباتِ عثمانؓ	۱۹۰
موت صبح و شام آنے والی ہے	۱۹۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
امیر المومنین خلیفۂ چہارم حضرت علی مرتضیٰؓ	۱۹۳
مناقب ۔ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے	۱۹۴
تمہاری منزلت میرے نزدیک اس طرح ہے جس طرح ہارونؑ کی موسیٰؑ کے نزدیک تھی	۱۹۵
حضرت علی رضی اللہ عنہ شہادت سے قبل	۱۹۵
میں شہید ہونے والا ہوں	۱۹۵
اسے بدبختی سے کس چیز نے روک رکھا ہے	۱۹۶
ہر شخص کے ساتھ دو فرشتے ہیں	۱۹۷
جو اس کے محافظ ہیں ۔ جب تک کہ تقدیر کا لکھا ہوا وارد نہیں ہوتا	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئی	۱۹۸
شہادت	۱۹۸
صبحِ شہادت	۱۹۹
وصیت	۲۰۰

مضامین	صفحہ
وفات کے وقت یہ وصیت لکھوائی	۲۰۲
مدتِ خلافت اور عمر شریف	۲۰۴
فضل و کمال	۲۰۴
فقاہت ، شاعری	۲۰۵
انفاق فی سبیل اللہ	۲۰۶
زہد	۲۰۶
عبادت و ریاضت	۲۰۹
امانت و دیانت ۔ شجاعت	۲۱۰
سادگی ۔ لباس اور غذا	۲۱۲
حضرت علی المرتضیٰؓ کی سیرت	۲۱۳
خوفِ آخرت	
موت سے متعلق حضرت علی کے خطبات	۲۱۴
حضرت علیؓ کا خطبہ موت ۔ برزخ قیامت کی فکر میں	۲۲۸
اس دنیا کی کوئی بھی حالت ہمیشہ یکساں نہیں رہتی	۲۲۹
حکمت مآب اقوال	۲۳۱
عبرت کے لئے کسی کی موت کافی ہے	۲۳۴
موت کا یقین لذت و عشرت کو	۲۳۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
مکدر بنا دیتا ہے	
عزرائیل علیہ السلام کسی کو زندہ نہیں چھوڑیں گے	۲۳۵
حضرت آدم علیہ السلام کا پہلا بچہ فوت ہوتا ہے۔	۲۳۷
ایک دیہاتی آدمی اپنے اونٹ پر سوار چلا جا رہا ہے۔	۲۳۸
جب دین ہاتھ سے نکل جانے کا خوف ہو اُس پر عمل ناممکن	۲۳۹
موت کی کوئی تمنا نہیں کرتا مگر تین قسم کے آدمی	۲۴۰
اس سے قبل کہ مجھ سے فرائض خلاف سنت میں قصور ہو اے اللہ مجھے دنیا سے اُٹھا لے	۲۴۲
قُرب قیامت دین پر عمل ہو جائے گا	۲۴۴
حضرت ابوہریرہؓ بازار میں چلتے ہوئے دعا کر رہے ہیں۔	۲۴۴
حضرت ابوہریرہؓ کی تمنا	۲۴۵
فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۴۶

مضامین	صفحہ
اے اللہ تو مجھے اُس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لئے زندہ رہنا بہتر ہے۔	۲۴۶
کسی کی موت کے وقت اُسے اللہ کی رحمت کی اُمید دلاؤ	۲۴۷
مومن دو نیکیوں کے درمیان فوت ہوتا ہے۔	۲۴۸
موت میں زندگی اور زندگی میں موت	۲۴۹
موت ایک مصیبت ہے۔	۲۵۰
موت کسی بھی لمحے آسکتی ہے۔	۲۵۱
موت کی یاد	۲۵۲
زندگی کی گلی سے موت کے دروازے تک	۲۵۴
دنیا کوچ کر جانے کا پڑاؤ ہے	۲۵۶
اہل اطاعت کی موت اُنکی زندگی ہے اور اہل معصیت کی زندگی اُنکی موت ہے۔	۲۵۷
موت کا پیغامبر (سفید بال)	۲۵۷
قرآن اور موت	۲۵۸
موت کسی مطاف کی انتہا نہیں	۲۵۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
موت کیا ہے اور زندگی کے آنے سے پیشتر کیا تھی	۲۵۹
غنیمت جانو	۲۶۱
موت کا وقت زمانہ اور مقام کسی کو معلوم نہیں ۔	۲۶۳
موت نے لوگوں کو عیش و عشرت اور فرحت و سرور میں بدمزگی پیدا کردی ہے ۔	۲۶۴
آہ کوئی چیز دنیا میں ایسی نہیں جسے انسان کہہ سکے میری ہے ۔	۲۶۵
ایک اہم سوال اور نہایت اہم جواب عقلمند کون ہے ۔	۲۶۶
موت انسان کو دنیا اور اہل دنیا سے یکدم علیحدہ کردیتی ہے ۔	۲۶۷
انسان کو معلوم نہیں کل اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے اور اس کی موت کہاں آئے گی ۔	۲۶۷
عقلمند وہ ہے کہ جب اسکی عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کو پہنچ جائے	۲۶۸
دنیا پرست عیاش آدمی موت سے گھبراتا ہے ۔	۲۶۹
انکارِ حقائق	۲۷۰
موت سے آج تک نہ کوئی بچا ہے اور نہ بچے گا	۲۷۰
جب اللہ تعالےٰ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے ۔	۲۷۱
عہدِ پیری اور آخرت سے غفلت	۲۷۱
موت انسان کی گھات میں ہے اور انسان اس سے غافل ہے ۔	۲۷۲
عمر ایک شخص پاتا ہے دھوکہ بہت سے لوگ کھاتے ہیں	۲۷۲
لمبی زندگی کی امید رکھنا اس سے بڑی کوئی آفت نہیں	۲۷۲
قساوتِ قلبی کا علاج موت کی یاد ہے ۔	۲۷۳
فلسفۂ موت و حیات	۲۷۴
موت سے فرار بے سود ہے	۲۷۶
موت نوشتۂ تقدیر ہے	۲۷۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ ہے	۲۷۷
جو اپنی آخرت خراب کر لیتا ہے وہ موت کو کبھی پسند نہیں کرتا (سلیمان بن عبدالملک)	۲۷۹
ہم موت کو کیوں نہیں پسند کرتے؟	۲۸۰
موت کے پیامی	۲۸۲
نکمّی عمر سے حفاظت کا نسخہ	۲۸۶
ناکارہ عمر سے حفاظت کے لئے مسنون دُعا	۲۸۶
جو ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا خدا کے ہاں وہ کوئی عذر پیش نہ کر سکے گا	۲۸۸
موت سر پر آ کھڑی	۲۹۳
موت سے پہلے صدقہ خیرات کر لو	۲۹۴
بے سہارا کی مدد بھی راہِ خدا میں جہاد ہے	۲۹۶
موت کا وقت معیّن آنے پر کسی کو مہلت نہیں ملتی	۲۹۷
موت ہر جگہ ہر مقام پر بلا روک ٹوک آتی ہے	۲۹۸
کیا موت محض عدم کا نام ہے	۳۰۰
موت مومن کے لئے تحفہ ہے	۳۰۱
دُنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی بہشت ہے	۳۰۳
موت کو کثرت سے یاد کرو	۳۰۷
عقلمند وہی ہے جو موت کے بعد پیش آنے والے مراحل کے لئے تیاری کر رہا ہے	۳۰۷
محبوبِ حقیقی سے ملاقات کا ذریعہ موت ہی ہے	۳۰۸
موت کے بغیر جنّت الفردوس میں داخلہ غیر ممکن ہے	۳۰۸
عبیدہ بنت ابی کلابؒ	۳۰۹
موت سے ڈرنے کا سبب انسان کے اپنے اعمالِ بد ہیں	۳۱۱
زندگی کا انجام موت ہے	۳۱۲
مآلِ موت حسابِ زندگی ہے	۳۱۳
محاسبے کا ثمرہ دوزخ یا جنّت ہے	۳۱۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
نیکی اور بدی پر انسان مجبور محض نہیں ہے	۳۱۷
انسان موت سے غافل ہے لیکن موت اُس سے غافل نہیں	۳۲۵
پیدا ہوتے ہو موت کے لئے	۳۲۶
ہر مکان آخر کار لستانِ عبرت بن گیا اور ہر خوشی کے پیچھے غم ہے	۳۲۶
ہر انسان ہر لمحہ فرشتۂ موت کی نظر میں ہے اور موت کا فرشتہ اُس پر مسلّط ہے	۳۲۷
موت اچانک بھی آجاتی ہے	۳۲۸
سمجھ کر یہ جنازہ تیرا ہی ہے	۳۲۸
اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ مرنے کے بعد کیا پیش آئے گا تو تم اپنی رغبت سے کھانا بھی نہ کھا سکو	۳۲۹
اے ابنِ آدم تو تنہا مرے گا اور تنہا قبر میں داخل ہو گا	۳۳۰
موت کی یاد سے تین انعامات	۳۳۱
اور موت کو بھلانے سے تین مصیبتیں	
اگر تو موت کی رفتار کو دیکھ لیتا تو تیری اُمید اور غرور ٹوٹ جاتا	۳۳۲
موت تیرے روبرو نیک بختی یا بدبختی کا پیغام بن کر آئی ہے	۳۳۳
عقل مند وہ ہے جو موت کو سب سے زیادہ یاد رکھتا ہے	۳۳۳
موت میں بہتری	۳۳۴
محتاجی اور موت	۳۳۴
موت مومن کا پھول ہے	۳۳۴
سلبِ ایمان کا خطرہ ہو تو موت غنیمت ہے	۳۳۴
حفاظتِ دین کے لئے موت سے بہتر کوئی چیز نہیں	۳۳۵
موت کی تکلیف موت کے بعد سے ہلکی ہے	۳۳۵
مقامِ تعجب و حسرت	۳۳۷
کہاں سے آئے کیوں آئے کہاں	۳۳۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
جائیں گے کیا ہوگا	
کہیں موت اچانک نہ آجائے	۳۳۹
موت عمل کا وقت ختم کر دیتی ہے	۳۳۹
نیکی کی علامت موت کی یاد ہے	۳۴۱
موت آنکھ جھپکنے سے پہلے آسکتی ہے	۳۴۳
موت ہر وقت آنکھ کے سامنے رہے	۳۴۴
موت نے انسان کو ہر طرف سے محصور کر رکھا ہے	۳۴۵
زمانہ خود مکمل وعظ ہے اور وہ موت جو اس سے جدا کرنے والی ہے	۳۴۶
نصیحت کے لئے موت کافی ہے	۳۴۷
موت مسلمان کے گناہوں کا کفارہ ہے	۳۴۷
موت مومن کے لئے خوشبو کی طرح ہے	۳۴۷
دل کی زنگ اتارنے کے لئے ذکرِ موت نسخۂ اکسیر ہے	۳۴۸
ملک الموت ہر اہل بیت کی طرف ہر روز دو مرتبہ جھانکتا ہے	۳۴۸
جہاں موت مقدر ہوتی ہے	۳۵۰

مضامین	صفحہ
وہاں آدمی خود بخود پہنچ جاتا ہے	
جائے موت پر پہنچنے کے لئے کوئی حاجت پیش آجاتی ہے	۳۵۱
موت کی یاد عمل سے ظاہر ہوتی ہے نہ کہ قول سے	۳۵۲
کثرت ذکر	۳۵۲
دنیا میں بہترین زہد موت کی یاد ہے	۳۵۳
جو شخص موت کو زیادہ یاد رکھتا ہے اس پر موت آسان ہو جاتی ہے	۳۵۴
آخرت کے لئے اس طرح عمل کرو گویا کہ تم کل مرنے والے ہو	۳۵۴
باحیا آدمی وہی ہے جس کی موت اس کی نظر کے سامنے ہے	۳۵۵
اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو	۳۵۶
اپنی نماز آخری نماز سمجھ کر ادا کرو	۳۵۷
اے عبداللہ بن عمرؓ تجھے کچھ علم نہیں کل تو مُردوں میں شمار ہوگا یا زندوں میں	۳۵۸
زندگی میں موت کی تیاری کر لو	۳۵۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
زاہد وہ ہے جو اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرتا ہے	۳۶۰	کسی کے نیک عمل پر تعجب نہ کرو فیصلہ خاتمہ پر ہے	۳۶۹
تعجب ہے اس پر جو موت پر یقین رکھتا ہے اور ہنستا ہے	۳۶۰	جو شخص جس حال پر فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اسی حال پر اٹھائے گا	۳۶۹
مومن کے لئے فتنے کے وقت زندگی سے موت بہتر ہے	۳۶۲	عالم خواب و بیداری	۳۷۰
موت کی تمنا نہ کرو	۳۶۳	قبض رُوح اور ملائکہ	۳۷۳
شدتِ مرض میں بھی کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے	۳۶۴	عجزِ ابنِ آدم	۳۷۵
اگر چوپایوں کو شدتِ موت کا احساس ہو جائے	۳۶۴	نیند اور موت کا فرق	۳۷۵
موت قیامت ہے	۳۶۵	نفس اور رُوح میں امتیاز	۳۷۷
میں موت کو کیوں نہیں پسند کرتا	۳۶۶	حقیقتِ نفس	۳۷۷
اے اللہ مجھ پر موت آسان کر دے	۳۶۷	کیا نفس اور رُوح دونوں ایک چیز ہے یا الگ الگ چیزیں	۳۷۹
حضرت ابراہیم علیہ السلام اور موت	۳۶۸	نیند اور قبضِ رُوح کا فرق	۳۸۰
اچانک موت مومن کے لئے راحت اور اللہ کے نافرمان کے لئے باعثِ زحمت ہے	۳۶۸	خواب میں ارواح کا ملاپ	۳۸۱
		مومن کی پاکیزہ رُوح کو بحالتِ خواب سیرِ آسمان میں سجدہ کی اجازت	۳۸۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
نیند موت کی چھوٹی بہن ہے	۳۸۳
جنت میں اہلِ جنت کے لئے نہ نیند ہوگی اور نہ موت	۳۸۴
سونے اور بیدار ہونے کے وقت کی مسنون دُعائیں	۳۸۴
وقوعِ موت میں نیک و بد سب برابر ہیں مگر انجام میں یکساں نہیں	۳۸۶
موت کے دو پہلو	۳۸۷
مرگِ مومن	۳۸۹
موت کے وقت کسی مومن پر سختی اور کسی پر نرمی کی مصلحت	۳۸۹
مومن کی موت پر اس کے سجدہ کی جگہ روتی ہے	۳۹۰
صالحین و ابرار کا انجامِ خیر	۳۹۰
استقامت کا مفہوم	۳۹۲
دین پر استقامت کا صلہ	۳۹۴
مقامِ عبودیت	۳۹۶
موت کے وقت مومن کو جنّت کی بشارت	
مؤمنین کے لئے بشارتیں	۳۹۸
اہلِ ایمان کو موت کے وقت فرشتے خود سلام کہتے ہیں اور جنت کی بشارت دیتے ہیں	
قبر میں مومن کے پاس اس کا نیک عمل خوبصورت آدمی کی شکل میں آتا ہے	۴۰۱
مومن کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ اُسکو سلام بھیجتا ہے۔	۴۰۲
موت کے وقت مومن کو فرشتے خوشخبری دیتے ہیں	۴۰۳
مومن کی موت پر زمین و آسمان آنسو بہاتے ہیں۔	۴۰۵
موت کے وقت کافر کو اس کے انجام کی اطلاع دی جارہی ہے۔	۴۰۷
مومن کی موت پر آسمان کے دو	۴۰۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
دروازے روتے ہیں	
مومن کی موت پر زمین کا ہر قطعہ تمنا کرتا ہے کہ وہ مجھ میں دفن ہو	۴۰۹
شہادت کی موت	۴۱۰
حضرت جابرؓ کے والد شہید اُحد حضرت عبداللہ	۴۱۲
شہداء کی موت عام انسانوں کی موت کی طرح نہیں	۴۱۴
وقت کی قدر و قیمت	۴۱۵
زندگی کی عظمت کو سمجھو اور اوقات کی قدر کرو	۴۱۹
زندگی ایک دولتِ عظمیٰ اور مصدقہ حقیقت ہے	۴۲۰
دنیا ایک خواب ہے	۴۲۳
اس سے پہلے کہ پیغام الوداع آپہنچے سفرِ آخرت کی تیاری کرلو	۴۲۳
آخرت کی ندامت	۴۲۴
مرنے کے بعد نیک و بد دونوں پشیمان ہوں گے	

مضامین	صفحہ
دم موت سے قبل جو دم میسر آجائے غنیمت ہے	۴۲۵
ہوشیار! قیامت قریب آگئی ہے	۴۲۷
چاند بے نور ہوگیا ہے۔ دنیا نے مفارقت کا اعلان کردیا ہے	
حضرت حذیفہؓ کا خطبہ	
نیک اعمال کے لئے جدوجہد کرو فتنوں کی آمد سے پہلے پہلے	۴۲۸
کیا تم عمل کے لئے مرگِ ناگہانی کا انتظار کر رہے ہو؟	۴۲۹
عمر کہاں صرف کی؟ جوانی کہاں لٹائی؟ مال کس طرح کمایا اور کہاں خرچ کیا اور علم کے مطابق کیا عمل کیا؟	۴۳۰
لوگو موت سے قبل توبہ کرلو	
وقفۂ حیات	۴۳۲
حضرت داؤد طائیؒ	۴۳۲
مالک بن دینارؒ	۴۳۲
حضرت حسنؒ	۴۳۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مضامین	صفحہ
ابوموسیٰ اشعریؓ	۴۲۲
موت کی تیاری شرحِ صدر کی علامت ہے	۴۲۳
جوانیٹ یا تختہ تیری تعمیرِ لحد میں استعمال ہونا ہے شاید وہ تیار ہو چکا ہو	۴۳۳
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ	۴۳۵
امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۴۳۶
حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ	۴۳۶
عبداللہ بن مسعودؓ	۴۳۷
حضرت حسنؒ	۴۳۷
ابن سیرین ۔ ذکرِ موت کے وقت ہر عضوِ بدن کی موت	۴۳۸
موت کے بعد میں دوبارہ زندہ نہ کیا جاؤں صحابیٔ رسولؐ	۴۳۸
عبداللہ بن مسعود کی تمنا	۴۳۸
حضرت ابوبکرؓ	۴۳۹
حضرت صفوان بن سلیم مسجد سے	۴۳۹

مضامین	صفحہ
نکلتے ہوئے اس خوف سے رو رہے ہیں کہ مسجد میں دوبارہ آنا نصیب ہو کہ نہ ہو	
حضرت ابوحازمؒ	۴۴۰
دنیا سے الوداع کی گھنٹی بج چکی ہے دوستوں کے چلے جانے کے بعد اپنی بقا کے لئے کیا کوئی ضمانت ہے	
موت کے وقت امیدِ مغفرت اور زندگی میں اللہ تعالیٰ کا خوف غالب ہونا بہتر ہے	۴۴۱
پیدائش کے وقت رونا اور موت کے وقت ہنسنا	۴۴۳
حضرت ابراہیم بن ادھمؒ	۴۴۴
مولانا رومؒ	۴۴۸
اے ابراہیم بن ادھمؒ کیا تمہیں اس لئے پیدا کیا گیا ہے؟	۴۵۱
امید کا دروازہ بند کر دو	۴۵۲
ابراہیم بن ادھمؒ اور ایک فوجی	۴۵۲
ابراہیم بن ادھمؒ شکار کی تلاش میں	۴۵۵
ابراہیم بن ادھمؒ اور دو روٹیاں	۴۵۶

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
ابراہیم بن ادھمؒ قبرستان میں	۴۵۷
ابراہیم بن ادھمؒ اور اُن کا غلام	۴۵۸
ابراہیم بن ادھمؒ اور انار	۴۵۹
کیا دلِ مشتاق بغیر اپنے حبیب آرام پا سکتا ہے؟	۴۶۰
اقوالِ زرّین (ابراہیم بن ادھمؒ	۴۶۱
وحشتِ قبر اور ابراہیم بن ادھمؒ	۴۶۳
دنیا ایک خواب گاہ اور انسان کی زندگی ایک خواب ہے	۴۶۴
موت سے خوف کی وجہ	۴۶۹
آخری لمحاتِ حیات	۴۷۰
عالمِ نزع کے بعض واقعات	
حضرت جنیدؒ۔ حضرت شبلیؒ	۴۷۱
آخری وقت میں حقوق العباد کی فکر	۴۷۲
شرفاء مرضِ محبت ہی میں وفات پاتے ہیں	۴۷۳
حضرت حسن بن علیؓ	۴۷۳
حضرت بلالؓ	۴۷۳
عبداللہ بن مبارکؒ	۴۷۴
حضرت مکحول شامیؒ	۴۷۴
بشر حافیؒ	۴۷۴
ابو سفیان ثوریؒ	۴۷۴
انکساری کرتے ہوئے بھی خیال کرو کہ کوتاہی ہوئی ہے (ابو حفص)	۴۷۴
حضرت اویس قرنیؓ	۴۷۵
تو بھی مر جائے گا اور میں بھی	
ہرم بن حیان	۴۷۷
حضرت اویس قرنی کی تلاش میں بصرہ سے نکلتے ہیں تاکہ اُن سے مل کر اُن کے کلماتِ طیبات سے نصیحت حاصل کریں	۴۷۷
وفات و مدفن	۴۸۰
تذکرۂ موت	۴۸۱
سلیمان بن عبدالملک مسجد میں	۴۸۱
مرنے کے بعد تمام اسرار سے پردہ اُٹھ جائے گا	۴۸۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
یادِ رفتگاں اور موت	۴۸۳
نافرمانوں کا عبرتناک انجام	۴۸۴
رُوح جسم سے الگ ایک مستقل چیز ہے	۴۸۶
قبضِ رُوح کے وقت فرشتوں کا کفار کو پیٹنا	۴۸۰
کفار پر عذابِ مرگ	۴۸۷
قبولِ عمل کی شرائط	۴۸۹
بحالتِ کفر مرنے والے قطعی جہنمی ہیں خواہ اُن میں کتنی ہی خوبیاں ہوں	۴۹۰
جس نے دوسروں کو اللہ کے راستے سے روکا اور اُس کی موت کفر پر ہوئی اللہ اُسے ہرگز نہیں بخشے گا	۴۹۲
ربّ العٰلمین کا خطاب کافروں، مشرکوں، بے دینوں اور بدکاروں سے	۴۹۵
مشرکین کی موت اور سزا	۴۹۶
برائی انسان خود کرتا ہے	۴۹۹

مضامین	صفحہ
تقدیر کی دو قسمیں	۴۹۹
محو و اثبات (ترمیم و تبدیل)	۵۰۰
دُعا سے تقدیر بدل جاتی ہے اور نیکی سے عمر بڑھ جاتی ہے	۵۰۰
برائی اور اچھائی پر انسان مجبور نہیں	۵۰۱
نوح علیہ السلام کی دربارِ الٰہی میں فریاد	۵۰۲
نوح علیہ السلام کی قوم کے سرکش لوگ خود خدا کا عذاب طلب کر رہے ہیں	۵۰۳
کشتیٔ نوحؑ	۵۰۶
نوح علیہ السلام اللہ کے حکم سے کشتی تیار کرنے لگے ہیں	
نوحؑ کی قوم کے سرکش لوگ غرقِ آب ہو رہے ہیں	۵۰۷
اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے والوں کا عبرت و حسرتناک انجام	۵۰۸
نوحؑ کا حقیقی بیٹا	۵۰۹
کوہِ جودی	۵۱۱
کشتیٔ نوح موجود ہے۔	۵۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
ردمی ہوا باز کی دریافت	۵۱۳	توبہ سے گناہ نیکیوں میں تبدیل ہوجاتے ہیں	۵۴۳
نکات عبرت	۵۱۸	قول فضیل بن عیاضؒ	۵۴۴
اہم نتائج	۵۱۸	جس بستی میں جب تک کوئی پیغمبر یا استغفار کرنے والے موجود ہوتے ہیں وہاں عذاب نہیں آتا	۵۴۵
حسرت ناکام	۵۲۰	اللہ کی رحمت سے کسی وقت اور کسی حالت میں بھی ناامید نہیں ہونا چاہئے (خواہ کوئی مشرک اور کافر ہی کیوں نہ ہو)	۵۴۶
دم واپسیں	۵۲۶	قبولیت توبہ کا آخری وقت	۵۵۲
مرتے دم توبہ نامقبول ہے	۵۲۹	جسم سے اخراج روح کے وقت جب تک غرغرہ کی کیفیت پیدا نہیں ہوتی توبہ قبول ہوتی ہے۔	
جب نزع کا وقت شروع ہوجاتا ہے تو توبہ کا وقت ختم ہوجاتا ہے		موت جب آنکھوں کے سامنے آکھڑی ہو اس وقت کی توبہ قابل قبول نہیں	۵۵۲
حقیقت توبہ	۵۳۱	فرعون غرق ہونے کے وقت ایمان لایا جو کہ قبول نہ ہوا	۵۵۲
سچی توبہ کی علامت	۵۳۳		
موت سے قبل توبہ اور مصروفیت سے پہلے نیک اعمال کرلو (آنحضرت ﷺ کا ایک خطبہ)	۵۳۵		
توبہ واستغفار	۵۳۶		
توبہ واستغفار کا پانی ہر قسم کے گناہوں کی سیاہی کو مٹا دیتا ہے	۵۳۹		
توبہ سے اللہ تعالیٰ نے سو آدمیوں کے قاتل کو بخش دیا	۵۴۰		

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
اشکِ ندامت گناہوں کی آگ بجھا دیتا ہے	۵۵۵
ندامت و توبہ	۵۵۶
فضیلتِ توبہ	۵۵۶
بشارتِ نجات	۵۵۷
روح جب حلق تک آ پہنچتی ہے	۵۶۰
جب پنڈلی سے پنڈلی لپٹنے لگتی ہے	۵۶۲
انسان کے مرنے پر فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے آگے کیا بھیجا اور لوگ کہتے ہیں کہ اس نے پیچھے کیا چھوڑا	۵۶۵
موت کی یاد افضل ترین زہد ہے	۵۶۶
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال مومنوں میں افضل کون ہے اور عقلمند کون ہے؟	۵۶۷
وفات کے وقت سلف صالحین کے اقوال و احوال	۵۶۸
بکر بن عبداللہ المزنی موت کے وقت	
حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ وفات کے وقت	۵۶۹
عمر بن عبدالعزیزؒ	۵۷۲
ابا جان کیا آپ اس حقیقت سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ موت آپ کے پاس اچانک آ جائے (عبدالملک بن عبدالعزیزؒ) بیٹے کی باپ سے دلنشیں خیرخواہی	
عمر بن عبدالعزیزؒ اور ایک خطبہ	۵۷۳
جب ملک الموت آئے گا	۵۷۵
موت اور قیامت کا خوف	۵۷۶
موت کی یاد نے مجھ سے لذتِ دنیا چھین لی (ابراہیم تیمیؒ)	۵۷۶
دل کی سختی کا علاج موت کی یاد ہے	۵۷۷
خلیفہ ہارون رشید موت کے وقت	۵۷۷
جس نے موت کے انجام کو جان لیا	۵۷۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
تمہاری نوبت بھی آنے والی ہے	۵۷۸
مرنے والوں کے ذکر کے وقت خود کو بھی اُن میں شمار کرو	۵۷۹
عارف ہمیشہ موت کو یاد رکھتا ہے	۵۷۹
لقاء الٰہی — دیدار جلوۂ خداوندی	۵۸۰
وہب بن منبہ۔ کاش خلقت پیدا نہ ہوتی	۵۸۲
ابوعثمان حیری عالم نزع میں	۵۸۲
حالت نزع میں بیٹے کو نصیحت	۵۸۳
حمد بن خضرویہ بلخی نزع کی حالت میں	۵۸۴
حضرت ابراہیم النخعی ملک الموت کے انتظار میں	۵۸۵
حضرت سلمان فارسیؓ	۵۸۶
موت اللہ تعالیٰ کا ایسا اٹل فیصلہ ہے جسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔	۵۸۷
رابعہ عدویہ	۵۸۸
عبدالملک بن مروان	۵۸۹

مضامین	صفحہ
حضرت ابوہریرہؓ	۵۹۰
حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ	۵۹۱
مقصد حیات وممات	۵۹۴
موت ایک مستقل وجودی مخلوق ہے۔	۵۹۴
مشاہدۂ موت	۵۹۹
حسن عمل کیا ہے	۶۰۰
عالم سکرات	۶۰۱
مومن کے لئے شدت جانکنی اُس کے گناہوں کا کفارہ ہے	۶۰۳
موت ایک پُرخار درخت کی طرح ہے	۶۰۴
موت دنیا وآخرت کی ہولناکیوں میں سب سے زیادہ ہولناک ہے	۶۰۴
موت کی تکلیف کے بعد مومن کے لئے پھر کوئی تکلیف نہیں	۶۰۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
موت کی آسان تر تکلیف	۶۰۵	باآسانی خارج ہو جاتی ہے	
ملک الموت کی زیارت تلوار کی ایک ہزار ضرب سے سخت ہے	۶۰۵	ملک الموت کی موت	۶۱۱
موت کے وقت امیدِ رحمت اور خوفِ عذاب	۶۰۶	موت کو موت	۶۱۱
موت کی تکلیف مومن کیلئے آخری تکلیف ہے	۶۰۶	زمین پر جو کچھ بھی ہے سب فنا ہونے والا ہے	۶۱۳
موت لا علاج مرض ہے	۶۰۶	اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ ہر شئے کا فنا ہونا مقدر ہے	۶۱۳
موت کے وقت شدتِ تکلیف	۶۰۷	حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب جامع اہلحدیث چک نذار صدر راولپنڈی	۶۱۵
شہید کو موت کی تکلیفِ چیونٹی کے کاٹنے کے برابر ہے	۶۰۷		
سکرات موت کے وقت	۶۰۷		
موت کے وقت کلمۂ طیبہ	۶۰۸	پروفیسر سعید اختر ایم اے اولڈ میڈسٹ	۶۱۶
مرنے والے کے پاس سورۃ یٰسین کی تلاوت	۶۰۹	پروفیسر حافظ عبدالرحمن صاحب ایم۔ ایس۔ سی گورنمنٹ کالج	۶۱۸
لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہوا مرنے والا جنتی ہے۔	۶۰۹	اصغر مال راولپنڈی	
		جمعیت اہلحدیث فیصل آباد (پاکستان)	۶۲۱
ماں کا نافرمان بیٹا موت کی سختی میں	۶۰۹	حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کورداس پوری خطیب جامع مسجد اہلحدیث بورے والا	۶۲۴
مسواک کا استعمال نزع کی تکلیف میں باعثِ تخفیف ہے	۶۱۰		
عمل صالح کے تذکرہ سے روح	۶۱۱	تبصرہ پروفیسر محمد دین قاسمی گورنمنٹ ڈگری کالج سمن آباد فیصل آباد	۶۲۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
محترم جناب رئیس امروہوی	۶۲۱
ملکی اور غیر ملکی اخبارات ورسائل کے تبصرے	۶۲۲
ہفت روزہ المنبر فیصل آباد پاکستان	۶۲۳
سلسلۂ منشورات جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ	۶۲۵
میاں محمد یوسف سجاد صاحب ایم۔ اے	
ماہنامہ صراط مستقیم انگلینڈ	۶۲۷
تبصرہ حضرت مولانا عبدالاعلیٰ رحمانی مدینہ منورہ	
شیخ الحدیث مولانا محمد یعقوب گوجرہ منڈی ضلع فیصل آباد	۶۲۹

مضامین	صفحہ
ہفت روزہ الاعتصام لاہور	۶۴۰
تبصرہ از حضرت مولانا محمد خالد سیف	
حضرت مولانا قاضی محمد اسلم سیف ناظم	۶۴۳
مدرسہ الاسلام ماموں کانجن ضلع فیصل آباد	
ماہنامہ محدث لاہور جنوری ۱۹۸۲ء	۶۴۷
تبصرہ نگار جناب طالب ہاشمی صاحب	
ماہنامہ حکمت قرآن اکتوبر ۱۹۸۵ء	۶۵۱
حضرت مولانا ڈاکٹر اسرار احمد صاحب	۶۵۲
نوائے وقت لاہور بروز ہفتہ ۳۱ اگست ۱۹۸۵ء	
رئیس امروہوی اخبار جنگ یکم اگست ۱۹۸۴ء	۶۵۴
فہرست عربی کتب	۶۵۷
فہرست اردو کتب	۶۵۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنتساب

میں اپنی یہ تصنیف "موت کے سائے" اپنے رفیقِ خاص مولانا محمد ابراہیم سٹھیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے نام منسوب کرتا ہوں جن کا محبوب مشغلہ کثرتِ ذکرِ موت تھا اور وہ سفرِ آخرت میں پیش آنے والی منازلِ جانگداز کا خوف اپنے قلبِ مضطر میں جاگزیں کیے پریشان حال و دیوانہ وار پا بر کاب رہتے تھے، انہیں کسی پہلو سکون میسر نہ تھا، آہ وہ اسی فکر آخرت میں نڈھال ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو چند دن کی مختصر علالت کے بعد دارِ فنا سے عالم بقا کی طرف رحلت فرما گئے اور ہمیں متنبہ کر گئے کہ میں اس دنیائے دوں سے جا رہا ہوں اور تم بھی میرے پیچھے پیچھے آ رہے ہو ؎

آہ اے عاجز نظر آتے نہیں وہ لوگ آج

لب پہ جن کے ذکرِ حق، سینوں میں سوز و ساز تھا

موت کی یاد اعمالِ صالحہ کی ضامن اور خواہشاتِ قبیحہ کا استیصال کرتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ ۔ ترمذی باب ماجاء فی ذکر الموت — دنیا جائز خواہشات کو تباہ کرنے والی موت کا ذکر کثرت سے کیا کرو

سب سے زیادہ عقلمند وہی ہے جو سب سے زیادہ موت کو پیشِ نظر رکھتا ہے اس لیے کہ گناہوں اور ہر قسم کی برائیوں کا سبب موت سے بے پرواہی ہے۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَ — عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو قابو میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ ۔ رکھا جیات بعد ممات کے لیے کچھ جمع کر لیا ۔

(ابن ماجہ)

اہل قلب ونظر کے لیے موت مؤثر ترین وعظ ہے جیسا کہ فخر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

كَفٰى بِالْمَوْتِ وَاعِظًا ۔ موت نصیحت کے لیے کافی ہے

(الترغیب ج ۴)

محترم مولانا محمد ابراہیم رح کو دنیا میں تو سکون نہیں ملا ، دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں آخرت میں دائمی راحت نصیب فرمائے اور ہم سب کو موت کی یاد اور فکر آخرت سے نوازے اور ایمان پر خاتمہ کرے ۔ آمین ۔

اٹھا سکیں نہ کبھی جن کو اپنے پہلو سے
جنازے کس طرح ان کے اٹھائے جاتے ہیں

وہ راہ جس سے گریزاں ہے زندگی عاجز
اسی کی سمت قدم ہم بڑھائے جاتے ہیں

عبدالرحمٰن عاجز

۳۱ ر دسمبر ۱۹۸۰ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ

رئاسة الحرمين الشريفين

مكة المكرمة

قرأت كتاب "موت کے سائے" اى ظلال الموت بلغة اردو تاليف الشيخ عبد الرحمٰن عاجز الطبعة الثالثة سنة ١٩٩٢ء والكتاب كما هو واضح باسمه فى موضوع الموت وذكره وهذا موضوع مهم جداً ما احوج المسلمين الى تذكره دائما كما امرنا سيد البشر صلى الله عليه وسلم "اكثروا ذكر هاذم اللذات الموت" وان سبب نساد الناس غفلتهم من الموت والاخرة والمصنف قدم كمقدمة ذكر فيها آيات واحاديث تحرى فى اختيارها واثبت فيها كما يبدو ـــ فى موضوع الموت وما يطرأ للانسان عند موته صالحا وطالحا ـــ ثم ذكر مرض النبى صلى الله عليه وسلم ومرته وما وقع فيه من وقائع مهمة ووصايا النبى صلى الله عليه وسلم الى دفنه صلى الله عليه وسلم ثم ذكر وقائع وفيات الخلفاء مفصلا مغتنما لفرصة ورقة القلوب عند قراءة هذه الوقائع الفاجعة فياتى بكلام الوعظ والنصيحة فى خلال عرض الموضوع كما ذكر اموات بعض الصالحين ووصاياهم واقوالهم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی القبر وما یجری فی الآخرة فجزاه الله خیرا

رضی الله محمد عباس

رياسة الحرمين الشريفين

مكة المكرمة

٢٠ / ١١ / ١٤٠٢ هـ

فون [illegible]

غلام احمد حریری

ایسوسی ایٹ پروفیسر وصدر شعبہ علوم اسلامیہ

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

ایم اے عربی (I) ایم اے علوم اسلامیہ (I)

ایم. او. ایل (عربی)

۶۱۔ ڈی پیپلز کالونی فیصل آباد

تاریخ ______

موت کے سائے

عرفت الشیخ عبد الرحمن عاجز بکونه شاعرا اسلامیا وبتالیف هذا الظهر کمؤلف اسلامی عظیم فقد الف من قبل کتابه (عالم برزخ) وظهر الآن کتابه الجدید "موت کے سائے" (ظلال الموت) وموضوع الکتاب من یخا نسان دهر ذکر الآخرة وهذا الموضوع الذی احبه المؤلف وقد تضمن الکتاب ذکر اللمحات الآخرة لحیات سید الرسل صلی الله علیه وسلم والخلفاء الراشدین وبعض کبار الصحابة رضوان الله

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ملحمة اجمعين ان لعدة الكريمة التى تلفظوا بها فى لحظات
حياتهم الاخيرة وما فيها من عبر ودروس لكل مسلم
وسئل الله تعالى ان يتقبل من المؤلف هذا العمل الصالح وان
ينفع به عامة المسلمين

سلام احمد حریری — علام احمد حریری

۲۳ جنوری سنة ۱۹۸۳ء

ٹیلیفون: ۲۲۶۷۰

بسم الله الرحمن الرحيم

جمعیت اہلحدیث فیصل آباد (پاکستان)

صدر دفتر جامع مسجد رحمانیہ بلڈنگ مندرگی فیصل آباد

ان تاليفات فضيلة الشيخ عبد الرحمن عاجز الجديدة
"موت کے سائے" (ظلال الموت) و"عالم برزخ" (احوال البرزخ)
كتابان مثاليان فى موضوعهما ومواد هذين الكتابين مقتبسة من
القرآن الكريم والحديث الشريف واقوال السلف الصالح
والحقيقة الواضحة انه لا مفر من الموت فهو يدرك
الانسان اين ما كان (اين ما تكونوا يدرككم الموت ولو
كنتم فى بروج مشيدة) ورغم هذه الحقيقة الواضحة
يعيش الانسان فى غفلة تامة ولا يعمل لآخرته بعض ما يعمل
لدنياه - وقد الف المؤلف هذين الكتابين لينبه الانسان
الى حقيقة الموت ليعمل لآخرته وتذكر له بالمواب

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وندعو الله ان يتقبل من المؤلف هذا العمل العظيم
وان يجعله سببا لنجاته ومغفرته وان يجعل
تاليفه نبراسا للهداية ومشعلا للحق

رئيس جمعية اهل حديث
محمد یوسف انور
ومدير جريدة اهل حديث
فیصل آباد
۱۵ دسمبر ۱۹۸۱ء

محمد یوسف انور
۱۵ / ۱۲ / ۱۹۸۱ء

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

عبد القادر بن حبیب اللہ السندی

المدرس بالجامعۃ الاسلامیۃ بالمدینۃ المنورۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

اما بعد:

فقد اطلعت علی ما الفہ فضیلۃ الشیخ عبد الرحمن عاجز الباکستانی من التالیفات النافعۃ باللغۃ الاردیۃ (۱) وھی فی مادۃ الملاحم والرقائق، والزھد. وھی تدعو المسلم الی ان یکون متصلا بربہ جل وعلا بقلبہ، وقالبہ فی دینہ ودنیاہ، ومتفکرا فی امور الآخرۃ، والبرزخ، وان یکون خائفا من عذاب القبر، مع مراعات فضیلۃ الشیخ عبد الرحمن عاجز فی تالیفاتہ المفیدۃ قواعد التحقیق، والتمحیص فی الاحادیث والآثار التی استدل بھا، ومن ھذہ التالیفات التی استفدت منھا کتابہ

---

(۱) وھی "موت کے سائے" و "عالم برزخ" فی النثر و "جام طہور" و "صبح صادق" فی النظم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النافع — "حیات طهور" وهو صحیح صادق "نظمهما فی ابیات رقیقة باللغة الاردیة مع احادیثه فی نظری من وضع تلك المعلومات التی ثبتت فی السنة الصحیحة ماجاء علی لسان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی امور الآخرة والبرزخ والقبر، وما یلزم المسلمین فی دینه ودنیاه

وبذالك ذکروا لمسلمین ونصحهم بالرجوع الی الله تعالیٰ والعمل الصالح باتباع کتاب الله تعالیٰ وسنة رسوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والله تعالیٰ اسئله ان ینفع الاسلام والمسلمین بهذه الکتب النافعة ویجعلها خالصة لوجهه انه مجیب الدعوات –

کتبه

العبد الفقیر الی مولاه

عبد القادر بن حبیب الله السندی

المدرس بالجامعة الاسلامیة

بالمدینة المنورة،

۱/۲/۱۴۰۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

مُحمّد عبدہ الفلاح

العلامۃ شیخ التفسیر والحدیث الجامعۃ السلفیہ

فیصل آباد

فضیلۃ الشیخ عبد الرحمن عاجز غنی عن التعریف

فمؤلفاتہ السابقۃ شہد لھا القاصی والدانی بالصلاح

ومطابقتہ عقیدۃ السلف الصالح رضی اللہ عنہم اجمعین

والمؤلفات الجدیدۃ عالم برزخ (احوال البرزخ) "موت

کے سائے" (ظلال الموت) کتابان فریدان فی موضوعھما

(احوال ما بعد الحیاۃ) وتذکیر للانسان بالبرزخ وعذاب

القبر، وتخویف لہ لیعمل صالحا ولیقی نفسہ من عذاب

الآخرۃ والجھد الکبیر المبذول فی تالیف ھذین الکتابین

لا ینکر، وقد اعتمد المؤلف علی الکتاب والسنۃ والاقوال

المستندۃ للسلف الصالح وحدیر بکل مسلم ان یستفید

من ھذہ الکتب ولیعمل علی نشرھا ونسئل اللہ ان یتقبل

عمل المؤلف ویمنحہ المزید من التوفیق والسداد۔

محمد عبدہ الفلاح

۱۴ اگست سنہ ۸۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ

رئیا سنہ الحرمین الشریفین مکۃ المکرمہ سعودی عرب

میں نے کتاب "موت کے سائے" طبع سوم ۱۴۱۲ سنہ کا مطالعہ کیا جو کہ اردو زبان میں جناب عبدالرحمٰن عاجز نے تالیف کی ہے یہ کتاب جیسا کہ اس کے نام سے واضح ہے موت کے موضوع اور اس کی یاد کے بارے میں ہے اور یہ نہایت ہی اہم موضوع ہے جس کے دائمی ذکر و یاد کے لیے نہایت درجہ محتاج ہیں جیسا کہ سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اَکْثِرُوْا ذِکْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ" (لذت شکن موت کا ذکر کثرت سے کیا کرو) حقیقتاً لوگوں میں فساد کا سبب موت و آخرت سے اُن کی غفلت ہے۔

مصنف نے آیات و احادیث کے حوالہ جات سے اس کو ثابت کر دیا ہے جو کہ موت کے موضوع پر کتاب کے مقدمہ میں ابتداً بیان کیا ہے اور یہ تلقین کی ہے کہ موت کے ذکر و فکر کے سلسلہ میں قرآنی آیات و احادیث پر عمل کیا جائے اور اس کا بیان بھی کر دیا ہے جو نیک اور بُرے آدمی کو موت کے وقت پیش آتا ہے (اس کتاب میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری اور اس موقع پر آپ کی تدفین تک جو اہم واقعات پیش آئے اور آپ کی وصیتوں کا مفصل ذکر ہے پھر خلفائے راشدین کی وفات کے مفصل (مستند) نصیحت آمیز واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے ان تڑپا دینے والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعات پڑھنے سے دل نرم ہو جاتے ہیں کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے دلنشیں وعظ ونصیحت سے لبریز ہے اور اس کتاب میں بعض صالحین اور ان کی وصیتوں اور ان کے اقوال اور قبر و قیامت میں جو پیش آنے والا ہے اس کا بھی تذکرہ ہے اللہ تعالیٰ مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

وصی اللہ محمد عباس
رئاسۃ الحرمین الشریفین مکۃ المکرمہ
۲۰ / ۱۱ / ۱۴۰۲ ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ

فضیلۃ الشیخ عبدالقادر حبیب اللہ السندی

المدرس بالجامعۃ المدینۃ المنورۃ

مجھے مولانا عبدالرحمٰن عاجز کی اردو زبان میں لکھی ہوئی کتب (موت کے سائے، عالمِ برزخ، جامِ طہور اور صبح صادق) پڑھنے کا موقع ملا۔ یہ کتابیں زہد و تقویٰ کیلئے انگیخت کرنے والے رقت انگیز مواد کا مجموعہ ہیں، جن کا اصل مقصد یہ ہے کہ مسلمان اپنے دل و جان اور ظاہر و باطن کے ساتھ اپنے پروردگار سے ہی تعلق رکھے اور دین و دنیا میں صرف اسی کی خوشنودی کا طلبگار رہو۔ نیز برزخ، قبر اور آخرت کی ہولناک گھاٹیوں کو کبھی فراموش نہ کرے۔

یہ بات نہایت مسرت آمیز ہے کہ مولانا موصوف نے ان کتابوں میں وارد کردہ احادیث و آثار وغیرہ بیان کرنے میں استناد و تحقیق کا خاصا معیار قائم رکھا ہے نظم میں انکی دو کتابیں جامِ طہور اور صبح صادق میرے خیال میں ان کتابوں کی نظم بندی کی بنیاد بھی ان ارشادات و فرامین پر رکھی گئی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ اقدس سے آخرت کی منزلوں اور مسلمان کی ذمہ داریوں کے ضمن سے نکلے ہیں جن میں مسلمانوں کے لیے عبرت و نصیحت اور رجوع الی اللہ کا پیام ہے عملِ صالح اور اتباعِ کتاب و سنّت کی دعوت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں مسلمانوں کے لیے نافع بنائے اور اپنی رضا کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ انہ مجیب الدعوات۔

کتبہ:۔ الفقیر الی مولاہ، عبدالقادر بن حبیب اللہ السندی، المدرس بالجامعۃ الاسلامیہ بالمدینۃ المنورۃ، ۱/ ۴/ ۱۴۰۵ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبد الغفار حسن

المدرس بالجامعۃ الاسلامیۃ بالمدینۃ المنورۃ سابقاً
عضو مجلس الفکر الاسلامی
وعضو مجلس الشوریٰ سابقاً

قرآنِ مجید میں انبیاء کرام کی بعثت (دنیا میں تشریف آوری) کا بنیادی مقصد یہ بیان کیا گیا ہے،

الٓرٰ. كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ۔

الف، لام، راء، (اے پیغمبر) (یہ قرآن) ایک کتاب ہے، جسے ہم نے تم پر نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو اُن کے رب کے حکم سے (کفر) کی تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لاؤ، عزیز و حمید کے راستے کی طرف، سورہ ابراہیم پ۱۳ آیت نمبر ۱۔

اِس آیت میں ظلمات (تاریکیاں) کو جمع کی صورت میں لایا گیا ہے اور "نُور" کے لئے واحد کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے، اس میں حکمت یہ ہے کہ کفر کی تاریکیاں بہت سی ہیں مثلاً،

(۱) الحاد (انکارِ خدا) کی تاریکی (۲) شرک کی تاریکی (۳) فسق و فجور کی تاریکی (۴) شخصیت پرستی (۵) دنیا پرستی (عیش پرستی) کی تاریکیاں، اسی طرح (۶) گروہ بندی پارٹی بازی (۷) فرقہ وارانہ ذہنیت (۸) طبقاتی کشمکش، علاقائی عصبیت کی بنا پر باہمی منافرت (بُغض و عداوت) بدعت و رواج پرستی کی جکڑبندیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین میں غلو اور افراط و تفریط کی شدت اور گمراہ قوموں کی اندھی تقلید و نقالی یہ سب ایسی تاریکیاں (اندھیرے) ہیں جنکی بنا پر پوری دنیا میں خاص طور پر مسلم معاشرے میں فساد برپا ہے "

اس فساد کا علاج یہ ہے کہ قرآن و حدیث کے تین بنیادی عقائد و افکار کو ذہنوں میں راسخ کیا جائے، ان کی عام اشاعت کیجائے تاکہ لوگوں کے دلوں کے زنگ صاف ہوں، انکا شعور بیدار ہو اور غفلت کے پردے چاک ہوں "

یہ تین بنیادی اصول یہ ہیں، (۱) ایمان باللہ (توحید) (۲) ایمان بالرسالت (اتباع سنت) (۳) ایمان بالآخرت (قیامت پر یقین)

حقیقت یہ ہے کہ ایمان بالآخرت، ایمان باللہ (توحید) ہی کا ایک حصہ ہے، آخرت کے بارے میں تمام آیات اور احادیث دراصل اللہ تعالےٰ کی صفت " مالکِ یوم الدین " ہی کی تفسیر و تشریح ہیں "

اسی طرح تقدیر پر ایمان بھی توحید ہی کا لازمی جزء ہے یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ موت اور موت کے بعد کی زندگی (عالمِ برزخ) دراصل قیامت ہی کا ایک مرحلہ (منزل) ہے، اس لئے ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی موت کو یاد رکھے جو لذتوں کو کاٹنے والی اور اقارب و احباب سے چھڑانے والی ہے، اسی طرح میدانِ حشر سے پہلے پیش آتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے عالم برزخ کی کیفیات و حالات ذہن میں پوری طرح راسخ ہونے چاہئیں، یہی وہ مؤثر اور پائیدار طریقہ ہے جس سے قوم کا رُوحانی، فکری اور اخلاقی بگاڑ دُور ہو سکتا ہے اور غفلت یا سرکشی کے اندھیرے چھٹ سکتے ہیں، اسی اہم مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے محترم جناب عبدالرحمٰن صاحب نے دو اہم اور مفید کتابیں تصنیف کی ہیں۔

(۱) موت کے سائے (۲) عالم برزخ

راقم الحروف نے یہ دونوں کتابیں مطالعہ کی ہیں مذکورہ بالا مقصد کے لئے یہ دونوں تالیفات انتہائی مفید ہیں۔

اللہ تعالےٰ مصنّف موصوف کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے یہ دو کتابیں لکھکر نہ صرف یہ کہ مسلم معاشرے پر احسان کیا ہے بلکہ پورے عالم انسانیت پر یہ اُنکا عظیم احسان ہے اور دینِ حنیف کی یہ انتہائی پائیدار اور ٹھوس خدمت و نصرت ہے، اللہ تعالےٰ اس خدمت کے عوض محترم مصنّف کو آخرت میں عظیم اجر سے نوازے اور دنیا میں اس کو قبولِ عام و خاص کے شرف سے سرفراز فرمائے، آمین"

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیرِ خلقہٖ محمد وآلہٖ واصحابہ اجمعین۔"

احقر الزمن عبدالغفار حسن مدیر تعلیم جامعہ تعلیمات اسلامیہ
فیصل آباد ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

حضرت مولانا حافظ ابو الحسن عبد اللہ بڈھیمالوی سابق شیخ الحدیث
جامعہ سلفیہ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ امہات المومنین واھل بیتہ اجمعین

اما بعد المعروض آنکہ بندہ حقیر وفقیر ابوالحسن عبداللہ بڈھیمالوی نے زیر نظر کتاب "موت کے سائے" پڑھی اور سنی، یہ اپنے مضامین میں درست اور صحیح پائی۔ اگرچہ غلطیوں سے مبرا تو عالم الغیب کی کتاب ہی کہی جا سکتی ہے مگر چونکہ اس کتاب کے اکثر مضامین کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ (یعنی احادیث) سے لیے گئے ہیں جن کی صحت میں کلام نہیں ہاں فہم میں غلطی کا امکان ممکن ہے۔ مگر میرے فہم قاصر میں یہ مواعظ ایسے ہیں کہ ایمان کو تازہ کرتے ہیں اور خشیت الہی میں اضافہ اور موت اور سفر آخرت کی فکر لگا دیتے اور دنیائے حقیر و ذلیل اور کمینی سے دل کو بے رغبت کر دیتے ہیں اور یہ چند دن کی زندگی عارضی سے مومن انسان کے دل کو غیر مطمئن کر دیتے ہیں۔ نصائح اور عبرت کی باتیں وہی انسان کہہ اور لکھ سکتا ہے جس کا دل دنیا سے متنفر اور اٹھ چکا ہو اور اس کی محبت صرف آخرت کے لیے ہی مختص ہو چکی ہو اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کے حساب اور اس کے سامنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے سے ڈرتا ہو۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا ہی بنا دے۔

اس کتاب کے مؤلف کے تعارف کی ضرورت نہیں، ان کے اکثر مضامین شعری کلام میں اخبارات و رسائل میں آتے رہتے ہیں۔ جن کا نام نامی مولانا عبدالرحمٰن (مالک رحمانیہ دارالکتب فیصل آباد) مشہور و معروف ہے۔

جزاه الله خيرا لجزاء واعاذه الله وايانا من كل ما نستعيذ بالله تعالى من فتن الدنيا و فتن الحياة و المماة و من عذاب القبر واحوال الحشر والنشر اى ان يدخلنا الله الجنة بالعافية التامة وكل من نحبه من الاهل و الاولاد والآباء و الامّهات و الاساتذة و التّلامذة وجميع الخلّان و الاخوان من المؤمنين و المسلمين (آمين) و ان يرزقنا شفاعته من الانبياء و المرسلين و الشهداء الصالحين۔

آمين!

ابوالحسن عبداللہ بڈھیمالوی
۱۰ر دسمبر ۱۹۸۰ء
شیخ الحدیث دارالحدیث رحمانیہ منڈی ماندلیانوالہ ضلع فیصل آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا مفتی محمد صدیق صاحب مدظلہ العالی

مہتمم جامعہ علمیہ ڈی بلاک ۔ سیٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا

اما بعد!

مولانا عبدالرحمن صاحب عاجز میرے خصوصی احباء میں سے ہیں، وہ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں، انہوں نے اپنی ایک تصنیف ہدیہ عنایت فرمائی ہے جس کا عنوان ہے،

"موت کے سائے"

اسکا مطالعہ بالاستیعاب تو نہیں کر سکا بعض مقامات دیکھنے اور پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے، کتاب اپنے موضوع پر مخصوص انداز میں بیان کی گئی ہے۔

اس کے پڑھنے سے جہاں دنیا کی بے ثباتی اور ناپائیداری کا احساس ہونے لگتا ہے، وہاں آخرت کی فکر دامن گیر ہوتی ہے، ایک قساوتِ قلب انسان بھی اس کے مطالعہ سے اصلاح داحوال اور طہارتِ نفس کی سوچ میں پڑ جاتا ہے "موت کے سائے" یہ عنوان بھی کتاب میں مندرج جانگداز حالات اور دلگداز واقعات کی نشاندہی کرتا ہے، اور آگاہ کرتا ہے کہ انسان بیکار پیدا نہیں ہوا بلکہ اسکی زندگی کا ایک مقصد ہے، موت کے بعد کئے ہوئے اعمال کا عنداللہ وہ جوابدہ ہے۔

مولانا موصوف نے فکر مندوں کے اعمال، ان کے احوال اور موت کے وقت ان کے نصیحت آموز اقوال کا تذکرہ فرما کر کتاب کو مزید مؤثر بنا دیا ہے، اصلاح نفس اور فکر آخرت کیلئے یہ کتاب کافی حد تک کارآمد ہے اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ مولانا موصوف نے یہ کتاب لکھکر دین کے ایک حصہ کی خدمت کی ہے۔

محمد صدیق ۸۵/۱۸/۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا قدرت اللہ فوق مدظلہ العالی

شیخ الحدیث جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد

موت کے سائے

دنیا میں صرف موت ایسی شے ہے جس پر سب کا اتفاق ہے، مومن و کافر فاسق و فاجر، شاہ و گدا، عربی و عجمی اور عالم و جاہل کوئی شخص موت سے انکار نہیں کر سکتا۔ ملک و ملت، رنگ و نسل، تہذیب و تمدن اور عادات و اطوار کے اختلاف کے باوجود کوئی موت کی حقیقت کو جھٹلا نہیں سکتا، اور اس حقیقت کا انکار کس طرح کرے جبکہ مرد و زن اور ہر کہ و مہ کا یہی راستہ ہے، دن رات عزیز و اقارب کو اپنے سامنے پیالۂ اجل پیتے اور لقمۂ اجل بنتے دیکھتے ہیں، ماہر ڈاکٹر و طبیب، جابر و سرکش جرنیل اور جہاندیدہ سیاست دان کو بھی موت کے پنجۂ استبداد سے مفر نہیں، بلکہ سبھی اپنے مقررہ پروگرام پر کسی ترمیم و تنسیخ کے بغیر گامزن ہیں۔

ہر دور میں انبیاء و مرسلین، علماء و واعظین اور اصفیاء و مفکرین نے یہی درس عبرت و موعظت دیا ہے، مولانا عبدالرحمٰن صاحب عاجز مالیر کوٹلوی دامت برکاتہم کی کتاب "موت کے سائے" اسی بھولے ہوئے سبق کی یاد دہانی ہے اور یہ کتاب اس پُرآشوب دور گم گشتہ رہ مسافروں کی راہنمائی اور جادۂ مستقیم کی نشاندہی کرتی ہے۔

راقم الحروف نے اس کتاب کی تسوید و تبییض اور کتابت و طباعت کے مختلف مراحل میں نظر ثانی کی سعادت حاصل کی ہے، اور مؤلف کتاب کی معیت میں مذکورہ احادیث و واقعات کی تخریج کی ہے، اور حوالہ جات کو اصل مراجع سے ہم آہنگ کرنے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔

کتاب کی تبویب و ترتیب اور صاحب کتاب کے نظریات و احساسات سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موصوف کی کتاب وسنت سے شیفتگی، عالم عقبیٰ سے آشفتگی اور عالم دنیا سے وارفتگی عیاں طور پر نظر آتی ہے۔

دارِ فانی کے عیش کوشوں کو دارِ باقی سے لذّت آشنا کرنے کے لئے جو مساعیٔ جمیلہ اختیار فرمائی گئی ہیں، وہ اس پُر فتن دَور میں انہی کا حصہ ہے۔

یہ کتاب طالبانِ حق کیلئے جہاں روشنی کا مینار ہے، وہاں برگشتہ وگم گشتہ راہ لوگوں کے لئے تازیانۂ عبرت بھی ہے۔ اور اہلِ علم اور اربابِ بصیرت کے لئے ایک انمول خزانہ بھی ہے۔ عبرت انگیز اور نصیحت آموز واقعات، علمی وتحقیقی ابحاث اور عقلی ونقلی دلائل کو نہایت دلکش پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے، پوری کتاب برمحل اشعار سے مرصّع پند ونصائح سے مزیّن اور فصاحت وبلاغت سے آراستہ وپیراستہ نظر آتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ کتاب رطب ویابس سے پاک بے سروپا واقعات سے مبرّا اور کسی پر طعن وتشنیع اور سب وشتم سے صاف ہے، بلکہ صرف اسرار وحکم کا گنجینہ اور عِبر ومواعظ کا خزینہ ہے، اور اربابِ بصیرت اور اصحابِ عزیمت کیلئے بیش بہا تحفہ ہے۔

اس بات کی ضرورت ہے کہ نونہالانِ قوم ارجمندانِ ملّت اور ارکانِ سلطنت کے مرد وزن اس کتاب کا مطالعہ رکھیں، اور اپنے لئے حرزِ جان بنائیں، اور اپنی جملہ پریشانیوں میں انہیں سکونِ قلب حاصل ہو اور دنیا وآخرت میں انہیں کامیابی وکامرانی نصیب ہو، اللہ تعالیٰ مؤلفِ کتاب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اور یہ کتاب ان کیلئے توشۂ آخرت بنائے آمین۔

دعاگو

ابوذوق قدرت اللہ فوق

فیصل آباد پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آغازِ سُخن

موت کی یاد تمام نیکیوں کا سرچشمہ اور موت سے غفلت جملہ برائیوں کی اصل ہے ہمارے ارد گرد جس قدر شر و فساد [illegible] ہے اور برائیوں کے تعفن سے جتنا دم گھٹ رہا ہے وہ وقوعِ موت کے تصور سے صرفِ نظر اور پس پردہ موت عالمِ برزخ و عالمِ عقبیٰ کے احوال پر عدمِ یقین اور خالقِ کائنات کے روبرو اپنے اعمال سے متعلق جوابدہی کے احساس سے محرومی کا نتیجہ ہے۔

عرصہ دراز سے میری خواہش تھی کہ موت اور عالمِ برزخ کے موضوع پر کوئی کتاب تالیف کروں یہ ایسا اہم موضوع ہے کہ کوئی عورت ہو کہ مرد، بچہ ہو کہ بوڑھا، حاکم ہو کہ محکوم، امیر ہو کہ فقیر، عالم ہو کہ جاہل ہر شخص کا اس سے تعلق ہے لیکن افسوس کہ جس درجہ اس کا ذکر اور اس کی فکر چاہیے تھی اسی درجہ اس سے غفلت ہے۔

الحمد للہ علیٰ احسانہ موت اور برزخ پر دو الگ الگ کتابیں "موت کے سائے" اور "عالمِ برزخ" تالیف ہو گئی ہیں۔ میں بھی دعا کرتا ہوں آپ بھی کریں۔ لکھنے اور پڑھنے والے دونوں کو اللہ تعالیٰ ذکرِ موت اور فکرِ موت کی نعمتِ عظمیٰ عطا فرمائے جو کہ باعثِ سرفرازیٔ دنیا و آخرت ہے اس کے بعد ارادہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کچھ مہلت دی تو "عالمِ آخرت" پر ایک کتاب تالیف کروں گا اور اس سے پہلے مندرجہ ذیل کتب شائع کی جائیں گی جو تکمیل کے مرحلہ میں ہیں۔

(۱) مقامِ نماز (چھپ رہی ہے) (۲) فضائلِ جہاد اور مجاہدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) مال خیر بھی ہے اور فتنہ بھی۔ (۴) تمباکو نوشی (۵) خطرہ کی گھنٹی (۶) دلہن قبر کی آغوش میں (۷) ایمان اور عمل صالح (۸) امر بالمعروف ونہی عن المنکر۔

بلاشبہ یہ دنیا آخرت کا پیش خیمہ ہے ـــــ اس دنیا کی تمام نعمتیں چند روزہ اور فانی ہیں جب کہ آخرت کی نعمتیں غیر فانی اور لازوال ہیں لیکن اسے انسان کی عاقبت نااندیشی کہیے کہ وہ مآلِ آخرت سے غافل ہو کر دنیا کی آنی فانی نعمتوں پر ریجھ جاتا ہے۔ یہی دنیا کی ناروا محبت ہے جو تمام خرابیوں کی جڑ ہے اور تمام فتنہ سامانیوں کی بنیاد ہے اور آج انسان وحشت و بربریت کے جس مقام پر کھڑا ہے اس کی بنیادی وجہ ہستی باری تعالیٰ اور عقیدۂ آخرت سے انکار ہے مانا کہ بعض مذہبی قومیں خدا اور آخرت دونوں پر یقین کا دعویٰ رکھتی ہیں لیکن ان کے ہاں خرابی کی جڑ بھی یہی ہے کہ ان کا خدا کا تصور دھندلا گیا ہے اور آخرت کا عقیدہ مرجھا سا گیا ہے۔

بہر حال اس وقت دین سے بے نیاز جماعتیں ہوں یا مذہبی اقدار سے غافل قومیں سب کے لیے راہِ نجات خدا پرستی پر اعتقاد اور آخرت کی جوابدہی کا احساس بن سکتا ہے۔ میری زیر ترتیب تالیف "موت کے سائے" اسی راہِ نجات کی نشان دہی کرتی ہے۔

احوال برزخ کے موضوع پر ایک دوسری کتاب "عالم برزخ" بھی چھپ چکی ہے وہ بھی اسی مرکزی خیال کی ترجمان ہے کہ عصرِ حاضر میں بھی دنیا امن و سکون ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت کے بنیادی عقیدوں کو اپنا کر ہی حاصل کر سکتی ہے ورنہ وہ ہرگز اس دہشت و درندگی کی دلدل سے نہیں نکل سکتی جس کا ادنیٰ منظر ہیروشیما اور ناگاساکی کے دو تباہ شدہ شہر ہیں جہاں عورتیں بچ سکیں نہ بچے، نہ بوڑھے اور نہ نوجوان، جہاں نہ وحوش محفوظ رہ سکے نہ طیور، جہاں آج گھاس اُگ سکتی ہے نہ پھول۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کی دہلیز پر

لمحہ لمحہ ڈھل رہا ہے زندگی کا آفتاب
لحظہ لحظہ ہو رہے ہیں موت کے سائے دراز
زندگی ہے پابجولاں موت کی دہلیز پر
اور ہم ہیں موت کے انجام ہی سے بے نیاز
یہ بہارِ گلستاں یہ نکہتِ گُل تا بہ کے ؟
زیست کی بلبل پہ اک دن موت کا جھپٹے گا باز

سُن اور دیکھ! زندگی یہ مُعتبر نہیں
مال اور جان، موت سے ہرگز مفر نہیں
جب موت سے مفر نہیں تو فکرِ موت کر
گر فکرِ موت ہے تو پھر کوئی خطر نہیں

عاجز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اوّلین مؤدبانہ گذارش

قابل صد احترام پیارے بھائیو اور پیاری بہنو! عزیزو اور بزرگو! اللہ تعالیٰ ہم سب پر راضی ہو جائے۔ آمین۔ اس کتاب میں کسی مسلک سے متعلق کوئی بحث نہیں، اور نہ ہی کوئی اختلافی مسئلہ ہے۔ بلکہ اپنے ہر پیارے بھائی اور پیاری بہن اور خود اپنے نفس کے روبرو ایک سوچ، ایک فکر، ایک غور طلب معاملہ رکھا گیا ہے جس سے ہم سب کا مشترکہ اہم تعلق ہے۔

قارئین کرام سے التماس ہے کہ اگر وہ اس کتاب کے مضامین کو اصلاحِ اعمال و احوال کے لئے مفید پائیں تو اپنے حلقۂ احباب میں اس کے تعارف کی کوشش فرمائیں۔

اہلِ ثروت مخیر حضرات اسے زیادہ سے زیادہ خرید کر عوام میں لوجہ اللہ تقسیم فرمائیں اس کتاب کو اپنے اُن بھائیوں اور بہنوں تک خود پہنچائیں جنہیں اُن کے بیشمار مشاغل کے سبب درسِ قرآن وحدیث میں شامل ہونے کا موقع نہیں ملتا۔

حصولِ ثواب اور بندگانِ خدا کے اعمال و احوال کی اصلاح اس کتاب کی اصلی غایت ہے۔ اس طرح وہ بھی کارِ خیر میں شریک ہو کر عند اللہ اجر و ثواب کے مستحق ہونگے۔ اُن کی اس کوشش سے اگر کسی ایک بھائی، ایک بہن کی اصلاح ہو گئی۔ اور وہ جہنم کے عذابِ الیم سے نجات پا کر جنت کی لازوال نعمتوں کے مستحق ہو گئے۔ تو ان کا یہ عظیم کارنامہ ہوگا۔ اور انسانیت کے ساتھ حقیقی ہمدردی ہو گی۔ اور ممکن ہے اُن کا یہ مخلصانہ عمل اُن کی اپنی بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

محتاجِ دعا عبد الرحمٰن عاجز ۲۰ر دسمبر ۱۹۸۱ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت

کوئی کام آتا نہیں ہنگامِ موت

دے رہا ہے ہر نفس پیغامِ موت
تُو ہے اے انسان زیرِ دامِ موت

جلوۂ محبوب ہے انعامِ موت
کس قدر محبوب ہے انجامِ موت

موت سے کوئی بچا سکتا نہیں
کوئی کام آتا نہیں ہنگامِ موت

رنج و غم کر دیں اگر جینا محال
اس پہ بھی جائز نہیں اقدامِ موت

اُٹھ رہے ہیں راہِ پیری میں قدم
ہو رہا ہے قلب پر الہامِ موت

جا رہی ہے زندگانی تجھ سے دُور
آ رہے ہیں رُوبرو ایامِ موت

سر پہ یہ تیرے نہیں موئے سفید
یہ سمجھ اب آ گئے احکامِ موت

سامنے ہے جس کے منظر موت کا
اس کی صبحِ زیست بھی ہے شامِ موت

موت سے پہلے ہی مر جائے بشر
اس پہ کھل جائیں اگر آلامِ موت

جس کا جتنا زندگی سے پیار ہے
اتنا ہی ڈرتا ہے وہ ہنگامِ موت

اُن شہیدانِ وفا کی بات کر
پی گئے جو بادۂ گلفامِ موت

آگیا مے خانۂ ہستی میں جو !
جائے گا پی کر وہ عاجز جامِ موت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین ○ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

موت کا ذائقہ

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ○ (العنکبوت: ۵۷)	ہر ذی رُوح کو ایک ایک دن موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ پھر تم سب کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے۔

رات کے ساڑھے بارہ بجے ہیں جب کہ میں موت کے موضوع پر کچھ لکھنے بیٹھا ہوں قلم ابھی سینۂ قرطاس پر اپنا قدم رکھنے نہیں پایا کہ آنکھوں سے بے اختیار اشکوں کا سیل اُمڈ آیا۔ دل دھڑکنے اور دماغ چکرانے لگا۔ ہاتھ پاؤں شل ہونے لگے۔

یہ کس کی یاد نے پھر چٹکیاں لی ہیں مرے دل میں
مری آنکھوں سے آنسو بہ گئے سیلِ رواں بن کر

تارے آسماں پر جگمگائے ـــــ ہمیں احباب رفتہ یاد آئے

چنانچہ میں یہ الفاظ لرزتے ہوئے ہاتھوں، کانپتے ہوئے دل اور بہتی ہوئی آنکھوں سے سپردِ قلم کر رہا ہوں۔

لفظِ موت لکھنے کے ساتھ ہی موت کے روح فرسا مناظر میری آنکھوں کے سامنے پھر گئے ـــــ میرے کتنے عزیز میرے سامنے فوت ہوئے اور ان کی جانکنی کا منظر میری آنکھوں نے دیکھا۔ ایک سال قبل میرے بزرگ و محترم والد حافظ محمد رحمۃ اللہ علیہ ہمیں موت اور قبر نیز قیامت کی ہولناک سختیوں سے رو رو کر ڈراتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ فرمایا کرتے کہ :

إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَى رَبِّي وَأَنْتُمْ — میں اپنے رب کے پاس جا رہا ہوں اور تم بھی

تَجِيئُونَ مِنْ بَعْدِي — میرے بعد وہیں آتے ہو۔

موت کی آغوش میں چلے گئے —— إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝

موت کے ہزاروں واقعات بچپن سے اب تک، کان سنتے آ رہے ہیں اور آنکھیں دیکھتی آ رہی ہیں اور میری طرح ایک کونسا انسان ہے جس کا باپ، بھائی، ماں، بہن وغیرہ جملہ اعزہ و اقارب میں سے کوئی نہ کوئی موت سے ہمکنار نہ ہوا ہو ایک دو نہیں ہر انسان کے بے شمار اعزہ و اقرباء اس کی آنکھوں کے سامنے وفات پا گئے۔ ہر انسان نے زندگی میں نہ معلوم اپنے اقارب و احباب کے کتنے مناظرِ نزع اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں، ہم نے بیشمار لوگوں کو اپنے ہاتھوں سے کفن پہنایا ہے

تو مال و زر کی طلب میں ہے جاں بلب عاجز

ملے نہ خاک بھی شاید تیرے کفن کے لیے

ان کی لاشوں کو کندھا دیا اور قبرستان تک لے گئے، گڑھے کھود کر ان پیاری صورتوں کو ان میں اتار کر منوں مٹی ڈال دی۔

ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ۝[1] — (اللہ نے) انسان کو موت دی اور پھر قبر میں لے گیا۔

(عبس - ۲۱)

اس دارِ فنا سے چلے گئے کتنے یار و غمخوار اپنے

ہم کتنے جگر گوشے اپنے قبروں میں دبا کر آئے ہیں

ہم جن کے ساتھ بیٹھتے اٹھتے، کھاتے پیتے تھے، پہروں ان سے مجلسیں

---

[1] قبر نصیب کی یا قبر بنانے کا ڈھنگ سکھایا یا حکم دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی تھیں، لمحہ بھر کے لیے جن کی مفارقت گوارا نہ تھی، وہ ہمیشہ کے لیے ہم سے جدا ہو گئے ؎

پہلو سے اٹھانا بھی گوارا نہ جنہیں تھا
وہ دے گئے ایک ایک میں داغِ جدائی — عاجزؔ

ہماری اور ان کی بے بسی کا یہ عالم ہے کہ اب نہ وہ ہماری صورت دیکھ سکتے ہیں نہ ہم ان کی، وہ ہماری کوئی بات سُن سکتے ہیں نہ ہم ان کی —— اور اب وہ مٹی کے ڈھیر ہم سے یوں مخاطب ہیں ؎

یہ خاکِ گورِ غریباں ہے اس کو غور سے دیکھ — ہر ایک ذرہ یہاں کا مقامِ عبرت ہے
ہم نے تو انہیں غور سے دیکھا ہی نہیں ہے — عبرت کا مرقع ہے مقابر کا نظارا
لاکھوں بھولی ہوئی یادوں نے پکارا عاجزؔ — ہم اگر گاہے سرِ شہرِ خموشاں گزرے

مندرجہ بالا تمام حقائق و واقعات کا یہ لازمی نتیجہ نکلتا ہے کہ موت یقینی ہے اور اس سے کسی کو مفر نہیں ؎

تو جس کی جدائی کو موت اپنی سمجھتا ہے
وہ تجھ سے جدا ہو گا تو اس سے جدا ہو گا — (جامِ طہور)

قرآن مجید میں واضح اعلان موجود ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَـٰمَةِ ۔ (آل عمران: ۱۸۵)

ہر ذی روح کو ایک نہ ایک دن موت کا مزا چکھنا ہے۔ اس کے بعد قیامت کے روز تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ تمہیں دیا جائے گا۔

سورۂ قصص میں ارشاد فرمایا:

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا — ہر شے فانی ہے بجز اس کی ذات پاک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَجْهَهٗ (القصص-۸۸) کے۔

سورۂ رحمٰن میں ارشادِ باری ہے:

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ۝ (الرحمٰن: ۲۶)

زمین پر جو کچھ بھی ہے سب فنا ہونے والا ہے صرف آپ کے پروردگار کی ذاتِ عظمت و احسان باقی رہ جانے والی ہے۔

یہ دنیا ہے رہے گا کون باقی
خدا باقی ہے اور سب کو فنا ہے

موت ایک اٹل حقیقت ہے

موت سے قارون کو اس کی دولت، فرعون کو اس کی بادشاہی، نمرود کو اس کی سرکشی، رستم کو اس کی شہ زوری، جمشید کو اس کا جاہ و جلال، ارسطو کو اس کی دانش، حضرت لقمان کو ان کی حکمت، اور حضرتِ نوح علیہ السلام کو ان کی درازیٔ عمر بھی نہ بچا سکی۔ موت سے اگر کوئی بچ سکتا تو انبیاء علیہم السلام کی جماعت اس کی مستحق تھی مگر ہر ایک کو سفرِ آخرت اختیار کرنا پڑا اور یہ ہر ایک کے لیے مقدر ہے۔

عارضۂ موت سے فخرِ کائنات سید الرسل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مستثنیٰ نہیں۔

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝

بیشک آپ کو بھی مرنا ہے اور انہیں بھی مرنا ہے، پھر قیامت کے دن تم دونوں (فریق) اپنے پروردگار کے روبرو مقدمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الزمر (۳۰-۳۱) پیش کرو گے۔

اِنَّكَ مَيِّتٌ خطاب ظاہراً سید المرسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن جو حکم یہاں بیان ہوا ہے وہ امت کے لیے عام ہے۔

وَالضَّمِيْرُ فِي اِنَّكَ خِطَابٌ لِلرَّسُوْلِ وَتَدْخُلُ مَعَهٗ اُمَّتُهٗ فِيْ ذَالِكَ	اِنَّكَ کی ضمیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب ہیں اور آپ کے ساتھ آپ کی اُمت بھی اس میں شامل ہے۔

(بحوالہ تفسیر بحر المحیط ج ۷ ص ۴۲۵)

ضمناً دوست دشمن سب کو یہ تعلیم مل گئی کہ نبی مرسل غیر فانی اور عمر جاودانی رکھنے والا نہیں ہوتا۔ ساری مخلوق کی طرح وہ بھی فانی و فنا پذیر ہی ہوتا ہے۔

اس آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ آپ بھی وفات پانے والے ہیں اور آپ کے دشمن اور احباب بھی سب مرنے والے ہیں مقصد اس کے بیان کرنے سے سب کو آخرت کی طرف متوجہ کرنا اور اعمال صالحہ کی ترغیب دینا ہے۔ اور ضمناً یہ بھی بتلا دینا ہے کہ افضل الخلائق اور سید المرسل ہونے کے باوجود موت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مستثنیٰ نہیں، تاکہ آپ کی وفات کے بعد لوگوں میں اختلاف پیدا نہ ہو۔ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ کی تفسیر میں امام قرطبی لکھتے ہیں:

وَهُوَ خِطَابٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِمَوْتِهٖ وَمَوْتِهِمْ فَاحْتَمَلَ خَمْسَةَ اَوْجُهٍ اَحَدُهَا اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ تَحْذِيْرًا مِّنَ الْاٰخِرَةِ	اس آیت میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خطاب ہو رہا ہے۔ آپ کو آپ کی وفات کی خبر دی جا رہی ہے اور دوسرے لوگوں کی موت کی بھی، اس آیت سے پانچ مسائل نکلتے ہیں۔ پہلا یہ کہ اس میں آخرت کے بارے میں ڈرایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلثَّانِیْ اَنْ یَّذْکُرَہٗ حَثًّا عَلَی الْعَمَلِ۔ اَلثَّالِثُ اَنْ یَّذْکُرَہٗ تَمْهِيْدًا لِلْمَوْتِ۔ اَلرَّابِعُ لِئَلَّا يَخْتَلِفُوْا فِیْ مَوْتِهٖ كَمَا اخْتَلَفَ الْاُمَمُ فِیْ غَيْرِهٖ حَتّٰی اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اَنْكَرَ مَوْتَهٗ احْتَجَّ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فَاَمْسَكَ۔ اَلْخَامِسُ لِيُعْلِمَهٗ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ سَوّٰی فِيْهِ بَيْنَ خَلْقِهٖ مَعَ تَفَاضُلِهِمْ فِیْ غَيْرِهٖ۔

(تفسیر قرطبی ج ۱۶ صفحہ ۵۶۹۸)

گیا ہے۔ دوسرا یہ کہ نیک اعمال کی ترغیب دی گئی ہے۔ تیسرا یہ کہ موت کے لیے تیاری کا حکم دیا گیا ہے۔ چوتھا یہ کہ آپ کی موت کے متعلق لوگ اختلاف نہ کریں جیسا کہ پہلی امتوں نے بعض کے بارے میں کیا۔ یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے بھی آپ کی موت کا انکار کیا تو حضرت ابوبکرؓ نے یہ آیت پیش کی اور انہیں اس خیال سے روکا۔ پانچواں یہ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ یہ بتا دے کہ اس (موت) کے معاملہ میں آپ بھی اس کی مخلوق کے ساتھ شامل ہیں باوجود اس کے کہ آپ تمام مخلوق میں افضل اور ممتاز درجات کے حامل ہیں۔

حضرت امام فخر الدین الرازی اپنی تفسیر کبیر میں اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:

اِنَّكَ وَاِيَّاهُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ اَحْيَاءً فَاِنَّكَ وَاِيَّاهُمْ فِیْ اَعْدَادِ الْمَوْتٰی لِاَنَّ كُلَّ مَا هُوَ اٰتٍ اٰتٍ۔

(کبیر جلد ۲۶ صفحہ ۲۷۸)

بیشک آپ اور یہ سب لوگ اگرچہ تم سب (اس وقت) زندہ ہو مگر آپ بھی اور یہ سب لوگ بھی مُردوں میں شمار ہوتے ہو اس لیے کہ وہ چیز جو آنے والی ہے (موت) وہ آنے والی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدالتِ خداوندی

قیامت کے دن عدالتِ عالیہ میں ہر مظلوم کا حق ظالم سے وصول کیا جائیگا

ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ رَبِّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۔ اس چند روزہ دنیا کی جھوٹی عدالت میں ظالم لوگ سفارش، رشوت، مکر، دھاندلی اور رعب وداب سے بری ہو سکتے ہیں، مگر اللہ کی عدالت میں یہ تمام حربے بے اثر اور ناکام ہوں گے۔ حضرت ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہاں لفظ کُم میں مومن و کافر ظالم و مظلوم سب داخل ہیں یہ سب اپنے اپنے مقدمات اپنے رب کی عدالت میں پیش کریں گے اور اللہ تعالیٰ ظالم سے مظلوم کا حق دلوائے گا۔ وہ کافر ہو یا مسلمان اور صورت اس ادائیگی حقوق کی وہ ہو گی، جو صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت سے آئی ہے۔

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے ذمہ کسی کا حق ہے اس کو چاہیے کہ دنیا ہی میں اسے ادا کر دے اگر ادائیگی کی طاقت نہیں تو معاف کرا لے کیوں کہ آخرت میں درہم و دینار کی دنیا نہیں ہو گی۔ اگر ظالم کے پاس کچھ اعمالِ صالحہ ہیں تو بقدرِ ظلم یہ اعمال اس سے لے کر مظلوم کو دے دیے جائیں گے۔ اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہیں، تو مظلوم کی برائیاں اور گناہ اس سے لے کر ظالم پر ڈال دیے جائیں گے۔ بخاری

(معارف القرآن ۵۵۶/۴)

حقیقی مفلس

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق"

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روز صحابۂ کرام سے دریافت کیا کہ آپ جانتے ہیں مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہم تو مفلس اس کو سمجھتے ہیں جس کے پاس کوئی نقد رقم ہو نہ ضرورت کا سامان۔ آپ نے فرمایا کہ حقیقی مفلس میری اُمت میں وہ شخص ہے جو قیامت میں بہت نیک اعمال، نماز، روزہ، زکوٰۃ حج وغیرہ لے کر آئے گا مگر اس کا حال یہ ہوگا کہ اس نے دنیا میں کسی کو گالی دی، کسی پر تہمت باندھی، کسی کا مال ناجائز طور پر کھا گیا، کسی کو قتل کیا، کسی کو مارا پیٹا تو یہ سب مظلوم اللہ کے سامنے ان مظالم کا مطالبہ کریں گے اور اس کی نیکیاں ان میں تقسیم کر دی جائیں گی۔ پھر جب یہ نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو پھر مظلوموں کے گناہ اس پر ڈال دیے جائیں گے اور اسے گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

تو یہ شخص سب سامان ہونے کے باوجود قیامت میں مفلس رہ گیا یہی اصلی مفلس ہے (مسلم کتاب البر باب تحریم الظلم و تفسیر مظہری کوئٹہ ج ۸ ص ۲۱۳)

اِبتدائی مُحاسبہ

اللہ تعالیٰ کی عدالت میں سب سے پہلے مرد اور اس کی عورت کا مقدمہ پیش ہوگا

طبرانی نے ایک معتبر سند کے ساتھ حضرت ابوایوبؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے جو مقدمہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش ہوگا وہ مرد اور اس کی بیوی کا ہوگا اور بخدا وہاں زبان نہیں بولے گی بلکہ عورت کے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے کہ وہ اپنے شوہر پر کیا کیا عیب لگایا کرتی تھی اور کس کس طرح اسے تنگ کیا کرتی اور کس کس ڈھنگ سے اسے ستایا کرتی تھی، اور اسی طرح مرد کے ہاتھ پاؤں اس پر گواہی دیں گے کہ وہ کس طرح اپنی بیوی پر ظلم ڈھاتا تھا تحقیر کی انتہا کہ اسے اپنے پاؤں کی جوتی سمجھتے ہوئے بات بات پر اس سے بگڑتا، ہنڈیا میں صرف نمک مرچ کم و بیش ہونے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے گالی دیتا اور مارنے پیٹنے لگ جاتا تھا

اس کے بعد ہر آدمی کے سامنے اس کے زیر دست، اس کی اولاد اس کے نوکر چاکر لائے جائیں گے۔ ان کے حقوق کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور ان شکایات کا فیصلہ کیا جائے گا۔ پھر بازار اور اہل محلہ کے عام لوگ جن سے اس کے معاملات رہے تھے وہ پیش ہوں گے اگر اس نے ان میں سے کسی پر ظلم کیا ہے تو اس کا حق دلوایا جائیگا (معارف القرآن ج ۵ ص ۵۵)

مکافاتِ عمل

مظالم کے بدلے میں تمام اعمالِ صالحہ دے دیے جائینگے مگر ایمان نہیں دیا جائیگا

تفسیر مظہری میں مذکورہ روایات حدیث نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ مظلوموں کے حقوق میں ظالم کے اعمال دے دینے کا جو ذکر آیا ہے اس سے مراد ایمان کے علاوہ دوسرے اعمال ہیں کیوں کہ جتنے اعمال ہیں وہ سب عملی گناہ ہیں، کفر نہیں ہیں اور عملی گناہوں کی سزا محدود ہوگی بخلاف ایمان کے کہ وہ ایک غیر محدود عمل ہے۔ اس کی جزا بھی غیر محدود یعنی ہمیشہ جنت میں رہنا ہے۔ اگرچہ گناہوں کی سزا بھگتنے اور کچھ عرصہ جہنم میں رہنے کے بعد ہو۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ جب ظالم کے اعمالِ صالحہ علاوہ ایمان کے سب مظلوموں کو دے کر ختم ہو جائیں گے۔ صرف ایمان رہ جائے گا تو ایمان اس سے سلب نہیں کیا جائیگا بلکہ مظلوموں کے گناہ اس پر ڈال کر حقوق کی ادائیگی کی جائے گی جس کے نتیجہ میں یہ گناہوں کا عذاب بھگتنے کے بعد پھر بالآخر جنت میں داخل ہوگا اور پھر یہ حال اس کا دائمی ہوگا۔ صاحب تفسیر مظہری نے فرمایا کہ امام بیہقی نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے (مظہری ج ۸ ص ۲۱۳، ۲۱۴)

کسی پر ظلم کرنا خود پر گویا ظلم کرنا ہے

دُعا مظلوم کی ظالم کے حق میں تیر ہوتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کا دروازہ

انبیائے سابقین کی رحلت سے استدلال

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ط (آل عمران: ۱۴۴)

اور محمد تو بس ایک رسول ہی ہیں، ان کے قبل بھی رسول گزر چکے ہیں۔ سو اگر یہ وفات پا جائیں یا قتل ہو جائیں تو کیا تم اُلٹے پاؤں واپس چلے جاؤ گے اور جو کوئی بھی اُلٹے پاؤں واپس چلا جائے گا وہ اللہ کا کچھ بھی نقصان نہ کرے گا۔

ارشاد ہو رہا ہے، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہی تو ہیں (خدا تو نہیں جس پر قتل یا موت ممکن نہ ہو) آپ سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ اسی طرح آپ بھی ایک روز گزر ہی جائیں گے۔ اس میں نہ کوئی بات حیرت کی ہوگی اور نہ کوئی پہلو آپ کی اہانت کا نکلے گا ہر ذی روح کے لیے موت کا آنا قانونِ الٰہی ہے جس میں جماعت انبیاء بھی شامل ہے جس طرح کی آزمائشیں اور مصیبتیں دوسرے رسولوں کو پیش آئیں اسی طرح کی آزمائشیں اور مصیبتیں انہیں بھی پیش آسکتی ہیں، جس طرح بہت سے رسولوں کو موت کے مرحلہ سے گزرنا پڑا انہیں بھی ایک دن وفات پانا ہے، ان کے رسول ہونے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ یہ وفات نہیں پائیں گے یا قتل نہیں ہو سکتے یا کسی مصیبت یا ہزیمت کا ابتلا انہیں پیش نہیں آسکتا۔ اگر کسی نے اس غلط فہمی کے ساتھ اسلام قبول کیا تو یہ اس کی سراسر کوتاہ اندیشی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر معرکۂ اُحد کے بعد کسی تذبذب میں مبتلا ہو گیا۔ اور وہ از سرِ نو جاہلیت کی زندگی کی طرف پلٹ جانا چاہتا ہے تو پلٹ جائے۔ وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا بلکہ اپنی ہی دنیا اور آخرت برباد کرے گا۔ مطلب یہ ہے کہ جب دین کی حقیقت تمہاری نظر میں ثابت ہو چکی تو اب ایک رسول کی موت کا اس صداقت پر کیا اثر،

غزوہ اُحد میں جب حضور صلعم زخمی ہوئے اور کسی شیطان صفت نے یہ افواہ اُڑا دی کہ آپؐ دنیا سے رخصت ہو گئے تو بعض صحابہ نے اس انتہائی دلدوز اور روح فرسا خبر سے بددل اور شکستہ خاطر ہو کر میدان جنگ سے فرار شروع کر دیا اور منافقین کی ذہنیت طور پر بن آئی تھی۔ انہوں نے برابر طعنہ زنی اور ارتداد کی ترغیب دینا شروع کر دیا، آیت مذکورہ میں ان سب پہلوؤں کی طرف اشارہ ہے۔

اَفَاِنْ مَّاتَ۔ اشارہ طبعی اسباب سے آنے والی موت کی طرف ہے اور قُتِلَ اشارہ معرکۂ جنگ وغیرہ میں شہادت کی طرف ہے

یہ آیت غزوۂ اُحد کے حالات سے متعلق ہے۔ اس آیت سے پہلی آیات میں بعض صحابہ کرام کی ایک لغزش پر تہدید آمیز تنبیہ سے ایک ایسے اصولی مسئلہ کی طرف ہدایت کی گئی ہے کہ سوچنے والوں کو اس سے یہ بھی پتہ چل جاتا ہے کہ اس عارضی شکست اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے اور حضور کی وفات کی خبر پھیل جانے اور اس پر بعض صحابہ کی ہمت پست ہو جانے میں یہ راز بھی تھا کہ مسلمان اس اصولی مسئلہ پر عملی طور پر پختہ ہو جائیں۔

مسئلہ یہ تھا کہ جہاں اصولِ اسلام میں اس کی بڑی اہمیت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و محبت کو جزوِ ایمان قرار دیا گیا ہے اس میں ادنیٰ کمزوری کو کفر کے مترادف بتایا گیا ہے۔ وہیں یہ بات بھی اتنی ہی اہم ہے کہ کہیں مسلمان اس مرض کا شکار نہ ہو جائیں جس میں نصاریٰ (عیسائی) مبتلا ہو گئے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تعظیم و محبت کو پرستش اور عبادت کی حد تک پہنچا دیا اور ان کو شریکِ خُدا ٹھہرایا گیا۔

غزوۂ اُحد کی عارضی شکست کے وقت جب کسی نے یہ مشہور کر دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاں بحق ہو گئے تو صحابۂ کرام پر جو گذری اور گذرنی چاہیے تھی اس کا ادنیٰ سا اندازہ کرنا بھی ہر شخص کے لیے آسان نہیں۔ اس کا اندازہ کچھ وہی لگا سکتا ہے جس کو صحابۂ کرام کی جاں نثاری اور حُبِ رسول کا کچھ اندازہ ہو اور جو کماحقہٗ یہ جانتا ہو کہ یہ وہ حضرات ہیں جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مال، اولاد اور اپنی جانیں سب کچھ لٹا دینے کو دنیا کی سب سے بڑی سعادت سمجھا، اور عملاً اس کا ثبوت دیا ہے۔

ان فدائیانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں میں جب یہ خبر پڑی ہو گی ان کے ہوش و حواس کی برہمی کا کیا عالم ہو گا ـــــــ خصوصاً جب کہ میدانِ جنگ گرم ہے اور فتح کے قریب کا منظر آنکھوں کے سامنے ہے۔ مسلمانوں کے پاؤں اُکھڑ رہے ہیں اس عالم میں وہ ہستی جو ساری کوششوں کا محور اور ساری امیدوں کا مرکز تھی وہ بھی آن رخصت ہوتی ہے اس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ صحابۂ کرام کی ایک بھاری جماعت سراسیمہ ہو کر میدانِ جنگ سے پسپا ہونے لگی۔ میدانِ جہاد سے یہ پسپائی اگرچہ ہنگامی اور وقتی سراسیمگی کا نتیجہ تھا خُدانخواستہ اسلام سے پھر جانے کا کوئی شبہ یا وسوسہ بھی نہ تھا حق تعالیٰ تو اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو ایک ایسی پاکباز فرشتہ خصلت جماعت بنانا چاہتا ہے جو دنیا کے لیے نمونۂ عمل بنے۔

یہ ادنیٰ لغزش بھی سنگین قرار پائی اور میدانِ جنگ چھوڑنے پر ان سے ایسا خطاب کیا گیا کہ انہوں نے میدانِ جنگ نہیں چھوڑا بلکہ اسلام چھوڑا ہے۔ اور سخت تنبیہ کے ساتھ اس بنیادی مسئلہ پر اظہارِ خیال فرمایا کہ دین و عبادت اللہ کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جہاد اسی کے لیے ہے جو ہمیشہ زندہ اور قائم ہے۔ اگر بالفرض یہ خبر صحیح بھی ہوتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو ہر حال یہ تو ایک دن ہونا ہی ہے۔ مگر ہمت ہار بیٹھنا اور دین کا کام چھوڑ دینا ان حضرات کے شایانِ شان نہیں۔ اس لیے فرمایا وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ الآیۃ یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک رسول ہی تو ہیں (خدا تو نہیں) آپؐ سے پہلے بھی بہت سے رسول گذر چکے ہیں۔ اگر آپؐ کی وفات ہوجائے یا آپؐ کو شہید کر دیا جائے تو کیا تم لوگ اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ ... اور جو کوئی اُلٹے پاؤں پھر جائے گا وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑے گا۔ اپنی ہی تباہی کا سامان کرے گا۔

اس طرح تنبیہ فرمادی کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک نہ ایک دن دُنیائے فانی سے رخصت ہونے والے ہیں۔ آپ کے بعد بھی مسلمانوں کو دین پر ثابت قدم رہنا ہے، اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ اس عارضی شکست کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجروح ہونے اور وفات کی خبر مشہور ہونے میں یہ قدرتی راز تھا کہ آپؐ کے بعد جو حالات صحابۂ کرام پر پیش آسکتے تھے، وہ آپؐ کی دنیوی حیاتِ مُبارک ہی میں ظاہر کر دیے گئے تاکہ ان سے جو لغزش ہو اس کی اصلاح خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ہو جائے اور آئندہ جب یہ واقعۂ وفات سچ مچ پیش آئے تو یہ جانثارانِ رسُولؐ از خود رفتہ نہ ہو جائیں چناں چہ آپؐ کی وفات کے وقت جب بڑے بڑے صحابۂ کرام کے ہوش وحواس بجا نہ رہے تو حضرت صدیق اکبرؓ نے اسی قسم کی آیاتِ قرآنیہ کی سند دے کر ان کو سمجھایا تو انہیں سکونِ دل، قرارِ جان آیا

گزرے گا بابِ موت سے ہر ایک جاندار
اعلان کر دیا ہے یہ پروردگار نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحلتِ اشرفُ الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

صحیح بخاری شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کی خبر سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں تشریف لے گئے لوگوں کی حالت کا جائزہ لیا اور بغیر کچھ کہے سنے حضرت عائشہ رضؓ کے گھر پر تشریف لے گئے، یہاں حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام پر چہرہ کی چادر اُڑھا دی گئی تھی ۔ آپ نے چادر کا کونہ چہرہ مبارک سے ہٹا کر بے ساختہ بوسہ لیا ، اور روتے ہوئے فرمانے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ پر دومرتبہ موت نہ لائے گا جو موت آپ پر لکھ دی گئی تھی وہ آپ کو آچکی ۔ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں:

اَنَّ اَبَا بَکْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ	حضرت ابوبکرؓ پھر مسجد میں تشریف لائے
یُکَلِّمُ النَّاسَ وَقَالَ اِجْلِسْ	اور دیکھا کہ حضرت عمرؓ خطبہ فرما رہے ہیں،
یَا عُمَرُ وَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَمَّا بَعْدُ	ان سے فرمایا کہ خاموش ہو جاؤ (وہ خاموش
مَنْ کَانَ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا	ہوئے تو) حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ جو
فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ	شخص حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
وَمَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ	عبادت کرتا ہے وہ جان لے کہ محمد وفات
فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ	پا گئے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَا	ہے وہ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے
مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ	اس پر کبھی موت وارد نہیں ہوگی۔ پھر آپ نے
خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ	یہ آیت وما محمد الا رسول آخر تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلٰی قَوْلِهٖ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ تلاوت فرمائی ۔

(ابن کثیر جلد اول صفحہ ۴۰۹)

لوگوں کو ایسا معلوم ہونے لگا گویا یہ آیت اب اتری ہے ۔ پھر تو ہر شخص کی زبان پر یہ آیت چڑھ گئی اور لوگوں نے یقین کر لیا کہ آپ وفات پا گئے ۔ حضرت صدیق اکبرؓ کی زبانی یہ آیت سُن کر حضرت عمرؓ کے تو گویا قدم لڑکھڑا گئے ۔ انہیں بھی یقین ہو گیا کہ حضور اس جہانِ فانی کو چھوڑ گئے ۔

موت کا پیالہ

اَلْمَوْتُ كَأْسٌ وَكُلُّ النَّاسِ شَارِبُهٗ
وَالْقَبْرُ بَابٌ وَكُلُّ النَّاسِ دَاخِلُهٗ !

موت ایک ایسا پیالہ ہے جسے ہر شخص پی کر رہے گا !
اور قبر ایک ایسا دروازہ ہے جس میں ہر شخص داخل ہو کر رہے گا

وَعُمْرُ الدُّنْيَا كُلُّهٗ قَلِيْلٌ
فَكَيْفَ مُدَّةُ آجَالِ اَهْلِهَا
وَقَدْ قَالَ مَنْ عَرَفَ الْحَالَ
مِقْدَارُ عُمْرِكَ فِيْ جَنْبِ
عَيْشِ الْاٰخِرَةِ كَنَفَسٍ
وَاحِدٍ

جب کہ پوری دنیا کی عمر تھوڑی سی ہے ، تو اسمیں رہنے والوں کی وفات تک کی مُدت کا کیا حال ہے ؟ کسی حقیقتِ حال سے واقف کا قول ہے ، تیری عمر کی مقدار آخرت کے بالمقابل بس ایک سانس ہے

وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا بَلَغَ
الرَّجُلُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً
نَادَاهُ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ
دَنَا الرَّحِيْلُ فَاَعِدَّ زَادًا

بعض کا قول ہے ، جب انسان چالیس سال کو پہنچ جاتا ہے تو آسمان سے منادی کرنے والا منادی کرتا ہے ، سفرِ (آخرت) کا وقت آگیا ہے ، اب تو اُس کیلئے تیاری کر لے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشر نبی ہو یا غیر نبی موت سب کے لئے مقدر ہے

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۝ وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ۝

(الانبیاء ۳۴ - ۳۵)

اور ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی انسان کو ہمیشگی کے لیے نہیں بنایا تھا سو کیا اگر آپ کی وفات ہو جائے تو یہ ہمیشہ رہیں گے ہر ذی روح موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے اور ہم تم کو آزماتے ہیں برائی سے اور بھلائی سے اچھی طرح اور ہماری ہی طرف تم لوٹ کر آؤ گے۔

ارشاد ہو رہا ہے کہ ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی انسان کو حیاتِ جاوداں نہیں دی۔ آپ کے لیے بھی دنیا سے جانا لازمی ہے۔ بشر نبی یا غیر نبی ہو موت سب کے لیے مقدر ہے۔ اگر آپ ایک دن وفات پائیں گے تو یہ بھی ہمیشہ زندہ رہنے والے نہیں ان آیات سے پہلی آیات میں کفار کا یہ اعتراض گزر چکا ہے کہ جب رسول ہماری طرح کھاتے پیتے ہیں اور ہماری ہی طرح کے ایک انسان ہیں اور ہماری ہی طرح ایک دن فوت بھی ہوں گے تو اپنے ہی جیسے ایک انسان کو رسول ماننے کے کیا معنی۔ ان آیات میں ان کے اس اعتراض کا جواب ہے۔

فرمایا کہ نبی اور رسول ہونے کے لیے زندۂ جاوید ہونا ضروری نہیں۔ یہ موت تو لازمۂ بشریت ہے اور آپ بلاشبہ بشر ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اور جگہ فرمایا:

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

(الکہف ۱۱۰)

آپ کہہ دیجیے کہ میں تو بس تمہارے ہی جیسا بشر ہوں۔ ہاں آپ پوری کائنات میں ممتاز ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلان کرایا جا رہا ہے

مَیں صفاتِ بشری میں تم سے ذرا الگ نہیں ہوں

اِنَّمَا اوّل تو خود ہی کلمہ حصر ہے پھر مِثْلُکُمْ میں اس کی مزید تصریح کر بشری نہیں ہوں بلکہ تم ہی جیسا بشر ہوں۔ صفاتِ بشری میں تم سے ذرا الگ نہیں ہوں۔ کفار کے اس اعتراض میں اگر کوئی وزن ہو سکتا تھا تو اس صورت میں جب یہ زندگی جاوداں لے کر آئے ہوتے اس وقت تو یہ کہہ سکتے تھے کہ بھلا ہم حیاتِ ابدی کے مالک ایک فانی انسان کو کس طرح رسول مان لیں۔ لیکن جب یہ بھی فانی ہیں تو آخر رسول ان کو کیوں غیر فانی مطلوب ہے؟

صاحب تفسیر کبیر امام رازی اپنی تفسیر میں حضرت مقاتل کا قول نقل فرماتے ہیں

قَالَ مُقَاتِلٌ اِنَّ اُنَاسًا کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَمُوْتُ فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ۔

حضرت مقاتل کہتے ہیں کہ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات نہیں پائیں گے ان کے اس خیال کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(کبیر جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۹)

جب ان پر یہ ظاہر ہوا کہ آپ خاتم النبیین ہیں تو وہ سمجھے کہ:

اِنَّہٗ لَا یَمُوْتُ اِذْ لَوْ مَاتَ لَتَغَیَّرَ شَرْعُہٗ فَنَبَّھَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی اَنَّ حَالَہٗ کَحَالِ غَیْرِہٖ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ فِی الْمَوْتِ۔ (کبیر جلد ۲۲)

بیشک آپ فوت نہیں ہوں گے۔ اگر آپ فوت ہوتے ہیں، تو آپ کی شریعت بدل جائے گی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے خبردار کیا کہ آپ کا معاملہ بھی موت کے بارے میں دوسرے انبیاء کی طرح ہی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ آپ سے پہلے بہت سے انبیاء و رسل جام اجل پیا اور آپ بھی اسی طریق پر وفات پائیں گے یہ اللہ کا ایک ضابطہ ہے جس کا اطلاق ہر متنفس پر یکساں ہے جیسا کہ اسی آیت کے بعد فرمایا:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۝ (الانبیاء ٣٥) ہر ذی روح کو موت کا ذائقہ ضرور چکھنا ہے۔

نگاہِ پیکِ اجل میں یکساں ہے شیخ ہو یا کہ شاب کوئی
یہ شارعِ موت ہے کہ جس سے نبی ولی سب گزر رہے ہیں (عاجز)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا:

يَا مُحَمَّدُ عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ وَأَحْبِبْ مَنْ شِئْتَ فَإِنَّكَ مُفَارِقُهُ (تاذریانے ترجمہ طبرانی ابن حبانؒ الترغیب ج ا ص ٣١٣)

اے محمدؐ! آپ جب تک چاہیں دنیا میں زندہ رہیں بالآخر ایک دن موت ہے اور آپ جس سے چاہیں محبت کریں ایک دن اس سے جدائی لازمی ہے۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اور آپ کی حیاتِ مبارک میں جو لوگ زندہ تھے وہ بھی اس جہانِ فانی سے گزر گئے ۔۔۔۔ الغرض آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک تمام انبیاء، صلحاء، صدیقین، شہداء، حکماء، عقلاء، امراء، فقراء، خواص و عوام نیز کفار، مشرکین، فُسّاق، فُجّار سبھی اس راہ سے عالم آخرت کی طرف کوچ کر گئے ؎

موت ہر ذی نفس کو آئے گی!
کب کسی سے یہ وقت ٹلتا ہے

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ قانون ہے اللہ کا ۔۔ ٹوٹ جاتا ہے بہرصورت حبابِ زندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور موت

اگر بیل کی پشت پر ہاتھ رکھ دیا جائے ہاتھ کے نیچے جس قدر بال آئیں ہر بال کے مقابلے میں زندگی کا ایک سال بڑھا دیا جائے اس کے بعد بالآخر پھر موت سے ملاقات ہو کر رہے گی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ اُرْسِلَ مَلَکُ الْمَوْتِ فَلَمَّا جَآءَہٗ صَکَّہٗ فَرَجَعَ اِلٰی رَبِّہٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَا یُرِیْدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْہِ عَیْنَہٗ وَقَالَ اِرْجِعْ فَقُلْ لَہٗ یَضَعُ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَہٗ بِکُلِّ مَا غَطَّتْ بِہٖ یَدُہٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ قَالَ اَیْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَالَ اللّٰہَ اَنْ یُّدْنِیَہٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَۃِ رَمْیَۃً بِحَجَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ملک الموت کو بھیجا گیا، وہ جب (انسانی شکل میں) آئے تو آپ نے ان کے چہرے پر تھپڑ مارا تو ان کی آنکھ پھوٹ گئی۔ وہ اپنے پروردگار کے پاس لوٹ گئے اور عرض کیا کہ الٰہی: تو نے مجھے اپنے ایسے بندے کے پاس بھیجا ہے کہ وہ موت نہیں چاہتا، اللہ تعالیٰ نے عزرائیل کی آنکھ صحیح سالم کر دی اور (عزرائیل) سے کہا کہ واپس جا کر موسیٰ علیہ السلام کو میرا پیغام دو کہ وہ بیل کی پشت پر ہاتھ رکھیں ہاتھ کے نیچے جسقدر بال آئینگے ہم ہر بال کے عوض ایک سال زندگی بڑھا دیں گے یعنی بالوں کی گنتی کے برابر عمر کے سال بڑھا دیے جائینگے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ. فَلَوۡ کُنۡتُ ثَمَّ لَاَرَیۡتُکُمۡ قَبۡرَہٗ اِلٰی جَانِبِ الطَّرِیۡقِ عِنۡدَ الۡکَثِیۡبِ الۡاَحۡمَرِ۔

(بخاری ج۱ اوّل مطبوعہ مصر (صفحہ ۱۵۹)

پھر کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر موت آئے گی تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اگر ایسا ہی ہے تو ابھی میری روح قبض کر لی جائے اور مجھے ایسے موقع پر ارض مقدس کے اس قدر قریب کر دیا جائے جس قدر کسی کے پتھر پھینکنے سے زمین کا فاصلہ طے ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے بعد) فرمایا کہ اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھاتا جو کہ سرخ ٹیلے کے قریب رہگذر پر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا تمام انبیاء و رسل علیہم السلام جام اجل نوش فرما چکے ہیں۔ حضرت الیاس، ادریس اور خضر علیہم السلام بھی اہل تحقیق کے نزدیک وفات پا چکے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں رب العزت ارشاد فرما رہا ہے۔

اَمۡ کُنۡتُمۡ شُہَدَآءَ اِذۡ حَضَرَ یَعۡقُوۡبَ الۡمَوۡتُ (البقرہ ۱۳۳)

کیا تم اس وقت موجود تھے جب حضرت یعقوبؑ کا وقت آیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق فرمایا۔

حَتّٰۤی اِذَا ہَلَکَ قُلۡتُمۡ لَنۡ یَّبۡعَثَ اللّٰہُ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ رَسُوۡلًا ؕ (مومن ۳۴)

یہاں تک کہ جب وہ فوت ہوگئے تم کہنے لگے کہ اب تو اللہ تعالیٰ ان کے بعد کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہو رہا ہے۔

فَلَمَّا قَضَیۡنَا عَلَیۡہِ الۡمَوۡتَ مَا دَلَّہُمۡ

پس جب ہم نے اس (سلیمانؑ) پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سائے

عَلٰی مَوْتِہٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ (سبا ۱۴)

موت کا حکم جاری کر دیا تو ان (جنوں) کو اُن کی موت کا پتہ کسی نے نہ دیا۔ بجز ایک زمین کے کیڑے کے۔ جو اُن کے عصا (سوٹی) کو کھاتا تھا۔

اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی ارواحِ طیبہ بھی اُن کے ابدانِ طاہرہ سے نکال لی جاتی ہیں۔ چنانچہ خود اشرف الانبیاء والمرسلین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح مبارک بھی جسدِ اطہر سے اللہ تعالیٰ کی عادتِ مستمرہ اور دستورِ متعارفہ کے مطابق نکالی گئی۔ جیسا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ جَمِيْعَ الْاَنْبِيَآءِ قَبَضَ اَرْوَاحَهُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبِضُ رُوْحِيْ

تمام انبیاء علیہم السلام کی روحیں ملک الموت نے قبض کیں اور وہی میری روح بھی قبض کرے گا۔

(القرطبی ج ۱۴ ص ۲۷۶)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

قَبَضَهُ اللّٰهُ وَاِنَّ رَاْسَهٗ بَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ

(بخاری الجزء الثالث ص ۶۲ مطبوعہ مصر)

یعنی جب اللہ تعالیٰ نے آپ کی رُوح قبض فرمائی اُس وقت آپ کا سرمبارک میرے سینے اور حلق کے درمیان تھا

اس حدیث کے تحت حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں۔ اس روایت کو امام احمدؒ نے بھی اسناد کے ساتھ ہشام سے بواسطہ ھمام روایت کیا ہے ۔ و راس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔ فَلَمَّا خَرَجَتْ نَفْسُهٗ لَمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَجِدُ رِيحًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا — نکلی تو ایسی خوشبو ظاہر ہوئی کہ میں نے اس سے عمدہ خوشبو کبھی نہیں سونگھی

(فتح الباری ج ۸ ص ۱۰۲)

حضرت ابوبُردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ — حضرت عائشہؓ نے ہمیں ایک چادر اور موٹا تہبند دکھایا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح مبارک ان دو کپڑوں میں قبض ہوئی۔

(بخاری ج ۲ ص ۸۶۵)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے محسوس کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے زانو پر بھاری ہوتے جا رہے ہیں۔ میں آپ کے چہرے کی طرف دیکھنے لگی تو دیکھتی کیا ہوں آپکی آنکھیں چڑھ گئی ہیں۔ اور آپ فرما رہے ہیں بَلِ الرَّفِيْقَ الْأَعْلٰى مِنَ الْجَنَّةِ (بلکہ جنت کے رفیق اعلیٰ) اس پر میں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا آپکو اختیار دیا گیا اور آپ نے اس چیز کو منتخب کر لیا۔ دیکھا تو آپ کی روح قبض ہو چکی تھی۔

جس وقت آپؐ کی وفات ہوئی تو آپ میرے سینے اور گلے کے درمیان تھے وفات کے بعد میں نے آپ کا سر تکیے پر رکھ دیا۔

(سیرت ابن ہشام جلد دوم صفحہ ۸۰۳ مترجم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خُطبہ

آخری لمحات، آخری کلماتِ طیبات

۲۵ ذیقعد ۱۰ھ روز شنبہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے حج کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے ایک لاکھ سے زائد صحابہ کرام کی جمعیت آپ کے ہمراہ تھی، مدینہ منورہ سے چھ میل بمقام ذوالحلیفہ احرام باندھا۔ ۴ ذی الحجہ کو بروز شنبہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ اور حج ادا فرمایا۔

خطبۂ عرفات

نویں ذی الحجہ کو عرفات میں آپ نے ایک جامع و بلیغ خطبہ فرمایا جو نصائح اور حکم سے لبریز تھا۔ اور یہ اللہ کے سچے رسول ؐ کا اپنی اُمت کے نام آخری پیغام تھا، خصوصاً اس کے مندرجہ ذیل ارشادات ہر مسلمان کو اپنے صفحۂ دل پر نقش کر لینے چاہئیں۔

"اے لوگو! میرا کلام سنو، تاکہ میں تمہارے لیے ضروری امور کو بیان کر دوں، نہ معلوم آئندہ سال پھر میں تم سے مل سکوں یا نہ مل سکوں۔"

اس کے بعد فرمایا:۔

"مسلمانوں کی جان و مال و آبرو تم پر قیامت تک اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن (عرفہ) اِس مہینہ (ذی الحجہ) اور اِس شہر (مکہ) کی حُرمت ہے۔ اس لیے جس شخص کے پاس کسی کی امانت ہو تو وہ اُس کی امانت واپس کر دے۔"

اس کے بعد ارشاد فرمایا:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے لوگو! تمہاری عورتوں کے تم پر کچھ حقوق ہیں۔ اور اُن پر تمہارے حقوق ہیں۔ اے لوگو! مسلمان سب بھائی بھائی ہیں، کسی شخص کے لیے اپنے بھائی کا مال بغیر اُس کی خوشی کے حلال نہیں، میرے بعد تم پھر کافر نہ ہو جانا، کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، —— میں نے تمہارے لیے اپنے بعد خدا کی کتاب چھوڑی ہے، کہ تم اس کے احکام کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا اور کبھی گمراہ نہ ہو سکو گے۔

پھر ارشاد فرمایا:۔

"اے لوگو! تمہارا پروردگار ایک ہے۔ اور تمہارا باپ بھی ایک ہے اور تم آدم علیہ السلام کی اولاد ہو، اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے۔ اور تم میں سب سے عزت والا وہ ہے جو متقی ہو، کسی عربی کو کسی عجمی پر تقوےٰ کے سوا کوئی فضیلت نہیں ہے، یاد رکھو کہ میں فریضۂ تبلیغ ادا کر چکا ہوں اور اس پر اللہ گواہ ہے، حاضرین کو چاہیئے کہ یہ کلمات دوسرے لوگوں تک پہنچا دیں۔ حجۃ الوداع کے مشہور خطبہ میں حضورؐ نے اُمت سے فرما دیا تھا۔ کہ میں عنقریب دنیا چھوڑنے والا ہوں (صحیح بخاری عن ابی ہریرہؓ)

آخری رمضان ۱۰ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس (۲۰) یوم کا اعتکاف فرمایا حالانکہ آپ ہمیشہ ہر سال دس دن اعتکاف فرمایا کرتے تھے، اپنی پیاری لختِ جگر فاطمۃ الزہراءؓ کو اس کا سبب بتایا کہ اب دنیا سے عالمِ آخرت کی طرف میری رحلت قریب آگئی ہے (بخاری و مسلم عن عائشہؓ و عن جابرؓ)

۱۱ہجری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فریضۂ رسالت ادا فرما چکے تو رحلت سے چھ ماہ قبل مندرجۂ ذیل سورۂ نصر کا نزول ہوا۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ	جب اللہ کی مدد اور فتح پہنچ گئی اور
وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ	آپ نے لوگوں کو فوج در فوج دینِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِی دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿﴾ الٰہی میں داخل ہوتے دیکھ لیا تو اب اللہ
فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَ اسۡتَغۡفِرۡہُ ؕ کی تحمید و تسبیح کیجیے بے شک وہ بڑا
اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ٪﴿﴾ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

آپ سمجھ گئے کہ اس سال مجھے دنیا سے کوچ کا پیغام مل گیا ہے۔

ایک روز صحابہؓ سے فرمایا میں تمہیں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں، اور اللہ ہی کو تمہارا محافظ بناتا ہوں اور تمہیں اسی سے ڈراتا ہوں۔ دیکھنا اس کے بندوں میں تکبر اور برتری اختیار نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور تمہیں فرمایا ہے۔

تِلۡکَ الدَّارُ الۡاٰخِرَۃُ نَجۡعَلُہَا لِلَّذِیۡنَ لَا یُرِیۡدُوۡنَ عُلُوًّا فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فَسَادًا ؕ وَ الۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿﴾ (القصص ۸۳)

آخرت کا گھر (جنت کی نعمتیں) اُن کے لیے ہیں جو زمین میں برتری اور فساد کا ارادہ نہیں کرتے، اور بہترین انجام پرہیز گاروں کے لیے ہے۔

پھر یہ آیت تلاوت فرمائی :-

اَلَیۡسَ فِیۡ جَہَنَّمَ مَثۡوًی لِّلۡمُتَکَبِّرِیۡنَ ﴿﴾ (العنکبوت ۶۸)

کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم نہیں ؟

آخر میں فرمایا تم پر اور اُن سب پر سلام جو میرے بعد اسلام لائیں گے۔

حج سے فارغ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس روز تک مکہ معظمہ میں قیام فرما کر مدینہ طیبہ واپس ہوئے۔

سریہ اُسامہ اور مرضِ وفات ۱۱ھ

سریہ اُسامہ مکہ معظمہ سے واپسی کے بعد ۲۶ صفر ۱۱ھ بروز دوشنبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ جہادِ روم کے لیے تیار فرمایا جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں صدیق اکبرؓ اور فاروقِ اعظمؓ اور ابو عبیدہؓ جیسے جلیل القدر صحابہ کرام شامل تھے مگر سالارِ جنگ حضرت اسامہؓ مقرر ہوئے اور یہ آخری لشکر تھا جس کی روانگی کا حضورؐ نے خود انتظام فرمایا۔ یہ ابھی روانہ نہیں ہوا تھا کہ حضور کو بخار آگیا۔

آپ کا مرضِ وفات

۲۸ صفر ۱۱ھ چہار شنبہ کی رات آپؐ قبرستان بقیع غرقد میں تشریف لے گئے اور اہلِ قبور کے لیے دعائے مغفرت فرمائی کہ اے اہلِ مقابر تمہیں اپنا یہ حال اور قبروں کا قیام مبارک ہو، کیونکہ اب دنیا میں تاریک فتنے ٹوٹ پڑے ہیں۔" وہاں سے تشریف لائے تو سر میں درد تھا،

یہ روایت رحمۃ للعلمین میں اس طرح درج ہے۔ ۲۹ صفر دوشنبہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ کہ راستے میں دردِ سر شروع ہو گیا۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کا بیان ہے۔ کہ میں نے جسمِ اطہر پر ہاتھ رکھا اس قدر گرم تھا کہ مجھ سے برداشت نہ ہو سکا۔ یہ دیکھ کر میں پریشان ہو گیا۔ تو ارشاد فرمایا۔ انبیاءِ کرام کو تکلیف بھی زیادہ ہوتی ہے اور انہیں اجر بھی زیادہ ملتا ہے آپؐ تیرہ یا چودہ روز علیل رہے۔ بحالتِ علالت گیارہ روز مسجد تشریف لا کر صحابہ کرام کو خود نماز پڑھائی (رحمۃ للعلمین جلد اول صفحہ ۲۴۶)

آخری ہفتہ

رحمۃ للعلمین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس قیام پذیر رہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ جب کبھی آپ بیمار ہوتے تو یہ دعا پڑھ کر اپنے دستِ مبارک جسمِ اطہر پر پھیر لیا کرتے تھے:۔

اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ	اے نسلِ انسانی کے پروردگار! خطر
وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا	کو دور فرما، اور صحت عطا کر، شفا دینے
شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً	والا تو ہی ہے، اور اسی شفا کا نام شفا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ ہے۔ جو تو عنایت فرماتا ہے۔ ایسی صحت دے کہ کچھ بھی تکلیف باقی نہ رہے۔

(رحمۃ للعالمین ۱/۲۴۶)

چار شنبہ کے دن مخضب (پتھر یا تانبے کا ٹب) میں آپ تشریف فرما ہوئے اور سات کنوؤں کا پانی سات مشکوں کے ذریعہ آپ کے سر مبارک پر ڈالا گیا۔ اس سے کچھ سکون ہوا تو جلوہ افروزِ مسجد ہوئے، اس وقت بھی آپ بخار میں مبتلا تھے۔ نماز پڑھائی، نماز کے بعد منبر پر اجلاس فرمایا منبر پر یہ حضورؐ کی آخری نشست تھی، پھر حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا: میں تمہیں انصار کے حق میں وصیت کرتا ہوں۔ یہ لوگ میرے جسم کے پیرہن اور میرے زادِ راہ ہیں۔ ان کے حقوق کا خیال رکھنا، ان کے اچھے کاموں کی قدر اور لغزشوں سے درگزر کرنا۔ پھر فرمایا کہ ایک بندہ کے سامنے دنیا و مافیہا کو پیش کیا گیا۔ مگر اس نے آخرت کو اختیار کیا۔ اس فرمان کو ابوبکر صدیق سمجھ گئے اور پکار اٹھے حضور! ہمارے ماں باپ، ہماری جانیں، ہمارا زر و مال ہماری ہر چیز آپ پر قربان

لہ **بخاری** سیرت المصطفیٰ حصہ دوم ص ۱۹۶ بحوالہ دارمی شرح الاحیاء ۱، ص ۲۸۸ دارمی کی روایت میں ہے کہ یہ سات مشکیں مدینہ منورہ کے سات مختلف کنوؤں سے بھری گئی تھیں۔

آخری وقت میں بھی شوقِ مسواک

آپ کو خوشبو، بدن کی صفائی کا حدِ مبالغہ تک اہتمام تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر وضو کے وقت مسواک فرماتے اور نماز کے علاوہ دوسرے اوقات میں بھی مسواک اکثر استعمال فرماتے:

عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ حِيْنَ

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے لوٹ کر میری آغوش میں لیٹ گئے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دَخَلَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاضْطَجَعَ	حال میں (میرے والد) ابوبکر رضؓ کی آل
فِیْ حِجْرِیْ فَدَخَلَ عَلَیَّ مِنْ	سے ایک شخص (حضرت عبدالرحمٰن) آئے
اٰلِ اَبِیْ بَکْرٍ فِیْ یَدِہٖ سِوَاکٌ	اُن کے ہاتھ میں تازہ مسواک تھی، تو حضور
اَخْضَرُ۔ قَالَتْ فَنَظَرَ رَسُوْلُ	صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک پر نظر جمادی
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	(حضرت عائشہ فرماتی ہیں) میں سمجھ گئی کہ
اِلٰی یَدِہٖ نَظَرًا عَرَفْتُ اَنَّہٗ	حضورؐ مسواک فرمائیں گے۔ تو میں نے
یُرِیْدُہٗ فَاَخَذْتُہٗ فَمَضَغْتُہٗ	دانتوں سے نرم کرکے آپ کی خدمت میں
حَتّٰی اَلَنْتُہٗ ثُمَّ اَعْطَیْتُہٗ	مسواک پیش کی۔ آنحضورؐ نے حسبِ معمول
اِیَّاہُ قَالَتْ فَاسْتَنَّ بِہٖ	تندرستوں کی طرح مسواک فرمائی، دہن
کَاَشَدِّ مَا رَاَیْتُہٗ یَسْتَنُّ	مبارک پہلے ہی سراپا طہارت تھا مسواک
بِسِوَاکٍ قَبْلَہٗ ثُمَّ وَضَعَہٗ	سے اور مجلا ہوگیا۔ اور آپ نے مسواک
وَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی	رکھ دی، اور میں نے محسوس کیا کہ میری گود
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَثْقُلُ فِیْ	میں آپ کی بے چینی بڑھ گئی ہے۔ پھر
حِجْرِیْ قَالَتْ فَذَھَبْتُ	میں نے آپ کا چہرہ مبارک دیکھا، تو آپ
اَنْظُرُ فِیْ وَجْھِہٖ فَاِذَا نَظْرُہٗ	کی نظر اوپر اٹھی ہوئی تھی، اور فرما رہے تھے
قَدْ شَخَصَ وَھُوَ یَقُوْلُ بَلِ الرَّفِیْقَ	کہ میں جنت میں رفیقِ اعلیٰ کی رفاقت کا

اَلْاَعْلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ۔ (تاریخ طبری ج ۳ ص ۱۹۶) خواہش مند ہوں،

دن چڑھا تو حضرت فاطمہؓ کو بلایا اور فرمایا کہ بیٹی میں آج دنیا کو چھوڑ رہا ہوں حضرت فاطمہؓ یہ سن کر بے اختیار اشکبار ہوگئیں پھر فرمایا میرے اہل بیت میں تم سب سے پہلے مجھے ملوگی۔ حضرت فاطمہؓ بے اختیار ہنس دیں، کہ یہ جدائی قلیل ہے۔ آپ کی حالت گرتی جارہی تھی۔ حضرت فاطمہؓ نے کہنا شروع کیا وَا اَبَتَاہُ ہائے میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپ کی تکلیف ۔۔۔ فرمایا فاطمہ رض آج کے بعد تمہارا باپ کبھی بے چین نہ ہوگا۔ پھر حسن رض وحسین رض کو بلایا۔ انہیں چوما۔ اور اُن کے احترام کی وصیت فرمائی۔ پھر ازواجِ مطہرات کو بلایا اور انہیں نصیحتیں فرمائیں۔ آپ کے پاس جس قدر غلام تھے سب کے سب آزاد کر دیئے۔ اثاث البیت کی طرف توجہ فرمائی۔ اُس وقت کاشانۂ نبوی کی ساری دولت صرف سات دینار تھے۔ حضرت عائشہ رض سے فرمایا انہیں غریبوں میں تقسیم کردو، مجھے شرم آتی ہے۔ کہ رسول اللہ اپنے اللہ سے ملاقات کرے اور اس کے گھر میں دولتِ دنیا موجود ہو، اس ارشاد پر گھر کا گھر صاف کر دیا گیا آخری رات کاشانۂ نبوی میں چراغ جلانے کے لیے تیل تک موجود نہ تھا۔ یہ ایک پڑوسی عورت سے ادھار لیا گیا۔ گھر میں کچھ ہتھیار باقی تھے۔ وہ مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے۔

دولت ہو کہ اولاد ہو، دل ہو کہ جگر ہو
عاجز کی ہر اک چیز ہے قربانِ محمد ﷺ (جامِ طہور)

فضائل مسواک

اگر مجھے اُمت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو ہر نماز کیلئے مسواک فرض کر دیتا

عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاكَ

حضرت عباس بن عبد المطلب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

. . . .

عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْوُضُوْءَ۔

مسواک کرنا اس طرح فرض کر دیتا۔ جس طرح ہر نماز کے وقت وضو فرض ہے

(الترغیب ج ۱ ص ۱۶۵)

تہجد کی نماز کی ہر دو رکعت ادا فرما کر آپ مسواک فرماتے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَسْتَاكُ

(ابن ماجہ والنسائی) باب کیف صلوٰۃ اللیل

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو (تہجد کی) نماز دو رکعتیں پڑھتے جب آپ سلام پھیرتے تو مسواک فرماتے۔

گھر میں داخل ہونے اور گھر سے نکلتے وقت بھی آپ مسواک فرماتے

عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيءٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رض بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ۔

(مسلم)

شریح بن ہانی رض بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلا کام کیا کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رض نے جواب دیا کہ آپ سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسواک

حکیم الحکماء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت سی روحانی اور جسمانی بیماریوں کے لئے عطا کردہ نسخۂ اکسیر مسواک

مجھے مسواک کا اسقدر حکم کیا گیا کہ میں ڈر گیا مجھ پر فرض نہ کر دی جائے

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِالسِّوَاکِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یُّکْتَبَ عَلَیَّ۔ (مسند احمد)

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس قدر مسواک کا حکم دیا گیا کہ میں نے خیال کیا کہ یہ مجھ پر فرض کر دی جائے گی۔

حضرت جبریلؑ نے مجھے مسواک کی اس قدر وصیت کی کہ مجھے اپنے دانت ضائع ہونے کا خوف ہو گیا

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَازَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالسِّوَاکِ حَتّٰی خِفْتُ عَلٰی اَضْرَاسِیْ۔ (الترغیب جلد ۱ ص ۱۶۴)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حضرت جبریلؑ نے اس قدر مسواک سے متعلق وصیت کی کہ مجھے خوف پیدا ہوا مسواک کے کثرت استعمال سے کہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیق اکبرؓ کی امامت رفتہ رفتہ مرض اتنا بڑھ گیا کہ آپؐ کے لیے مسجد تک بھی تشریف لے جانا دشوار ہو گیا تو ارشاد فرمایا کہ صدیق اکبرؓ سے کہو نماز پڑھائیں۔ حضرت صدیقؓ نے تقریباً سترہ نمازیں پڑھائیں۔ پھر ایک روز اتفاقاً صدیق اکبرؓ اور حضرت عباسؓ، انصار کی ایک مجلس پر گزرے تو وہ سب رو رہے تھے۔ سبب پوچھا تو کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسیں یاد کر کے رو رہے ہیں۔ حضرت عباسؓ نے یہ خبر آپؐ کو بھی پہنچا دی۔ یہ سن کر آپؐ حضرت علیؓ اور حضرت فضلؓ کے کندھوں پر ٹیک لگائے ہوئے باہر تشریف لائے۔ حضرت عباسؓ

میرے دانت نہ ضائع ہو جائیں۔

مسواک سے نماز کے ثواب میں ستّر گنا اضافہ ہو جاتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ رضؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ بِالسِّوَاكِ عَلَى الصَّلٰوةِ بِغَيْرِ سِوَاكٍ سَبْعُوْنَ ضِعْفًا۔

(مسند احمد و ابن خزیمہ والحاکم)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک کے ساتھ نماز کی فضیلت بغیر مسواک کی نماز پر ستّر حصہ زیادہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ بِسِوَاكٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّيَ سَبْعِيْنَ رَكْعَةً بِغَيْرِ سِوَاكٍ ۱۰ الترغیب ج ۱ ص ۱۶۸ بحوالہ بزار

حضرت عبد اللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جو دو رکعتیں مسواک کے ساتھ ادا کروں وہ مجھے بغیر مسواک ستّر رکعتوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے آگے تھے۔ آپؐ منبر پر چڑھے لیکن نیچے ہی سیڑھی پر جلوہ افروز رہے اور اوپر نہ چڑھ سکے۔ اور بلیغ خطبہ دیا۔ جس کے بعض کلمات یہ ہیں۔

نبیؐ آخر الزماں کا آخری خطبہ

اے لوگو! مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ تم اپنے نبی کی موت سے ڈر رہے ہو، کیا مجھ سے پہلے کوئی نبی ہمیشہ رہا ہے۔ جو میں رہ جاؤں گا۔ ہاں میں اپنے پروردگار سے ملنے والا ہوں، اور تم مجھ سے ملنے والے ہو، ہاں تمہارے ملنے کی جگہ حوضِ کوثر ہے۔ پس جو شخص یہ پسند کرے کہ بروز قیامت اس حوض سے سیراب ہو تو اس کو چاہیئے کہ اپنے ہاتھ اور زبان کو لایعنی اور لایعقل باتوں سے روکے، میں تمہیں مہاجرین کے ساتھ حسنِ سلوک اور اتحاد کی وصیت کرتا ہوں، اور ارشاد فرمایا کہ جب لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں، تو اُن کے حکام اور بادشاہ اُن کے ساتھ انصاف کرتے ہیں اور جب وہ اپنے پروردگار کی نافرمانی کرتے ہیں تو وہ اُن کے ساتھ بے رحمی کرتے ہیں۔ (دروس السیرۃ المحمدیہ)

اس کے بعد مکان تشریف لے گئے اور وفات سے تین یا پانچ روز پہلے پھر ایک مرتبہ باہر تشریف لائے۔ سر مبارک بندھا ہوا تھا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نماز پڑھا رہے تھے۔ وہ پیچھے ہٹنے لگے آپؐ نے ہاتھ کے اشارہ سے منع فرمایا اور خود ابوبکرؓ کے بائیں جانب بیٹھ گئے نماز کے بعد ایک مختصر خطبہ دیا جس کے دوران فرمایا:-

---

[1] صحیح یہ ہے کہ ظہر کی نماز تھی (فتح الباری)

[2] صحیح روایت کے موافق اس وقت آپ ہی امام تھے صدیق اکبرؓ اور تمام جماعت آپؐ کی مقتدی تھی البتہ صدیق اکبرؓ بلند آواز سے تکبیر کہتے تھے) (مشکوٰۃ باب متابعت السلام)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ابوبکرؓ سب سے زیادہ میرے محسن ہیں۔ اور اگر میں خدا کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا، لیکن چونکہ خلیل خدا کے سوا کوئی نہیں اس لیے ابوبکرؓ میرے بھائی اور دوست ہیں"

اور فرمایا:۔

"مسجد میں جتنے لوگوں کے دروازے ہیں۔ وہ سب، سوائے ابوبکرؓ کے دروازے کے بند کر دیئے جائیں" (صحیح مع فتح ص ۲۵۶ ج ۱)

محدث ابن حبان نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے۔ کہ

اس حدیث میں صاف اشارہ ہے کہ آپؐ کے بعد صدیق اکبرؓ ہی خلیفہ ہیں

(فتح الباری پ ۲۴ ص ۲۵۶) اس کے بعد دوسری ربیع الاول دوشنبہ کے روز صبح کی نماز صحابہؓ کرام حضرت صدیقؓ کے پیچھے پڑھ رہے تھے کہ یکایک آپؐ نے حضرت عائشہؓ کے حجرے کا پردہ کھول کر لوگوں کی طرف دیکھا اور تبسم فرمایا۔ صدیق اکبرؓ یہ دیکھ کر پیچھے ہٹنے لگے اور خوشی کی وجہ سے صحابہ کرام کے دل نماز میں منتشر ہونے لگے آپؐ نے اُن کو ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ نماز پوری کرو اور خود اندر تشریف لے گئے اور پردہ چھوڑ دیا۔ اور اس کے بعد پھر باہر تشریف نہیں لائے

فرطِ خوشی سے چہرۂ انور چمک اٹھا
دیکھی جو محو و منہمک اُمت نماز میں

آخری کلمات

اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَھُوَ صَحِیْحٌ اِنَّہٗ لَمْ یُقْبَضْ نَبِیٌّ قَطُّ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ ثُمَّ یُخَیَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِہٖ وَرَأْسُہٗ عَلٰی فَخِذِیْ غُشِیَ عَلَیْہِ سَاعَۃً ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَہٗ اِلَی السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی قُلْتُ اِذًا لَّا یَخْتَارُنَا وَ عَرَفْتُ اَنَّہُ الْحَدِیْثُ الَّذِیْ کَانَ یُحَدِّثُنَا بِہٖ قَالَتْ فَکَانَتْ تِلْکَ اٰخِرُ کَلِمَۃٍ تَکَلَّمَ بِھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی۔

(بخاری۔ کتاب الرقاق)

جب اچھے خاصے تندرست تھے تو فرماتے تھے کہ کسی پیغمبر کی اس وقت تک وفات نہیں ہوئی جب تک کہ اُنہیں اُن کا مقام جنت میں دکھا نہ دیا گیا ہو، اور انہیں اختیار نہ دیا گیا کہ دنیا میں رہنا ہے۔ یا اللہ کے پاس چلنا ہے جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا، آپ کچھ دیر تک بیہوش رہے۔ جب ہوش آیا۔ تو چھت کی طرف نظر جما دی اور فرمانے لگے اے اللہ رفیقِ اعلیٰ کا قرب عطا فرما۔ اس وقت میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اب آپ ہم لوگوں کے ساتھ رہنا پسند نہیں فرمائیں گے اور مجھ کو اس حدیث کی تصدیق ہوئی جو کہ آپ نے بحالتِ صحت فرمائی تھی، کہ ہر پیغمبر کو وفات کے وقت اختیار دیا جاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلمہ یہی تھا اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی۔ (اے اللہ رفیقِ اعلیٰ کی قربت عطا فرما)

عَنْ عَائِشَۃَ رضہ قَالَتْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ وفات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ وَهُوَ يَمُوتُ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ فَيُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

علیہ وسلم کے پاس ایک پانی سے بھرا ہُوا پیالہ تھا۔ آپ اس میں اپنا ہاتھ ڈالتے تھے اور پھر اسے اپنے چہرۂ انور پر ملتے تھے۔ پھر فرماتے تھے اے اللہ موت کی سختیوں پر میری مدد فرما۔

(البدایہ والنہایہ ج ۵ ص ۲۳۹)

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں وفات کے وقت آپ قریب پڑے ہوئے پانی کے پیالے میں دستِ مبارک ڈالتے اور چہرۂ اقدس پر پھراتے اور فرما رہے تھے۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ لَسَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ (صفۃ الصفوۃ ج ۱ ص ۲۲۳)
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ بیشک موت کے لیے بڑی سختیاں ہیں، پھر آپ نے اپنا دستِ مبارک اوپر اُٹھایا اور فرمایا رفیقِ اعلیٰ کے ساتھ وصل کی تمنا ہے، اسی حالت میں رُوح پرواز کر گئی، إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۔

حضرتِ عائشہ صدیقہ رض فرماتی ہیں کہ اس مرض کے دوران کبھی کبھی آپ چہرہ مبارک سے چادر اٹھا کر فرماتے تھے "کہ یہود و نصاریٰ پر اس لیے خدا کی لعنت آئی کہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا" غرض یہ تھی کہ مسلمان اس سے بچیں (بخاری ج ۱ ص ۱۷۷)

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ عَامَّةُ وَصِيَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ الصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ

حضرت انس رض سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت جو وصیت فرمائی وہ یہ تھی۔ نماز کا اور ان

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَيْمَانُكُمْ۔ (البدایہ والنہایہ ج ۵ ص ۲۳۸)

لوگوں کا جو تمہارے زیرِ دست ہیں خیال رکھنا۔

قَالَ اَبُوْ عَمْرٍو ذَكْوَانُ مَوْلٰى عَائِشَةَ اَخْبَرَ اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ اَوْ عُلْبَةٌ فِيْهَا مَاءٌ يَشُكُّ عُمَرُ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهٗ۔

(بخاری، کتاب الرقاق) باب سکرات الموت

حضرت عائشہ رضؓ کے غلام ابوعمرو ذکوان بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت عائشہ رضؓ نے بیان کیا۔ کہ (وفات کے وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک پانی کی چھاگل یا لکڑی کا پیالہ تھا۔ (اس میں راوی کو شک ہوا) آپؐ اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈالتے اور چہرہ مبارک پر پھیرتے اور فرماتے لاالٰہ الا اللہ موت میں بڑی سختیاں ہوتی ہیں، آخر میں آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے (دعا کی) یا اللہ بلند رفیق کے ساتھ ملا دے اس حالت میں آپ کی رُوحِ اقدس جسم اطہر سے پرواز کر گئی اور دستِ مبارک نیچے جھک پڑا۔

معلوم ہُوا کہ موت کی سختی کوئی بُری چیز نہیں بلکہ یہ صالحین کے درجات کی ترقی کا ذریعہ اور عام مومنوں کی خطاؤں، لغزشوں کا کفارہ ہے۔

بعض روایات میں ہے کہ آخری لمحاتِ حیات میں زبانِ رسالت پر الصَّلٰوۃ الصَّلٰوۃ کے کلمات جاری رہے (الخصائص الکبریٰ)

بیہقی نے بروایت صدیقہ رضؓ نقل کیا ہے کہ آخری لمحۂ حیات میں زبانِ مبارک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر یہ الفاظ تھے اَلصَّلٰوۃُ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی نماز کا اور ان لوگوں کے حقوق کا بڑا خیال رکھو جو تمہارے قبضہ میں ہیں۔

بیشک نماز دینِ نبیؐ کا ستون ہے
محکم ہے دینِ حق کی عمارت نماز سے

اِضطراب عظیم

رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین، محسنِ انسان، ہادیٔ دوراں۔ حاملِ ایماں، حاملِ قرآں، ماہِ درخشاں، ہادیٔ اکرم، رہبرِ اعظم، خلق کے ہمدم، نازشِ آدم، ساقیٔ کوثر، شافعِ محشر، حلم کا دریا، لطفِ سراپا عفو کا آقا، غم کا مداوا، مخبرِ صادق، رحمتِ خالق، سیدِ کونین، آمنہ کے نورِ عین، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفرِ آخرت کی خبر سے مسلمانوں کے دل صد چاک اور جگر شق ہو گئے۔ صحابۂ کرام تھے کہ سراسیمہ ششدر، آنکھوں سے بحرِ اشک رواں تھا کہ بے کراں تھا، جو جہاں تھا تصویرِ حیرت تھا۔ اور ہر ایک پر جمود کی کیفیت طاری تھی، مسجدِ نبوی پر سکوتِ مرگ کا سماں تھا۔ حضرت صدیقِ اکبر تشریف لاتے ہیں۔ اور حضرت عائشہ رضؓ کے حجرے میں بداماں تر و با دیدۂ اشکبار داخل ہوتے ہیں۔ وہ قرآنِ ناطق جو ابھی ابھی خاموش ہوا ہے۔ کے چہرۂ اطہر سے نقاب ہٹاتے ہیں۔ پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کی حیات پاک تھی اور موت بھی پاک ہے۔ وَاللّٰہِ لَا یَجْمَعُ اللّٰہُ عَلَیْکَ مَوْتَتَیْنِ اَبَدًا۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں وارد نہیں فرمائے گا اللہ تعالیٰ نے جو موت لکھ رکھی تھی آج آپ نے اس کا ذائقہ چکھ لیا ہے، اب اس کے بعد کبھی بھی موت آپ کا دامن نہ چھو سکے گی (صحیح بخاری عن عبد اللہ بن عباس باب مرض النبیؐ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ رحمتِ دوعالم جو اعداءِ اسلام سے نازیبا کلمات سُن کر بھی انہیں نیک دعائیں دیتے تھے۔

وہ رحم دل نبیؐ جس نے اہلِ طائف کی ایذا رسانی پر وہاں سے لوٹتے وقت فرمایا، میں ان لوگوں کی تباہی کیلئے کیوں بددعا کروں اگر یہ لوگ ایمان نہیں لائے تو کیا ہوا؟ امید ہے آئندہ ان کی نسلوں سے بہت سے لوگ توحید ورسالت پر ایمان لانے والے ہوں گے۔

وہ پیارا نبی جو یتیموں کا ماویٰ۔ بیواؤں کا ملجا۔ مساکین کا غمخوار، حاجتمندوں کا مددگار تھا،

وہ پیکرِ زہد وورع جس نے امیری پر فقیری کو فوقیت دی۔ جس نے تونگری کو ٹھکرا کر مسکینی اختیار فرمائی۔

وہ مغموم دل رسولؐ جو اُمتِ عاصی کے فکر وغم میں کبھی رات بھر آرام سے نہیں سویا۔

وہ صاحبِ تقویٰ پیغمبرؐ جس نے ممنوعات ومنہیات کی طرف کبھی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا۔

وہ منبعِ حیا۔ جس کی شرم وحیا، دوشیزاؤں سے بھی فزوں تر تھی۔

وہ سیّدِ کونینؐ جس کے گھر دو دو ماہ چولہا گرم نہیں ہُوا صرف پانی اور کھجوروں پر گزر بسر کی۔

وہ صاحبِ خلقِ عظیم جس کے موتی جیسے دانت شہید کئے گئے۔ لیکن اُس نے اس کا بدلہ نہیں لیا۔ جس کی جبینِ منور کو زخمی کیا گیا مگر اس نے عفو وکرم کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

آہ آج اس خاتم الانبیاء کی نبوت کا سلسلۂ وحی منقطع ہو گیا۔ اب جبریل امین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تا قیامت وحی الٰہی کے ساتھ کبھی زمین پر نازل نہیں ہوں گے۔ آہ وہ آفتاب ہدایت اہل دنیا کی نگاہوں سے ہمیشہ کے لیے اوجھل ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت عمرؓ کو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے ہیں حضرت عمرؓ غایت درجہ نڈھال کھڑے تھے۔ اور نہایت جوش وخروش سے اعلان فرما رہے تھے۔ کہ آپ فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ عارضی طور پر ہم سے علیحدہ ہوئے ہیں۔ وَلَیَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ فَلَیَقْطَعَنَّ اَیْدِیَ رِجَالٍ وَّ اَرْجُلَهُمْ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا میں ضرور واپس لائے گا پھر آپ اُن لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیں گے۔ جن کا گمان ہے کہ آپ وفات پا گئے۔

حضرت عمر بن خطابؓ کا یہ کلام سن کر اور ان کا عالم وارفتگی دیکھ کر حضرت ابو بکر صدیق رضؓ مسجد نبوی میں تشریف لائے۔ اور صحابہ کرامؓ سے اس طرح خطاب فرمایا:

اَمَّا بَعْدُ، فَمَا کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ، قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْهِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیْئًا وَسَیَجْزِی اللّٰهُ الشّٰکِرِیْنَ ۝ (آل عمران ۱۴۴) فَلَمَّا تَلَاهَا اَبُوْ بَکْرٍ اَیْقَنَ النَّاسُ بِمَوْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۲ ص ۲۶۸ - ۲۶۹)

حمد وثناء کے بعد فرمایا۔ لوگو! تم میں سے جو آدمی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پرستش کرتا تھا وہ سمجھ لے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے ہیں۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا پرستار ہے۔ وہ جان لے اللہ تعالیٰ الحی القیوم ہمیشہ سے زندہ ہے اور زندہ رہے گا، جیسا کہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے:-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝ (آل عمران ۱۴۴)

ترجمہ:- اور محمدؐ تو بس ایک رسول ہی ہیں ان سے قبل اور بھی رسول گزر چکے ہیں سو اگر یہ وفات پا جائیں، یا قتل ہو جائیں تو کیا تم اُلٹے پاؤں واپس چلے جاؤ گے اور جو کوئی بھی اُلٹے پاؤں واپس چلا جائے گا۔ وہ اللہ کا کچھ بھی نقصان نہیں کرے گا، اور اللہ عنقریب شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

اس آیتِ کریمہ کو سن کر لوگ چونک پڑے، اور سب کو یقین ہو گیا کہ سید الرسلؐ واقعی انتقال فرما گئے ہیں۔ حضرت فاطمہؓ حزن وملال سے نڈھال ہو رہی تھیں۔

يَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ۔	پیارے باپ نے پروردگار کی دعوت کو
يَا اَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ	قبول فرمایا اور جنت الفردوس میں نزول
مَأْوَاهُ۔ يَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيْلَ	فرمایا۔ آہ ہے کوئی جو اس حادثہ جانکاہ
اَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ	کی اطلاع جبریل امین کو دے دے
فَاطِمَةُ ، يَا اَنَسُ اَطَابَتْ	جس وقت آپ دفن کر دیئے گئے، تو
اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰى رَسُوْلِ	حضرت فاطمہؓ نے فرمایا اے انسؓ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	تم لوگوں نے حضورؐ پر مٹی ڈالنا کس
التُّرَابَ۔ (بخاری وصفة الصفوة ج۱ ص۲۲)	طرح گوارا کیا؟

رحلت کے وقت عمر شریف

صحیح بخاری کی روایت کے مطابق اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف تریسٹھ (۶۳) برس تھی۔

04489

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُنْزِلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ ابْنُ اَرْبَعِیْنَ وَاَقَامَ بِمَکَّۃَ ثَلَاثَ عَشَرَۃَ سَنَۃً وَبِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرًا وَّ تُوُفِّیَ وَھُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّ سِتِّیْنَ ۔ (صفۃ الصفوۃ ج ۱ ص ۲۲)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ چالیس سال کی عمر تھی جب آنحضرتؐ پر وحی کا آغاز ہُوا، (یعنی آپ کو نبوت عطا ہوئی) اس کے بعد آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں مقیم رہے، اور دس سال مدینہ منورہ میں اور جس وقت آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر تریسٹھ (۶۳) سال تھی،

آنحضرتؐ اور خلیفۂ اوّل و دوم کی عمروں میں یکسانیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور حضرت عمر فاروق ہر سہ حضرات میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ نے تریسٹھ سال حیاتِ طیبہ عطا فرمائی۔ (البدایہ النہایہ ج ۵ ص ۲۵۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات یوم الاثنین (پیر) کے روز ہوئی

آپ کو نبوت سے بھی پیر کے دن سرفراز کیا گیا، آپ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت بھی پیر کے روز کی، مدینہ منورہ میں داخل بھی پیر کے روز ہوئے آپ نے وفات بھی پیر کے روز پائی، اور حضرت ابوبکرؓ بھی پیر کے دن فوت ہوئے جیسا کہ امام ابن کثیر رقمطراز ہیں۔

لَا خِلَافَ اَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ تُوُفِّیَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ ۔

اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن رحلت فرما گئے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وُلِدَ نَبِيُّكُمْ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَنُبِّئَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَرَجَ مِنْ مَكَّةَ مُهَاجِرًا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ مَاتَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ تمہارے نبی پیر کے دن پیدا ہوئے۔ اور پیر کے دن ہی نبی بنائے گئے۔ اور پیر کے دن آپ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ میں ہجرت فرمائی اور پیر کے روز ہی آپ مدینہ منورہ داخل ہوئے۔ اور پیر کے روز ہی آپ کی رحلت ہوئی۔

(البدایہ والنہایہ ج ۵ ص ۲۵۷ بحوالہ بیہقی واحمد)

حضرت ابو بکرؓ پیر کے روز وفات کی آرزو فرما رہے ہیں اور اُن کی یہ آرزو پوری ہو گئی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ اَبُوْبَكْرٍ رض اَيُّ يَوْمٍ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَمُوْتَ فِيْهِ فَمَاتَ۔

(البدایہ ج ۵ ص ۲۵۷)

حضرت عائشہ رضا بیان کرتی ہیں کہ بیماری کی حالت میں مجھ سے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے دریافت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس دن رحلت فرمائی تھی، میں نے کہا پیر کے دن، تو آپ نے فرمایا مجھے امید ہے میں بھی اسی دن فوت ہوں گا، چنانچہ آپ بھی اسی دن یعنی پیر کے دن وفات پا گئے۔

تاریخ وفات مشہور ہے کہ آپ کی وفات ۱۲ ربیع الاول کو واقع ہوئی، اور یہی جمہور مورخین لکھتے چلے آرہے ہیں۔ لیکن حساب سے کسی طرح یہ تاریخ وفات نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ امر متفق علیہ اور یقینی ہے۔ کہ وفات دوشنبہ کو ہوئی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی یقینی ہے کہ آپ کا حج ۹ ذی الحجہ جمعہ کے روز ہوا ان دونوں کے ملانے سے ۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ نہیں پڑتی۔ اس لیے حافظ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری میں طویل بحث کے بعد اس کو صحیح قرار دیا ہے کہ تاریخ وفات دوسری ربیع الاول ہے کتابت کی غلطی سے (۲ سے ۱۲) اور عربی عبارت میں ثانی شہر ربیع الاول کا ثانی عشر ربیع الاول بن گیا حافظ مغلطائی نے بھی دوسری تاریخ کو ترجیح دی ہے۔" ابن ہشام نے ۱۲ ربیع الاول لکھی ہے۔ سیرۃ النبی لابن ہشام مطبوعہ مصر جلد ۱ ص ۱۷۱

غسل غسل کے وقت آپ کے جسم اطہر سے کوئی کپڑا اتارا نہیں گیا۔ بلکہ قمیص سمیت غسل دیا گیا۔ الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۲ ص ۲۷۶ تا ۲۷۸

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اَرَادُوْا اَنْ يَّغْسِلُوْهُ اَرَادُوْا اَنْ يَّخْلَعُوْا قَمِيْصَهٗ فَسَمِعُوْا صَوْتًا. لَا تُعَرُّوْا نَبِيَّكُمْ قَالَ نَغْسِلُوْهُ وَ عَلَيْهِ قَمِيْصُهٗ.

حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیتے وقت صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے جب جسم اطہر سے قمیص اتارنے کا ارادہ کیا۔ تو ایک آواز سنی، خبردار! اپنے نبی ؐ کو عریاں نہ کرو۔ چنانچہ آپ ؐ کو اس حالت میں غسل دیا گیا کہ قمیص بدستور آپ ؐ کے بدن مبارک پر پہنا ہوا تھا۔

قَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَمَّا كَانَ عِنْدَ غَسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادُوْا نَزْعَ قَمِيْصِهٖ فَسَمِعُوْا صَوْتًا يَقُوْلُ لَا تَنْزِعُوا الْقَمِيْصَ فَلَمْ يَنْزِعْ قَمِيْصَهٗ وَغُسِلَ

حضرت مالک بن انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے موقع پر صحابۂ کرام ؓ نے قمیص اتارنے کا ارادہ کیا تو ایک آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے قمیص نہ اتارو۔ چنانچہ آپ کو غسل دیا گیا اس حال میں کہ قمیص آپ کے جسم اطہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهُوَ عَلَيْهِ۔

پر بدستور موجود تھا۔

شرکائے غسل

عَنْ عَامِرٍ قَالَ غَسَّلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَالْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَكَانَ عَلِيٌّ يُغَسِّلُهٗ وَيَقُوْلُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ طِبْتَ مَيِّتًا وَحَيًّا۔ كَانَ عَلِيٌّ يُغَسِّلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ وَاُسَامَةُ يُحْجِبَانِهٖ۔

حضرت عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے غسل میں حضرت علیؓ بن ابی طالب اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید شریک تھے اور حضرت علیؓ غسل دیتے وقت یہ فرما رہے تھے۔ آپ پر میرے ماں باپ قربان آپ کی وفات بھی مقدس اور حیات بھی پاک حضرت علیؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دے رہے تھے حضرت فضلؓ اور حضرت اسامہؓ پردہ کئے ہوئے تھے۔

غسل کے لیے آنحضرتؐ کی حضرت علیؓ کو وصیت

قَالَ عَلِيٌّ اَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يُغَسِّلَهٗ اَحَدٌ غَيْرِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَرٰى اَحَدٌ عَوْرَتِيْ اِلَّا طُمِسَتْ عَيْنَاهُ قَالَ عَلِيٌّ فَكَانَ الْفَضْلُ وَاُسَامَةُ يُنَاوِلَانِي الْمَاءَ مِنْ وَّرَاءِ السِّتْرِ وَهُمَا

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میرے سوا آپؐ کو کوئی غسل نہ دے اور نہ میرے پوشیدہ حصہ بدن کو کوئی دیکھے اگر کوئی ایسا کرے گا تو اس کی بینائی سلب ہو جائے گی۔ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ فضل اور اسامہ پردے کے پیچھے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَعْصُوبًا الْعَيْنِ، قَالَ عَلِيٌّ فَمَا تَنَاوَلْتُ عُضْوًا إِلَّا كَأَنَّمَا يُقَلِّبُهُ مَعِي ثَلَاثُونَ رَجُلًا حَتَّى فَرَغْتُ مِنْ غُسْلِهِ۔

مجھے پانی دیتے تھے اس حال میں کہ اُن کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ غسل کے وقت جب میں آپ کو کروٹ دیتا تھا۔ تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ تقریبًا تیس آدمی میرے ساتھ اس عمل میں شریک ہیں۔ یہاں تک میں آپ کو غسل دے کر فارغ ہو گیا۔

اُن کی محبت، اُن کی اطاعت، وجہِ مسرت، باعثِ راحت
جنتِ عشرت کو چہرۂ احمد صلی اللہ علیہ وسلم! (جامِ طہور)

حضورؐ کی تجہیز و تکفین میں ہمارا بھی حق ہے، انصار کا مطالبہ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍؓ قَالَ لَمَّا أَخَذْنَا فِي جِهَازِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْلَقْنَا الْبَابَ دُونَ النَّاسِ جَمِيعًا فَنَادَتِ الْأَنْصَارُ نَحْنُ أَخْوَالُهُ وَمَكَانُنَا مِنَ الْإِسْلَامِ مَكَانُنَا وَنَادَتْ قُرَيْشٌ نَحْنُ عَصَبَتُهُ فَصَاحَ أَبُو بَكْرٍ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ كُلُّ قَوْمٍ أَحَقُّ

حضرت علی بن ابی طالبؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین کے موقع پر اعام لوگوں کے ازدحام کے باعث کام میں خلل کے خطرہ سے ادروازہ بند کر لیا۔ تو انصار پکار اٹھے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتۂ ننھیال رکھتے ہیں، اور اسلام میں جو ہمارا مقام ہے وہ سب کو معلوم ہے، قریشی بولے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقرباء میں سے ہیں، حضرت ابوبکر نے باآوازِ بلند فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَصِيَّةُ عُثْمَانَ. بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَاَنَّ اللهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ عَلَيْهَا نَحْيٰى وَعَلَيْهَا نَمُوْتُ وَعَلَيْهَا نُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللهُ.	وصیت ہے، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ عثمان بن عفان گواہی دیتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور بے شک جنت اور جہنم حق ہیں (یعنی موجود ہیں) اور بے شک اللہ تعالیٰ اہل قبور کو اُن کی قبروں سے قیامت کے دن زندہ کر کے اٹھائے گا۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ (اپنا یہ) وعدہ ہرگز خلاف نہیں کرے گا۔ اسی (عقیدے) پر ہم زندہ ہیں اور اسی پر مریں گے اور اسی پر ان شاء اللہ قیامت کے دن قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔
(کنز ج ۱۳ ص ۱۰۲)	

اے عثمان! آج تم روزہ ہمارے پاس افطار کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان حضرت عثمانؓ رات کو خواب میں سُنتے ہیں اور دن بھر بحالتِ روزہ شہید ہو جاتے ہیں

عَنْ نَافِعٍ قَالَ اَصْبَحَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمَ قُتِلَ يَقُصُّ رُؤْيَا عَلٰى اَصْحَابِهٖ رَاٰهَا فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى	حضرت نافع بیان کرتے ہیں، کہ حضرت عثمانؓ جس دن شہید کیے گئے۔ اس دن صبح کے وقت اپنے ساتھیوں سے اپنا خواب بیان کیا۔ فرمایا کہ آج رات میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَۃَ فَقَالَ لِی یَا عُثْمَانُ أَفْطِرْ عِنْدَنَا قَالَ فَاصْبَحَ صَائِمًا وَقُتِلَ فِی ذٰلِکَ الْیَوْمِ رَحِمَہُ اللّٰہُ۔

(الطبقات لابن سعد ج ۳ ص ۷۵)

نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ نے فرمایا اے عثمانؓ تم آج اپنا روزہ ہمارے پاس افطار کرو گے۔ چنانچہ آپ روزے کی حالت میں اس روز شہید کر دیئے گئے، اللہ آپ پر رحم فرمائے۔

حضرت عثمانؓ بن عفّان

کی شہادت قرآن کی تلاوت کے دوران

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی (یہ روایت ضعیف ہے)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَلَمَّا دَنَا مِنْہُ قَالَ یَا عُثْمَانُ تُقْتَلُ وَأَنْتَ تَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ فَتَقَعُ قَطْرَۃٌ مِنْ دَمِکَ عَلٰی فَسَیَکْفِیْکَہُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْعَثُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہاں آنکلے جب آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان تجھے اس وقت شہید کیا جائے گا کہ تو سورۃ بقرہ کی تلاوت کر رہا ہو گا۔ اور تیرا خون آیت فَسَیَکْفِیْکَہُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (البقرہ، ۱۳۷۔ ترجمہ: پس ان کے لیے اللہ تعالیٰ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمِيْرَ كُلِّ مَخْذُوْلٍ يَغْبِطُكَ اَهْلُ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَتَشْفَعُ فِي عَدَدِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ۔

(المستدرک للحاکم ج ص ۱۰۳)

کافی ہے اور وہ سننے اور جاننے والا ہے) پر گرے گا۔ اور قیامت کے دن تو تمام مظلوموں کا امیر بنا کر اٹھایا جائے گا۔ مشرق اور مغرب والے تجھ پر رشک کریں گے۔ اور ربیعہ اور مضر خاندانوں کے افراد کی تعداد کے مطابق لوگوں کے لیے تو شفاعت کر سکے گا۔

اس روایت کے تحت حافظ الذہبی اپنی تلخیص میں رقمطراز ہیں :۔

كَذِبٌ بَحْتٌ وَفِي الْاِسْنَادِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْجُعْفِيُّ وَهُوَ الْمُتَّهَمُ بِهِ۔

(تلخیص المستدرک ج ۳ ص ۱۰۳)

یہ خالص جھوٹ ہے۔ اور اس سند میں احمد بن محمد بن عبد الحمید جُعفی ہے جس پر جھوٹ کی تہمت ہے۔

اس روایت سے ملتی جلتی ایک روایت اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ج ۳ صفحہ ۳۸۲ پر اس طرح ہے یہ روایت دوسری سند سے ہے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُثْمَانَ تُقْتَلُ وَ اَنْتَ مَظْلُوْمٌ وَتَقْطُرُ قَطْرَةٌ مِنْ دَمِكَ عَلٰى فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ قَالَ فَاِنَّهَا اِلَى السَّاعَةِ لَفِي الْمُصْحَفِ۔

سعید بن جبیرؒ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو فرمایا، تمہیں مظلوم قتل کیا جائے گا۔ اور تمہارے خون کے قطرات اس آیت پر گریں گے (ترجمہ اللہ کافی ہے ان لوگوں کے لیے) راوی کہتے ہیں کہ خون کے نشان ابتک اُس قرآن کریم پر موجود ہیں (جو آپ اس وقت تلاوت فرما رہے تھے)

فسیکفیکھم اللہ زباں پر آیا   اللہ اللہ اسی آیت پہ گرا خونِ شہیدؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمانؓ کو جنّت کی بشارت

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّحْفِرُ بِئْرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ وَقَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ

(بخاری کتاب المناقب)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رُومہ کا کنواں کھود دے اُس کے لیے بہشت ہے، حضرت عثمان نے اُسے کھود دیا۔ آپ نے فرمایا جو شخص تنگدست فوج کا سامان (یعنی غزوۂ تبوک کا) تیار کر دے اُس کے لیے بہشت ہے، حضرت عثمانؓ نے اس کا سامان تیار کر دیا۔

حضرت عثمانؓ کو شہادت کی خوشخبری

عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدًا وَمَعَهُ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ وَقَالَ اُسْكُنْ اُحُدُ اَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ

(بخاری کتاب المناقب)

حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ تھے، وہ ہلنے لگا آپ نے فرمایا احد ٹھہر جا۔ انسؓ کہتے ہیں خیال کرتا ہوں آپ نے اُس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں تجھ پر کون ہیں! پیغمبر ہے۔ اور صدیق ہے اور دو شہید (عمرؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عثمانؓ) ہیں۔

کوہِ اُحد ٹھہر ٹھہر جنبش سے اجتناب
صدیق و دو شہید ہیں ہمراہِ مصطفےٰؐ!

میں آج شہید ہو جاؤں گا

خواب میں رات مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اس کی اطلاع دیدی ہے

عَنْ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَقَالَ لِي يَا كَثِيرُ لَا أَرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي يَوْمِي هٰذَا فَقُلْتُ لَهُ قِيلَ لَكَ فِيهِ بِشَيْءٍ، قَالَ وَلٰكِنْ سَهِرْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَقْنَا وَلَا تَحْبِسْنَا فَإِنَّا نَنْتَظِرُكَ، فَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ۔ (ابن عساکر، ابن سعد)

بشیر بن صلت کا بیان ہے، کہ (شہادت کے دن) میں حضرت عثمانؓ کے پاس آیا آپ نے مجھے فرمایا۔ اے کثیر! آج میں شہید کر دیا جاؤں گا۔ میں نے کہا آپ کو اس بارے میں کچھ معلوم ہوا ہے؟ فرمایا۔ میں آج رات بھر بیدار رہا۔ صبح کے وقت نیند آگئی تو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کی زیارت ہوئی۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تم ہم سے آملو اب رکو نہیں! ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ چنانچہ آپ اسی روز شہید کر دیئے گئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عثمانؓ نے (بحالتِ محاصرہ آخری روز) اُن کی طرف جھانکا۔ اور فرمایا کہ میں نے خواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَنَامِ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ اِنَّكَ تُفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ فَاَصْبَحَ صَائِمًا وَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهٖ۔

(ایضاً)

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ آپ نے فرمایا اے عثمان! تم آج رات ہمارے پاس روزہ افطار کرو گے۔ چنانچہ آپ اُس روز روزے سے تھے۔ اور اسی روز شہید ہو گئے۔

بحالِ روزہ تھے اور قرآن کی تلاوت میں منہمک تھے
عطا کیا خلعتِ شہادت خدا نے اُس پیکرِ حیا کو

اللہ ان کے لیے کافی ہے

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِيْ اَسَدٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ الْمِصْرِيُّوْنَ عَلٰى عُثْمَانَ وَالْمُصْحَفُ فِيْ حِجْرِهٖ يَقْرَءُ فِيْهِ ضَرَبُوْهُ بِالسَّيْفِ عَلٰى يَدِهٖ فَوَقَعَتْ يَدُهٗ عَلٰى (فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ) فَمَدَّ يَدَهٗ وَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَاَوَّلُ يَدٍ خَطَّتِ الْمُفَصَّلَ۔

(کنز ج ۱۳ ص ۸۱)

بنی اسد کے غلام ابو سعید بیان کرتے ہیں کہ جس وقت مصری لوگ حضرت عثمانؓ کے پاس گھر میں داخل ہوئے تو آپ کی گود میں قرآن کریم تھا۔ اور آپ تلاوت فرما رہے تھے۔ انہوں نے آپ کے دست مبارک پر تلوار کا وار کیا۔ تو آپ کا ہاتھ اس آیت پر گرا فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ (پس اللہ تعالےٰ ان کے لیے کافی ہے اور وہ سننے اور جاننے والا ہے) آپ نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا اور فرمایا خدا کی قسم یہ پہلا (یعنی باغیوں کا) ہاتھ ہے جس نے کہ (آئندہ امت میں) افتراق کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنیاد ڈال دی۔

خواب میں آج رات آنحضرتؐ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ تم کل ہمارے پاس روزہ افطار کرو گے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَوْلاَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ اَعْتَقَ عِشْرِیْنَ مَمْلُوْکًا ثُمَّ دَعَا بِسَرَاوِیْلَ فَشَدَّ هَا عَلَیْهِ وَلَمْ یَلْبَسْهَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَلَا فِی الْاِسْلَامِ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِی الْمَنَامِ وَرَاَیْتُ اَبَا بَکْرٍ وَّ عُمَرَ وَاِنَّهُمْ قَالُوْا اصْبِرْ فَاِنَّكَ تُفْطِرُ عِنْدَنَا الْقَابِلَةَ ثُمَّ دَعَا بِالْمُصْحَفِ فَنَشَرَهُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَقُتِلَ وَهُوَ بَیْنَ یَدَیْهِ۔

(کنز ج ۳ ص ۵۶)

حضرت عثمان بن عفان کے غلام ابوسعید بیان کرتے ہیں۔ کہ (شہادت کے دن) حضرت عثمانؓ نے بیس غلام آزاد کئے پھر ایک پاجامہ منگوا کر زیب تن کیا۔ اس سے قبل آپ نے دورِ جاہلیت اور نہ ہی اسلام میں کبھی پاجامہ استعمال نہیں کیا تھا پھر آپ نے فرمایا آج رات میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے بھی ملاقات ہوئی، انہوں نے فرمایا ہے صبر کرو، تم کل ہمارے پاس روزہ افطار کرو گے پھر حضرت عثمانؓ نے قرآن مجید طلب فرمایا۔ اور اپنے سامنے کھول کر تلاوت فرمانے لگ گئے، کہ اسی حالت میں شہید کر دئے گئے

مل گئی خواب میں یہ حضرت عثمانؓ کو نوید
کل پہنچ جاؤ گے تم اپنے پیمبرؐ کے قریب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلفائے ثلاثہؓ کو جنت کی خوشخبری

اور حضرت عثمانؓ کو شہادت کی اطلاع

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ الْبَابَ فَقَالَ يَا اَنَسُ! اُنْظُرْ مَنْ هٰذَا فَخَرَجْتُ فَاِذَا اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ فَقُلْتُ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ قَالَ ارْجِعْ وَافْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ وَاَخْبِرْهُ اَنَّهُ الْخَلِيْفَةُ مِنْ بَعْدِيْ فَخَرَجْتُ فَاَخْبَرْتُهٗ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَاسْتَفْتَحَ الْبَابَ فَقَالَ اُنْظُرْ مَنْ هٰذَا؟ فَخَرَجْتُ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قُلْتُ عُمَرُ قَالَ ارْجِعْ وَافْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ وَاَخْبِرْهُ اَنَّهُ الْخَلِيْفَةُ مِنْ بَعْدِ اَبِيْ بَكْرٍ فَخَرَجْتُ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تھے۔ ایک شخص آیا اس نے باغ کا دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے فرمایا۔ اے انسؓ! دیکھو کون ہے! میں نکلا دیکھا تو ابوبکر صدیق ہیں۔ میں نے عرض کیا حضور! ابوبکر صدیق آئے ہیں، آپ نے فرمایا جاؤ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی خوشخبری دے دو، اور انہیں یہ بھی خبر دے دو کہ میرے بعد وہ خلیفۂ اُمت ہوں گے، میں نکلا اور انہیں یہ بشارت دے دی، پھر ایک دوسرا شخص آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضورؐ نے فرمایا دیکھو یہ کون ہے؟ میں اُٹھا دیکھا تو وہ حضرت عمرؓ بن خطاب تھے میں نے عرض کیا حضور! عمر بن خطابؓ ہیں، فرمایا جاؤ اور دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو اور انہیں یہ بھی اطلاع دے دو کہ ابوبکرؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاَخْبَرْتُهٗ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ	کے بعد میری اُمت کے وہ خلیفہ ہوں گے
فَاسْتَفْتَحَ الْبَابَ قَالَ	میں اُٹھا اور انہیں آنحضرتؐ کا فرمان سنایا
اُنْظُرْ مَنْ هٰذَا فَخَرَجْتُ	پھر ایک اور شخص آئے۔ اور دروازہ کھولنے
فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ	کے لیے کہا، آپؐ نے فرمایا دیکھو یہ کون
قَالَ اِرْجِعْ فَافْتَحْ لَهٗ وَ	ہیں؟ چنانچہ میں اُٹھا اور دیکھا تو حضرت عثمانؓ
بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ وَاَخْبِرْهُ	تھے۔ آپ نے فرمایا جاؤ دروازہ کھول دو
اَنَّهُ الْخَلِيْفَةُ مِنْ بَعْدِ	اور انہیں جنت کی بشارت دو۔ اور یہ بھی
عُمَرَ وَاَنَّهٗ سَيَبْلُغُ مِنْهُ	اطلاع دو کہ وہ حضرت عمرؓ کے بعد خلافت
يُهْرَاقُ دَمُهٗ فَعَلَيْكَ	کا بار اٹھائیں گے۔ اور عنقریب پھر ان کا
بِالصَّبْرِ۔	خون بہایا جائے گا (یعنی شہید کر دئے جائیں گے)
(کنز ج ۱۳ ص ۶۵)	انہیں کہدو کہ تم اس موقع پر صبر کرنا۔

میرے بعد تم پر آزمائش آئے گی۔ (صبر کرنا) اور (باغیوں سے) لڑنا نہیں

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ	حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے بعد
اِنَّكَ سَتُبْتَلٰى بَعْدِىْ فَلَا	عنقریب آزمائش میں مبتلا کیے جاؤ گے
تُقَاتِلَنَّ۔	(صبر سے کام لینا) (باغیوں سے) مقابلہ نہیں
(کنز ج ۱۳ ص ۷۱)	کرنا۔
عَنْ اَبِىْ سَهْلَةَ مَوْلٰى عُثْمَانَ	حضرت عثمانؓ کے غلام ابی سہلہ کا بیان ہے
قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ يَوْمَ	کہ میں نے محاصرہ کے وقت حضرت عثمانؓ
الدَّارِ قَاتِلْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ	سے عرض کیا۔ اے امیر المومنین آپ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اُقَاتِلُ قَدْ وَعَدَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرًا فَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ۔

(ایضاً)

باغیوں سے جنگ کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: خدا کی قسم میں ان سے نہیں لڑوں گا۔ اس لیے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وعدہ کیا ہے۔ میں اس پر صبر کروں گا۔

حضرت عثمان رضؓ نے مسجدِ نبوی کی توسیع کر کے جنّت میں اپنا گھر بنا لیا

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَّسَّعَ لَنَا فِیْ مَسْجِدِنَا هٰذَا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ فَاشْتَرٰى الْبَيْتَ عُثْمَانُ فَوَسَّعَ بِهٖ فِی الْمَسْجِدِ۔

(کنز ج ۱۳ ص ۶۴)

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد نبوی کی توسیع کی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں قصر عطا فرمائے گا۔ چنانچہ حضرت عثمان رضؓ نے (مسجد سے متصل) مکان خرید کر اسے مسجد میں شامل کر دیا اور مسجد نبوی کشادہ ہو گئی۔

میں اُس شخص سے حیا کرتا ہوں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُثْمَانَ اَلَا اَسْتَحْيِیْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِیْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ (مسلم)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کے بارے میں فرمایا کہ میں اُس شخص سے حیا کرتا ہوں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیعت الرضوان

حضرت عثمانؓ کی غیر موجودگی میں آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ ہاتھ پر مار کر اُنھیں بھی بیعت الرضوان میں شریک فرمالیا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَیْعَۃِ الرِّضْوَانِ کَانَ عُثْمَانُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَھْلِ مَکَّۃَ فَبَایَعَ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِیْ حَاجَۃِ اللّٰہِ وَحَاجَۃِ رَسُوْلِہٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰی یَدَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی فَکَانَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَیْرًا مِّنْ اَیْدِیْھِمْ لِاَنْفُسِھِمْ۔

(ترمذی)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں، کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت الرضوان کا حکم دیا تو حضرت عثمان رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد بن کر گئے ہوئے تھے لوگوں نے بیعت شروع کر دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عثمانؓ اللہ اور اس کے رسول کے کام سے گئے ہوئے ہیں لہٰذا انہیں بھی اس بیعت میں شامل کرنا ضروری ہے، پھر آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ یہ عثمانؓ کی بیعت ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ جو عثمانؓ کی طرف سے بیعت کے لیے تھا۔ وہ لوگوں کے ہاتھ سے جو اُن کے اپنے لیے تھے بہتر تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زہد، ورع، قناعت، خوفِ خدا، عبادت

عَنْ يُونُسَ اَنَّ الْحَسَنَ سُئِلَ عَنِ الْقَائِلِيْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ يَقِيْلُ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةٌ وَيَقُوْمُ وَاَثَرُ الْحَصٰى بِجَنْبِهِ قَالَ فَنَقُوْلُ هٰذَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ هٰذَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

(رواہ احمد)

حضرت یونسؓ سے روایت ہے مسجد میں دوپہر کو سونے والوں یعنی قیلولہ کرنے والوں کے بارے میں حضرت حسنؓ سے سوال کیا گیا۔ آپ نے بتایا کہ میں نے دیکھا حضرت عثمان بن عفان مسجد میں قیلولہ فرماتے تھے۔ اور وہ اس وقت خلیفہ تھے۔ اور جب آپ نیند سے بیدار ہوتے تو آپ کے پہلو پر (مسجد کی) کنکریوں کے نشان ہوتے ہم آپس میں کہتے یہ امیرالمومنین ہیں، دیکھو یہ امیرالمومنین ہیں۔

وَعَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ وَرِدَاؤُهُ تَحْتَ رَاْسِهِ فَيَجِيْءُ الرَّجُلُ فَيَجْلِسُ اِلَيْهِ ثُمَّ يَجِيْءُ الرَّجُلُ فَيَجْلِسُ اِلَيْهِ كَاَنَّهُ اَحَدُهُمْ۔

اور انہیں (یونسؓ) سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان کو بحالتِ خواب مسجد میں دیکھا (بجائے تکیہ) آپ کے سر کے نیچے آپ کی چادر رکھی ہوئی تھی اس حال میں ایک شخص آتا ہے اور آپ کے قریب بیٹھ جاتا ہے پھر دوسرا آتا ہے تو وہ بھی آپ کے پاس بیٹھ جاتا ہے (اس قدر بے تکلفی) گویا کہ آپ انہیں میں سے تھے۔

عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ

شرحبیل بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ عُثْمَانَ کَانَ یُطْعِمُ النَّاسَ طَعَامَ الْاِمَارَۃِ وَیَدْخُلُ بَیْتَہٗ فَیَاکُلُ الْخَلَّ وَالزَّیْتَ

لوگوں کو دارالامارت سے بہترین کھانا کھلاتے۔ اور اپنے گھر جاکر خود سرکہ اور زیتون تناول فرماتے۔

رات کی گھڑیوں میں عبادت کرنے والے

احوالِ آخرت سے خائف رحمتِ الٰہی کے امیدوار کون تھے؟ حضرت عثمان بن عفانؓ

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا قول)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ اَمَّنْ ھُوَ قَانِتٌ اٰنَاءَ اللَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَائِمًا یَحْذَرُ الْاٰخِرَۃَ وَیَرْجُوا رَحْمَۃَ رَبِّہٖ (الزمر ۹) قال ھُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاَرْضَاہُ وَحَشَرَنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ وَاَمَاتَنَا عَلٰی سُنَّتِہٖ وَمَحَبَّتِہٖ۔

(صفوۃ الصفوۃ)

(ج ۱ ص ۳۰۷)

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ قرآن کریم میں جن نیک لوگوں کی یہ صفات بیان ہوئی ہیں۔ کہ وہ رات کی گھڑیوں میں اللہ تعالیٰ کی اسطرح عبادت کرتے ہیں کہ سجدے کرتے ہیں تو کبھی قیام، اور وہ آخرت سے ڈرتے ہیں اور اپنے پروردگار کی رحمت کی امید بھی رکھتے ہیں۔ اُن لوگوں میں سے حضرت عثمان بن عفان ہیں۔ اللہ تعالےٰ اُن سے اور وہ اللہ سے راضی ہیں ـــ اللہ تعالیٰ ہمارا حشر ان کے ساتھ کرے اور ہماری موت بھی اُن کے طریقہ پر ہو اور اللہ تعالیٰ ان کی محبت عطا فرمائے۔

رو پڑتے تھے معاً دیکھتے ہی قبر کا منظر
اللہ سے ڈرتے تھے بہت حضرت عثمانؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خُطباتِ عثمانؓ

خطبات حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

موت صبح و شام آنے والی ہے

بدر بن عثمانؒ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد جب اہلِ شوریٰ حضرت عثمانؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو حضرت عثمانؓ نے ممبرِ رسولؐ پر لوگوں کو خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد فرمایا :- وَقَالَ اَنْکُمْ فِیْ دَارِ قُلْعَۃٍ وَفِیْ بَقِیَّۃِ اَعْمَارٍ فَبَادِرُوْا اٰجَالَکُمْ بِخَیْرِ مَا تَقْدِرُوْنَ عَلَیْہِ فَلَقَدْ اَتَیْتُمْ صُبِّحْتُمْ اَوْ مُسِّیْتُمْ اَلَا وَاِنَّ الدُّنْیَا طُوِیَتْ عَلَی الْغُرُوْرِ۔ (طبری جز خامس صفحہ ۴۳)

تم ایک ایسی جگہ ہو جہاں سے تمہیں لازماً منتقل کر دیا جائے گا۔ اپنی باقی ماندہ زندگی میں موت سے پہلے پہلے نیکی جمع کر لو۔ یاد رکھو! موت صبح و شام تمہارے پاس آنے والی ہے۔ سن لو! یہ دنیا لپیٹی گئی ہے دھوکہ پر

فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا
وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ

سو دنیوی زندگی کہیں تمہیں دھوکہ میں نہ ڈال دے۔ اور نہ کہیں وہ بڑا فریب کار تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ میں رکھے۔

(لقمان ۔ ۳۳)

جو دنیا سے کوچ کر گئے اُن سے عبرت پکڑو، سعیِ پیہم کرو، غفلت نہ کرو ورنہ تم سے بھی غفلت کی جائے گی۔ کہاں چلے گئے وہ دنیا کے بیٹے اور دنیا کے بھائی جنہوں نے ساری دنیا چھان ماری اور اسے آباد کیا۔ اور ایک طویل مدت تک اس سے فائدہ اٹھایا۔ کیا دنیا نے انہیں پچھاڑ نہیں دیا۔ تم دنیا سے محبت نہ کرو۔ اس لیے کہ اللہ نے اس سے محبت نہیں کی۔ اور آخرت کی خواہش کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مثال بیان فرمائی۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيٰوةِ	اور آپ ان لوگوں سے دنیوی زندگی کی
الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ	حالت بیان کیجئے کہ وہ ایسی ہے جیسے
السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ	ہم نے آسمان سے پانی برسایا ہو، پھر
الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا	اس کے ذریعہ سے زمین کی نباتات خوب
تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ وَكَانَ	گنجان ہوگئی ہو پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جائے
اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا	کہ ہوا اسے اڑائے اڑائے پھرے۔ اور اللہ
اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ	ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ مال اور
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ	اولاد دنیوی زندگی کی ایک رونق ہیں، اور
الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ	باقی رہ جانے والے اعمالِ صالحہ آپ کے
ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ؕ	پروردگار کے پاس ثواب کے اعتبار سے
تاریخ طبری الجزء الخامس ص ۱۴۹	بھی کہیں بہتر ہے۔ اور امید کے اعتبار سے
(الکہف ۴۵-۴۶)	بھی کہیں بہتر۔

اور لوگ آپ سے بیعت کی طرف متوجہ ہو گئے۔ (تاریخ طبری ج ۳ الجزء الخامس ص ۴۳)

حضرت مجاہد روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا۔ اے ابنِ آدم! تو یہ اچھی طرح دلنشین کر لے۔ کہ موت کا جو فرشتہ تجھ پر مقرر ہے وہ وقتِ مقررہ پر تجھے چھوڑ کر کسی دوسرے کی روح قبض نہیں کرے گا۔ اللہ سے ڈر تقویٰ اختیار کر، موت کے لیے تیاری کر۔ تو اگرچہ اس سے غافل ہے مگر وہ تجھ سے غافل نہیں ہے۔ اے ابنِ آدم! یاد رکھ اس سلسلہ میں اگر تو نے غفلت کی اور تیاری نہ کی۔ تو تیری جگہ کوئی دوسرا تیاری نہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات لازمی ہے۔ لہٰذا تو اپنے نفس کے لیے نیک عمل کر، اور اپنے نفس کو غیر کے سپرد نہ کر۔ والسلام (ابن عساکر۔ کنز العمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج ۸ ص ۱۰۹ ا

حضرت عقبہ بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت عثمانؓ نے ان سے بیعت لینے کے بعد خطبہ دیا تو فرمایا۔ اما بعد۔ بے شک میں نے یہ بوجھ اٹھالیا اور قبول کرلیا۔ اور بے شک میں متبع ہوں اور موجد نہیں، سُن لو! تمہارے لیے مجھ پر اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بعد اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت کے بعد تین باتیں ہیں۔ (۱) اُن لوگوں کی پیروی کرنا جو مجھ سے پہلے تھے اُن باتوں میں جن میں تمہارا اتفاق ہوگیا ہے۔ اور تم نے ایک طریقہ جاری کردیا ہے۔ (۲) اور اس جماعت میں سے اہلِ خیر کے اس طریقے پر عمل کرنا ہے۔ جس کے لیے کوئی طریقہ تم نے مقرر نہیں کیا ہے، (۳) اور تم سے میرے لیے رُکنا ہے۔ مگر اس معاملے میں جس کو تم واجب کرلو۔

اَلَا وَاِنَّ الدُّنْیَا خَضِرَۃٌ	اور بے شک۔ دنیا سرسبز و شاداب ہے
قَدْ شُہِیَتْ اِلَی النَّاسِ وَ	لوگوں کو بڑی مرغوب ہے، اور بہت
مَالَ اِلَیْہَا کَثِیْرٌ مِّنْہُمْ فَلَا	سے لوگ دنیا کی طرف مائل ہوئے ہیں
تَرْکَنُوْا اِلَی الدُّنْیَا وَ لَا	تم دنیا کی طرف مائل نہ ہونا۔ نہ اس پر
تَثِقُوْا بِہَا فَاِنَّہَا لَیْسَتْ	بھروسہ کرنا۔ یہ اعتماد کے قابل نہیں۔ اور
بِثِقَۃٍ وَاعْلَمُوْا اَنَّہَا غَیْرُ	تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ دنیا چھوڑنے
تَارِکِہَا اِلَّا مَنْ تَرَکَہَا۔	والی نہیں۔ مگر یہ کہ کوئی خود اسے چھوڑ دے

(تاریخ طبری الجزء الخامس ص ۱۴۹)

بہت دلکش نہایت ہی حسیں ہے صورتِ دُنیا
فساد و قتل و خوں ظلم و ستم ہے فطرتِ دُنیا (جام طہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنِّیْ قَدْ کُنْتُ نَحَلْتُكِ حَائِطًا
وَاِنَّ فِیْ نَفْسِیْ مِنْهُ شَیْئًا
فَرُدِّیْهِ اِلَی الْمِیْرَاثِ قَالَتْ
نَعَمْ فَرَدَدْتُّهُ فَقَالَ اَمَا
اِنَّا مُنْذُ وَلِیْنَا اَمْرَ
الْمُسْلِمِیْنَ لَمْ نَاْكُلْ لَهُمْ
دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّ
لٰكِنَّا قَدْ اَكَلْنَا مِنْ
جَرِیْشِ طَعَامِهِمْ فِیْ بُطُوْنِنَا
وَلَبِسْنَا مِنْ خَشِنِ ثِیَابِهِمْ
عَلٰی ظُهُوْرِنَا وَلَیْسَ
عِنْدَنَا مِنْ فَیْءِ الْمُسْلِمِیْنَ
قَلِیْلٌ وَّلَا كَثِیْرٌ اِلَّا هٰذَا
الْعَبْدَ الْحَبْشِیَّ وَهٰذَا الْبَعِیْرَ
النَّاضِحَ وَجَرْدَ هٰذِهِ الْقَطِیْفَةِ
فَاِذَا مِتُّ فَابْعَثِیْ بِهِنَّ
اِلٰی عُمَرَ وَابْرَئِیْ مِنْهُنَّ
فَفَعَلْتُ فَلَمَّا جَاءَ الرَّسُوْلُ
عُمَرَ بَكٰی حَتّٰی جَعَلَتْ
دُمُوْعُهٗ تَسِیْلُ فِی الْاَرْضِ
وَیَقُوْلُ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ

(اس کے بعد حضرت عائشہ سے فرمایا) میں
نے جو تمہیں ایک باغ دیا تھا اس کے بارے
میں متفکر ہوں۔ بہتر ہے کہ تم اسے مال میراث
میں جمع کرا دو، حضرت عائشہؓ نے فرمایا،
بہت اچھا۔ چنانچہ اس باغ کو لوٹا دیا گیا
حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ جب سے ہم
مسلمانوں کے خلیفہ منتخب ہوئے ہیں ہم نے
ان کے مال سے حبہ بھر بھی ناجائز نہیں کھایا
بلکہ ہم نے ان کے کھانے میں سے نہایت
معمولی کھانے سے اپنا پیٹ بھرا ہے
اور معمولی لباس زیب تن کیا ہے اور ہمارے
پاس مال غنیمت میں سے بھی کچھ نہیں مگر
صرف یہ ایک حبشی غلام اور یہ اونٹ جسے
ہم گھریلو ضرورتوں کے لیے استعمال کرتے
ہیں، اور معمولی کپڑے کا ٹکڑا (جو جانوروں پر
ڈالنے کے کام آتا ہے) میں جب فوت
ہو جاؤں تو یہ سب سامان حضرت عمرؓ کے
پاس بھیج کر سبکدوش ہو جائیں، (حضرت عائشہؓ
فرماتی ہیں) میں نے ایسا ہی کیا۔ جب حضرت
عمرؓ (خلیفہ ثانی) کے پاس یہ تمام اشیاء
بھیجی گئیں تو حضرت عمرؓ آبدیدہ ہو گئے یہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَقَدْ اَتْعَبَ مَنْ بَعْدَهُ، رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ لَقَدْ اَتْعَبَ مَنْ بَعْدَهُ، يَا غُلَامُ ارْفَعْهُنَّ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَسْلُبُ عِيَالَ اَبِىْ بَكْرٍ عَبْدًا حَبْشِيًّا وَبَعِيْرًا نَاضِحًا وَجَرْدَ قَطِيْفَةٍ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ، قَالَ فَمَا تَأْمُرُ، قَالَ تَرُدُّهُنَّ عَلٰى عِيَالِهِ فَقَالَ لَا وَالَّذِىْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ اَوْكَمَا حَلَفَ لَا يَكُوْنُ هٰذَا فِىْ وِلَايَتِىْ اَبَدًا وَلَا خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ مِنْهُنَّ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَرُدُّهُنَّ اَنَا عَلٰى عِيَالِهِ۔ اَلْمَوْتُ اَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ۔

(الاصابہ ج ۳

ص ۱۹۵ - ۱۹۶)

تک کہ آپ کے آنسو زمین پر گر رہے تھے اور آپ کی زبان مبارک پر یہ جملہ تھا۔ اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے۔ ابوبکر نے اپنے بعد آنے والے (خلفاء) کے لیے بہت مشکل پیدا کر دی ہے اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے ابوبکر نے اپنے بعد آنے والوں کے لیے مشکل پیدا کر دی ہے پھر فرمایا اے غلام! ان چیزوں کو اٹھا لو۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ (جو کہ قریب بیٹھے تھے) کہنے لگے سبحان اللہ! آپ ابوبکر کے اہل وعیال سے (ان کی ضرورت کا سامان) یہ حبشی غلام اور یہ ان کا باربردار اونٹ اور یہ معمولی کپڑے کا ٹکڑا جس کی قیمت پانچ درہم ہوگی چھین رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، پھر تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا (یہ چیزیں) آپ اہل وعیال ہی کو لوٹا دو۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میری حکومت میں ایسا ہرگز نہیں ہوگا اور یہ کبھی ممکن نہیں جن اشیاء کو حضرت ابوبکرؓ وفات کے وقت اپنے گھر سے نکال گئے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب انہیں ان کے اہل وعیال کے پاس واپس بھیجوں اس عمل سے موت زیادہ قریب ہے۔

موت کے موضوع پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خطبہ

اِعْتَبِرُوْا یَا عِبَادَ اللّٰہِ بِمَنْ مَاتَ مِنْکُمْ۔ اللہ کے بندو! تم میں سے جو مر گئے ان کی موت سے عبرت حاصل کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منصب خلافت پر متمکن ہوتے ہی مدینہ منورہ میں منادی کرادی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ طیبہ میں اسامہ بن زیدؓ کی قیادت میں جس غزوہ کے لیے تیاری شروع کردی تھی اس کی تکمیل کے لیے کل صبح مدینہ سے باہر مقام جرف میں سب لوگ جمع ہوجائیں تاکہ وہاں سے اس مہم کے لیے لشکر روانہ کر دیا جائے۔

اگلے دن حسبِ اعلان مقام موعود پہ اہلِ مدینہ کا اجتماع ہوا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے لوگوں کے سامنے یہ خطبہ ارشاد فرمایا

www.KitaboSunnat.com

حمد وصلوٰۃ کے بعد:

اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی مُحَمَّدًا عَلَی الْعَالَمِیْنَ وَعَصَمَہٗ مِنَ الْاٰفَاتِ وَاِنَّمَا اَنَا مُتَّبِعٌ وَلَسْتُ بِمُبْتَدِعٍ فَاِنِ اسْتَقَمْتُ فَبَایِعُوْنِیْ وَاِنْ زِغْتُ فَقَوِّمُوْنِیْ۔	بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عالم پر فضیلت دی ہے اور تمام آلام جہاں سے آپ کی حفاظت فرمائی ہے اور میں آپ کا تابع فرمان ہوں نافرمان نہیں ہوں اگر میں راہِ راست پر رہا تو تم میری اطاعت کرنا اور اگر میں صراطِ مستقیم سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھٹک گیا تو تم میری گوشمالی کرنا۔

لوگو! یہ شام و سحر کی گردش تمہیں موت کی اطلاع دے رہی ہے جو کہ تمہاری آنکھوں سے غائب ہے۔ حتی الامکان لمحہ بھر ضائع کیے بغیر اعمالِ صالحہ میں مشغول ہو جاؤ اس سے قبل کہ تمہارے پاس موت آ پہنچے۔ اس مہلت سے فائدہ اٹھاؤ، نیک اعمال بجا لانے میں عجلت سے کام لو۔ جو لوگ موت کو بھول جاتے ہیں وہی اعمالِ صالحہ کی بجا آوری میں تاخیر کرتے ہیں۔

خبردار! تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا۔ اَلْجِدَّ اَلْجِدَّ۔ اَلنَّجَاۃَ اَلنَّجَاۃَ کوشش کرو کوشش کہ نجات اسی میں ہے۔

وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی۔ (النجم ۳۹) (انسان کو اس کی کوشش (محنت) ہی کا پھل ملے گا)

پس پردہ تمہارے اعمال پر ایک نگہبان ہے۔ اِحْذَرُوا الْمَوْتَ وَاعْتَبِرُوْا بِالْاٰبَآءِ وَالْاَبْنَآءِ وَالْاِخْوَانِ۔ موت سے ڈرو اور اپنے آباؤ اجداد اور اولاد اور بھائیوں سے عبرت حاصل کرو (سوچو کہ وہ کہاں گئے) اللہ تعالیٰ وہی اعمال قبول فرماتا ہے جو صرف اس کی رضا کے لیے ہوتے ہیں۔ جن میں ریا (جو کہ شرک ہے) کی آمیزش نہ ہو۔

اللہ کے بندو! جو تم سے پہلے فوت ہو گئے ان سے عبرت حاصل کرو وَتَفَکَّرُوْا فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَیْنَ کَانُوْا اَمْسِ وَاَیْنَ هُمُ الْیَوْمَ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ الَّذِیْنَ کَانَ لَهُمْ ذِکْرُ الْقِتَالِ وَالْغَلَبَةِ فِیْ مَوَاطِنِ الْحُرُوْبِ۔ اور فکر کرو ان لوگوں کے بارے میں جو تم سے پہلے گذر گئے، وہ کل کہاں تھے؟ اور وہ آج کہاں ہیں کہاں ہیں وہ تند خو، سخت دل جابر لوگ جن کے رعب، دبدبہ، سطوت اور جلالت کا تذکرہ میدانِ جنگ میں زبان زدِ خواص و عوام تھا ——— دنیا نے ان کو پچھاڑ دیا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیوند خاک ہو گئے ـــــ کہاں گئے وہ بڑے بڑے نامور سلاطین جنہوں نے زمین پر اپنے نشانات اس طرح چھوڑے کہ اس پر بڑے بڑے عظیم و عالی شان محلات تعمیر کیے مگر بالآخر وہ منہدم ہو گئے اور ان کا تذکرہ بھی محو ہو گیا وَصَارُوْا كَلَا شَيْءٍ۔ اور وہ ایسے ہو گئے جیسے کہ کبھی تھے ہی نہیں ۔ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَبْقٰی ۔ خبردار سن لو! اللہ تعالیٰ ہی ہمیشہ باقی رہے گا۔ فَاِنْ نَحْنُ اعْتَبَرْنَا بِهِمْ نَجَوْنَا ۔ اگر ہم نے ان سے عبرت حاصل کر لی تو نجات پا جائیں گے اور اگر ہم نے اس کی پرواہ نہ کی كُنَّا مِثْلَهُمْ تو ہم بھی ان ہی کی طرح نابود ہو جائیں گے ـــــ اَيْنَ الْوُضَاءَةُ الْحَسَنَةُ وُجُوْهُهُمْ کہاں گئے وہ پیکر حسن و رعنائی جو اپنے شباب پر اتراتے تھے ۔ صَارُوْا تُرَابًا وہ مٹی ہو گئے ۔ اور جو انہوں نے آگے (آخرت میں) بھیجا (یعنی برائیاں) وہ ان کے لیے سامان حسرت بن گیا۔

کہاں گئے وہ لوگ؛ جنہوں نے دنیا میں عظیم سلطنتیں قائم کیں اور عظیم الشان شہر بسائے اور حیرت انگیز مضبوط قلعے تعمیر کیے اور ان کو بیش بہا سامانِ آرائش سے مزین کیا۔

آہ! یہ سب کچھ وہ اپنے بعد آنے والوں کے لیے چھوڑ گئے۔ دیکھو تو ان کے محلات میں کس شان سے دوسرے لوگ آباد ہیں اور خود وہ (یہ محلات تعمیر کرنے والے) قبروں کے اندھیروں میں محصور ہیں ۔

هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ	کیا آپ ان میں سے کسی کو بھی دیکھتے ہیں
اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا (مریم ۹۸)	یا ان کی آہستہ آواز بھی سنتے ہیں ۔

(البدایہ والنہایہ جلد ۹ صفحہ ۳۰۳)

دنیا میں جن پہ جان چھڑکتے تھے سب عزیز
تنہا پڑے ہیں آج وہ کنجِ مزار میں ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفۂ اوّل امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیقؓ کا فکرِ آخرت پر ایک اور

خطبہ

(۲)

اے اللہ کے بندو! ان لوگوں سے عبرت حاصل کرو جو لقمۂ اجل بن چکے ہیں اور ان لوگوں کے بارے میں غور کرو جو تم سے پہلے تھے وہ آج کہاں ہیں، سرکش لوگ کہاں چلے گئے؟ وہ لوگ کہاں چلے گئے جن کے جنگی کارناموں کا تذکرہ اور فتوحات کے کارناموں کی داستانیں زبانِ زدِ عام ہیں۔ وہ مشتِ استخواں بن گئے اور ان کی حقیقت افسانہ بن گئی اور بمصداق خبیث چیزیں خبیثوں کے لیے ہیں اور خبیث لوگ خبیث چیزوں کے لیے اور وہ جلیل القدر اور باجبروت شہنشاہ جنہوں نے اس کرۂ ارض کو زیرِ نگیں کرنے کے لیے پامال کر دیا ان کا نہ صرف نام بلکہ ذکر تک باقی نہ رہا وہ حرفِ غلط کی طرح صفحۂ ہستی سے مٹ گئے۔ اور ان کا انجام صاحب عقل و ہوش کے لیے ایک درسِ عبرت بن گیا۔ ان کی جگہ خدائے بزرگ و برتر نے دوسروں کو مسلط کر دیا اور ازل سے یہی قانونِ قدرت کاملہ ہے مقامِ غور و فکر ہے۔ اگر انسان کا اپنا لائحہ عمل عین دینِ فطرت کے مطابق ہو تو وہ بھی لازوال اور اس کے کارنامے بھی تا ابد زندہ و تابندہ رہیں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نمرود دونوں ہم عصر ہیں مگر نمرود ایک سرکشی اور بے راہ روی کی علامت رہا ہے اور رہے گا مگر ایک دینِ فطرت اور صداقت کا علمبردار ہمیں وقت تا حین حیات ایک سرچشمۂ رشد و ہدایت رہا اور رہے گا۔

بیشک اللہ پاک نے ان پر انجامِ بد کو باقی رکھا اور ان سے خواہشات کٹ گئیں، وہ چلے گئے اور ان کے ساتھ ان کا عمل بھی گیا۔ ان کی دنیا دوسروں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا ہو گئی اور ہم ان کے بعد میں آنے والے باقی ہیں، اگر ہم نے ان کے انجام سے عبرت پکڑی ہم نجات پا جائیں گے اور اگر دھوکہ میں پڑ گئے تو انہیں جیسے ہو جائیں گے۔ کہاں گئے وہ خوب صورت چہرے؟ جو اپنی جوانی پر ناز کرتے تھے، آہ وہ سب مٹی میں مل گئے اور دنیا میں جو زیادتیاں اور بدعنوانیاں انہوں نے کی تھیں اب وہ سب ان کے لیے سرمایۂ حسرت بن گئیں۔ وہ لوگ کہاں چلے گئے۔ جنہوں نے بڑے بڑے شہروں کی تعمیر کی اور چہار دیواری کے ذریعہ ان کی احاطہ بندی کی اور ان شہروں میں تحیر خیز اور حیرت انگیز ایجادات کیں وہ جو سب اپنے بعد والوں کے لیے چھوڑ گئے، یہ ان کی بستیاں و آبادیاں ہیں جو ویران و سنسان گری پڑی ہیں اور وہ خود قبر کی تاریکیوں میں لیٹے ہوئے ہیں۔

کہاں چلے گئے وہ تمہارے بھائی اور بیٹے جن کو تم پہچانتے تھے، ان کی عمریں ختم ہو گئیں وہ اس گھاٹ پر اُتر آئے جس کو پہلے سے تیار کر رکھا تھا۔ اس میں سما گئے اور ٹھہر گئے۔ مرنے کے بعد مقام سعادت میں یا مقام شقاوت میں سُن لو اللہ کا کوئی شریک نہیں اللہ کا اس کی مخلوق میں سے کسی سے کوئی رشتہ ناطہ نہیں جس کی وجہ سے اس کو بھلائی دے یا اس سے کسی برائی کو روکے مگر یہ کام اللہ کی عبادت سے ہوتا ہے اور اس کے احکام کے ماننے سے جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ بغیر اس کی اطاعت کے حاصل نہیں کی جا سکتی۔

سُن لو کہ وہ اچھائی اچھائی نہیں جس کے بعد آگ ہو اور وہ شر شر نہیں جس کے بعد جنت ہو

(تاریخ طبری)

(۳۱)

موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خطبہ میں فرماتے تھے جس نے اللہ و رسول کی اطاعت کی بے شک وہ فلاح پا گیا اور جس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں کی نافرمانی کی وہ کھلا ہوا گمراہ ہے۔ اپنے آپ کو اتباع خواہشات نفس سے بچاؤ۔ بیشک وہ شخص کامیاب ہوا جو لالچ اور خواہش اور غصہ سے بچایا گیا اور تم اپنے آپ کو فخر و ناز سے بچاؤ۔ اس آدمی کے لیے فخر کی کونسی بات ہے جو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اور پھر مٹی ہی کی طرف لوٹے گا۔ پھر اسے کیڑے مکوڑے کھا جائیں گے۔ جیسا کہ سورۃ طٰہٰ میں ارشاد فرمایا:

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ (طٰه ۵۵)

ہم نے تمہیں اسی (مٹی) سے پیدا کیا، اور اسی (مٹی) میں لوٹائیں گے اور پھر (قیامت کے دن) اسی (مٹی) سے دوبارہ نکالیں گے۔

اے بندہ خاکی! آج تو زندہ ہے اور کل مردہ ہوگا۔ لہٰذا زندگی کو غنیمت سمجھو اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر قائم رہو۔ مظلوم کی بد دعا سے بچو۔ اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو۔

(ابن ابی الدنیا فی کتاب الحذر وابن عساکر من حدیث ابن عمرؓ)

(۴)

یزید بن ہارون بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا: قیامت کے روز ایک ایسے بندے کو اللہ تعالیٰ کے سامنے لا کر کھڑا کیا جائے گا جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔ اور رزق میں وسعت دی، اور اسکے بدن کو تندرستی عطا کی لیکن اس نے اپنے رب کے ان انعامات کی ناشکری کی۔ اس سے پوچھا جائیگا تو نے اپنے اس دن کیلئے کیا عمل کیا تھا؟ وہ جب کوئی نیکی اپنے نامۂ اعمال میں نہ پائے گا تو رونا شروع کر دے گا یہاں تک اسکے آنسو خشک ہو جائیں گے پھر اس کو عار دلائی جائے گی اور رسوا کیا جائے گا کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ وہ بیش قیمت عمر غفلت میں ضائع کر دی جو کہ اسے عبادت کے لیے عطا کی گئی تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعدازاں وہ خون کے آنسو بہائے گا اس کے بعد پھر اسے عار دلائی جائے گی اور رسوا کیا جائے گا حتیٰ کہ وہ حالتِ تاسف میں اپنی انگلیاں اپنے دانتوں میں چبا ڈالے گا پھر اسے عار دلائی جائے گی اور رسوا کیا جائے گا اس معاملہ میں جو اس نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں کیا تھا تو وہ چیخ مار کر اتنا روئے گا کہ اس کی آنکھوں کی پتلیاں اس کے دونوں رخسار پر گر پڑیں گی ہر ایک پتلی کی لمبائی چوڑائی تین تین میل ہو گی۔ اس کے بعد پھر اسے عار دلائی جائے گی اور رسوا کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ کہے گا اے میرے رب مجھے جہنم میں بھیج دے۔ اور مجھے اس مقام پر کھڑا رکھنے سے معاف فرما۔ بفحوائے آیتِ کریمہ:

اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت
فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا	کرے گا سو اس کے لیے دوزخ کی آگ
فِيْهَا ذٰلِكَ الْخِزْيُ	ہے۔ اس میں وہ ہمیشہ پڑا رہیگا۔ یہ بڑی
الْعَظِيْمُ ○ (التوبۃ ۶۳)	رسوائی ہے۔

(حیاۃ الصحابہ حصہ نہم صفحہ ۴۹۷)

سمجھ لے اے برائی کرنے والے
نتیجہ ہر برائی کا برا ہے !!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر بن خطاب

رضی اللہ عنہ

سلسلۂ نسب :- عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح بن قرط بن رزاح بن عدی ابن کعب بن لوی ابوحفص، القرشی، العدوی، الفاروق ؓ، آپ نبوت کے چھٹے سال ایمان لے آئے تھے۔ اس وقت آپکی عمر ستائیس (۲۷) سال تھی۔ امام ذہبی اور امام نووی کے قول کے مطابق واقعہ فیل کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ اشرافِ قریش میں سے تھے جب قریش کی کسی دوسرے قبیلے سے لڑائی چھڑ جاتی تھی تو آپ دونوں قبیلوں کے درمیان سفیر بن کر فیصلہ کراتے۔ چالیس مردوں اور گیارہ (۱۱) عورتوں کے بعد آپ ایمان لائے۔ ایک روایت ہے کہ انتالیس (۳۹) مردوں اور تیئیس (۲۳) عورتوں اور ایک روایت کے مطابق پینتالیس مردوں اور گیارہ (۱۱) عورتوں کے بعد آپ ایمان لائے۔ آپ کے اسلام لانے کے ساتھ ہی مکہ مکرمہ میں اسلام غالب آگیا۔ اور مسلمان خوش ہو گئے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (۵۳۹) احادیث روایت کی ہیں

(تاریخ الخلفاء للامام جلال الدین سیوطی ص ۱۰۸، ۱۰۹)

(صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی جلد ۱ ص ۲۲۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد حضرت عمر
رضی اللہ عنہ

۳۔ عبداللہ، عبدالرحمٰن، حفصہ، والدہ زینب بنت مظعون بن حبیب

۲۔ زید الاکبر، رقیہ۔ والدہ کا نام اُمّ کلثوم بنت علی بن ابی طالب
اُمّ کلثوم حضرت فاطمۃ الزہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں۔

۲۔ زید الاصغر و عبیداللہ (جو کہ جنگِ صفین میں قتل ہو گئے) والدہ کا نام اُمّ کلثوم بنت جرول بن مالک۔

۱ عاصم، والدہ کا نام جمیلہ بنت ثابت بن ابی الاقلح

۱ عبدالرحمٰن الاوسط، والدہ کا نام لُھَیَّہ اُمّ ولد

۱ عبدالرحمٰن الاصغر، والدہ کا نام اُمّ ولد

۱ فاطمہ، والدہ کا نام اُمّ حکیم بنت الحارث بن ھشام

۱ زینب بنت فکیہہ اُمّ ولد

۱ عیاض والدہ کا نام عاتکہ بنت زید بن عمرو

۱۳ (تبصرہ)

عَنْ نَافِعٍ قَالَ غَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمَ أُمِّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، وَكَانَ اِسْمُهَا عَاصِيَةَ، قَالَ: لَا بَلْ أَنْتِ جَمِيلَةُ" عاصم بن عمرؓ کی والدہ کا نام عاصیہ تھا آپؐ نے تبدیل فرما کر جمیلہ رکھ دیا

"الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد ۳ ص ۲۶۵، ۲۶۶)

(صفۃ الصفوۃ جلد ۱ ص ۲۷۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمرؓ کی شہادت سے متعلق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشنگوئی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ۔

(بخاری جز ثانی ص ۱۹۰ مطبوعہ مصر)

حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ابوبکرؓ، عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے ہمراہ اُحد پہاڑ پر تشریف لے گئے اس موقع پر اُحد پہاڑ ہلنے لگا، تو آپ نے فرمایا اے اُحد ٹھہر جا، اس لیے کہ تجھ پر ایک نبی، صدیق اور دو شہید ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وحیِ الٰہی کے ذریعہ ملی ہوئی خبر کے مطابق صادق مصدوق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ احد متحرک ہونے پر حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی شہادت سے متعلق مطلع فرما دیا، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق دونوں حضرات رُتبۂ شہادت سے سرفراز فرمائے گئے۔

اے اللہ تو اپنے نبیؐ کے مقدس شہر میں مجھے شہادت نصیب فرما

حضرت عمرؓ کی دُعا

عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا سَمِعَتْ

اُمّ المومنین حضرت حفصہؓ بیان فرماتی ہیں۔ میں اپنے والد حضرت عمرؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَبَاهَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ	کو یہ دعا کرتے سُنا کرتی تھی۔ اے
قَتْلًا فِيْ سَبِيْلِكَ وَوَفَاةً	اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب
فِيْ بَلَدِ نَبِيِّكَ قَالَتْ قُلْتُ	فرما اور اپنے نبیؐ کے مقدس شہر میں
وَأَنّٰى ذٰلِكَ ؟ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ	وفات دے، میں نے کہا یہ کس طرح
يَأْتِيْ بِاَمْرِهٖ أَنّٰى شَآءَ۔	ممکن ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ اپنا حکم جس
	طرح چاہتا ہے جاری کرتا ہے۔
عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ	زید بن اسلم رضؓ سے روایت ہے۔ کہ
بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ	حضرت عمر بن خطاب اپنی دعا میں فرمایا
دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ	کرتے تھے۔ اے اللہ میں تجھ سے
شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَوَفَاةً	تیرے راستے میں شہادت کا سوال کرتا
بِبَلْدَةِ رَسُوْلِكَ۔	ہوں۔ اور تیرے رسولؐ کے شہر میں وفات
(الطبقات لابن سعد ج ۳ ص ۳۳۱)	کا متمنی ہوں۔

حضرت عمرؓ کی شہادت سے متعلق

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ کا خواب

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ	حضرت انس بن مالک رضؓ بیان کرتے ہیں
مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ رَأَيْتُ	مجھ سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ نے
كَاَنِّيْ اَخَذْتُ جَوَادًا كَثِيْرَةً	فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے
فَاضْمَحَلَّتْ حَتّٰى بَقِيَتْ	بہت سے گھوڑے خریدے ہیں پھر
جَادَّةٌ وَاحِدَةٌ فَسَلَكْتُهَا	وہ گھوڑے کمزور ہو گئے۔ ان میں ایک
حَتّٰى اِنْتَهَيْتُ اِلٰى جَبَلٍ فَاِذَا	گھوڑا دبلحاظ صحت درست حالت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوْقَہٗ وَاِلٰی جَنْبِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَاِذَا ھُوَ یُوْمِیُٔ اِلٰی عُمَرَاَنْ تَعَالَ، فَقُلْتُ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مَاتَ وَاللّٰہِ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ فَقُلْتُ اَلَا تَکْتُبُ بِھٰذَا اِلٰی عُمَرَ؟ فَقَالَ مَا کُنْتُ لِاَنْعٰی لَہٗ نَفْسَہٗ۔

(ابنِ سعد ج ۳ ص ۳۳۲)

رہ گیا۔ تو میں اُس گھوڑے پر سوار ہو کر چل پڑا یہاں تک کہ میں ایک پہاڑ کے قریب پہنچ گیا۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ اس پہاڑ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور آپ کے پہلو میں ابوبکر رضؓ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ حضرت عمر رضؓ کی طرف اشارہ فرما کر انہیں اپنے پاس بُلا رہے ہیں، میں نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون، میں نے سمجھ لیا کہ اس خواب کی تعبیر امیرالمؤمنین حضرت عمر رضؓ کی وفات ہے۔ حضرت انسؓ نے سن کر فرمایا آپ اپنا یہ خواب حضرت عمر کو لکھ کر بھیجدیں حضرت ابوموسیٰ اشعری نے فرمایا میں انہیں اُن کی وفات کی خبر لکھ کر نہیں بھیج سکتا۔

حضرت عمر رضؓ

خطبہ میں اپنی وفات قریب ہونے کا اعلان فرما رہے ہیں

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ ھِلَالٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ النَّاسَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ قَالَ

حضرت سعید بن ابی ہلال بیان کرتے ہیں کہ انہیں یہ خبر ملی کہ حضرت عمر رضؓ نے خطبۂ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔ اے لوگو! میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَمَّا بَعْدُ اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ اُرِیْتُ رُؤْیَا لَا اُرَاهَا اِلَّا لِحُضُوْرِ اَجَلِیْ رَاَیْتُ اَنَّ دِیْکًا اَحْمَرَ نَقَرَنِیْ نَقْرَتَیْنِ فَحَدَّثْتُهَا اَسْمَآءَ بِنْتَ عُمَیْسٍ فَحَدَّثَتْنِیْ اَنَّهٗ یَقْتُلُنِیْ رَجُلٌ مِّنَ الْاَعَاجِمِ. (ابن سعد ج ۳ ص ۳۳۵)	تعبیر یہ ہے کہ میری موت قریب آگئی ہے، میں نے (خواب میں) دیکھا کہ ایک سرخ رنگ مرغ نے (میرے شکم میں) دو چونچیں ماریں میں نے اپنا یہ خواب اسماء بنت عمیس سے بیان کیا۔ تو اس نے کہا کہ آپ کو عجمی شخص قتل کر دے گا۔

آخری حج سے واپسی پر مقامِ ابطح میں حضرت عمرؓ کی دُعا

حضرت سعید بن مسیبؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارکانِ حج سے فارغ ہو کر واپسی میں مکہ مکرمہ کے قریب مقامِ ابطح میں ٹھہرے۔ یہ جگہ نشیب میں مکہ مکرمہ اور منیٰ کے تقریباً درمیان ہے۔ اسے مُحصّب بھی کہتے ہیں۔ اس جگہ آپ نے اپنے اونٹ کو بٹھایا اور اپنی چادر بچھا کر اس پر خود بیٹھ گئے اور اونٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور اس طرح دُعا کی۔

اَللّٰهُمَّ کَبِرَتْ سِنِّیْ وَضَعُفَتْ قُوَّتِیْ وَانْتَشَرَتْ رَعِیَّتِیْ فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مُضَیِّعٍ وَّلَا مُفَرِّطٍ	اے اللہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میں اب کمزور ہو گیا ہوں اور میری رعیت بہت بڑھ گئی ہے۔ اس سے قبل کہ مجھ سے فرائضِ خلافت میں قصور ہو مجھے دنیا سے اٹھا لے۔

قَالَ سَعِیْدٌ، فَمَا انْسَلَخَ ذُوالْحِجَّةِ حَتّٰی طُعِنَ ۔ حضرت سعید فرماتے ہیں کہ آپ کی یہ دعا قبول ہوئی اور ابھی ذوالحجہ ختم بھی نہیں ہونے پایا تھا کہ آپ شہید کر دیئے گئے۔ (تاریخ الخلفاء السیوطی ص ۲۱۰) بحوالہ حاکم و طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۲۳۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ میں خواب کے بیان سے متعلق دوسری روایت

معدان بن ابی طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے خطبہ میں فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مرغ نے میرے ایک دو ٹھونگیں ماری ہیں، اس کی تعبیر سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ دنیا سے میری رحلت کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ مجھ سے قوم کہتی ہے۔ کہ میں خلافت کے لیے کسی ولی عہد کا تقرر کروں۔ تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین اور اس امرِ خلافت کو کبھی ضائع نہیں فرمائے گا۔ موت تو میرے ساتھ ہے۔ مگر دین خلافت کے ساتھ نہیں ہے۔ میرے بعد خلیفہ کا انتخاب ان چھ افراد کے مشورے سے ہونا چاہیے جن سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رضامند رہتے ہوئے جنت الفردوس تشریف لے گئے ہیں۔ (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۳۳۵ و تاریخ الخلفاء للسیوطی ص ۲۱۱)

وہ چھ افراد جن میں سے ایک کے لیے اپنے بعد خلافت کا اشارہ فرمایا

عَنْ عُمَرَ قَالَ اِنِّی قَدْ جَعَلْتُ اَمْرِی اِلٰی هٰؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِیْنَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ عُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَیْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَمَنِ اسْتُخْلِفَ فَهُوَ الْخَلِیْفَةُ۔	حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ میں خلافت کا کام جن کے سپرد کرنا چاہتا ہوں وہ چھ اشخاص ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے اس حال میں کہ آپ اُن سے خوش تھے۔ وہ یہ ہیں:۔ حضرت عثمان حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف۔ اور حضرت سعد بن وقاصؓ ان میں سے (مشورہ کے ساتھ) جسے خلیفہ بنا دیا جائے۔ وہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کا خلیفہ ہے۔ (المستدرک للحاکم ج ۳ ص ۹۱)

شہادت اور اس کے اسباب

حضرت زہری ؒ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمان جاری کیا ہوا تھا کہ باہر سے کوئی مشرک مدینہ منورہ میں داخل نہ ہونے پائے، ایک بار حاکم کوفہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے آپ کو لکھا کہ یہاں ایک بہت ہی ہوشیار اور صنعتکار لڑکا موجود ہے جو کہ لوہار۔ بڑھئی اور نقاشی وغیرہ کے ہنر سے خوب واقف ہے۔ اگر آپ فرمائیں تو میں اسے مدینہ منورہ بھیج دوں تاکہ اہل مدینہ اس سے مستفید ہوں۔ آپ نے اسے مدینہ منورہ داخلہ کی اجازت دے دی اور لکھ بھیجا کہ اس لڑکے کو یہاں بھیج دو، اس لڑکے کا نام فیروز اور کنیت ابولؤلؤ مجوسی نسل سے تھا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے اس پر دو درہم روزانہ خراج (ٹیکس) عائد کر رکھا تھا۔ مدینہ منورہ پہنچ کر اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی شکایت کی کہ انہوں نے مجھ پر بہت ٹیکس لگا رکھا ہے۔ حضرت عمرؓ نے دریافت فرمایا کس قدر ٹیکس ہے؟ فیروز نے جواب دیا دو درہم روزانہ حضرت عمرؓ نے پھر پوچھا تمہارا پیشہ کیا ہے؟ فیروز نے جواب دیا۔ نجاری۔ آہن گری اور نقاشی! حضرت عمرؓ نے فرمایا ان صنعتوں کے مقابلہ میں یہ ٹیکس زیادہ نہیں ہے۔ فیروز یہ جواب سن کر غصہ سے تلملا اٹھا اور دانت پیستا ہوا لوٹ آیا۔ چند روز کے بعد حضرت عمرؓ نے فیروز کو پھر بلایا اور فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ تم ایسی چکی تیار کرتے ہو جو ہوا سے چلتی ہے۔ فیروز نے خشمگین تیور سے جواب دیا۔ میں آپ کے لیے ایسی چکی تیار کروں گا۔ جسے لوگ ہمیشہ یاد رکھیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ یہ کہہ کر چلا گیا، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ لڑکا مجھے قتل کی دھمکی دے گیا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ پھر اسے گرفتار کر لینا چاہیئے حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ قبل از جرم کیسے ممکن ہے؟

شہادت

یہ لڑکا (ابولؤلؤ) دو دھارا خنجر (جس کا قبضہ درمیان میں تھا) آستین میں چھپا کر صبح سویرے مسجد کے ایک گوشے میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ مسجد میں کچھ لوگ صفیں درست کرنے پر مامور تھے۔ جب صفیں سیدھی ہو جاتیں تو حضرت عمرؓ تشریف لاتے اور امامت فرماتے۔ حضرت عمرؓ حسبِ معمول نماز کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد میں تشریف لائے۔

وَكَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَامَ بَيْنَ الصُّفُوفِ ثُمَّ قَالَ اِسْتَوُوا، فَإِذَا اسْتَوَوْا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا كَبَّرَ طُعِنَ۔

آپ کی عادت تھی مسجد میں داخل ہو کر صفوں کے درمیان کھڑے ہو کر فرماتے۔ صفیں درست کرلو صفیں برابر کرلو۔ اس کے بعد آپ آگے بڑھتے (مصلے پر آجاتے) چنانچہ حسبِ دستور آپ نے اس روز بھی یہی عمل کیا۔ اور اس کے بعد) اللہ اکبر کہہ کر نماز میں داخل ہوئے۔

تو وہ دفعتہً گھات سے نکلا اور آپ کے جسم مبارک پر پے در پے تین وار کئے، ایک وار ناف کے نیچے پڑا۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

اس جان لیوا زخم اور کربناک حالت میں آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو امامت کے لیے ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ کھڑا کر دیا۔ اور خود زخموں سے نڈھال ہو کر زمین پر گر پڑے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نماز پڑھا رہے تھے۔ اور حضرت عمرؓ سامنے پڑے تڑپ رہے تھے۔

عمرو بن میمون انصاریؒ کا بیان ہے کہ ابولؤلؤ حضرت مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے کہ حضرت عمرؓ کو دو دھارے خنجر سے شہید کیا صفوں میں سے نکلتے بھاگتے ہوئے اس نے بارہ مزید افراد کو زخمی کر دیا۔ ان مجروحین میں سے چھ افراد انتقال کر گئے اس حال میں کہ وہ اپنے اردگرد افراد کو زخمی کر رہا تھا۔ تو عبداللہ بن عوف نے اس پر کپڑا ڈال دیا۔ وہ کپڑے میں الجھ گیا۔ جب اس نے اپنے آپ کو محصور پایا تو خودکشی کر لی، جیسا کہ طبقات ابن سعد میں مرقوم ہے۔

فَاَخَذَ اَبَا لُؤْلُؤَۃَ رَھْطٌ مِنْ	ابو لؤلؤ کو قریش کے ایک گروہ نے
قُرَیْشٍ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَوْفٍ	قابو کر لیا جن میں عبداللہ بن عوف زہری،
اِلزُّھْرِیُّ وَ ھَاشِمُ ابْنُ	ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص اور ایک شخص
عُتْبَۃَ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَرَجُلٌ	بنی سہم میں سے تھا۔ عبداللہ بن عوف
مِنْ بَنِیْ سَھْمٍ فَطَرَحَ عَلَیْہِ	نے اپنی چادر اس پر ڈال دی وہ اس
عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَوْفٍ خَمِیْصَۃً	میں الجھ گیا۔ جب اس نے محسوس کیا کہ
کَانَتْ عَلَیْہِ فَانْتَحَرَ بِالْخَنْجَرِ	میں محصور ہو گیا ہوں۔ تو اپنے خنجر سے
حِیْنَ اُخِذَ (الطبقات لابن سعد ج ۳ ص ۲۴)	خودکشی کر لی،

حضرت عمرؓ کو زخمی حالت میں اٹھا کر اُن کی رہائش گاہ پر لایا گیا۔ آپ نے مکان پہنچ کر سب سے پہلے دریافت فرمایا کہ میرا قاتل کون ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ فیروز مجوسی! آپ یہ سن کر خوش ہوئے فرمایا کہ الحمدللہ میرا قاتل مسلمان نہیں ہے، طبیب بلایا گیا اس نے نبیذ پلائی وہ زخموں کی راہ سے باہر نکل گئی۔ پھر دوبارہ پلایا وہ بھی اسی طرح خارج ہو گیا یہ حال دیکھ کر صحابہ کرام افسردہ اور مایوس ہو گئے۔ اور سمجھ گئے کہ آپ جانبر نہ ہو سکیں گے۔

جادۂ زیست تو ہے ایک ہی لیکن اُس سے
کتنے ہنستے ہوئے اور کتنے پریشاں گزرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو نماز ادا نہیں کرتا اُس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

آخری وقت کا اعلان

حضرت عمرؓ کشمکشِ موت وحیات میں خود بھی نماز ادا فرماتے ہیں۔ اور اعلان فرماتے ہیں اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں جس نے نماز ترک کر دی ــــ جیسا کہ امام ابن کثیر البدایہ میں رقمطراز ہیں۔

فَجَعَلَ يُفِيقُ ثُمَّ يُغْمٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يَذْكُرُوْنَهُ بِالصَّلٰوةِ فَيُفِيقُ وَيَقُوْلُ نَعَمْ وَلَا حَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَهَا ثُمَّ صَلّٰى فِي الْوَقْتِ۔ (البدایہ ج ۷ ص ۱۳۷)

آپ کبھی بے ہوش ہو جاتے تو کبھی ہوش میں آجاتے۔ آپ کو ذرا ہوش آیا۔ تو صحابہؓ نے نماز یاد دلائی فرمایا ہاں! جس نے نماز ترک کر دی اس کا اسلام میں کچھ بھی حصہ نہیں، چنانچہ آپ نے اسی کربناک حالت میں اسی وقت نماز ادا فرمائی

کوئی گدا ہو میر ہو سلطانِ وقت ہو عاجز نہیں کسی کو بریت نماز سے

فَلَمَّا ظَنَّ اَنَّهُ الْمَوْتُ جب آپ کو یقین ہو گیا کہ اب میری موت کا وقت قریب ہے

آپ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ کو اپنے پاس بلایا قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اُنْظُرْ كَمْ عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ قَالَ فَحَسَبَهُ فَوَجَدَهُ سِتَّةً وَثَمَانِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنْ وَفٰى لَهَا مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهَا عَنِّيْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَاِنْ لَمْ تَفِ اَمْوَالُهُمْ فَاسْأَلْ فِيْهَا بَنِيْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَاِنْ لَمْ تَفِ مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَاسْأَلْ فِيْهَا قُرَيْشًا وَلَا تَعْدُهُمْ اِلٰى غَيْرِهِمْ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِذْهَبْ اِلٰى عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقُلْ لَهَا يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلَامَ وَلَا تَقُلْ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنِّيْ لَسْتُ لَهُمُ الْيَوْمَ بِاَمِيْرٍ۔ يَقُوْلُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَأْذَنِيْنَ لَهُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ؟
فَأَتَاهَا ابْنُ عُمَرَ فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَقَالَتْ: قَدْ وَاللهِ كُنْتُ أُرِيْدُهُ لِنَفْسِيْ وَلَأُوْثِرَنَّهُ بِهِ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِيْ، فَلَمَّا جَاءَ قِيْلَ هٰذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ: ارْفَعَانِيْ، فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ فَقَالَ: مَا لَدَيْكَ؟ فَقَالَ: أَذِنَتْ لَكَ، قَالَ عُمَرُ: مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَضْجَعِ يَا عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ انْظُرْ إِذَا أَنَا مِتُّ فَاحْمِلْنِيْ عَلَى سَرِيْرِيْ ثُمَّ قِفْ بِيْ عَلَى الْبَابِ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِيْ فَأَدْخِلْنِيْ وَإِنْ لَمْ تَأْذَنْ فَادْفِنِّيْ فِيْ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَمَّا حُمِلَ فَكَأَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيْبَةٌ إِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ فَأَذِنَتْ لَهُ فَدُفِنَ رَحِمَهُ اللهُ حَيْثُ أَكْرَمَهُ اللهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ۔ (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۳۳۸)

فرمایا عبداللہ! دیکھو مجھ پر کس قدر قرض ہے؟ حساب لگا کر بتایا کہ چھیاسی ہزار درہم، فرمایا اے عبداللہ اگر یہ قرض آلِ عمر ادا کر سکے تو ان کے اموال سے ادا کر دو، اور اگر ان کے اموال سے پورا نہ ہو، تو پھر عدی بن کعب کے خاندان سے حاصل کر کے ادا کر دیا جائے، اگر پھر بھی ادا نہ ہو، تو قریش سے طلب کیا جائے۔ قریش کے علاوہ اور کسی سے سوال نہ کیا جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن ہونے کی تمنا تصفیۂ قرض کے بعد فرمایا عبداللہ! تم فوراً اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں جاؤ اور اُن سے کہو کہ عمرؓ نے آپ کو سلام عرض کیا ہے یہ نہ کہنا کہ امیر المومنین نے سلام کہا ہے کیونکہ آج میں اُن کا امیر نہیں ہوں اور کہنا کہ عمر کی خواہش ہے۔ کہ آپ اُسے اُن کے دو ساتھیوں (حضرت محمد رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے پہلو میں دفن ہونے کی اجازت مرحمت فرما دیں، چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ تو دیکھا کہ آپ بیٹھی رو رہی ہیں۔ سلام عرض کیا۔ اور پھر کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ سے اپنے دو رفیقوں کے پاس (یعنی حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا میں) دفن ہونے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پیغام سُن کر) فرمایا کہ خدا کی قسم میں یہ مقامِ مقدس اپنے لیے چاہتی تھی، لیکن میں آج اپنے نفس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ترجیح دیتی ہوں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا پیغام لے کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد کے پاس آئے۔ تو قریب بیٹھے ہوئے لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کے بیٹے عبداللہ آگئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اُٹھا کر بٹھا دو، چنانچہ ایک شخص نے آپ کو اپنے سینے سے لگا کر بٹھا لیا۔ پھر آپ نے اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا خبر لائے ہو؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی ہے (آپ کی خواہش کی تکمیل ہو گئی ہے) یہ خوشخبری سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، اس جگہ دفن ہونے سے زیادہ میرے نزدیک کوئی چیز اہم نہ تھی، پھر فرمایا، بیٹے عبداللہ! خیال رکھنا جب میں فوت ہو جاؤں تو میری چارپائی اٹھا کر (حضرت عائشہ کے دروازے پر لے جانا) اور دوبارہ پھر عرض کرنا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ سے اجازت طلب کر رہا ہے۔ اگر وہ میرے لیے اجازت دے دیں تو مجھے اندر (روضۂ رسول میں دفن کرنے کے لیے) داخل کر دیں اور اگر وہ اجازت نہ دیں تو پھر مجھے عام مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیں۔ یہ اس لیے فرمایا کہ شاید خلافت کے رعب کے سبب انہوں نے اجازت دے دی ہو اس لیے اپنے صاحبزادے کو وصیت فرمائی کہ مرنے کے بعد ایک مرتبہ پھر اجازت لی جائے اگر اذن ہو تو خیر ورنہ عام مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا اس طرح وفات کے بعد بھی فاروقِ اعظم نے ورع و تقویٰ کا بدیع المثال نمونہ پیش کیا، رضی اللہ عنہ، پھر جس وقت آپ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ وہ وقت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ دن مسلمانوں کے لیے نہایت کربناک اور درد انگیز تھا، (جنازہ حضرت عائشہ رض کے دروازے پر پہنچا تو آپ نے حسب وعدہ) اجازت عطا فرمائی اور حضرت عمر رض کو اُس مکرم و معزز جگہ سُلا دیا گیا جہاں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رض محوِ استراحت ہیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

خوشا قسمت ملی فاروق رض کو وہ جائے رحلت
جہاں اللہ کے محبوب محوِ استراحت ہیں

میرا چہرہ زمین پر رکھ دو

آخر وقت آخری کلمات

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ اَنَا اٰخِرُكُمْ عَهْدًا بِعُمَرَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَرَاْسُهٗ فِیْ حِجْرِ ابْنِهٖ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَهٗ ضَعْ خَدِّیْ بِالْاَرْضِ قَالَ فَهَلْ فَخِذِیْ وَالْاَرْضُ اِلَّا سَوَآءٌ، قَالَ ضَعْ خَدِّیْ بِالْاَرْضِ لَا اُمَّ لَكَ فِی الثَّانِيَةِ اَوْ فِی الثَّالِثَةِ ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ، وَيْلِیْ وَوَيْلُ اُمِّیْ اِنْ

حضرت عثمان بن عفان فرماتے ہیں میں آخری وقت حضرت عمر رض کے پاس تھا۔ میں جب آپ کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ آپ کا سر آپ کے بیٹے عبداللہ کی آغوش میں ہے۔ حضرت عمر رض اُس وقت فرما رہے تھے۔ میرا چہرہ زمین پر رکھ دو۔ آپ کے بیٹے عبداللہ نے کہا میری ران اور زمین یکساں ہی تو ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا تمہاری ماں نہ ہوتی۔ میرا چہرہ زمین پر رکھ دو۔ یہ بات دو یا تین مرتبہ فرمائی پھر اپنے دونوں پاؤں آپس میں ملا لیے میں نے اُس وقت سُنا فرما رہے تھے، ہائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَمْ يَغْفِرِ اللّٰهُ لِيْ حَتّٰى فَاضَتْ نَفْسُهٗ۔	افسوس ہائے افسوس میری ماں اگر اللہ تعالیٰ نے میری بخشش نہ فرمائی تو اسکا حالت میں آپ کی رُوح پرواز کر گئی۔
(طبقات ابنِ سعد ج ۳ ص۳۶۰)	

عمر شریف

قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ طُعِنَ عُمَرُ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ لِاَرْبَعِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ وَدُفِنَ يَوْمَ الْاَحَدِ صَبِيْحَةَ هِلَالِ الْمُحَرَّمِ، قَالَ مُعَاوِيَةُ، كَانَ عُمَرُ ابْنَ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ۔	سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے آپ کو بدھ کے دن زخمی کیا گیا ماہِ ذی الحجہ کے اختتام میں چار راتیں باقی اور ۲۳ھ ہجری تھا۔ آپ کو اتوار کی صبح دفن کیا گیا اس وقت محرم ۲۴ھ ہجری کا چاند طلوع ہو چکا تھا حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی عمر اُس وقت تریسٹھ (۶۳) سال تھی۔
وَعَنِ الشَّعْبِیِّ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّ سِتِّيْنَ وَ اَنَّ عُمَرَ قُبِضَ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ۔	حضرت شعبیؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوئی تو اس وقت آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی اسی طرح حضرت عمرؓ نے بھی تریسٹھ برس کی عمر میں رحلت فرمائی۔
(صفة الصفوة ج ۱ ص ۲۹۱)	

حضرت عمرؓ کی نمازِ جنازہ حضرت صہیبؓ نے پڑھائی

تاریخ طبری کی روایت

حضرت عمر بدھ کی رات فوت ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُوُفِّيَ لَيْلَةَ الْاَرْبِعَاءِ لِثَلَاثِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ قَالَ نَخْرُجُوا بِهٖ بُكْرَةَ يَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ فَدُفِنَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ قَالَ وَتَقَدَّمَ صُهَيْبٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ (...)

اس وقت ماہ ذی الحجہ کی تین راتیں باقی تھیں اور ۲۳ھ ہجری تھا۔ لوگ آپ کا جنازہ بدھ کے دن صبح کے وقت اٹھا کر نکلے اور حضرت عائشہ کے حجرے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رض کے قریب دفن کر دیے گئے۔ نمازِ جنازہ حضرت صہیبؓ نے پڑھائی۔

اوصافِ حمیدہ ان کا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب کعب پر جا کر مل جاتا ہے، اس پر سب کا اجماع ہے۔ کہ سب سے پہلے امیرالمومنین آپ ہی کہلائے، کثرتِ علم، وفورِ دانش، تقویٰ و تواضع اور زہد و قناعت، حق گوئی و حق پرستی، عدل و انصاف اور مسلمانوں پر لطف و کرم، اتباعِ سنت میں آپ درجۂ ممتاز رکھتے تھے۔ آپ کے دستر خوان پر ایک وقت دو سالن نہیں ہوتے تھے، حفصہ رض نے آپ کی طرف ٹھنڈا شوربا بڑھایا اور اس کے اوپر روغنِ زیتون ڈال دیا۔ تو فرمایا کہ ایک برتن دو سالن، لہٰذا میں نہیں کھاؤں گا۔ ایک مرتبہ لوگوں نے دیکھا کہ ان کے کرتہ میں چودہ پیوند ہیں۔ ان کے تہبند میں چمڑے کا ایک پیوند تھا، ان کی دعا تھی کہ اے اللہ تو مجھے شہادت نصیب فرما اور اپنے حبیبِ پاک کے شہر میں وفات عطا فرما، چنانچہ آپ کی یہ دعا قبول ہوئی آپ کو شرفِ شہادت بھی ملا اور سیدِ کونین کے شہر میں وفات ہوئی۔ بلکہ مزید برآں کہ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلو میں آسودۂ خاک ہوئے جب مسلمانوں کو کوئی واقعہ پیش آتا تو اس کے اہتمام میں آپ جان پر کھیل جاتے تھے، اور قصابوں کی منڈی میں دُرّہ لیے ہوئے جایا کرتے، اور جس کو متواتر دو روز گوشت خریدتے دیکھتے۔ اس کو دُرّہ مارتے، اور فرماتے کہ اپنے ہمسایوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزیزوں کے لیے اپنے پیٹ کو تھوڑی تکلیف کیوں نہیں دیتا۔ ایک دن نمازِ جمعہ میں تاخیر سے تشریف لائے لوگوں سے معذرت کی، فرمایا کہ میرے پاس ایک ہی قمیص ہے۔ اُسے دھوتے اور سکھانے میں دیر ہو گئی، فرمایا کرتے جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کی مرضی کے خلاف نہیں کرتا، زمانۂ خلافت میں مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ حج کے لیے تشریف لے گئے تو راستے میں آتے جاتے کہیں خیمہ نصب نہیں ہوا۔ جہاں کہیں قیام فرماتے، تو کمبل بچھا دیا جاتا اس پر آرام فرماتے، دھوپ ہوتی تو کسی درخت پر کوئی کپڑا ڈال دیا جاتا اس کے سائے میں وقت گزار لیتے۔

عام الرمادر جو قحط کا سال تھا ۱۸ھ ہجری میں نہایت سخت کال اور خشک سالی واقع ہوئی تھی اور ہوا باریک خاک اڑا کر لاتی تھی جو رماد یعنی راکھ کے مشابہ ہوتی تھی اسی لیے اس سال کو عام الرماد یعنی سالِ خاکستر کہتے ہیں) میں اپنا پیٹ کاٹ کر لوگوں کو فائدہ پہنچانا چاہتے تھے مسلسل زیتون کا تیل کھاتے کھاتے آپ کا رنگ گندمی ہو گیا تھا۔ گوشت، گھی اور دودھ کھانا چھوڑ دیا اور قسم کھالی کہ جب تک قحط سالی دور نہیں ہو گی اور سامان سستا نہ ہو گا، میں روغنِ زیتون کے سوا کوئی چیز نہیں کھاؤں گا یہ قحط چھ مہینے رہا۔ آپ گھروں کا چکر لگاتے اور فرماتے پھرا کرتے تھے کہ جو محتاج ہو وہ ہمارے پاس آئے، اور دعا کیا کرتے کہ اے اللہ میرے عہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ہلاک نہ کرنا، کثرتِ گریہ سے اُن کے چہرے پر دو کالی دھاریاں پڑ گئی تھیں آیاتِ عذاب پڑھتے ہوئے شدتِ خوف سے بے اختیار رو پڑتے آخرت کے خوف سے یہ حال تھا۔ کہ فرمایا کرتے۔ کاش میں پیدا نہ ہوتا۔ کاش میں تنکا ہوتا۔ کاش میں دنبہ ہوتا جو ذبح کر کے بھون کر کھا لیا جاتا۔ کاش میں بھولا بسرا ہو جاتا۔ وفات کے قریب اپنے بیٹے عبداللہ سے فرمایا کہ بیٹے میرا چہرہ زمین پر رکھ دو۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا سر میری ران پر ہے۔ زمین پر کیوں رکھ دوں؟ آپ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر دو مرتبہ یہی فرمایا میرا سر زمین پر رکھ دو اگر میرے پروردگار نے مجھ پر رحم فرمایا تو میں خوش نصیب ہوں، آٹے کے بورے اپنی پشت پر لاد کر یتیموں اور بیواؤں کے گھروں پر پہنچاتے۔ اگر کوئی شخص کہتا کہ لایئے میں لے چلوں تو فرماتے کہ قیامت کے دن میرے گناہوں کا بوجھ کون اٹھائے گا؟ وسطِ شب میں نماز پڑھنے کے عادی تھے۔

(الطبقات الکبریٰ للشعرانی اردو صفحہ ۴۷، ۴۸)

خوفِ خدا خشیتِ الٰہی علم و یقین کا ثمرہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔
اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر ۲۸)

اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت کا علم اور آخرت پر غیر متزلزل یقین کا نتیجہ تھا کہ حضرت عمرؓ خوفِ خدا سے اس قدر گریہ کناں رہتے کہ چہرۂ مبارک پر سیلِ اشک کی مسلسل روانی سے آنکھوں کے نیچے نمایاں نشان پڑ گئے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى قَالَ كَانَ فِيْ وَجْهِ عُمَرَ رض خَطَّانِ اَسْوَدَانِ مِنَ الْبُكَآءِ۔ (صفۃ الصفوۃ ج ۱ ص ۲۸۶)

عبد اللہ بن عیسیٰ کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ کے چہرے پر اُن کے رونے کے سبب (آنکھوں کے نیچے) دو سیاہ دھاریاں پڑ گئی تھیں۔

حضرت مسور بن مخرمہؓ فرماتے ہیں، کہ تقویٰ، خوفِ خدا، تواضع اور سادگی سیکھنے کے لیے ہم حضرت عمرؓ کے ساتھ رہنے کی کوشش کرتے تھے۔ آپ خلوص، انقطاع الی اللہ، لذائذِ دنیا سے اجتناب، حق پرستی۔ راست گوئی، حفظِ لسان، حفظِ بیان، جملہ محامد و محاسن کی مجسم تصویر تھے۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّا لَنَجِدُ وَيْلٌ

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ کہ کعب احبار نے حضرت عمرؓ سے کہا ہم دنیا کے بادشاہ کے لیے آسمان کے بادشاہ کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَمَلِكُ الْاَرْضِ مِنْ مَلِكِ السَّمَآءِ فَقَالَ عُمَرُ، اِلَّا مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهٗ فَقَالَ كَعْبٌ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا فِی التَّوْرَاتِ لَتَابِعَتُهَا فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا۔

(کنز جلد ۱۲ ص ۵۷۵)

سے (سخت محاسبہ کا خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ مگر جو اپنے نفس کا خود محاسبہ کرے اس کو کیا وہ بھی خطرہ میں ہے! کعب نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تورات میں اس آیت کے بعد یہی آیت ہے: پھر حضرت عمرؓ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں گر گئے۔

کر لیا جس نے خود حساب اپنا
اُس کا پھر احتساب کیا ہو گا

محاسبۂ نفس

تو اللہ سے ڈر جا ورنہ اس کے عذاب کے لیے تیار ہو جا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمًا وَخَرَجْتُ مَعَهٗ حَتّٰی دَخَلَ حَائِطًا فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ وَبَيْنِیْ وَبَيْنَهٗ جِدَارٌ وَهُوَ فِیْ جَوْفِ الْحَائِطِ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاللّٰهِ لَتَتَّقِيَنَّ اللّٰهَ اَوْ لَيُعَذِّبَنَّكَ۔

(کنز ج ۱۲ ص ۶۱۸)

حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک دن میں حضرت عمرؓ کے ساتھ ایک باغ میں داخل ہوا، وہاں ہم ایک ایسے مقام پر پہنچے کہ ہمارے درمیان ایک دیوار آگئی۔ دیوار کے دوسری طرف سے میں نے سنا کہ امیر المومنین حضرت عمرؓ اپنے آپ سے اس طرح مخاطب ہیں۔ اے عمرؓ تو اللہ سے ڈر جا ورنہ وہ تجھے عذاب میں گرفتار کرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی آسمان سے پکارے، اے لوگو! تم سب کے سب جنت میں داخل ہونے والے ہو۔ مگر ایک شخص داخل نہیں ہوگا تو مجھے ڈر ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ اور اگر کوئی آسمان سے منادی کرے۔ کہ اے لوگو! تم سب کے سب جہنم میں جانے والے ہو مگر ایک شخص بچے گا تو مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ (کنز ج ۱۲ ص ۶۲۰)

اے عمر! دوسرے کی موت تیرے لیے نصیحت ہے

حضرت عمرؓ کی اپنی انگوٹھی میں یہ کلمہ لکھا ہوا تھا تاکہ انہیں ہر لمحہ موت کا تصور رہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَوَكِّلِ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ خَاتَمَ عُمَرَ نَقْشُهٗ "كَفٰى بِالْمَوْتِ وَاعِظًا يَا عُمَرُ". (کنز ج ۱۵ ص ۵۸۵)

حضرت محمد بن متوکل بیان کرتے ہیں مجھے یہ خبر ملی ہے کہ حضرت عمرؓ کی انگوٹھی پر لکھا ہوا تھا۔ اے عمر! موت مکمل وعظ ہے۔

کسی کی موت کو دیکھیں نصیحت چاہنے والے کسی کی موت سے کہ تمہیں کوئی نصیحت ہے

تلاوت قرآن سے غصہ فرد ہو جاتا ہے

عَنْ اَسْلَمَ قَالَ قَالَ بِلَالٌ يَا اَسْلَمُ كَيْفَ تَجِدُوْنَ عُمَرَ! فَقُلْتُ خَيْرَ النَّاسِ اِلَّا اَنَّهٗ اِذَا غَضِبَ فَهُوَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ بِلَالٌ لَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ اِذَا غَضِبَ قَرَأْتُ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنَ حَتّٰى يَذْهَبَ غَضَبُهٗ

حضرت بلالؓ نے حضرت اسلمؓ سے پوچھا آپ حضرت عمرؓ کو کیسا پاتے ہیں! اسلمؓ نے جواب دیا وہ لوگوں میں بہت اچھے ہیں۔ لیکن جب غضبناک ہوتے ہیں تو اس وقت بہت عظیم معاملہ بن جاتا ہے حضرت بلالؓ نے فرمایا میں جس وقت آپ کے پاس ہوتا ہوں اور آپ کو غصہ آتا ہے تو میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کنز ج ۱۲ ص ۴۴۶)

قرآن پڑھنا شروع کر دیتا ہوں آپ کا غصہ فرو ہو جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا رَأَيْتُ عُمَرَ غَضِبَ قَطُّ فَذُكِرَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ اَوْ خُوِّفَ اَوْ قَرَأَ عِنْدَهٗ اِنْسَانٌ اٰيَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا وَقَفَ عَمَّا كَانَ يُرِيْدُ۔

(ابن سعد ج ۳ ص ۳۲۹)

عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ کسی معاملہ میں جب بھی حضرت عمرؓ کو طیش آیا اور کسی نے ان کے پاس اللہ کا ذکر کیا۔ یا انہیں (اللہ سے) ڈرایا گیا۔ یا کسی آدمی نے اُس وقت قرآن سے کوئی آیت تلاوت کر دی۔ بس اسی وقت آپ رک جاتے آپ کا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا

حضرت اسلمؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ زمانۂ خلافت میں حسبِ معمول ایک رات مدینہ منورہ کی گلیوں میں (اپنی رعیت کے حالات معلوم کرنے کے لیے) گشت فرما رہے تھے۔ دیکھا کہ ایک مکان میں ایک عورت بیٹھی چولہے پر ہنڈیا میں کچھ پکا رہی ہے اور اس کے ارد گرد چھوٹے چھوٹے بچے بیٹھے رو رہے ہیں۔ آپ نے دروازے سے قریب ہو کر پوچھا يَا اَمَةَ اللّٰهِ مَا بُكَاءُ هٰؤُلَاءِ الصِّبْيَانِ اے اللہ کی بندی یہ بچے کیوں رو رہے ہیں قَالَتْ بُكَاؤُهُمْ مِّنَ الْجُوْعِ کہنے لگی یہ بھوک کے سبب رو رہے ہیں۔ آپ نے پوچھا یہ پتیلی میں کیا تیار کر رہی ہو کہنے لگی اس میں پانی ڈال رکھا ہے بچوں کو بہلا رہی ہوں تاکہ یہ سمجھیں ہمارے لیے کھانا تیار ہو رہا ہے۔ اور بالآخر یہ اسی حالت میں سو جائیں۔ حضرت عمرؓ یہ قصہ سن کر رو پڑے۔ اور واپس آکر دار الصدقہ سے ایک تھیلی میں کچھ آٹا۔ چربی، گھی، کھجوریں کپڑے اور کچھ درہم لیے یہاں تک کہ وہ تھیلی پُر ہو گئی۔ اسلمؓ سے فرمایا۔ اس تھیلی کو میری پیٹھ پر لاد دو۔ اسلمؓ کہتے ہیں یا امیر المومنین یہ تھیلی میں آپ کی پیٹھ پر لادوں! یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ بلکہ اسے میں اپنی پیٹھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر اٹھا کر لے جاؤں گا۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا یَا اَسْلَمُ اَنَا اَحْمِلُهٗ لِاَنِّیْ اَنَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ اے اسلم اسے میں خود اٹھاؤں گا اس لیے کہ ان بچوں کے بارے میں آخرت میں مجھ سے سوال کیا جائے گا۔ فَحَمَلَهٗ حَتّٰی اَتٰی بِهٖ مَنْزِلَ الْمَرْاَةِ چنانچہ آپ نے اس اس تھیلی کو خود اپنی پشت پر اٹھایا اور اس عورت کے مکان پر تشریف لے آئے۔ فَاَخَذَ الْقِدْرَ فَجَعَلَ فِیْهَا دَقِیْقًا وَّشَیْئًا مِّنْ شَحْمٍ وَّتَمْرٍ وَّجَعَلَ یُحَرِّکُهٗ بِیَدِهٖ وَیَنْفُخُ تَحْتَ الْقِدْرِ فَرَاَیْتُ الدُّخَانَ یَخْرُجُ مِنْ خَلَالِ لِحْیَتِهٖ حَتّٰی اَطْبَخَ لَهُمْ ثُمَّ جَعَلَ یَغْرِفُ بِیَدِهٖ وَیُطْعِمُهُمْ حَتّٰی شَبِعُوْا پھر آپ نے ہنڈیا اٹھائی اور اس میں کچھ آٹا اور کچھ چربی اور کچھ کھجوریں ڈالیں اور اپنے ہاتھ سے کھانا تیار کرنے لگے اور میں نے دیکھا کہ آپ ہنڈیا کے نیچے پھونکیں مار رہے تھے اور دھواں آپ کی ڈاڑھی میں داخل ہو کر نکل رہا تھا۔ کھانا تیار ہونے پر آپ نے بچوں کو اپنے ہاتھ سے کھلایا جب وہ سیر ہو چکے اور ہنستے، کھیلنے لگ گئے تب آپ وہاں سے واپس تشریف لائے۔ (کنز ج ۱۲ ص ۶۴۸ - ۶۴۹)

حضرت عمرؓ اپنے اہل و عیال کو آخری رات نمازِ تہجد کیلئے اٹھاتے ہیں

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ حَتّٰی اِذَا کَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ اَیْقَظَ اَهْلَهٗ لِلصَّلٰوةِ یَقُوْلُ لَهُمْ اَلصَّلٰوةَ، اَلصَّلٰوةَ، ثُمَّ

حضرت اسلمؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رات کو نماز (تہجد) پڑھتے جتنا اللہ کو منظور ہوتا۔ پھر جب اخیر رات ہوتی تو اپنے گھر والوں کو جگاتے نماز کے لیے، اور ان سے فرماتے نماز نماز، پھر یہ آیت تلاوت فرماتے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَتْلُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ، وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى (طٰہٰ ۱۳۲) (موطا امام مالک ما جاء فی صلوٰۃ اللیل)	حکم کر اپنے گھر والوں کو نماز کا، اور اس پر صبر کر، ہم تجھ سے رزق نہیں مانگتے۔ بلکہ ہم تمہیں کھلاتے ہیں۔ اور عاقبت کی بہتری پرہیزگاری سے ہے۔

قبر و قیامت میں پیش آنے والے خطرناک معاملات کے خوف کا نتیجہ تھا کہ حضرت عمرؓ اپنے اہل و عیال کو آخری رات نمازِ تہجد کے لیے شفقتاً اٹھاتے اس لیے کہ نمازِ تہجد گناہوں سے حفاظت، قربِ الٰہی کا ذریعہ اور ظلمتِ قبر میں باعثِ تنویر ہے نماز میں عموماً ایسی سورتیں پڑھتے جن میں قیامت کا ذکر یا خدا کی عظمت و جلال کا بیان ہوتا۔ اور اس قدر متاثر ہوتے کہ روتے روتے ہچکی بندھ جاتی۔ حضرت عبداللہ بن شدادؓ کا بیان ہے۔ کہ میں باوجودیکہ آخری صف میں ہوتا تھا لیکن حضرت عمرؓ یہ آیت اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ (یوسف ۸۶) میں اپنے غم و الم کی شکایت بس اپنے اللہ ہی سے کر رہا ہوں ـــ پڑھ کر اس قدر زور سے روتے کہ میں رونے کی آواز سنتا تھا (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب اذا بکی الامام فی صلوٰۃ)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ ابْنِ الْهَادِ قَالَ سَمِعْتُ نَشِيْجَ عُمَرَ وَاَنَا فِيْ اٰخِرِ الصُّفُوْفِ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ يُوْسُفَ حِيْنَ بَلَغَ اِنَّمَا اَشْكُوْ بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ۔ یوسف ۸۶۔ (کنز العمال جلد ۱۲ ص ۶۲۰۔	حضرت عبداللہ بن شداد بن الہاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ کے رونے کی آواز آخری صف میں سنی جبکہ آپ نے صبح کی نماز میں سورۂ یوسف تلاوت فرمائی۔ اور اس آیت پر پہنچے۔ اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ یَقْرَأُ فِیْ خُطْبَتِهٖ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ حَتّٰی بَلَغَ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ ثُمَّ یَنْقَطِعُ۔ (کنز ج ۱۲ ص ۶۲۰)

حضرت حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے خطبۂ جمعہ میں اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ پڑھی جب آپ اس آیت پر پہنچے عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ ۔ ہر انسان کے سامنے آجائے گا جو اس نے آگے (آخرت میں) بھیجا ہوگا، (تو شدت غم سے) قرأت ختم کردی۔

حضرت امام حسنؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نماز پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝ مَالَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝ (طور ۷، ۸) آپ کے رب کا عذاب یقینی ہو کر رہنے والا ہے، اسے کوئی ٹال نہیں سکتا ..... تو بہت متأثر ہوئے اور روتے روتے آنکھیں سوج گئیں۔

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَرَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝ مَالَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝ فَرَبَا رَبْوَةً عِیْدَ مِنْهَا عِشْرِیْنَ یَوْمًا (کنز ج ۱۲ ص ۵۸۹)

حضرت حسنؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝ مَالَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝ (بیشک تیرے رب کا عذاب یقیناً ہو کر رہیگا اسے کوئی نہیں ٹال سکتا) شدت خوف سے روتے ہوئے آپ کا سانس اکھڑ گیا اور بیمار ہو گئے، بیس روز تک آپ کی عیادت ہوتی رہی،

اسی طرح ایک دفعہ اس آیت پر وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا (الفرقان) اور جب وہ اس میں تنگ جگہ ہاتھ پاؤں جکڑ کر ڈال دیئے جائیں گے تو وہاں موت کو پکاریں گے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قدر خضوع وخشوع طاری ہوا کہ اگر کوئی اُن کے حال سے ناواقف شخص دیکھ لیتا تو یہ سمجھتا کہ اسی حالت میں روح پرواز کر جائے گی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ رقتِ قلب اور عبرت پذیری کا یہ عالم تھا کہ ایک روز صبح کی نماز میں سورۂ یوسف شروع کی اور جب اس آیت پر پہنچے وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ (یوسف ۸۴) تو زاروقطار رونے لگے یہاں تک کہ قراءۃ ختم کرکے رکوع پر مجبور ہو گئے۔

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا عُمَرُ الْخَطَّابُ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَرَأَهَا حَتّٰى إِذَا بَلَغَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ بَكٰى حَتّٰى انْقَطَعَ فَرَكَعَ (کنز ج ۱۲ صفحہ ۵۸۹)

عبید بن عمیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی آپ نے سورۂ یوسف کی تلاوت شروع کی جس وقت یہاں پہنچے وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ تو بے اختیار رو پڑے اور اس قدر روئے کہ قرأت ختم کرکے مجبوراً رکوع میں چلے گئے۔

قیامت کے مؤاخذہ سے بہت ڈرتے تھے، اور ہر وقت اس کا خیال رہتا تھا صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابی سے کہا کہ تم کو یہ پسند ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام لائے، ہجرت کی، جہاد اور نیک اعمال کئے اس کے بدلہ میں دوزخ سے بچ جائیں۔ اور عذاب وثواب برابر ہو جائے، بولے خدا کی قسم نہیں، ہم نے آپ کے بعد بھی روزے رکھے، نمازیں پڑھیں، بہت سے نیک کام کئے۔ اور ہمارے ہاتھ پر بہت سے لوگ اسلام لائے۔ ہم کو اُن اعمال سے بڑی بڑی توقعات ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مجھے تو یہی غنیمت معلوم ہوتا ہے کہ ہم عذاب سے محفوظ ہو جائیں اور نیکی بدی برابر ہو جائے ـــــ ایک بار راستے میں پڑا ہوا ایک تنکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھا کر فرمانے لگے، کاش میں بھی خس وخاشاک ہوتا، کاش میں پیدا ہی نہ ہوتا۔ غرض حضرت عمرؓ کا دل ہر لحہ خوفِ خدا سے لرزاں و ترساں رہتا تھا، آپ فرماتے کہ اگر آسمان سے ندا آئے کہ ایک آدمی کے سوا تمام دنیا کے لوگ جنتی ہیں۔ تب بھی مؤاخذہ کا خوف زائل نہ ہوگا۔ شاید وہ بدقسمت میں ہی ہوں، (کنز العمال)

یہی صورت تھی بچنے کی حسابِ یوم محشر سے
بجائے آدمی کے میں خس وخاشاک ہو جاتا

کاش میں پیدا ہی نہ ہوتا۔ کاش میں ایک تنکا ہوتا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَوْ مَاتَ جَدْيٌ بِطَفِّ الْفُرَاتِ لَخَشِيْتُ اَنْ يُحَاسِبَ اللّٰهُ بِهٖ عُمَرَ۔

عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر بکری کا ایک بچہ فرات کے کنارے مر جائے تو میں ڈرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کا مؤاخذہ حضرت عمر سے کرے،

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَخَذَ تِبْنَةً مِّنَ الْاَرْضِ فَقَالَ لَيْتَنِيْ لَمْ اُخْلَقْ، لَيْتَ اُمِّيْ لَمْ تَلِدْنِيْ، لَيْتَنِيْ لَمْ اَكُنْ شَيْئًا، لَيْتَنِيْ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا (صفۃ الصفوۃ ج ۱ ص ۲۸۵)

عبد اللہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت عمر بن خطابؓ نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور فرمایا اے کاش میں پیدا نہ ہوتا۔ کاش میری ماں مجھے نہ جنتی۔ میں کوئی چیز نہ ہوتا۔ کاش میں بھولا بھلا دیا جاتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زہد وقناعت تمام برائیوں اور بداخلاقیوں کی بنیاد فانی دنیا کی فانی رونق پر فریفتگی اور حرص جاہ و مال ہے حضرت عمرؓ اس سے طبعاً گریزاں تھے یہاں تک کہ خود اُن کے ہمرتبہ معاصرین کو اعتراف تھا کہ وہ زہد وقناعت کے میدان میں سب سے پیش پیش ہیں۔ حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں، کہ قدامت اسلام اور ہجرت کے لحاظ سے بہت سے لوگوں کو حضرت عمرؓ پر فوقیت ہے۔ لیکن زہد وقناعت میں وہ سب سے برتر ہیں، صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت عمرؓ کو کچھ عطا فرمانا چاہتے تو وہ عرض کرتے۔ مجھ سے زیادہ حاجتمند لوگ موجود ہیں، جو اس عطیہ کے زیادہ مستحق ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے۔ کہ اسے لے لو پھر تمہیں اختیار ہے۔ اپنے پاس رکھو یا صدقہ کردو، انسان کو اگر بے طلب مل جائے تو لے لینا چاہیے۔ (ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب فی الاستعفاف)

حضرت عمرؓ کا جسم کبھی نرم اور ملائم کپڑے سے مس نہیں ہوا۔ بدن پر بارہ بارہ پیوند کا کرتہ، اور سر پر پھٹا ہوا عمامہ، اور پاؤں میں پھٹی ہوئی جوتیاں ہوتی تھیں۔

کمر کی چادر (تہمبند) میں بارہ پیوند

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ النَّاسَ وَهُوَ خَلِيفَةٌ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ فِيهِ اثْنَتَا عَشَرَةَ رُقْعَةً (صفۃ الصفوۃ ج ۱ ص ۲۸۴)

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت عمرؓ نے خطبہ دیا آپ کی چادر (تہبند) میں بارہ پیوند تھے اور اس وقت آپ خلیفہ یعنی امیر المومنین تھے۔

وَعَنْ أَنَسٍؓ قَالَ كَانَ بَيْنَ كَتِفَيْ عُمَرَ ثَلَاثُ رِقَاعٍ۔
کنز ج ۱۲ ص ۶۲۵

حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمرؓ کے قمیص میں، دونوں مونڈھوں کے درمیان تین پیوند لگے ہوئے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَامِلٍ لِعُمَرَ كَانَ عَلَى أَذْرِعَاتٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَإِذَا عَلَيْهِ قَمِيصٌ مِنْ كَرَابِيسٍ فَأَعْطَانِيهِ فَقَالَ اغْسِلْهُ وَارْقَعْهُ فَغَسَلْتُهُ وَرَقَعْتُهُ ثُمَّ قَطَعْتُ عَلَيْهِ قَمِيصًا قِبْطِيًّا فَأَتَيْتُهُ بِهِمَا فَقُلْتُ هٰذَا قَمِيصُكَ وَ هٰذَا قَمِيصٌ قَطَعْتُهُ عَلَيْهِ لِتَلْبِسَهُ فَمَسَّهُ فَوَجَدَهُ لَيِّنًا فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ، هٰذَا أَنْشَفُ لِلْعَرَقِ مِنْهُ۔

(کنز ج ۱۲ ص ۶۲۳)

حضرت عروہ جو حضرت عمرؓ کی طرف سے کھیتوں پر عامل مقرر تھے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ تشریف لائے انھوں نے سوت کا قمیص پہنا ہوا تھا۔ انھوں نے مجھے وہ قمیص دھونے اور پیوند لگانے کے لیے دیا۔ تو میں نے اسے دھو دیا اور پیوند لگا دیا۔ پھر میں نے ان کے لیے قبطی کپڑے کا قمیص بنایا اور دونوں ان کے پاس لے کر آیا۔ میں نے عرض کی یہ تو آپ کا سابقہ قمیص ہے لیکن یہ قمیص میں نے اس قمیص کے مطابق بنایا ہے۔ تاکہ آپ پہنیں۔ آپ نے اس کو ہاتھ لگایا تو نرم تھا فرمایا ہمیں اسی کی ضرورت نہیں۔ میرا یہ پہلا قمیص اس دوسرے قمیص کی نسبت زیادہ پسینہ جذب کرنے والا ہے۔

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے کہا، امیرالمومنین، اب اللہ تعالیٰ نے مرفہ الحال کر دیا ہے۔ بادشاہوں کے سفراء اور عرب کے وفود آتے رہتے ہیں، اس لیے آپ کو اپنے طرزِ معاشرت میں تغیر کرنا چاہیے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، افسوس تم دونوں امہات المومنین ہو کر دنیا طلبی کی ترغیب دیتی ہو، عائشہ! آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حالت کو بھول گئیں جبکہ آپ کے گھر میں صرف ایک کپڑا تھا جسے دن کو بچھاتے اور رات کو اوڑھتے تھے۔ حفصہؓ تمہیں یاد نہیں ہے۔ کہ ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرتبہ تم نے فراش کو دُہرا کر کے بچھا دیا تھا۔ اُس کی نرمی کے سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر سوتے رہے۔ بلال نے اذان دی تو آنکھ کھلی اُس وقت آپ نے فرمایا

یَاحَفْصَۃُ مَاذَا صَنَعْتِ ثَنَّیْتِ الْمِھَادَ حَتّٰی ذَھَبَ بِی النَّوْمُ اِلَی الصَّبَاحِ مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا وَ مَالِیْ تَغَلْتُمُوْنِی بَیْنَ الْفِرَاشِ۔

حفصہؓ! تم نے یہ کیا کیا کہ بچھونا دُہرا کر دیا میں صبح تک سوتا رہا، مجھے دنیا دی راحت سے کیا تعلق اور فرش کی نرمی کے سبب تم نے مجھے غافل کر دیا۔

عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اُتِیَ عُمَرُ بِلَحْمٍ فِیْہِ سَمْنٌ فَاَبٰی اَنْ یَّاْکُلَھُمَا وَ قَالَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا اُدُمٌ۔

کنز ۱۲/ ۶۲۶

حضرت احوص بن حکیم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے پاس گوشت لایا گیا اس میں گھی بھی تھا آپ نے بیک وقت دونوں چیزیں کھانے سے انکار کر دیا کہ یہ دونوں الگ الگ سالن ہے۔ (آپ ایک وقت ایک ہی سالن کھاتے تھے)

عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰی حَفْصَۃَ فَقَدَّمَتْ اِلَیْہِ مَرَقًا بَارِدًا وَخُبْزًا وَصَبَّتْ فِی الْمَرَقِ زَیْتًا فَقَالَ اُدْمَانِ فِیْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ لَا اَذُوْقُہٗ حَتّٰی اَلْقَی اللہَ۔

کنز ۱۲/ ۶۲۶

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت عمر حفصہ کے پاس تشریف لائے حفصہؓ نے روٹی اور ٹھنڈا شوربا پیش کیا پھر شوربے میں روغن زیتون ڈال دیا۔ یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا ایک برتن میں دو سالن جمع ہو گئے ہیں اب میں اس کا ذائقہ بھی نہیں چکھوں گا۔ یہاں تک کہ اللہ سے ملاقات کروں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ الْحَسَنِ رح اَنَّ عُمَرَ دَخَلَ عَلٰی رَجُلٍ فَاسْتَسْقَاہُ وَ ھُوَ عَطْشَانُ فَاَتَاہُ بِعَسَلٍ فَقَالَ مَا ھٰذَا؟ قَالَ عَسَلٌ قَالَ وَاللّٰہِ لَا یَکُوْنُ فِیْمَا اُحَاسَبُ بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

(کنز ج ۱۲ ص ۶۲۶)

حضرت حسن رح سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمر رض ایک شخص کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ اس وقت پیاس سے تھے اس سے پانی طلب کیا تو اس نے شہد پیش کیا آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں ایسی چیز استعمال نہیں کروں گا کہ قیامت کے دن مجھے اس کا حساب دینا پڑے،

پہنتے ہیں بہت اچھا نہ کھاتے ہیں بہت اچھا
ہے رہتا جن کے دل میں احتساب حشر کا کھٹکا!

حضرت عمر رض نے حضرت حفصہ رض کو رُلا دیا

جس طرح آنحضرت ﷺ اور ابوبکر رض نے زاہدانہ زندگی گزاری ہے میں بھی اسی طرح بسر کروں گا

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَتْ حَفْصَۃُ لِعُمَرَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَکْتَسَیْتُ ثَوْبًا ھُوَ اَلْیَنُ مِنْ ثَوْبِکَ وَاَکَلْتُ طَعَامًا ھُوَ اَطْیَبُ مِنْ طَعَامِکَ فَقَدْ وَسَّعَ اللّٰہُ مِنَ الرِّزْقِ وَاَکْثَرَ مِنَ الْخَیْرِ فَقَالَ اِنِّیْ سَاُخَاصِمُکِ اِلٰی نَفْسِکِ

حضرت مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) حضرت حفصہ رض نے حضرت فاروق سے کہا، اے امیر المومنین میں نے جو لباس پہنا ہوا ہے وہ آپ کے لباس سے زیادہ ملائم ہے، اور میں نے جو کھانا کھایا وہ آپ کے کھانے سے زیادہ اچھا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر رزق میں وسعت فرما دی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَمَا تَذْكُرِيْنَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْقَى مِنْ شِدَّةِ الْعَيْشِ وَ كَذٰلِكَ أَبُوْ بَكْرٍ؟ فَمَا زَالَ يُذَكِّرُهَا حَتّٰى أَبْكَاهَا، فَقَالَ لَهَا، أَمَا وَاللهِ لَأُشَارِكَنَّهُمَا فِيْ مِثْلِ عَيْشِهِمَا الشَّدِيْدِ لَعَلِّيْ أُدْرِكُ عَيْشَهُمَا الرَّخِيَّ۔

(رواہ احمد)

(کنز ج ۵ ص ۵۵۵)

اور بہت سا مال دے دیا ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں تمہیں اس کا جواب دیتا ہوں، (اے حفصہؓ) کیا تجھے وہ وقت یاد نہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف والی زندگی گزارا کرتے تھے اور اسی طرح حضرت ابوبکرؓ کی حالت تجھے یاد نہیں، آپ یہ بات بار بار فرماتے رہے کہ حضرت حفصہؓ اشکبار ہوگئیں، پھر آپ نے فرمایا اللہ کی قسم، میں اپنے دونوں (ساتھیوں) کی طرح تنگ حال زندگی بسر کروں گا تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے اُن کی طرح آخرت میں پُرمسرت زندگی عطا کر دے۔

حساب ہونے سے پہلے اپنا حساب خود کرلو

اقوالِ زریں

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ قَالَ عُمَرُ حَاسِبُوْا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوْا وَزِنُوْا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُوْزَنُوْا فَإِنَّهُ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ

ثابت بن حجاج سے روایت ہے کہ حضرت عمر فرمایا کرتے، تم حساب ہونے سے قبل اپنا حساب کرلو، اور وزن ہونے سے پہلے اپنا وزن کرلو۔ کل (قیامت کے دن)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِی الْحِسَابِ غَدًا أَنْ تُحَاسِبُوْا اَنْفُسَکُمُ الْیَوْمَ تَزَیَّنُوْا لِلْعَرْضِ الْاَکْبَرِ یَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰی مِنْکُمْ خَافِیَةٌ۔ (الحاقہ ۱۸)

(کتاب الزھد لابن حنبل ص ۲۰!)

حساب ہونے سے پہلے آج اپنا خود حساب کرنا زیادہ آسان ہے۔ (محشر میں) بڑی پیشی کے لیے اپنے آپ کو تیار کرلو، جس دن تم پیش کیے جاؤ گے تمہاری کوئی بات پوشیدہ نہیں رہے گی۔

جو زیادہ ہنستا ہے، اُس کا رُعب اُٹھ جاتا ہے

عَنِ الْاَحْنَفِ قَالَ قَالَ لِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَا اَحْنَفُ مَنْ کَثُرَ ضِحْکُهٗ قَلَّتْ هَیْبَتُهٗ وَمَنْ مَزَحَ اسْتُخِفَّ بِهٖ وَمَنْ اَکْثَرَ مِنْ شَیْءٍ عُرِفَ بِهٖ وَمَنْ کَثُرَ کَلَامُهٗ کَثُرَ سَقَطُهٗ وَمَنْ کَثُرَ سَقَطُهٗ قَلَّ حَیَاؤُهٗ وَمَنْ قَلَّ حَیَاؤُهٗ قَلَّ وَرَعُهٗ وَمَنْ قَلَّ وَرَعُهٗ مَاتَ قَلْبُهٗ۔

حضرت احنفؒ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا جو زیادہ ہنستا ہے۔ اُس کا رُعب کم ہو جاتا ہے۔ اور جو مذاق کرتا ہے۔ وہ اس کی وجہ سے ہلکا ہو جاتا ہے۔ جس میں جو وصف زیادہ ہوتا ہے وہ اسی سے پہچانا جاتا ہے، کوئی جس قدر کلام کرتا ہے اسی قدر اغلاط زیادہ کرتا ہے اور اس کی حیا کم ہو جاتی ہے، اور جس کی حیا کم ہو جاتی ہے اس کا تقویٰ کم ہو جاتا ہے، جس کا تقویٰ کم ہو جاتا ہے۔ اس کا دل مر جاتا ہے۔

رونا خوفِ خدا سے بہتر ہے
ہنسنا کثرت سے موت ہے دل کی (رعاجز)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاجر کے ساتھ میل جول نہ رکھ۔ وہ تجھے بھی فجور میں مبتلا کر دے گا

عَنْ وَدِيعَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ وَهُوَ يَعِظُ رَجُلًا لَا تَكَلَّمْ فِيمَا لَا يَعْنِيكَ وَاعْرِفْ عَدُوَّكَ وَاحْذَرْ صَدِيقَكَ إِلَّا الْأَمِينَ وَالْأَمِينُ مَنْ يَخْشَى اللّٰهَ وَلَا تَمْشِ مَعَ الْفَاجِرِ فَيُعَلِّمَكَ مِنْ فُجُورِهِ وَلَا تُطْلِعْهُ عَلَى سِرِّكَ وَلَا تُشَاوِرْ فِي أَمْرِكَ إِلَّا الَّذِينَ يَخْشَوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

(صفۃ الصفوۃ ج ۱ ص ۲۸۶-۲۸۷)

حضرت ودیعہ انصاری بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ ایک شخص کو نصیحت فرما رہے تھے کہ ایسا کلام نہ کر جس میں تجھے کچھ فائدہ نہیں، اور اپنے دشمن کو پہچان اور دوست سے احتیاط رکھ، مگر امین (کہ اس سے کچھ خطر نہیں) امین وہ ہے۔ جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ اور فاجر (اللہ کا نافرمان) سے میل جول نہ رکھ اس لیے کہ وہ اپنا فجور تجھے بھی سکھا دے گا (یعنی اللہ کی نافرمانی میں مبتلا کر دے گا) اور نہ اُسے اپنے بھید پر مطلع کر، اور نہ اپنے کسی کام میں اس سے مشورہ لے مگر وہ لوگ جو اللہ عز وجل سے ڈرتے ہیں (دوستی اور بھروسہ کے لائق وہی ہیں)

ایک فاجر سے مُحبت تیری
دونوں عالم میں ہے ذِلّت تیری (عاجز)

www.KitaboSunnat.com

خُطباتِ فاروقی

خطبات امیر المؤمنین خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ

ابن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا ۔ اپنے نفس سے محاسبہ کرتے رہو اس سے پہلے کہ تم سے حساب لیا جائے۔ اس لیے کہ تمہارے اپنے اعمال کے لیے خود اپنا محاسبہ تمہارا حساب آسان کر دے گا۔ اور اپنے آپ کو اس سے پہلے تول لو کہ جب تم تولے جاؤ گے۔ اور بڑی پیشی (اللہ کی عدالت) کے لیے تیاری کرو۔ جب تم بارگاہِ خداوندی میں کچھ اس طرح پیش کیے جاؤ گے کہ اللہ تعالیٰ پر تمہارا کوئی عمل مخفی نہ رہے گا۔ (کنز العمال جلد ۸ ص ۲۰۸)

حضرت سیفؓ بیان فرماتے ہیں۔ کہ آپ نے جابیہ میں ایک بلیغ اور طویل خطبہ دیا جس میں فرمایا۔ اے لوگو! اپنے باطن کی اصلاح کر لو۔ تمہارا ظاہر ٹھیک ہو جائے گا۔ تم آخرت کے لیے عمل کرو یہ تمہارے دنیا کے کاموں کے لیے کافی ہو جائے گا۔ اور تم جان لو کہ کسی شخص اور حضرت آدم علیہ السلام کے درمیان کوئی باپ زندہ نہیں رہا۔ اور نہ کسی انسان اور اللہ کے درمیان کوئی رشتہ داری ہے۔ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اسے جنّت کا راستہ مل جائے، اسے چاہیئے کہ جماعت کو لازم پکڑ لے۔ اس لیے کہ شیطان اکیلے کے ساتھ ہوتا ہے۔ البتہ دو سے (یعنی جماعت سے) دور ہوتا ہے۔ اور کوئی شخص کسی غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔ اس لیے کہ ان دو کے ساتھ تیسرا شیطان لگا ہوا ہے۔ اور جس شخص کو اس کا بھلا کام اچھا لگے اور برا کام اسے تکلیف دے تو وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن ہے۔

تاریخ ابن جریر میں ہے حضرت عمرؓ نے خطبہ دیا، اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد فرمایا۔ اے لوگو! بعض لالچ محتاجگی ہے اور بعض ناامیدی دولت، اور بیشک تم وہ چیز جمع کرتے ہو جس کو کھاتے نہیں۔ اور ان چیزوں کی امید کرتے ہو جن کو پاتے نہیں۔ اور تم اس حیاتِ ناپائیدار کے فریب میں مدت مقررہ تک مبتلا رہ سکتے ہو، اے لوگو! اپنی عاقبت سنوار لو۔ اپنے اعمال کی اصلاح کرلو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ جو تمہارا رب ہے ـــــــ اور اپنی عورتوں کو قباطی کپڑا نہ پہناؤ (یہ سفید باریک ململ کی قسم کا ہے) اگرچہ اس سے جسم صاف ظاہر نہیں ہوتا۔ لیکن یہ جسم کا وصف ضرور بیان کر دیتا ہے۔ اے لوگو! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں برابر سرابر نجات پا جاؤں۔ نہ اس (خلافت) سے میرے لیے نفع ہو اور نہ مجھے کوئی اس سے نقصان پہنچے شہید وہ ہے جس نے اپنے نفس کا محاسبہ کیا۔ تاریخ طبری ج ۲ ص ۲۸۲

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اپنے خطبہ میں بیان فرما رہے تھے تم میں سے وہ آدمی نجات پا گیا۔ جو خواہش اور غصہ اور لالچ سے محفوظ رہا۔ اور راست گوئی سے کام لیا۔ بیشک سچائی بھلائی کی طرف لے جانے والی ہے۔ اور جھوٹ بولنے والا آدمی فاجر ہے اور فاجر آدمی ضرور ہلاک ہو کر رہے گا۔ تم اپنے آپ کو فخر سے بچاؤ۔ اس انسان کے لیے فخر مناسب نہیں جو خاک سے پیدا کیا گیا اور خاک میں ہی مل جائے گا وہ آج اگر زندہ ہے تو کل مردہ ہوگا ہر روز کا عمل اسی روز کرلو۔ اور مظلوم کی بددعا سے بچو۔ اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو۔ (بیہقی)

حضرت ابن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ حضور رسالت مآب کا یہ ارشاد گرامی اپنے خطبہ میں دہرا رہے تھے کہ جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا۔ وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا (مسند احمد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سلیمان بن یسارؒ کہتے ہیں کہ قحط سالی کے زمانے میں جسے رماد کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ فرمایا اے لوگو! اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اس چیز میں اللہ پاک سے ڈرو۔ جو لوگوں پر تمہارے بارے میں پوشیدہ ہے۔ مراد اعمال باطن ہیں۔ (نیت وارادہ قلبی) بیشک مجھے تمہارے ساتھ آزمایا گیا ہے اور تمہیں میرے ساتھ آزمایا گیا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مجھ پر ہے تم پر نہیں یا تم پر ہے مجھ پر نہیں۔ یا ہم دونوں پر ہے۔ آؤ ہم سب مل کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کی اصلاح فرمائے اور ہم پر رحم فرمائے۔ اور اس قحط سالی کے عذاب کو ہم سے اٹھا لے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کو آج کے دن دیکھا گیا کہ وہ اپنے ہاتھوں کو اونچا کئے ہوئے تھے اور اللہ سے دعا کر رہے تھے اور لوگوں نے بھی اللہ سے دعا کی۔ تھوڑی دیر تک حضرت عمرؓ بھی روئے اور لوگ بھی روئے اس کے بعد ممبر سے اتر آئے (طبقات ابن سعد ج ۳)

حضرت دینوری سے روایت ہے۔ کہ سیدنا عمرؓ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ خبردار! لوگ تجھے تیرے نفس سے بے پروانہ کر دیں۔ اس لیے کہ تیرے عمل کا انجام تیری ہی طرف لوٹے گا۔ لوگوں کی طرف نہیں۔ اور اپنے شب و روز لہو و لعب یعنی غفلت میں ضائع نہ کر، اس لیے کہ تو جو بھی عمل کرتا ہے۔ وہ لکھا جارہا ہے۔ اور جب کوئی تجھ سے برائی ہو جائے تو فوراً نیکی بھی کر لے۔ میں کوئی کام بھی جلدی اور زیادہ ضروری نہیں سمجھتا جتنا کہ جدید نیکی کو سمجھتا ہوں جو کہ قدیم گناہ کے بعد کی جائے، (الاصابہ ج ۲ صـ۲۶۲)

حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے۔ جس سے تجھے تکلیف پہنچے اس سے الگ ہو جا۔ اور اچھے نیک آدمی کی قربت حاصل کر۔ اور بھلے دوست کو تو کم پائے گا۔ اور اپنے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کا مشورہ لیا کر۔ (کنز العمال ج ۸ صـ۲۰۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے آپ کو تہمت کے لیے پیش کیا اگر کوئی اس کے ساتھ بدگمانی کرے تو رنج نہیں ہونا چاہیئے۔ سچے بھائیوں کی رفاقت نہ چھوڑ اور اُن کی محافظت کر، آسانی کے وقت وہ تیری زینت ہوں گے۔ اور مُصیبت کے وقت وہ تیرے کام آئیں گے۔ تو سچائی کا دامن مضبوطی سے تھام لے۔ جو چیز ممکن نہیں اس کا سوال نہ کر۔ اس لیے کہ جو موجود ہے مشغلہ کے لیے وہی کافی ہے اس چیز سے جو نہیں ہے اور اس آدمی کے سامنے اپنی حاجت پیش نہ کر جو تیری کامیابی کو پسند نہیں کرتا۔ فجار و فساق کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا ترک کر دے اس لیے کہ اُن سے تُو بُرے کام سیکھے گا۔ جھوٹی قسموں کو معمولی نہ سمجھ اس لیے کہ ان کے سبب اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کر دیگا اور اپنے دشمن سے دور رہ، اور اپنے دوست سے ڈرتا رہ مگر امین یعنی دیانت دار دوست سے، امین وہی ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے، اور قبروں کے نزدیک خشوع اختیار کر اور عبادت کے وقت ذلت اختیار کر۔ اور معصیت کے وقت اللہ سے پناہ طلب کر۔ اور اپنے کام میں اُن لوگوں سے مشورہ حاصل کر جن کے دلوں میں اللہ کا خوف ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (فاطر ۲۸) — اللہ کے بندوں میں سے اللہ سے علماء ہی ڈرتے ہیں۔

احنف بن قیسؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مجھ سے فرمایا جو شخص زیادہ ہنستا ہے۔ اس کا وقار ختم ہو جاتا ہے اور اس کی ہیبت جاتی رہتی ہے، جس نے مذاق کیا اس کو ہلکا سمجھا گیا۔ اور جو کثرت سے کلام کرتا ہے۔ وہ لغزش بھی کثرت سے کرتا ہے، جو کثرت سے لغزش کرتا ہے، اس کی حیاء کم ہو جاتی ہے جس کی حیاء کم ہو جاتی ہے۔ اس کی پرہیزگاری میں کمی آجاتی ہے، جس کی پرہیزگاری کم ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا دل مُردہ ہو جاتا ہے (الہیثمی)

فاروقِ اعظم نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جو باطل کو مٹا دیتے ہیں اس طرح پر کہ باطل بات کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور حق کو زندہ کرتے ہیں اس کا تذکرہ کر کے اللہ کی طرف راغب ہیں تو لوگ اُن کی طرف راغب کئے گئے۔ وہ اللہ سے ڈرتے ہیں تو لوگ اُن سے ڈرتے ہیں۔ وہ یقین کے ساتھ وہ باتیں دیکھ لیتے ہیں جن کو انہوں نے آنکھوں سے نہیں دیکھا ہے۔ اور اس کو ایسی چیز کے ساتھ مربوط کر لیتے ہیں جس کو وہ بھولتے ہیں، اللہ کے ڈر نے انہیں ہر کام سے چھڑا لیا ہے پس اُن لوگوں نے ہر اُس چیز کو چھوڑ دیا جو ان سے کٹ جانے والی ہے، اُس چیز کے لیے جو ان کے لیے باقی رہنے والی ہے۔ زندگی اُن کے لیے نعمت ہے اور موت ان کے لیے کرامت ہے۔ حورِ عین اُن کی حلقہء زوجیت میں آ چکی ہے۔ اور ہمیشہ رہنے والے غلاموں (یعنی جنت کے غلمان) کو اپنا خادم بنا لیا ہے۔ (حلیۃ اولاالیاء ج ۱ ص ۵۵)

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم کتابوں کا مخزن بن جاؤ۔ اور علوم کا معدن! اور اللہ سے ہر دن کے رزق کا سوال ہر دن کر لیا کرو۔ اور فرمایا کہ توبہ کرنے والوں کے پاس بیٹھا کرو اس لیے کہ ان کے دل ہر چیز سے نرم ہیں۔ (حلیۃ ج ۱ ص۵۱)

حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے ڈر گیا وہ اللہ کی ناراضی سے بچ جائے گا اور جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے وہ جس (ناپسندیدہ) چیز کا ارادہ کرتا ہے۔ اسے ڈر کی وجہ سے نہیں کرتا۔ اور اگر قیامت کا دن نہ ہوتا تو جیسا تو دیکھ رہا ہے اس کے خلاف ہوتا۔ (کنز العمال ج ۸ ص۲۲۵)

خرائطی وغیرہ کی روایت میں ہے۔ کہ جس نے لوگوں کے لیے اپنے نفس سے بدلہ لیا وہ اپنے کام میں کامیاب ہوا۔ عبادت میں تواضع اختیار کرنا بھلائی سے زیادہ قریب ہے۔ بہ نسبت اُس عزت کے جو معصیت کے ذریعہ حاصل ہو۔ (کنز ج ۸ ص۲۲۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک سے روایت ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی ہے۔ کہ آدمی کا کرم اس کا تقویٰ ہے۔ اور آدمی کا دین اس کے لیے حسب اور اس کے لیے مروت ہے۔ اور بہادری بزدلی آدمیوں میں طبعی باتیں ہیں۔ لہٰذا بہادر آدمی ہر اس شخص کی جانب سے لڑتا ہے جس کو وہ جانتا ہے۔ اور جس کو نہیں جانتا ہے۔ اور بزدل آدمی اپنے ماں باپ کو بھی چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ حسب مال ہے، اور کرم تقویٰ ہے۔ تو فارسی اور عجمی اور نبطی سے زیادہ بھلا نہیں ہو سکتا مگر تقویٰ کے ذریعہ (کنز ج ۸ صفحہ ۲۳۵)

حضرت سفیان ثوری سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کو لکھا کہ فہم و دانائی کا سن و سال کی کمی و بیشی سے تعلق نہیں یہ اللہ کا عطیہ ہے جسے مناسب سمجھتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اپنے آپ کو تم کمینے کاموں اور برے اخلاق سے بچاؤ۔ (کنز ج ۸ صفحہ ۲۴۵)

حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہؓ کو لکھا امابعد! میں تجھ کو اللہ سے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو شخص اللہ سے ڈرا اللہ نے اس کی حفاظت فرمائی۔ اور جس نے اللہ پر بھروسہ کیا اللہ اس کے لیے کافی ہو گیا۔ اور جس نے اللہ کے ساتھ قرض کا معاملہ کیا (یعنی اس کی عبادت کی) اللہ اس کو جزا دے گا۔ اور جس نے شکر کیا اللہ اسے زیادہ دے گا۔ تقویٰ تمہاری زندگانی کا نصب العین ہونا چاہیئے۔ اور تمہارے اعمال کا ستون! اور تمہارے دل کے لیے اجالا۔ بیشک اس شخص کا عمل مقبول نہیں جس کے لیے نیت نہیں۔ اور اس شخص کے لیے مال نہیں جس کے لیے نرمی نہیں۔ اور اس شخص کے لیے نیا نہیں جس کے لیے پرانا نہیں۔ (اسے نئے کی کیا قدر جس نے پرانا پہنا ہی نہ ہو) (کنز ج ۸ صفحہ ۲۰۷)

جعفر بن زرقان بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے۔ کہ حضرت عمرؓ نے اپنے ماتحت عمال کی طرف لکھا۔ آسانی کے وقت اپنے نفس کا محاسبہ کیا کر، اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے کہ سختی کے ساتھ حساب لیا جائے۔ اس لیے کہ جس آدمی نے آسانی کے وقت اپنے نفس کا حساب کیا اس سے پہلے کہ حساب کی سختی میں مبتلا کیا جائے۔ اُسے خوشنودی باری تعالیٰ کی نعمت غیر منقطعہ نصیب ہوگی۔ اور لوگ اس پر رشک کریں گے اور جس شخص کو اس کی زندگی نے لہو ولعب میں مبتلا کر دیا۔ اور وہ اپنے معاصی میں گرفتار رہا۔ اس کا آخری انجام ندامت وحسرت ہوگا۔ تجھے جس چیز کے ساتھ نصیحت کی جا رہی ہے اس سے نصیحت پکڑ۔ تاکہ تُو اس چیز سے رُک جائے جس سے تجھے روکا جا رہا ہے (کنز ج ۸ ص ۲۰۸)

موت اور قبر پشیمانیوں کا سمندر ہیں

قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	حضرت عمرؓ فرماتے ہیں سمندر چار ہیں
اَلْبُحُوْرُ اَرْبَعَةٌ اَلْهَوٰى بَحْرُ	(۱) خواہش نفس گناہوں کا سمندر ہے
الذُّنُوْبِ وَالنَّفْسُ بَحْرُ الشَّهَوَاتِ	(۲) نفس انسانی خواہشات کا سمندر ہے
وَالْمَوْتُ بَحْرُ الْاَعْمَارِ وَالْقَبْرُ	(۳) موت زندگیوں کا سمندر ہے
بَحْرُ النَّدَامَاتِ۔ (منبہات)[1]	(۴) اور قبر پشیمانیوں کا سمندر ہے۔

موت اعمار کا سمندر ہے — قبر دریائے حسرت وافسوس

---

[1] المنبہات مترجم ص ۸۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیکرِ حلم ووفا

امیر المومنین ذوالنورین خلیفۂ ثالث حضرت عثمان بن عفّان

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

سلسلۂ نسب عثمان بن عفّان بن ابوالعاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرّہ بن کعب بن لوی بن غالب قرشی اموی، آپ کا نسب پانچویں پشت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ اس طرح کہ عبد مناف کے دو فرزندوں میں سے ایک کی اولاد میں رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک کی اولاد میں حضرت عثمانؓ ہیں، آپ کی والدہ ماجدہ اروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اُمّ حکیم بنت عبد المطلب کی دخترِ نیک اختر تھیں، اُمّ حکیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبد اللہ کے ساتھ توام پیدا ہوئی تھیں، ماں اور باپ ہر دو طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت نزدیک قرابت سے شرف یاب تھے۔ آپ کی کنیت ابوعمر، بعض کہتے ہیں ابوعبد اللہ یا ابولیلیٰ تھی۔

آپ کا لقب ذوالنّورین تھا۔ وہ اس طرح کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو نورِ نظر، لختِ جگر حضرت رقیہؓ اور حضرت اُمّ کلثومؓ یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں، حضرت عثمانؓ کے سوا محفلِ عالم میں کوئی انسان ایسا نہیں جس کے عقد میں کسی نبی کی دو بیٹیاں آئی ہوں۔

ولادت آپ کی ولادت باسعادت مشہور واقعۂ فیل کے چھ برس بعد ہوئی آپ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ترغیب سے مشرف بہ اسلام ہوئے، حضرت عمر بن خطابؓ سے بہت پہلے اور حضرت عبیدہ بن جراحؓ اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ایک روز قبل دولتِ ایمان سے سرفراز ہوئے۔

شادی آپ کی شادی قبل از نبوت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضؓ سے ہوئی۔ جن کی وفات غزوۂ بدر کے موقع پر ہوئی، اور حضرت عثمان رضؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان کی تیمارداری کے سبب غزوۂ بدر میں شرکت نہیں فرما سکے، محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مالِ غنیمت سے حصہ مرحمت فرمایا۔ اسی لیے آپ کو اہلِ بدر میں شمار کیا جاتا ہے۔ جس وقت مدینہ منورہ میں قاصد جنگِ بدر کی فتح کی بشارت لے کر آیا۔ اُس وقت حضرت رقیہؓ لحد میں اتاری جا رہی تھیں۔ حضرت رقیہ رضؓ کی وفات کے بعد آپ کی شادی حضرت رقیہ کی ہمشیرہ حضرت اُمّ کلثوم رضؓ سے ہو گئی۔ حضرت اُمّ کلثوم کا بھی انتقال مدینہ منورہ میں ۹ھ ہجری ہی میں ہوا۔

حضرت فاروقِ اعظم کی شہادت کے بعد آپ بارہ دن کم بارہ سال مسندِ خلافت پر جلوہ افروز رہے۔ ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ ہجری بروز جمعہ باغیوں کے ہاتھوں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ اور بقولِ بعض دوشنبہ ۲۴ ذی الحجہ شہید کئے گئے، مغرب و عشاء کے درمیان حش کوکب کے مقام پر جنت البقیع میں آپ کو آسودۂ خاک کر دیا گیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت عثمان بن عفان رضؓ کو صحابۂ کرام رضؓ نے بغیر کسی اختلاف کے خلافت کے لیے منتخب کر لیا۔ اور سب نے آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کر لی، بارہ دن کم بارہ سال آپ نے خلافت کے فرائض سرانجام دیئے۔ دورِ خلافت کے ابتدائی چھ سال امن و سکون سے گزرے، آخری چھ سال مفسدین نے چین سے بسر نہ کرنے دیئے، اور آپ کی ذاتِ مقدس پر نازیبا اور غلط الزامات لگانا شروع کر دیئے۔ شورش پسندوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اعتراضات اور ان کے تفصیلی جوابات ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء از شاہ ولی اللہ میں ملاحظہ فرمائیں، ہم صرف مختصراً اتنا بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ وہ بلند مرتبہ صحابیٔ رسول ؐ جن کے عقد میں یکے بعد دیگرے ۔سید کونین ؐ کی دو صاحبزادیاں آئیں اور جنہیں یہ اعزاز حاصل ہُوا کہ دوسری بنتِ رسول ؐ کی وفات کے وقت آنحضور ؐ نے فرمایا

لَوْ کَانَ عِنْدِیْ ثَالِثَۃٌ زَوَّجْتُھَا عُثْمَانَ (ابن سعد ج ۳ ص ۵۶)

اگر میرے پاس تیسری لڑکی ہوتی تو میں اس کا نکاح بھی عثمان ؓ سے کر دیتا۔

اگر میرے پاس چالیس ۴۰ لڑکیاں ہوتیں

تو میں ایک کے بعد دوسری کا نکاح عثمان ؓ سے کر دیتا یہاں تک کہ اُن میں سے ایک بھی باقی نہ رہتی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ کَانَ لِیْ اَرْبَعُوْنَ بِنْتًا لَزَوَّجْتُ عُثْمَانَ وَاحِدَۃً بَعْدَ وَاحِدَۃٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی مِنْھُنَّ وَاحِدَۃٌ۔ (کنز ج ۱۳ ص ۶۲)

حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میرے پاس چالیس لڑکیاں ہوتیں تو میں ایک کے بعد دوسری کا نکاح عثمان ؓ سے کر دیتا یہاں تک کہ اُن میں سے کوئی لڑکی باقی نہ رہتی۔

جن کی شان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان سے فرشتے حیا کرتے ہیں جنہیں بارہا آپ ؐ نے جنت کی خوشخبری سے نوازا اور جنہیں آپ نے فرمایا

اِنَّ اللّٰہَ کَسَاکَ یَوْمًا سِرْبَالًا فَاِنْ اَرَادَکَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلٰی خَلْعِہٖ فَلَا تَخْلَعْہُ لِظَالِمٍ (ابن سعد ج ۳ ص ۶۶) اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا۔ منافقین اُسے اتارنے کی کوشش کریں گے تو تم اسے کسی ظالم کے لیے ہرگز نہ اتارنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَائِشَةَ رضِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ اِنَّ اللّٰهَ مُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ اَرَادَكَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ (المستدرک للحاکم ج ۳ صفحہ ۱۰۰)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نہیں ایک قمیص (خلافت) پہنائے گا۔ اگر منافقین اسے اتارنا چاہیں تو تم ہرگز نہ اتارنا۔

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ سَتُبْتَلٰى بَعْدِىْ فَلَا تُقَاتِلَنَّ (کنز العمال ج ۱۳ ص ۷۱)

حضرت عثمان رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ میرے بعد تم پر آزمائش آئے گی، تم لڑائی نہ کرنا۔

عَنْ اَبِىْ سَهْلَةَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ يَوْمَ الدَّارِ حِيْنَ حُصِرَ قَاتِلْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَهِدَ اِلَىَّ عَهْدًا فَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عثمانؓ کے غلام ابوسہلہ بیان کرتے ہیں، کہ محاصرے کے دوران میں نے حضرت عثمانؓ سے کہا۔ کہ اے امیرالمومنین آپ ان باغیوں سے جنگ کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صؐ نے مجھ سے عہد لیا تھا میں اس پر قائم اور صابر ہوں۔

بَشَّرَهٗ بِالْجَنَّةِ وَعَدَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَشَهِدَ لَهٗ بِالشَّهَادَةِ وَقَالَ لِكُلِّ نَبِىٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِىْ فِى الْجَنَّةِ عُثْمَانُ۔

آپ نے اُنہیں جنت کی بشارت دی، اور اُنہیں اہل جنت میں شمار کیا اور اُن کی شہادت کی گواہی دی، اور فرمایا ہر نبی کا رفیق ہوتا ہے۔ جنت میں میرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الاصابہ ج ۲ ص ۲۶۲ من طلحہؓ) رفیق عثمانؓ ہے۔

جنہیں اُن کی شہادت کی بشارت نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں دے دی تھی جنھوں نے ہر موقعہ پر اسلام اور مسلمانوں کی اپنی جان اور مال سے بے مثال خدمت کی ایسے پیکرِ زہد و تقویٰ صائم الدہر اور قائم اللیل امیر المومنین خلیفۃ المسلمین سے متعلق مفسدینِ اہلِ مصر کے الزامات و اعتراضات یکسر غلط اور ناقابلِ التفات تھے آپ کو شہادت کا مرتبہ ملنا تھا۔ اور آنحضورؐ کی پیشین گوئی پوری ہونی تھی۔ اور اس کے اسباب بن گئے۔

اسبابِ شہادت

دورِ خلافت کے ابتدائی چھ سال میں آپ نے اپنے اموی خاندان کے کسی فرد کو کوئی عہدہ نہ دیا، بلکہ حکومت کے مختلف عہدوں پر بدستور صحابہ کرامؓ متمکن رہے خلافت کے آخری چھ سالوں کے دورِ حکومت میں آپ نے اپنے خاندان کے بعض افراد کو اُن کی لیاقت و استعداد کی بنیاد پر حکومت کے بعض مراتب پر فائز فرمایا اور بوقتِ مقرر انہیں تقویٰ، خدا ترسی، اور عوام سے مروت و شفقت سے پیش آنے کی سخت تاکید فرماتے۔

آپ نے عبداللہ ابن سرح کو مصر کا گورنر مقرر فرمایا، وہ مصر پہ دو سال حکومت کرنے نہ پائے تھے۔ کہ اہلِ مصر اُن سے شاکی ہو گئے۔ اور انھوں نے دربارِ خلافت میں اُن کے خلاف شکایات پیش کر دیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن سرح کو تہدیدی حکم لکھا کہ وہ مصریوں کی شکایات کا ازالہ کریں۔ اور اپنی اصلاح کریں۔ لیکن عبداللہ بن سرح نے حضرت عثمانؓ کے حکم نامے کو کوئی اہمیت نہ دی۔ بلکہ جو لوگ اس کی شکایات لے کر حضرت عثمانؓ کی خدمت میں گئے تھے۔ انہیں قتل کرا دیا۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعہ سے حالات بگڑ گئے۔ اور مصر سے سات سو افراد اکٹھے ہو کر دارالخلافہ مدینہ منورہ آ گئے اور مسجدِ نبوی میں نمازوں کے اوقات میں دوسرے صحابۂ کرام سے عبداللہ بن سرح سے متعلق شکایات بیان کیں، حضرت عائشہؓ نے حضرت عثمانؓ کے پاس پیغام بھیجا کہ عبداللہ بن سرح پر قتل کا الزام ہے، صحابۂ کرام اس کی معزولی اور قرار واقعی سزا کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ یہ لوگ ابن سرح کی معزولی کا مطالبہ کر رہے ہیں، آپ اُس کی جگہ مصر کا حاکم کسی اور کو مقرر فرما دیں، تاکہ یہ شورش ختم ہو جائے یہ سن کر آپؓ نے فرمایا کہ یہ لوگ (اہلِ مصر) اپنا حاکم آپ ہی منتخب کر لیں، میں عبداللہ بن سرح کو معزول کر دیتا ہوں، چنانچہ مصری وفد نے کہا کہ آپ محمد بن ابی بکرؓ کو ہمارا والی بنا دیجیے، اس پر آپؓ نے عبداللہ بن سرح کی معزولی اور محمد بن ابی بکرؓ کی تقرری کا فرمان جاری کر دیا۔ اس وفد کے ساتھ واپسی میں بعض دوسرے صحابہؓ بھی چل دیئے، تاکہ مصر کے حالات کا بچشم خود جائزہ لیں۔ یہ سب ایک قافلہ کی صورت میں مصر روانہ ہوئے راستے میں ایک شتر سوار نہایت تیز رفتار قافلہ کے قریب سے گزرا۔ اہلِ قافلہ کو اس کی تیز رفتاری اور کسی سے بھی یوں کوئی بات کئے بغیر برق رفتاری سے گزر جانے پر شک ہوا کہ یہ کوئی مفرور یا جاسوس یا کسی کا قاصد ہے۔ جو کہ کوئی اہم پیغام لیے کہیں جا رہا ہے ... اہلِ قافلہ نے اسے پکڑ لیا، اور اس سے پوچھنا شروع کیا تو کون ہے؟ کہاں سے آیا ہے؟ کہاں جا رہا ہے؟ قاصد ہے، یا مفرور؟ اس نے جواب دیا میں امیر المومنین حضرت عثمانؓ کا غلام ہوں پھر فوراً ہی کہنے لگا۔ نہیں نہیں میں تو مروان کا غلام ہوں، بعض لوگوں نے اسے پہچان لیا اور کہا کہ یہ تو حضرت عثمانؓ کا غلام ہے محمد بن ابوبکر نے پوچھا کہ تمہیں بھیجا گیا ہے، اُس نے بتایا کہ مجھے عاملِ مصر کے پاس ایک خط دے کر بھیجا ہے، اس کے پاس ایک خشک مشکیزہ سے وہ خط برآمد ہو گیا، اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خط کی مہر توڑ کر پڑھنا شروع کیا۔ اس میں لکھا تھا۔

"جس وقت تمہارے پاس محمد بن ابوبکر اور فلاں فلاں آدمی پہنچیں۔ تو تم انہیں قتل کردو، اور مرسلہ فرمان کو کالعدم قرار دینا۔ اور حسب دستور اپنے فرائض ادا کرتے رہو، جو لوگ تمہاری شکایات لے کر میرے پاس آنے تھے انہیں قید کر لینا۔ اور تم اپنی حکمت عملی پر قائم رہو"

یہ خط پڑھنا تھا کہ لوگ آگ بگولا ہوگئے۔ اور حیرت واستعجاب سے انگشت بدندان تھے۔ چنانچہ اس خط پر حاضرین سے دستخط لیے اور مہر لگا کر ایک شخص کی تحویل میں دے دیا اور اسی مقام سے مدینہ منورہ لوٹ آئے۔ مدینہ منورہ پہنچ کر حضرت علیؓ، سعدؓ، طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور دوسرے صحابہ کرامؓ کے روبرو مہر زدہ خط کھولا گیا اور پڑھا گیا۔ خط سنتے ہی تمام لوگ غضبناک ہوگئے اور اسی حالت میں اپنے اپنے مکانات کی طرف واپس ہوگئے۔

حضرت عثمانؓ کے مکان کا محاصرہ

اور اس کے بعد حضرت عثمانؓ کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ حضرت علیؓ نے جب حالات مخدوش ہوتے دیکھے تو حضرت سعدؓ، طلحہؓ، عمارؓ، زبیرؓ اور چند دوسرے صحابہ کرامؓ کے ہمراہ حضرت عثمانؓ کی خدمت میں تشریف لے گئے اور اپنے ساتھ وہ خط، اونٹنی اور وہ غلام بھی لے گئے جسے مصر جاتے ہوئے اہل قافلہ نے راستے میں پکڑا تھا آپ کے پاس پہنچ کر حضرت علیؓ نے فرمایا۔ کیا یہ غلام آپ کا ہے؟ حضرت عثمانؓ نے فرمایا ہاں، پھر حضرت علیؓ نے فرمایا یہ اونٹنی آپ کی ہے؟ حضرت عثمانؓ نے فرمایا ہاں میری ہی ہے، پھر حضرت علیؓ نے خط سامنے رکھ دیا اور فرمایا کیا یہ خط آپ نے لکھا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا۔ نہیں خدا کی قسم میں نے یہ خط نہ خود لکھا ہے اور نہ کسی سے لکھوایا اور نہ اس کے بارے میں مجھے کچھ علم ہے پھر حضرت علیؓ نے سوال کیا اس خط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر جو مہر ہے کیا وہ آپ کی ہے؟ حضرت عثمانؓ نے فرمایا یہ مہر تو میری ہی ہے۔ اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا کس درجہ تعجب انگیز اور حیران کن بات ہے، غلام آپ کا اونٹنی آپ کی، خط پر مہر آپ کی، اور آپ فرما رہے ہیں کہ اس خط کے بارے میں مجھے کچھ علم نہیں، آپ نے پھر قسم کھائی فرمایا واللہ نہ یہ خط میں نے لکھا اور نہ کسی سے تحریر کرایا اور نہ یہ خط غلام کے ذریعہ میں نے مصر بھیجا، اس کے بعد لوگوں کو یقین آگیا کہ آپ جھوٹی قسم نہیں کھا سکتے۔ خط کی تحریر پر غور کیا تو کچھ اشخاص نے پہچانا کہ یہ تحریر مروان کی ہے چونکہ مروان آپ ہی کے پاس مقیم تھا۔ لوگوں نے مطالبہ کیا کہ مروان کو ہمارے حوالے کر دیا جائے۔ مگر آپ نے اُن کے قتل ہو جانے کے خوف سے انکار کر دیا۔ اس پر صحابۂ کرام برہم ہو گئے اور اسی غصہ کی حالت میں وہاں سے اٹھ کر چلے آئے، کچھ لوگ اب بھی یہی کہہ رہے تھے کہ حضرت عثمانؓ جھوٹی قسم نہیں کھا سکتے۔ بعض نے کہا وہ اس وقت تک شک سے بری بھی نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ وہ مروان کو ہمارے حوالے نہ کر دیں، اور ہم اُن سے تحقیق نہ کر لیں، اور یہ معلوم نہ کر لیں کہ اصحاب رسولؐ کو قتل کرنے کا حکم کیوں دیا گیا تھا۔ اگر یہ ثبوت مل گیا کہ یہ خط انھوں نے ہی لکھا ہے۔ تو ہم انہیں معزول کر دیں گے۔ اور اگر یہ معلوم ہوا کہ یہ خط مروان نے حضرت عثمان رضی کی طرف سے خود لکھا ہے تو ہم مروان کو ان کے اس فعل کی سزا دیں گے معاملہ اس حد تک پہنچ جانے پر بھی محاصرہ ختم نہیں ہوا۔ ادھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ اندیشہ تھا۔ کہ اگر مروان کو ان لوگوں کے سپرد کر دیا گیا۔ تو یہ لوگ انہیں قتل کر دیں گے۔

محاصرہ سخت کر دیا گیا

یہاں تک کہ آپ پر پانی بھی بند کر دیا گیا۔ بندش آب سے جب آپ پریشان ہو گئے تو کھڑکی سے جھانک کر فرمایا لوگو! کیا تم میں علیؓ موجود ہیں، لوگوں نے کہا نہیں، آپ نے پھر فرمایا کیا تم میں سعدؓ موجود ہیں۔ لوگوں نے جواب دیا نہیں، یہ سن کر آپ خاموش ہو گئے، پھر کچھ دیر توقف کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد فرمایا کوئی شخص ان سے جا کر کہہ دے کہ وہ ہمیں پانی فراہم کردیں۔ یہ خبر حضرت علی رضؓ تک پہنچی تو آپ نے پانی سے بھرے ہوئے تین مشکیزے حضرت عثمانؓ کے پاس بھجوا دیئے۔ لیکن یہ پانی حضرت عثمانؓ تک نہایت جدوجہد اور سخت کشمکش سے پہنچا اور اس دوران بنی ہاشم اور بنی اُمیّہ کے چند لوگ مجروح بھی ہوگئے۔ اور اس بات سے حضرت علیؓ کو اندازہ ہوگیا کہ لوگ حضرت عثمانؓ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

پہرہ

چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ سے ہمارا مطالبہ صرف یہ ہے کہ وہ مروان کو ہمارے حوالے کردیں۔ حضرت عثمانؓ کو قتل کرنا کسی طرح بھی درست نہیں۔ —— آپ نے اپنے صاحبزادوں حضرت حسنؓ اور حسینؓ سے فرمایا کہ اپنی تلواریں بے نیام کرلو اور درِ عثمانؓ پر نہایت ہوشیاری سے پہرہ دو خبردار! کسی بلوائی کو مکان کے اندر نہ جانے دینا۔ اسی طرح حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ اور دوسرے صحابۂ کرام نے اپنے فرزندوں کو حکم دیا کہ جاؤ اور حضرت عثمانؓ کی پوری طرح حفاظت کرو، اور لوگوں کو حضرت عثمانؓ تک حملہ کے لیے پہنچنے سے روکو۔ اور مروان کو باہر نہ لانے دو، یہ سب حضرات حضرت عثمان کی حفاظت کرتے رہے اور اُن کے دروازے پر تندہی سے پہرہ دیتے رہے۔

شہادت کا وقت آپہنچا

یہ دیکھ کر کہ دروازے پر نہایت سخت پہرہ ہے۔ اور حضرت عثمانؓ تک رسائی مشکل ہے باغیوں نے تیر چلانا شروع کردیئے۔ ایک تیر حضرت حسنؓ کو جا لگا جو دروازہ پر پہرہ دے رہے تھے اور وہ زخمی ہوگئے۔ ایک تیر مروان کو بھی جا لگا جو حضرت عثمانؓ کے مکان میں موجود تھے، محمد بن طلحہؓ اور حضرت علیؓ کے غلام بھی زخمی ہوگئے۔ اس طرح جب یہ لوگ زخمی ہوگئے تو باغیوں کو خوف لاحق ہوا کہ حضرت حسنؓ حسینؓ اور دوسرے لوگوں کو زخمی دیکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کہیں بنی ہاشم نہ بگڑ جائیں اور ایک نئی مصیبت پیدا ہو جائے، پس چپکے سے یہاں سے چلے چلو اور عقب سے کسی دوسرے مکان میں داخل ہو کر حضرت عثمانؓ کے گھر میں دیوار پھاند کر پہنچ جائیں اور حضرت عثمان (رضؓ) کا کام تمام کردیں، اس تدبیر سے باہر کے لوگوں کو خبر بھی نہیں ہوگی۔ اور ہم اپنے منصوبے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

چنانچہ یہ لوگ ایک انصاری کے مکان سے ہو کر حضرت عثمانؓ کے گھر میں داخل ہو گئے اور کسی کو بھی خبر نہ ہوئی۔ کیونکہ گھر میں جو دوسرے لوگ موجود تھے وہ چھت پر تھے۔ نیچے صرف حضرت عثمانؓ اور ان کی اہلیہ محترمہ حضرت نائلہؓ تھیں، باغی ان کے قریب پہنچ گئے، آپ کی طرف جھپٹے اور آن واحد میں آپ کو شہید کر ڈالا، اور جس راستے سے یہ لوگ آئے تھے اسی راستے سے واپس چلے گئے۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت پر حضرت علیؓ کا غم و غصہ

جب حضرت عثمانؓ پر حملہ ہوا اور لوگ آپ کو شہید کر رہے تھے۔ تو آپ کی زوجہ محترمہ نے بہت کچھ شور کیا، لیکن اس وقت ادھر ادھر اس قدر شور و غل برپا تھا کہ آپ کی چیخ و پکار کوئی نہ سن سکا، آپ کی شہادت کے بعد وہ بالاخانہ پر پہنچیں اور بلند آواز سے پکارا لوگو! حضرت امیر المومنین شہید کر دیئے گئے، لوگوں نے اندر آکر دیکھا تو حضرت عثمانؓ خون میں لت پت شہید ہوئے پڑے تھے ـــ آپ کی شہادت کی اطلاع فوراً حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعدؓ رضی اللہ عنہم اور دوسرے صحابہ اور اہل مدینہ کو ملی تو سب کے ہوش اڑ گئے، سب سے پہلے حضرت علیؓ آپ کے گھر میں تشریف لائے، تو دیکھا کہ حضرت عثمانؓ جاں بحق ہو چکے ہیں آپ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ پڑھا اور اپنے فرزندوں حضرت حسنؓ اور حسینؓ سے فرمایا کہ جب تم دروازے پر موجود تھے۔ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر المومنین کس طرح قتل کر دیئے گئے۔ غصہ سے آپ نے ایک طمانچہ حضرت حسنؓ کے اور ایک گھونسہ حضرت حسینؓ کے سینے پر مارا۔ اور محمد بن طلحہؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ کو بھی برا بھلا کہا، اور آپ سخت ملال و اشتعال کی حالت میں اپنے دولت کدہ واپس آ گئے،

نڈھال غم سے ہوئے حضرتِ علی حیدرؓ
جنابِ حضرتِ عثمانؓ کی شہادت پر

محاصرہ کے وقت حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اور حضرت عثمانؓ کے درمیان مکالمہ

امام احمد نے حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے۔ کہ جب حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ محصور ہو گئے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا آپ امیر المومنین ہیں اور آپ پر یہ افتاد پڑی ہے میں آپ کے سامنے تین باتیں پیش کرتا ہوں۔ اُن میں سے کسی ایک کو جسے آپ مناسب سمجھیں قبول فرمالیں۔ اوّل یہ کہ آپ باہر نکل کر مفسدین سے لڑیئے۔ آپ کے معاونین بکثرت ہیں اور آپ حق پر اور وہ لوگ باطل پر ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا۔ دوم یہ کہ آپ کسی دوسرے راستے سے باہر نکل کر اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر مکہ مکرمہ تشریف لے جائیں دوسرا راستہ ہم آپ کو بتا دیں گے ـــ مکہ معظمہ آپ پہنچ گئے تو حرم کعبہ کے احترام کے باعث یہ لوگ وہاں آپ سے تعرض نہ کریں گے۔ اور وہ خون ریزی پسند نہ کریں گے سوم یہ کہ آپ ملکِ شام چلے جائیں۔ وہاں امیر معاویہؓ موجود ہیں، میری یہ باتیں سُن کر آپ نے فرمایا، اے مغیرہ! رسول اللہؐ کا خلیفہ ہو کر میرے لیے یہ ناممکن ہے، کہ میں مسلمانوں کی خون ریزی کروں، مکہ معظمہ جانا مجھے اس لیے پسند نہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی خود سُنا ہے۔ کہ جو قریشی حرم مکہ میں خون ریزی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ظلم وستم کا موجب بنے گا اس پر آدھی دنیا کے باشندوں کا عذاب ہو گا۔ یعنی جس قدر آدھی دنیا کے باشندوں کو عذاب دیا جائے اتنا عذاب بیت اللہ کی بے حرمتی کرنے والے کو دیا جائے گا رہا ملک شام جانا تو یہ اس لیے ناممکن ہے کہ میں اپنے مقام ہجرت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائگی کو ترک نہیں کر سکتا۔ (تاریخ الخلفاء للسیوطی)

حضرت عثمانؓ کا محاصرہ کرنیوالے اور ان کی تعداد

اہل مصر ۶۰۰ — اہل کوفہ ۲۰۰ — اہل بصرہ ۱۰۰ — کل تعداد — ۹۰۰

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرِ الْقَارِیُّ مَوْلَی	ابن عباس مخزومی کے غلام ابوجعفر قاری
ابْنِ عَبَّاسِ الْمَخْزُوْمِیِّ قَالَ	بیان کرتے ہیں، کہ جن لوگوں نے حضرت عثمانؓ
کَانَ الْمِصْرِیُّوْنَ الَّذِیْنَ	کا محاصرہ کیا اُن میں چھ سو مصری تھے اور
حَصَرُوْا عُثْمَانَ سِتَّ مِائَۃٍ	اُن کے سردار عبدالرحمٰن بن عدیس بلوی اور
رَأْسُهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ	کنانہ بن بشر بن عتاب الکندی، اور عمرو
عُدَیْسٍ الْبَلَوِیُّ وَکِنَانَۃُ	بن حمق الخزاعی (یہ تین شخص تھے) اور جو
ابْنُ بِشْرِ بْنِ عَتَّابِ الْکِنْدِیُّ	کوفہ سے آئے تھے وہ دو سو آدمی تھے
وَعَمْرُو بْنُ الْحَمِقِ الْخُزَاعِیُّ	اُن کا سردار مالک اشتر النخعی تھا۔ جو
وَالَّذِیْنَ قَدِمُوْا مِنَ الْکُوْفَۃِ	لوگ بصرہ سے آئے تھے وہ سو آدمی
مِائَتَیْنِ رَأْسُهُمْ مَالِکُ الْاَشْتَرُ	تھے اُن کا سردار حکیم بن جبلہ العبدی تھا
النَّخَعِیُّ وَالَّذِیْنَ قَدِمُوْا مِنَ	اور یہ سب شر و فساد میں یک جان
الْبَصْرَۃِ مِائَۃَ رَجُلٍ رَأْسُهُمْ	تھے۔

حَکِیْمُ ابْنُ جَبَلَۃِ الْعَبْدِیِّ وَکَانُوْا یَدًا وَّاحِدَۃً فِی الشَّرِّ (طبقات لابن سعد ج ۳ ص ۷۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کا قاتل کون تھا؟

آپ کو جس وقت شہید کیا گیا آپ روزے سے تھے اور تلاوتِ قرآن میں مشغول تھے

وَاخْتُلِفَ فِي قَاتِلِهٖ فَقِيْلَ الْاَسْوَدُ التُّجِيْبِيُّ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ وَقِيْلَ جَبَلَةُ بْنُ الْاَيْهَمِ وَقِيْلَ سُوْدَانُ بْنُ رُوْمَانَ الْمُرَادِيُّ وَيُقَالُ ضَرَبَهُ التُّجِيْبِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَ هُوَ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ وَ كَانَ صَائِمًا يَوْمَئِذٍ۔

(صفة الصفوة ج ۱ ص ۳۰۵)

آپ کے قاتل کے بارے میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں اسود تجیبی مصری تھا بعض کہتے ہیں جبلہ بن ایہم تھا بعض کہتے ہیں سودان بن رُومان المرادی تھا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تجیبی اور محمد بن ابو حذیفہ نے وار کیا (یعنی تلوار سے ضرب لگائی) اور اس وقت آپ قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے تھے اور روزہ سے تھے۔

شہادت کے وقت آپ کی عمر شریف

وَدُفِنَ لَيْلَةَ السَّبْتِ بِالْبَقِيْعِ وَسِنُّهٗ تِسْعُوْنَ وَقِيْلَ ثَمَانٌ وَثَمَانُوْنَ وَقِيْلَ اِثْنَتَانِ وَثَمَانُوْنَ۔

(ایضاً)

آپ ہفتہ کی رات بقیع (قبرستان) میں دفن کئے گئے اور آپ کی عمر نوّے سال تھی۔ بعض نے کہا ہے آپ کی عمر اٹھاسی (۸۸) سال تھی، بعض نے کہا ہے آپ کی عمر بیاسی (۸۲) سال تھی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو خون آلود کپڑوں میں دفن کیا گیا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَرُّوْخٍ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ دُفِنَ فِي ثِيَابِهٖ بِدِمَائِهٖ وَ قِيْلَ صَلّٰى عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ وَقِيْلَ حَكِيْمُ ابْنُ حِزَامٍ وَقِيْلَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ۔ (ایضاً)

عبد اللہ بن فروخ کا بیان ہے کہ میری موجودگی میں حضرت عثمانؓ کو خون آلود کپڑوں میں دفن کیا گیا (یعنی اپنے بدن مبارک پر جو اس وقت پہنے ہوئے تھے) اور کہا گیا ہے کہ نمازِ جنازہ حضرت زبیرؓ نے پڑھائی۔ بعض نے کہا کہ حکیم بن حزام نے اور بعض نے کہا کہ جبیر بن مطعم نے پڑھائی۔

اگر سب لوگ حضرت عثمانؓ کے قتل کا ارادہ کر لیتے

تو اُن پر آسمان سے پتھروں کی بارش شروع ہو جاتی جس طرح کہ قومِ لوط پر ہوئی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنَّ النَّاسَ اَجْمَعُوْا عَلٰى قَتْلِ عُثْمَانَ لَرُجِمُوْا بِالْحِجَارَةِ كَمَا رُجِمَ قَوْمُ لُوْطٍ۔ (کنز ج ۱۴ ص ۸۰)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اگر تمام لوگ حضرت عثمانؓ کے قتل پر جمع ہو جاتے تو وہ آسمانی پتھروں سے رجم کر دیئے جاتے جس طرح کہ قومِ لوط رجم کی گئی۔

مدتِ خلافت

بُوْيِعَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ لَيْلَةً بَقِيَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ

سوموار انتیس ذی الحج ۲۳ھ کو ان کی بیعت کی گئی۔ اور یکم محرم ۲۴ھ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ وَاسْتُقْبِلَ بِخِلَافَتِهِ الْمُحَرَّمَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ وَعَاشَ فِي الْخِلَافَةِ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً قَالَ اَبُوْ مَعْشَرٍ اِلَّا اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ (ابن سعد ج۳ صفحہ ۴۷)

ان کی خلافت کی ابتدا ہوئی۔ بارہ سال خلافت کی۔ ابو معشر نے کہا ہے کہ بارہ دن کم بارہ سال خلافت پر متمکن رہے۔

حضرت عثمانؓ کی وصیت

جو اُن کی شہادت کے بعد ایک مقفل صندوق سے لکھی ہوئی برآمد ہوئی

مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ بے شک جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور اللہ تعالیٰ اہلِ قبور کو قیامت کے دن، اُن کی قبروں سے زندہ کر کے اٹھائے گا اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ کبھی خلاف نہیں کرے گا۔ اسی عقیدہ پر ہم زندہ ہیں اور اسی پر مریں گے۔ اور اسی پر قبروں سے اٹھائے جائیں گے ان شاء اللہ

عَنِ الْعَلِيِّ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ اَبِيْ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهُمْ لَمَّا قَتَلُوْا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَتَّشُوْا خِزَانَتَهُ فَوَجَدُوْا فِيْهَا صُنْدُوْقًا مُقْفَلًا فَفَتَحُوْهُ فَوَجَدُوْا فِيْهِ حُقَّةً فِيْهَا وَرَقَةٌ مَكْتُوْبٌ فِيْهَا هٰذِهٖ

علی بن فضل بن ابی سوید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ جن لوگوں نے حضرت عثمانؓ کو قتل کیا انہوں نے آپ کے خزانہ کی تلاشی لی انہیں اس میں ایک مقفل صندوق ملا۔ اسے کھولا تو اس میں ایک شیشے کا خول ملا، جس میں ایک ورق تھا اس پر لکھا ہوا تھا۔ یہ حضرت عثمان کی طرف سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَصِيَّةُ عُثْمَانَ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ عَلَيْهَا نَحْيٰى وَعَلَيْهَا نَمُوْتُ وَعَلَيْهَا نُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

(کنز ج ۱۳ ص ۱۰۴)

وصیّت ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ عثمان بن عفان گواہی دیتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں، اور بے شک جنّت اور جہنم حق ہیں (یعنی موجود ہیں) اور بے شک اللہ تعالیٰ اہلِ قبور کو اُن کی قبروں سے قیامت کے دن زندہ کرکے اٹھائے گا۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ (اپنا یہ) وعدہ ہرگز خلاف نہیں کرے گا۔ اسی (عقیدے) پر ہم زندہ ہیں اور اسی پر مریں گے اور اسی پر اِن شاء اللہ قیامت کے دن قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔

اے عثمان! آج تم روزہ ہمارے پاس افطار کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان حضرت عثمانؓ رات کو خواب میں سُنتے ہیں اور دن میں بحالتِ روزہ شہید ہوجاتے ہیں

عَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَوْمَ قُتِلَ يَقُصُّ رُؤْيَا عَلٰى اَصْحَابِهٖ رَاٰهَا فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت نافع بیان کرتے ہیں، کہ حضرت عثمانؓ جس دن شہید کیے گئے۔ اس دن صبح کے وقت اپنے ساتھیوں سے اپنا خواب بیان کیا۔ فرمایا کہ آج رات میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَۃَ فَقَالَ لِیْ یَا عُثْمَانُ أَفْطِرْ عِنْدَنَا قَالَ فَاَصْبَحَ صَائِمًا وَقُتِلَ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ رَحِمَہُ اللہُ۔

(الطبقات لابن سعد ج ۳ ص ۷۵)

نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ نے فرمایا اے عثمانؓ تم آج اپنا روزہ ہمارے پاس افطار کرو گے۔ چنانچہ آپ روزے کی حالت میں اس روز شہید کر دیئے گئے، اللہ آپ پر رحم فرمائے۔

حضرت عثمانؓ بن عفان

کی شہادت قرآن کی تلاوت کے دوران

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی (یہ روایت ضعیف ہے)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فَلَمَّا دَنَا مِنْہُ قَالَ یَا عُثْمَانُ تُقْتَلُ وَاَنْتَ تَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ فَتَقَعُ قَطْرَۃٌ مِنْ دَمِکَ عَلٰی فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْعَثُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہاں آنکلے جب آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان تجھے اس وقت شہید کیا جائے گا۔ کہ تو سورۃ البقرہ کی تلاوت کر رہا ہو گا۔ اور تیرا خون آیت فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (البقرہ ۱۳۷۔ ترجمہ:۔ پس اُن کے لیے اللہ تعالیٰ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمِيْرَ كُلِّ مَخْذُوْلٍ يَغْبِطُكَ اَهْلُ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَتَشْفَعُ فِيْ عَدَدِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ۔

کافی ہے اور وہ سننے اور جاننے والا ہے) پر گرے گا۔ اور قیامت کے دن تُو تمام مظلوموں کا امیر بنا کر اٹھایا جائے گا۔ مشرق اور مغرب والے تجھ پر رشک کریں گے۔ اور ربیعہ اور مضر خاندانوں کے افراد کی تعداد کے مطابق لوگوں کے لیے تو شفاعت کر سکے گا۔

(المستدرک للحاکم ج ۳ ص ۱۰۳)

اس روایت کے تحت حافظ الذہبی اپنی تلخیص میں رقمطراز ہیں :۔

كِذْبٌ بَحْتٌ وَفِي الْاِسْنَادِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيْدِ الْجُعْفِيُّ وَهُوَ الْمُتَّهَمُ بِهٖ۔

یہ خالص جھوٹ ہے۔ اور اس سند میں احمد بن محمد بن عبد الحمید جُعفی ہے جس پر جھوٹ کی تہمت ہے۔

(مستدرک للحاکم ج ۳ ص ۱۰۳)

اس روایت سے ملتی جلتی ایک روایت اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ج ۳ صفحہ ۲۶۲ پر اس طرح ہے یہ روایت دوسری سند سے ہے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُثْمَانَ تُقْتَلُ وَ اَنْتَ مَظْلُوْمٌ وَتَقْطُرُ قَطْرَةٌ مِنْ دَمِكَ عَلٰى فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ قَالَ فَاِنَّهَا اِلَى السَّاعَةِ لَفِي الْمُصْحَفِ۔

سعید بن جبیرؒ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو فرمایا، تمہیں مظلوم قتل کیا جائے گا۔ اور تمہارے خون کے قطرات اس آیت پر گریں گے (ترجمہ اللہ کافی ہے ان لوگوں کے لیے) راوی کہتے ہیں کہ خون کے نشان اب تک اُس قرآن کریم پر موجود ہیں (جو آپ اس وقت تلاوت فرما رہے تھے)

فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللہُ زباں پر آیا
اللہ اللہ اسی آیت پہ گرا خونِ شہیدؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمانؓ کو جنت کی بشارت

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّحْفِرُ بِئْرَ رُوْمَۃَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ فَحَفَرَھَا عُثْمَانُ وَقَالَ مَنْ جَھَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ فَلَہُ الْجَنَّۃُ فَجَھَّزَہٗ عُثْمَانُ

(بخاری کتاب المناقب)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رُومہ کا کنواں کھود دے اُس کے لیے بہشت ہے، حضرت عثمان نے اُسے کھود دیا۔ آپ نے فرمایا جو شخص تنگدست فوج کا سامان (یعنی غزوۂ تبوک کا) تیار کر دے اُس کے لیے بہشت ہے، حضرت عثمانؓ نے اس کا سامان تیار کر دیا۔

حضرت عثمانؓ کو شہادت کی خوشخبری

عَنْ قَتَادَۃَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَھُمْ قَالَ صَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحُدًا وَمَعَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ وَقَالَ اُسْکُنْ اُحُدُ اَظُنُّہٗ ضَرَبَہٗ بِرِجْلِہٖ فَلَیْسَ عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَھِیْدَانِ

(بخاری کتاب المناقب)

حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ تھے، وہ ہلنے لگا آپ نے فرمایا احد ٹھہر جا۔ انسؓ کہتے ہیں خیال کرتا ہوں آپ نے اُس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں تجھ پر کون ہیں! پیغمبر ہے۔ اور صدیق ہے اور دو شہید (عمرؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عثمانؓ) ہیں۔

کوہِ اُحد ٹھہر ٹھہر جنبش سے اجتناب
صدیق و دو شہید ہیں ہمراہِ مصطفیٰ

میں آج شہید ہو جاؤں گا

خواب میں رات مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اطلاع دیدی ہے

عَنْ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَقَالَ لِي يَا كَثِيرُ أَلَا أُرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي يَوْمِي هٰذَا فَقُلْتُ لَهُ قِيلَ لَكَ فِيهِ بِشَيْءٍ قَالَ وَلٰكِنْ سَهِرْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِقْنَا وَلَا تَحْبِسْنَا فَإِنَّا نَنْتَظِرُكَ، فَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ (ابن کثیر ج ۷ ص ۱۸۲)

بشیر بن صلت کا بیان ہے، کہ (شہادت کے دن) میں حضرت عثمانؓ کے پاس آیا آپ نے مجھے فرمایا۔ اے کثیر! آج میں شہید کر دیا جاؤں گا۔ میں نے کہا آپ کو اس بارے میں کچھ معلوم ہوا ہے؟ فرمایا، میں آج رات بھر بیدار رہا۔ صبح کے وقت نیند آگئی تو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کی زیارت ہوئی۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تم ہم سے آملو اب رکو نہیں! ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ چنانچہ آپ اسی روز شہید کر دیئے گئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عثمانؓ نے (بحالتِ محاصرہ آخری روز) اُن کی طرف جھانکا۔ اور فرمایا کہ میں نے خواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَنَامِ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ إِنَّكَ تُفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ فَأَصْبَحَ صَائِمًا وَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ۔

(ایضًا)

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ آپ نے فرمایا اے عثمان! تم آج رات ہمارے پاس روزہ افطار کرو گے۔ چنانچہ آپ اُس روز روزے سے تھے۔ اور اسی روز شہید ہو گئے۔

بحالِ روزہ تھے اور قرآن کی تلاوت میں منہمک تھے
عطا کیا خلعتِ شہادت خدا نے اُس پیکرِ حیا کو

اللہ ان کے لیے کافی ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي أَسَدٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ الْمِصْرِيُّونَ عَلَى عُثْمَانَ وَالْمُصْحَفُ فِي حِجْرِهِ يَقْرَءُ فِيهِ ضَرَبُوهُ بِالسَّيْفِ عَلَى يَدِهِ فَوَقَعَتْ يَدُهُ عَلَى فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ وَقَالَ وَاللهِ إِنَّهَا لَأَوَّلُ يَدٍ خَطَّتِ الْمُفَصَّلَ۔

(کنز ج ۱۳ ص ۸۱)

بنی اسد کے غلام ابو سعید بیان کرتے ہیں کہ جس وقت مصری لوگ حضرت عثمانؓ کے پاس گھر میں داخل ہوئے تو آپ کی گود میں قرآن کریم تھا۔ اور آپ تلاوت فرما رہے تھے۔ انہوں نے آپ کے دست مبارک پر تلوار کا وار کیا۔ تو آپ کا ہاتھ اس آیت پر گرا فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ (پس اللہ تعالٰے ان کے لیے کافی ہے اور وہ سننے اور جاننے والا ہے) آپ نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا اور فرمایا خدا کی قسم یہ پہلا (یعنی باغیوں کا) ہاتھ ہے جس نے کہ (آئندہ امت میں) افتراق کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنیاد ڈال دی۔

خواب میں آج رات آنحضرتؐ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ تم کل ہمارے پاس روزہ افطار کرو گے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَعْتَقَ عِشْرِينَ مَمْلُوكًا ثُمَّ دَعَا بِسَرَاوِيلَ فَشَدَّهَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَلْبَسْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَلَا فِي الْإِسْلَامِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي الْمَنَامِ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَإِنَّهُمْ قَالُوا اصْبِرْ فَإِنَّكَ تُفْطِرُ عِنْدَنَا الْقَابِلَةَ ثُمَّ دَعَا بِالْمُصْحَفِ فَنَشَرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقُتِلَ وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

(کنز ج ۳ ص ۸۶)

حضرت عثمان بن عفان کے غلام ابو سعید بیان کرتے ہیں۔ کہ (شہادت کے دن) حضرت عثمانؓ نے بیس غلام آزاد کئے پھر ایک پاجامہ منگوا کر زیب تن کیا۔ اس سے قبل آپ نے دورِ جاہلیت اور نہ ہی اسلام میں کبھی پاجامہ استعمال نہیں کیا تھا پھر آپ نے فرمایا آج رات میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے بھی ملاقات ہوئی، انہوں نے فرمایا ہے صبر کرو، تم کل ہمارے پاس روزہ افطار کرو گے پھر حضرت عثمانؓ نے قرآن مجید طلب فرمایا۔ اور اپنے سامنے کھول کر تلاوت فرمانے لگ گئے، کہ اسی حالت میں شہید کر دئے گئے

مل گئی خواب میں یہ حضرتِ عثمانؓ کو نوید
کل پہنچ جاؤ گے تم اپنے پیمبرؐ کے قریب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کو جنت کی خوشخبری

اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہادت کی اطلاع

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ	حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي	مرتبہ ہم نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ
حَائِطٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ	مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تھے، ایک
رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ الْبَابَ	شخص آیا اس نے باغ کا دروازہ کھٹکھٹایا
فَقَالَ يَا اَنَسُ! اُنْظُرْ مَنْ	آپ نے فرمایا۔ اے انس رضی اللہ عنہ! دیکھو کون ہے!
هٰذَا فَخَرَجْتُ فَاِذَا اَبُوْبَكْرِ	میں نکلا دیکھا تو ابوبکر صدیق ہیں۔ میں نے
الصِّدِّيْقُ فَقُلْتُ اَبُوْبَكْرِنِ	عرض کیا حضور! ابوبکر صدیق آئے ہیں، آپ
الصِّدِّيْقُ قَالَ اِرْجِعْ وَافْتَحْ	نے فرمایا جاؤ دروازہ کھول دو اور انہیں
لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ وَاَخْبِرْهُ	جنت کی خوشخبری دے دو، اور انہیں یہ بھی
اَنَّهُ الْخَلِيْفَةُ مِنْ بَعْدِيْ	خبر دے دو کہ میرے بعد وہ خلیفۂ اُمت
فَخَرَجْتُ فَاَخْبَرْتُهٗ ثُمَّ	ہوں گے میں نکلا اور انہیں یہ بشارت
جَاءَ اٰخَرُ فَاسْتَفْتَحَ الْبَابَ	دے دی، پھر ایک دوسرا شخص آیا اور
فَقَالَ اُنْظُرْ مَنْ هٰذَا ؟	دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور نے فرمایا دیکھو
فَخَرَجْتُ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ	یہ کون ہے؟ میں اُٹھا دیکھا تو وہ حضرت
الْخَطَّابِ، قُلْتُ عُمَرُ قَالَ	عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب تھے میں نے عرض کیا حضور!
اِرْجِعْ وَافْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ	عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں، فرمایا جاؤ اور دروازہ کھول
بِالْجَنَّةِ وَاَخْبِرْهُ اَنَّهُ الْخَلِيْفَةُ	دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو
مِنْ بَعْدِ اَبِيْ بَكْرٍ فَخَرَجْتُ	اور انہیں یہ بھی اطلاع دے دو کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاَخْبَرْتُهٗ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ	کے بعد میری اُمت کے وہ خلیفہ ہوں گے
فَاسْتَفْتَحَ الْبَابَ قَالَ	یں اُٹھا اور انہیں آنحضرتؐ کا فرمان سنایا
اُنْظُرْ مَنْ هٰذَا فَخَرَجْتُ	پھر ایک اور شخص آئے۔ اور دروازہ کھولنے
فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ	کے لیے کہا، آپؐ نے فرمایا دیکھو یہ کون
قَالَ اِرْجِعْ فَافْتَحْ لَهٗ وَ	ہیں؟ چنانچہ میں اُٹھا اور دیکھا تو حضرت عثمانؓ
بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ وَاَخْبِرْهُ	تھے۔ آپ نے فرمایا جاؤ دروازہ کھول دو
اَنَّهُ الْخَلِيْفَةُ مِنْ بَعْدِ	اور انہیں جنت کی بشارت دو۔ اور یہ بھی
عُمَرَ وَاَنَّهٗ سَيَبْلُغُ مِنْهُ	اطلاع دو کہ وہ حضرت عمرؓ کے بعد خلافت
يُهْرَاقُ دَمُهٗ نَعَلَيْكَ	کا بار اٹھائیں گے۔ اور عنقریب پھر ان کا
بِالصَّبْرِ۔	خون بہایا جائے گا (یعنی شہید کر دیے جائیں گے)
(کنز ج ۱۳ ص ۶۵)	انہیں کہدو کہ تم اس موقع پر صبر کرنا۔

میرے بعد تم پر آزمائش آئے گی۔ (صبر کرنا) اور (باغیوں سے) لڑنا نہیں

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ	حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے بعد
اِنَّكَ مُبْتَلًى بَعْدِيْ فَلَا	عنقریب آزمائش میں مبتلا کیے جاؤ گے
تُقَاتِلَنَّ۔	(صبر سے کام لینا) (باغیوں سے) مقابلہ نہیں
(کنز ج ۱۳ ص ۷۱)	کرنا۔
عَنْ اَبِيْ سَهْلَةَ مَوْلٰى عُثْمَانَ	حضرت عثمانؓ کے غلام ابی سہلہ کا بیان ہے
قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ يَوْمَ	کہ میں نے محاصرہ کے وقت حضرت عثمانؓ
الدَّارِ قَاتِلْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ	سے عرض کیا۔ اے امیر المومنین آپ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ لَا وَاللّٰہِ لَا اُقَاتِلُ قَدْ وَعَدَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْرًا فَاَنَا صَابِرٌ عَلَیْہِ۔ (ایضاً)

باغیوں سے جنگ کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا خدا کی قسم میں ان سے نہیں لڑوں گا۔ اس لیے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وعدہ کیا ہے۔ میں اس پر صبر کروں گا۔

حضرت عثمان رضؓ نے مسجدِ نبوی کی توسیع کر کے جنّت میں اپنا گھر بنا لیا

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ لَنَا فِیْ مَسْجِدِنَا ھٰذَا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ فَاشْتَرَی الْبَیْتَ عُثْمَانُ فَوَسَّعَ بِہٖ فِی الْمَسْجِدِ۔ (کنز ج ۱۳ ص ۶۴)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجدِ نبوی کی توسیع کی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں قصر عطا فرمائے گا۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ نے (مسجد سے متصل) مکان خرید کر اسے مسجد میں شامل کر دیا اور مسجدِ نبوی کشادہ ہو گئی۔

میں اُس شخص سے حیا کرتا ہوں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعُثْمَانَ اَلَا اَسْتَحْیِیْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْیِیْ مِنْہُ الْمَلٰئِکَۃُ (مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کے بارے میں فرمایا کہ میں اُس شخص سے حیا کرتا ہوں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیعت الرضوان

حضرت عثمانؓ کی غیر موجودگی میں آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ ہاتھ پر مار کر انہیں بھی بیعت الرضوان میں شریک فرما لیا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَ حَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ۔

(ترمذی)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں، کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت الرضوان کا حکم دیا تو حضرت عثمان رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد بن کر گئے ہوئے تھے لوگوں نے بیعت شروع کر دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عثمانؓ اللہ اور اس کے رسول کے کام سے گئے ہوئے ہیں لہٰذا انہیں بھی اس بیعت میں شامل کرنا ضروری ہے، پھر آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ یہ عثمانؓ کی بیعت ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ جو عثمانؓ کی طرف سے بیعت کے لیے تھا۔ وہ لوگوں کے ہاتھ سے جو ان کے اپنے لیے تھے بہتر تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زہد، ورع، قناعت، خوفِ خدا، عبادت

عَنْ يُونُسَ اَنَّ الْحَسَنَ سُئِلَ عَنِ الْقَائِلِيْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ يَقِيْلُ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةٌ وَيَقُوْمُ وَاَثَرُ الْحَصٰى بِجَنْبِهٖ قَالَ فَنَقُوْلُ هٰذَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ هٰذَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

(رواہ احمد)

حضرت یونسؒ سے روایت ہے مسجد میں دوپہر کو سونے والوں یعنی قیلولہ کرنے والوں کے بارے میں حضرت حسنؒ سے سوال کیا گیا۔ آپ نے بتایا کہ میں نے دیکھا حضرت عثمان بن عفان مسجد میں قیلولہ فرماتے تھے۔ اور وہ اس وقت خلیفہ تھے۔ اور جب آپ نیند سے بیدار ہوتے تو آپ کے پہلو پر مسجد کی کنکریوں کے نشان ہوتے ہم آپس میں کہتے یہ امیرالمومنین ہیں، دیکھو یہ امیرالمومنین ہیں۔

وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ وَرِدَاؤُهٗ تَحْتَ رَأْسِهٖ فَيَجِيْءُ الرَّجُلُ فَيَجْلِسُ اِلَيْهِ ثُمَّ يَجِيْءُ الرَّجُلُ فَيَجْلِسُ اِلَيْهِ كَاَنَّهٗ اَحَدُهُمْ۔

اور انہیں (یونسؒ) سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان کو بحالتِ خواب مسجد میں دیکھا (بجائے تکیہ) آپ کے سر کے نیچے آپ کی چادر رکھی ہوئی تھی اس حال میں ایک شخص آتا ہے اور آپ کے قریب بیٹھ جاتا ہے پھر دوسرا آتا ہے تو وہ بھی آپ کے پاس بیٹھ جاتا ہے (اس قدر بے تکلفی) گویا کہ آپ انہیں میں سے تھے۔

www.KitaboSunnat.com

عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ

شرجیل بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ عُثْمَانَ كَانَ يُطْعِمُ النَّاسَ طَعَامَ الْإِمَارَةِ وَيَدْخُلُ بَيْتَهُ فَيَأْكُلُ الْخَلَّ وَالزَّيْتَ	لوگوں کو دارالامارت سے بہترین کھانا کھلاتے۔ اور اپنے گھر جاکر خود سرکہ اور زیتون تناول فرماتے۔

رات کی گھڑیوں میں عبادت کرنے والے

احوالِ آخرت سے خائف رحمتِ الٰہی کے امیدوار کون تھے؟ حضرت عثمان بن عفانؓ

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا قول)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهِ (الزمر ۹) قال هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَرْضَاهُ وَحَشَرَنَا فِي زُمْرَتِهِ وَاَمَاتَنَا عَلٰى سُنَّتِهِ وَمَحَبَّتِهِ۔ (صفوۃ الصفوۃ ج ۱ ص ۳۰۷)	عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ قرآن کریم میں جن نیک لوگوں کی یہ صفات بیان کی گئی ہیں۔ کہ وہ رات کی گھڑیوں میں اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرتے ہیں کہ سجدے کرتے ہیں تو کبھی قیام، اور وہ آخرت سے ڈرتے ہیں اور اپنے پروردگار کی رحمت کی امید بھی رکھتے ہیں۔ اُن لوگوں میں سے حضرت عثمان بن عفان ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن سے اور وہ اللہ سے راضی ہیں — اللہ تعالیٰ ہمارا حشر ان کے ساتھ کرے اور ہماری موت بھی اُن کے طریقہ پر ہو اور اللہ تعالیٰ ان کی محبت عطا فرمائے۔

رو پڑتے معاً دیکھتے ہی قبر کا منظر
اللہ سے ڈرتے تھے بہت حضرت عثمانؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطباتِ عثمانؓ

خطبات حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

موت صبح و شام آنے والی ہے

بدر بن عثمانؓ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد جب اہلِ شوریٰ حضرت عثمانؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو حضرت عثمانؓ نے ممبر رسولؐ پر لوگوں کو خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد فرمایا:- وَقَالَ اِنَّكُمْ فِيْ دَارِ قُلْعَةٍ وَفِيْ بَقِيَّةِ اَعْمَارٍ تُبَادِرُوْا اٰجَالَكُمْ بِخَيْرِ مَا تَقْدِرُوْنَ عَلَيْهِ فَلَقَدْ اُتِيْتُمْ صُبِّحْتُمْ اَوْ مُسِّيْتُمْ اَلَا وَاِنَّ الدُّنْيَا طُوِيَتْ عَلَى الْغُرُوْرِ۔ (طبری جز خامس صفحہ ۴۳)

تم ایک ایسی جگہ ہو جہاں سے تمہیں لازماً منتقل کر دیا جائے گا۔ اپنی باقی ماندہ زندگی میں موت سے پہلے پہلے نیکی جمع کر لو۔ یاد رکھو! موت صبح و شام تمہارے پاس آنے والی ہے۔ سن لو! یہ دُنیا لپیٹی گئی ہے دھوکہ پر

فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ (لقمان-۳۳)

سو دنیوی زندگی کہیں تمہیں دھوکہ میں نہ ڈال دے۔ اور نہ کہیں وہ بڑا فریب کار تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ میں رکھے۔

جو دنیا سے کوچ کر گئے اُن سے عبرت پکڑو، سعی پیہم کرو، غفلت نہ کرو ورنہ تم سے بھی غفلت کی جائے گی۔ کہاں چلے گئے وہ دنیا کے بیٹے اور دنیا کے بھائی جنھوں نے ساری دنیا چھان ماری اور اسے آباد کیا۔ اور ایک طویل مدت تک اس سے فائدہ اٹھایا۔ کیا دنیا نے انہیں پچھاڑ نہیں دیا۔ تم دنیا سے محبت نہ کرو۔ اس لیے کہ اللہ نے اس سے محبت نہیں کی۔ اور آخرت کی خواہش کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مثال بیان فرمائی۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۔ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۔ تاریخ طبری الجزء الخامس ص ۱۴۹ (الکہف ۴۵-۴۶)	اور آپ ان لوگوں سے دنیوی زندگی کی حالت بیان کیجئے کہ وہ ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا ہو، پھر اس کے ذریعہ سے زمین کی نباتات خوب گنجان ہوگئی ہو، پھر وہ ریزہ ریزہ ہوجائے کہ ہوا اسے اڑائے اڑائے پھرے، اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ مال اور اولاد دنیوی زندگی کی ایک رونق ہیں، اور باقی رہ جانے والے اعمال صالحہ آپ کے پروردگار کے پاس ثواب کے اعتبار سے بھی کہیں بہتر ہے۔ اور امید کے اعتبار سے بھی کہیں بہتر۔

اور لوگ آپ سے بیعت کی طرف متوجہ ہو گئے۔ (تاریخ طبری ج ۳ الجزء الخامس ص ۴۳)

حضرت مجاہد روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا۔ اے ابن آدم! تو یہ اچھی طرح دلنشین کرلے۔ کہ موت کا جو فرشتہ تجھ پر مقرر ہے وہ وقت مقررہ پر تجھے چھوڑ کر کسی دوسرے کی روح قبض نہیں کرے گا۔ اللہ سے ڈر تقویٰ اختیار کر۔ موت کے لیے تیاری کر۔ تو اگرچہ اس سے غافل ہے مگر وہ تجھ سے غافل نہیں ۔۔۔ اے ابن آدم! یاد رکھ اس سلسلہ میں اگر تو نے غفلت کی اور تیاری نہ کی۔ تو تیری جگہ کوئی دوسرا تیاری نہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات لازمی ہے۔ لہٰذا تو اپنے نفس کے لیے نیک عمل کر۔ اور اپنے نفس کو غیر کے سپرد نہ کر۔ والسلام (ابن عساکر۔ وکنز العمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج ۸ ص ۱۰۹

حضرت عتبہ بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت عثمانؓ نے ان سے بیعت لینے کے بعد خطبہ دیا تو فرمایا۔ اما بعد۔ بے شک میں نے یہ بوجھ اٹھا لیا اور قبول کر لیا۔ اور بے شک میں متبع ہوں اور موجد نہیں، سُن لو! تمہارے لیے مجھ پر اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بعد اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت کے بعد تین باتیں ہیں۔ (۱) اُن لوگوں کی پیروی کرنا جو مجھ سے پہلے تھے اُن باتوں میں جن میں تمہارا اتفاق ہو گیا ہے۔ اور تم نے ایک طریقہ جاری کر دیا ہے۔ (۲) اور اس جماعت میں سے اہلِ خیر کے اس طریقے پر عمل کرنا ہے۔ جس کے لیے کوئی طریقہ تم نے مقرر نہیں کیا ہے، (۳) اور تم سے میرے لیے رُکنا ہے۔ مگر اس معاملے میں جس کو تم واجب کر لو۔

اَلَا وَ اِنَّ الدُّنْیَا خَضِرَۃٌ	اور بے شک۔ دنیا سرسبز و شاداب ہے
قَدْ شُہِّیَتْ اِلَی النَّاسِ وَ	لوگوں کو بڑی مرغوب ہے۔ اور بہت
مَالَ اِلَیْھَا کَثِیْرٌ مِّنْھُمْ فَلَا	سے لوگ دنیا کی طرف مائل ہوئے ہیں
تَرْکَنُوْا اِلَی الدُّنْیَا وَ لَا	تم دنیا کی طرف مائل نہ ہونا۔ نہ اس پر
تَثِقُوْا بِھَا فَاِنَّھَا لَیْسَتْ	بھروسہ کرنا۔ یہ اعتماد کے قابل نہیں۔ اور
بِثِقَۃٍ وَ اعْلَمُوْا اَنَّھَا غَیْرُ	تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ دنیا چھوڑنے
تَارِکِھَا اِلَّا مَنْ تَرَکَھَا۔	والی نہیں۔ مگر یہ کہ کوئی خود اسے چھوڑ دے

(تاریخ طبری الجزء الخامس ص ۱۴۹)

بہت دلکش نہایت ہی حسیں ہے صورتِ دُنیا
فسادِ قتل و خوں ظلم و ستم ہے فطرتِ دُنیا (جامِ طہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیرالمؤمنین خلیفۂ چہارم حضرت علی مرتضیٰ

کرم اللہ وجہہ

آپ کا اسم مبارک علی ہے۔ والد کا نام ابوطالب جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے لہذا آپ آنحضرتؐ کے عم زاد بھائی تھے۔ لقب اسد اللہ۔ حیدر اور مرتضیٰ تھا۔ کنیت ابوتراب اور ابوالحسن تھی۔ والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد تھا۔ ماں اور باپ دونوں طرف سے آپ ہاشمی ہیں۔ مختلف روایات کے مطابق آپ آٹھ۔ نو یا دس سال کی عمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے تھے ــــــ آپ کا علم وعمل، شجاعت و بہادری فصاحت وبلاغت، زہد وقناعت، مسلّم ہے۔ آپ کو بچپن ہی سے سیدالرسل کی مصاحبت کا شرف حاصل ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ پیاری بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا سے آپ کا نکاح ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت حسن اور حسینؓ ایسے عالی مرتبہ فرزند عطا فرمائے، جو کہ حبیبِ خدا کو بے حد محبوب تھے۔

امیرالمؤمنین حضرت عثمان بن عفانؓ کی ۳۵ھ ہجری میں شہادت کے بعد آپ مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے۔ اور تین دن کم پانچ سال فرائضِ خلافت سرانجام دیکر ۱۸ رمضان المبارک ۴۰ھ کو عبدالرحمٰن بن ملجم کے ہاتھ سے کوفہ میں جامِ شہادت نوش فرمایا، اور کوفہ کے قریب نجف میں دفن کیے گئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت فاطمہ زہرا کی حیاتِ طیبہ میں آپ نے دوسری شادی نہیں کی۔ حضرت فاطمہ سے دو فرزند ارجمند حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ اور دو صاحبزادیاں زینب کبریٰؓ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُمِّ کلثوم کبریٰ اُم اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائیں۔

مناقب آپ بہت بہادر اور جری تھے۔ آپ کی بہادری اور جرأت حیران کن تھی اسی لئے آپ کو اسداللہ (اللہ کا شیر) کہا جاتا ہے ــــ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنی چادر اوڑھا کر اپنے بستر پر لٹا دیا۔ اور جو لوگوں کی امانتیں آپ کے پاس تھیں وہ ان کے حوالے کردیں کہ انہیں مالکوں کو ادا کر کے تم بھی اس کے بعد مدینہ منورہ آجانا۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ مالکوں کو امانتیں سونپ کر مدینہ منورہ ہجرت کر گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خدمتِ غسل کا شرف بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا حضرت عثمان رضی کے محاصرہ کے وقت آپ نے ان کی حفاظت و حمایت میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اپنے بیٹوں حضرت امام حسن رضی اور حضرت امام حسین رضی کو تلوار سے مسلح کر کے اُن کے دروازے پر متعین کر دیا اور سخت تاکید کی کہ کوئی شرپسند دروازے سے گزر کر اندر نہ جائے۔ اُن کی شہادت پر آپ کو نہایت گہرا صدمہ ہوا۔ اُن کی توصیف میں بہترین کلمات فرمائے، آپ کے فضائل و مناقب کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔

تم مجھ سے ہو اور میں تم سے

قَالَ النَّبِيُّ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ عُمَرُ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ۔ (بخاری کتاب المناقب)	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو فرمایا تم مجھ سے ہو، میں تم سے حضرت عمر رضی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں دنیا سے تشریف لے گئے کہ حضرت علی رضی سے خوش تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہاری منزلت میرے نزدیک اس طرح ہے جس طرح ہارونؑ کی موسیٰؑ کے نزدیک تھی

عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ . قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰى .

(ایضاً بخاری کتاب المناقب)

حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا درجہ میرے نزدیک اس طرح ہے جس طرح حضرت موسیٰؑ کے نزدیک حضرت ہارونؑ (ان کے بھائی) کا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ شہادت سے قبل

بعض روایتوں سے ثابت ہے کہ حضرت علیؓ کو آنے والے حادثہ کا احساس ہو گیا تھا۔ عبدالرحمٰن بن ملجم کی طرف جب دیکھتے تو محسوس کرتے کہ اس کے ہاتھ خون سے رنگین ہونے والے ہیں۔ آپ کی کنیز ام جعفر سے روایت ہے۔ کہ شہادت سے چند دن پہلے میں آپ کے ہاتھ دھلا رہی تھی کہ آپ نے سر اٹھایا پھر ریش مبارک ہاتھ میں لی اور فرمایا حیف تجھ پر تو خون سے رنگی جائے گی (ابن سعد)

میں شہید ہونے والا ہوں

عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ

زید بن وہب سے روایت ہے۔ کہ حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَدِمَ عَلٰی عَلِیٍّ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ بَصْرَةَ مِنَ الْخَوَارِجِ فِيهِمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَعْدُ بْنُ بَعْجَةَ فَقَالَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رض بَلْ مَقْتُوْلٌ ضَرْبَةٌ عَلٰی هٰذَا تُخْضَبُ هٰذِهٖ يَعْنِيْ لِحْيَتَهٗ مِنْ رَأْسِهٖ عَهْدٌ مَعْهُوْدٌ وَقَضَاءٌ مَقْضِيٌّ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی۔

علیؓ کے پاس بصرہ کے کچھ خارجی لوگ آئے، اُن میں ایک شخص جعد بن بعجہ بھی تھا وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگا اے علیؓ! اللہ تعالیٰ سے ڈر آپ عنقریب فوت ہونے والے ہیں۔ حضرت علیؓ نے اُس سے فرمایا بلکہ میں قتل ہونے والا ہوں اس پر ضرب لگائی جائے گی یعنی سر سے داڑھی تک (چہرہ) خون آلود کیا جائے گا یہ ایک معہود عہد ہے۔ اور ایک اللہ کا اٹل فیصلہ ہے۔ وہ ذلیل ہوا جس نے جھوٹ باندھا۔

اسے بدبختی سے کس چیز نے روک رکھا ہے۔

وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ دَعَا عَلَى النَّاسِ إِلَى الْبَيْعَةِ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلْجَمٍ الْمُرَادِيُّ فَرَدَّهٗ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ مَا يَحْبِسُ أَشْقَاهَا؟ لَتُخْضَبَنَّ أَوْ لَتُصْبَغَنَّ هٰذِهٖ يَعْنِيْ لِحْيَتَهٗ مِنْ رَأْسِهٖ ثُمَّ تَمَثَّلَ بِهٰذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ۔

ابوطفیل سے روایت ہے۔ کہ حضرت علیؓ نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا عبدالرحمٰن بن ملجم آیا اور آپ نے اسے دو مرتبہ لوٹا دیا، وہ تیسری مرتبہ آیا تو آپ نے فرمایا سب سے زیادہ بدبخت آدمی کو کونسی بات روک رہی ہے۔ واللہ یہ چیز (اپنی داڑھی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) ضرور رنگ جانے والی ہے پھر یہ دو شعر آپ نے پڑھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُشْدُدْ حَيَازِيمَكَ لِلْمَوْتِ فَإِنَّ الْمَوْتَ اٰتِيْكَ

موت کے لیے کمر کس لے موت تجھ سے ضرور ملاقات کرنے والی ہے

وَلَا تَجْزَعْ مِنَ الْقَتْلِ إِذَا حَلَّ بِوَادِيْكَ

موت سے نہ ڈر اگر وہ تیرے ہاں نازل ہو جائے

ہر شخص کے ساتھ دو فرشتے ہیں جو اس کے محافظ ہیں جب تک کہ تقدیر کا لکھا ہوا وارد نہیں ہوتا

عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ مُرَادٍ اِلَى عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ احْتَرِسْ فَإِنَّ نَاسًا مِنْ مُرَادٍ يُرِيدُونَ تَقْتُلَكَ فَقَالَ إِنَّ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مَلَكَيْنِ يَحْفَظَانِهِ مِمَّا لَمْ يُقَدَّرْ عَلَيْهِ فَإِذَا جَاءَ الْقَدَرُ خَلَّيَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَإِنَّ الْأَجَلَ جُنَّةٌ حَصِينَةٌ۔

(صفۃ الصفوۃ ج ۱ ص ۳۲۴)

ابی مجلز سے روایت ہے، کہ ایک دن ایک شخص قبیلہ مراد سے حضرت علیؓ کے پاس آیا آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ اُس نے کہا آپ اپنی حفاظت کیجئے اس لیے کہ قبیلۂ مراد کے کچھ لوگ آپ کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا ہر شخص دو فرشتوں کی حفاظت میں ہے جب تک کہ تقدیر کا لکھا ہوا اس پر وارد نہیں ہوتا۔ جب تقدیر آ جاتی ہے۔ تو وہ دونوں فرشتے تقدیر اور انسان کے درمیان سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ اور میعاد (اجل) خود ایک محفوظ قلعہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی

شہادت | ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ علی! پہلوں میں سب سے زیادہ بدبخت وہ شخص تھا جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے پاؤں کاٹ دیئے تھے۔ اور پچھلوں میں سب سے زیادہ شقی وہ آدمی ہے۔ جو تمہاری ریش تمہارے سر کے خون سے رنگین کرے گا۔

جنگ نہروان کے بعد تین خارجی مکہ مکرمہ میں جمع ہوئے، عبدالرحمٰن بن ملجم المرادی، برک بن عبداللہ التمیمی، عمرو بن ابی بکر التمیمی ان تینوں میں باہم یہ معاہدہ ہوا کہ ان تین شخصوں کو ایک ہی دن قتل کر دینا چاہیئے (۱) علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب (۲) معاویہ بن ابی سفیان (۳) عمرو بن العاص، تاکہ روز روز کا خلفشار ختم ہو جائے۔ اور لوگوں کو امن و سکون میسر آ جائے۔

چنانچہ ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو، برک بن عبداللہ التمیمی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اور عمرو بن بکیر التمیمی نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے پر عہد کیا۔ اس طرح کہ ان تینوں کو ایک ہی رات میں ۱۱ یا ۷ ار رمضان المبارک کو قتل کر دیں گے، اور یہ تینوں شقی القلب تینوں مقامات کی طرف چل دیئے۔ جہاں جہاں ان کو اپنے نامزد کردہ شخص کو قتل کرنا تھا۔ اُن سب سے پہلے عبدالرحمٰن بن ملجم کوفہ پہنچا، اس نے وہاں پہنچ کر دوسرے خوارج سے رابطہ قائم کیا لیکن اپنا ارادہ اُن پر ظاہر نہیں کیا کہ وہ ۱۷ رمضان المبارک سنہ ۴۰ھ جمعہ کی شب (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) کو شہید کر دے گا

عبدالرحمٰن بن ملجم کی ایک دن تیم الرباب کے لوگوں سے ملاقات ہوئی، ان میں ایک حسین عورت قطام بنت شجنہ تھی۔ عبدالرحمٰن نے اسے نکاح کا پیغام بھیجا غزوۂ نہروان میں حضرت علی کے ہاتھوں اس عورت کا ایک بھائی اور باپ قتل ہو گئے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا اس کے دل میں حضرت علی سے عداوت تھی۔ قطام بنت شجنہ نے عبدالرحمن سے کہا کہ اگر تم میری شروط پوری کر دو تو میں تم سے نکاح کر لوں گی۔

فَقَالَ لَا تَسْأَلِيْنِيْ شَيْئًا	عبدالرحمن بن ملجم نے جواب دیا تیرا ہر
اِلَّا اَعْطَيْتُكِ فَقَالَتْ	سوال میں پورا کروں گا وہ کہنے لگی نکاح
ثَلَاثَةُ اٰلَافٍ وَقَتْلُ عَلِيِّ بْنِ	کے لیے میری شرط تین ہزار دینار اور علی بن
اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ وَاللهِ مَا	ابی طالب کا قتل ہے۔ عبدالرحمن نے کہا
جَاءَ بِيْ اِلٰى هٰذَا الْمِصْرِ	خدا کی قسم میں علی بن ابی طالب کے ارادہ
اِلَّا قَتْلُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ	قتل ہی سے تو اس شہر میں آیا ہوں، تم فکر
وَقَدْ اٰتَيْتُكِ اِلَّا مَا سَأَلْتِ	نہ کرو میں تمہارا سوال پورا کروں گا۔

(طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۳۶)

اقدامِ قتل جمعہ کے دن نمازِ فجر کے وقت ہوا۔ رات بھر ابن ملجم اشعث بن قیس کندی کی مسجد میں اس کے ساتھ باتیں کرتا رہا۔ اس نے کوفہ میں شبیب بن بجرہ نامی ایک اور خارجی کو اپنا شریکِ کار بنا لیا تھا۔ دونوں تلوار سے مسلح ہو کر چلے اور اس دروازے کے مقابل بیٹھ گئے۔ اَلَّتِيْ يَخْرُجُ مِنْهَا عَلِيٌّ جس سے حضرت علیؓ نکلا کرتے تھے۔ (ابن سعد ایضاً)

صبحِ شہادت

۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے علی الصبح بیدار ہو کر اپنے صاحبزادے حضرت حسنؓ سے فرمایا کہ رات میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی ہے کہ آپ کی اُمت نے میرے ساتھ کجروی اختیار کر لی ہے، اور اس نے سخت نزاع برپا کر دیا ہے۔ آپ نے اس کے جواب میں مجھے فرمایا کہ تم اللہ سے دعا کرو، چنانچہ میں نے بارگاہِ ربّ کائنات میں اس طرح دعا کی، الٰہی! مجھے تو ان لوگوں سے بہتر لوگوں میں پہنچا دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میری بجائے ان لوگوں کا ایسے شخص سے واسطہ ڈال جو مجھ سے بدتر ہو۔ ابھی آپ یہ فرما ہی رہے تھے، کہ اتنے میں ابن نباح مؤذن نے آکر آواز دی الصّلوٰۃ، الصلوٰۃ، نماز، نماز، چنانچہ حضرت علیؓ نماز پڑھانے کے لیے گھر سے چلے، راستے میں آپ حسبِ معمول لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے تشریف لے جا رہے تھے کہ اتنے میں ابن ملجم سے سامنا ہوا اور اُس نے اچانک آپ پر تلوار کا بھرپور وار کیا، وار اتنا شدید تھا کہ آپ کی پیشانی مبارک کنپٹی تک کٹ گئی اور تلوار دماغ پر جا کر ٹھہری زخم کھاتے ہی آپ نے باآوازِ بلند فرمایا فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَةِ۔ ربِّ کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ (احیاء العلوم ج ۴)

نیز پکارے، قاتل جانے نہ پائے لوگ ہر طرف سے ٹوٹ پڑے عبدالرحمٰن ملجم نے تلوار گھمانا شروع کر دی اور مجمع کو چیرتا ہوا آگے بڑھا قریب تھا کہ ہاتھ سے نکل جائے، مغیرہ بن نوفل نے بھاری کپڑا اس پر ڈال دیا اور زمین پر دے مارا (الکامل)

وصیّت حضرت حسنؓ کو بلا کر اپنے قاتل عبدالرحمٰن ابن ملجم کے بارے میں فرمایا یہ قیدی ہے، اس کی خاطر تواضع کرو، اچھا کھانا کھلاؤ، نرم بستر دو، اگر میں زندہ رہا تو اپنے خون کا سب سے زیادہ دعویدار میں ہوں گا۔ قصاص لوں گا یا معاف کر دوں گا، اگر مر جاؤں تو میرے بعد اسے بھی میری طرح قتل کر دینا۔ اور میں اللہ کے حضور اس سے جواب طلب کروں گا۔

اے بنی عبدالمطلب، ایسا نہ ہو کہ مسلمانوں کی خون ریزی شروع کر دو، اور کہو کہ امیر المؤمنین قتل ہو گئے، خبردار میرے قاتل کے سوا دوسرا قتل نہ کیا جائے۔ اے حسنؓ! اگر میں اس کی ضرب سے مر جاؤں تو ایسی ہی ضرب سے اسے بھی مارنا۔ اس کے ناک۔ کان کاٹ کر لاش خراب نہ کرنا کیوں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ خبردار! ناک۔ کان نہ کاٹو اگرچہ وہ کُتّا ہی کیوں نہ ہو ایک روایت میں ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا اگر تم قصاص لینے ہی پر اصرار کرو تو چاہیئے کہ اسے اسی طرح ایک ضرب سے مارو جس طرح اس نے مجھے مارا لیکن اگر معاف کر دو تو یہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے (کامل) دیکھو زیادتی نہ کرنا، اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۳۵)

پھر آپ بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو جندب بن عبد اللہ نے حاضر ہو کر کہا اگر خدانخواستہ ہم نے آپ کو کھو دیا تو کیا ہم حسنؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں؟ آپ نے فرمایا میں تمہیں نہ اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں، اپنی مصلحت تم بہتر سمجھتے ہو۔

پھر اپنے صاحبزادوں حسنؓ اور حسینؓ کو بلا کر فرمایا میں تم دونوں کو تقویٰ اور دنیا سے اعراض کی وصیت کرتا ہوں، جو چیز تم سے دور ہو جائے اس پر نہ کڑھنا، ہمیشہ حق بولنا، یتیم پر رحم کھانا، بیکس کی مدد کرنا۔ آخرت کے لیے عمل کرنا، ظالم کے دشمن بننا مظلوم کی مدد کرنا۔ کتاب اللہ پر چلنا، خدا کے بارے میں ملامت کرنے والوں کی پروا نہ کرنا،

پھر آپ نے تیسرے صاحبزادہ محمد بن الحنفیہ کی طرف دیکھا اور فرمایا جو نصیحت میں نے تیرے بھائیوں کو کی تو نے حفظ کر لی؟ انہوں نے عرض کیا "جی ہاں" فرمایا میں تجھے بھی یہی نصیحت کرتا ہوں، کہ اپنے دونوں بھائیوں کے عظیم حق کا خیال رکھنا۔ ان کی اطاعت کرنا، بغیر ان کی رائے کے کوئی کام نہ کرنا ——— پھر امام حسنؓ اور حسینؓ سے فرمایا میں تمہیں اس کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، کیونکہ یہ تمہارا بھائی ہے۔ تمہارے باپ کا بیٹا ہے، اور تم جانتے ہو باپ اس سے محبت کرتا ہے،

پھر امام حسن سے فرمایا، فرزند میں تمہیں وصیت کرتا ہوں خوفِ خدا کی۔ اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوقات میں نماز قائم کرنے کی، میعاد پر زکوٰۃ ادا کرنے کی، ٹھیک ٹھیک وضو کرنے کی، کیونکہ نماز بغیر طہارت مقبول نہیں اور مانع زکوٰۃ کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی، نیز وصیت کرتا ہوں لوگوں کی خطائیں معاف کرنے کی، دین میں عقل و دانش کی، ہر معاملہ میں تحقیق کی، پڑوسی سے حسن سلوک کی، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی، فواحش سے اجتناب کی، (طبری ج ۶ ص ۸۵)

پھر اپنی تمام اولاد کو مخاطب کر کے فرمایا، خدا سے ڈرتے رہو، اس کی اطاعت کرو، جو تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اس کا غم نہ کرو، اس کی عبادت پر کمر بستہ رہو، چست وچالاک ہو، سُست نہ ہو، ذلت قبول نہ کرو، خدایا ہم سب کو ہدایت پر جمع فرما، ہمیں اور انہیں دنیا سے بے رغبت کر دے، ہمارے اور ان کے لیے آخرت اول سے بہتر کر دے (الامامۃ والسیاسہ)

وفات کے وقت یہ وصیت لکھوائی یہ علی ابن ابی طالب کی وصیت ہے وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ وحدہ لاشریک لہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور یہ کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں، میری نماز، میری عبادت، میرا جینا، میرا مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے، اور میں سب سے پہلا فرماں بردار ہوں —
پھر اے حسنؓ! میں تجھے اور اپنی تمام اولاد کو وصیت کرتا ہوں، کہ خدا کا خوف کرنا۔ اور جب تمہاری موت آئے تو اسلام ہی پر آئے، سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو، اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو، کیونکہ میں نے ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کو فرماتے سُنا ہے، کہ آپس کا ملاپ قائم رکھنا، روزے نماز سے بھی افضل ہے، اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھو، ان سے بھلائی کرو، خدا تم پر حساب آسان کر دے گا۔ اور ہاں یتیم ایتیم! یتیموں کا خیال رکھو، ان کے مُنہ میں خاک مت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈالو، وہ تمہاری موجودگی میں ضائع نہ ہونے پائیں، اور دیکھو تمہارے پڑوسی! اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو، کیونکہ یہ تمہارے نبیؐ کی وصیت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ پڑوسیوں کے حق میں وصیت فرماتے رہے، یہاں تک کہ ہم سمجھے شاید انہیں ورثہ میں شریک کر دیں گے، اور دیکھو قرآن! قرآن! ایسا نہ ہو قرآن پر عمل کرنے سے کوئی تم پر بازی لے جائے۔ اور نماز! نماز! کیوں کہ وہ تمہارے دین کا ستون ہے۔ اور جہاد فی سبیل اللہ! اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال سے جہاد کرتے رہو، زکوٰۃ، زکوٰۃ، زکوٰۃ پروردگار کا غصہ ٹھنڈا کر دیتی ہے۔ اور ہاں تمہارے نبی کے ذمی! (یعنی وہ غیر مسلم جو تمہارے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں) ایسا نہ ہو ان پر تمہارے سامنے ظلم کیا جائے، اور تمہارے نبی کے صحابی! تمہارے نبی کے صحابی! یاد رکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابیوں کے حق میں وصیت فرمائی ہے، اور فقراء و مساکین! فقراء و مساکین! انہیں اپنی روزی میں شریک کرو، اور تمہارے غلام! تمہارے غلام! غلاموں کا خیال رکھنا، خدا کے باب میں اگر کسی کی بھی پروا نہ کرو گے تو خدا تمہارے دشمنوں سے تمہیں محفوظ کر دے گا، خدا کے تمام بندوں پر شفقت کرو، میٹھی بات کرو، ایسا ہی خدا نے حکم دیا ہے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ چھوڑنا، ورنہ تمہارے اشرار تم پر مسلّط کر دیئے جائیں گے، پھر تم دعائیں کرو گے مگر قبول نہ ہوں گی باہم ملے جلے رہو۔ بے تکلف اور سادگی پسند رہو، خبردار ایک دوسرے سے نہ کٹنا اور نہ آپس میں پھوٹ ڈالنا، نیکی اور تقویٰ پر باہم مددگار رہو، مگر گناہ اور زیادتی میں کسی کی مدد نہ کرو۔ خدا سے ڈرو، کیونکہ اس کا عذاب بڑا ہی سخت ہے۔ اے اہلِ بیت! خدا تمہیں محفوظ رکھے، اور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر قائم رکھے۔ میں تمہیں خدا ہی کے سپرد کرتا ہوں، تمہارے لیے سلامتی اور برکت چاہتا ہوں، اس کے بعد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۝ پڑھا اور ہمیشہ کے لیے آنکھیں بند کرلیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انا للہ وانا الیہ راجعون (انسانیت موت کے دروازہ پر از ابوالکلامؒ بحوالہ طبری ص ۲۴۶)

مدت خلافت اور عمر شریف

كَانَتْ خِلَافَةُ عَلِيٍّ أَرْبَعَ سِنِيْنَ وَتِسْعَةَ أَشْهُرٍ وَتُوُفِّيَ عَلِيٌّ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ اِبْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً

حضرت علی عہدۂ خلافت پر چار سال نو ماہ فائز رہے اور آپ جب فوت ہوئے تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ (۶۳) سال تھی۔

(ابن سعد ج ۳ صفحہ ۳۸)

فضل و کمال

حضرت علی کی نشوونما، تعلیم و تربیت بچپن ہی سے آغوشِ نبوت میں ہوئی، شباب میں سید کونین کی مصاہرت سے سرفراز ہوئے، اور وصالِ نبوی تک دامن دولت سے وابستہ رہے، ان خصوصیات کے ساتھ ساتھ آپ میں تحصیل علم و کسب کمال کی فطری صلاحیت اور اس کا ذوق تھا، اس لیے دربار نبوت سے جو فیض آپ کو پہنچا وہ کم اور صحابہ کے حصے میں آیا، قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ جملہ علوم دین کا دریا تھے۔ آپ کی جلالتِ علمی پر سب کا اتفاق ہے کلامِ الٰہی کے آپ حافظ تھے، اور اس کی تعلیم آپ نے زبانِ وحی و الہام سے حاصل کی تھی۔ کلام اللہ پر آپ کی نظر اتنی وسیع تھی کہ کسی آیت کا کوئی پہلو آپ کی نظر سے پوشیدہ نہ تھا۔ آپ فرماتے تھے کہ قرآن میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے جس کے متعلق مجھے معلوم نہیں کہ وہ کس بارے میں نازل ہوئی ہے (ابن سعد ج ۲ ص ۱۰۱)

فہمِ قرآن اور اس سے استنباطِ مسائل کا خاص ملکہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ نے آیتوں اور سورتوں کی نزولی ترتیب پر کلام اللہ کا ایک نسخہ مرتب کیا (ابن سعد ایضاً)

ابن ندیم نے فہرست میں اس ترتیب کی فہرست دی ہے۔ (فہرست ابن ندیم ص ۴۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو ذاتِ نبوی سے کے ساتھ گوناگوں خصوصیات کی بنا پر سماعِ حدیث کا زیادہ موقع ملا۔ پھر وصالِ نبوی کے بعد ۳۰ سال تک تعلیم وارشاد کی مسند پر جلوہ گر رہے۔ اس لیے حفظِ حدیث اور روایتِ حدیث دونوں لحاظ سے آپ جماعتِ صحابہ میں نہایت ممتاز تھے۔ آپ کی مرویات کی تعداد پانچ سو چھیاسی ہے۔ آپ نے فقہی احکام کی احادیث کا ایک مجموعہ مرتب فرمایا تھا جس کا نام صحیفہ تھا (بخاری کتاب العلم)

فقاہت کلام اللہ اور احادیثِ نبوی میں وسعتِ علم کے ساتھ آپ میں اسی درجہ کی ذہانت، طباعی، دقیقہ سنجی اور نکتہ رسی تھی، آپ کی ذہانت کے بہت سے واقعات کتابوں میں مذکور ہیں، اصول وکلیات سے فروعی اور جزوی احکام ومسائل کے استنباط کا خاص ملکہ تھا، اس لیے فقہ میں آپ کا مرتبہ بہت بلند تھا، اور جماعتِ صحابہ میں آپ کو امامت واجتہاد کا درجہ حاصل تھا، اکابر صحابہ کا مشکل مسائل میں آپ سے سوال کرنا اور آپ کی طرف رجوع کرنا مشہور واقعات ہیں۔ (تہذیب الاسماء ج اص ۳۴۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ یمن کے قبولِ اسلام کے بعد آپ کو وہاں کا قاضی بنا کر بھیجا اور رخصت کرتے وقت فصلِ مقدمات کے متعلق اصول تلقین فرمائے (منتخب کنز العمال علی مسند احمد ج ۵ ص ۳۰)

فرائض یعنی تقسیمِ میراث کے فن میں آپ مدینہ کے ممتاز علماء میں تھے، آپ فصحاءِ عرب میں بلند شخصیت تصور کیے جاتے تھے۔ آپ کے خطبات فصاحت وبلاغت اور زبان وادب کا نمونہ اور اس کا معیار ہیں، نہج البلاغہ، اخبار الطوال طبری، مسعودی اور یعقوبی وغیرہ تاریخ کی کتابوں میں آپ کے بہت سے خطبات محفوظ ہیں جو عربی ادب کے نصاب کی حیثیت رکھتے ہیں۔

شاعری شاعری کا بھی آپ کو ذوق تھا۔ آپ کی پاکیزہ شاعری کے نمونے معرکۂ خیبر کا رجز۔ بخاری غزوۂ خیبر میں اور کتاب العمدہ لابن رشیق میں ملاحظہ فرمائیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فنِ نحو کی بنیاد آپ ہی نے رکھی ایک مرتبہ کسی عجمی کو کلام مجید غلط پڑھتے سُنا تو اس کی تصیح کے لیے نحو کی ضرورت محسوس ہوئی، ابوالاسود دولی نے حضرت علیؓ کے بتائے ہوئے اصولوں کی روشنی میں نحو کے چند موٹے موٹے قواعد مرتب کئے (فہرست ابن ندیم ص ۶۰)

انفاق فی سبیل اللہ حضرت علیؓ گو دولتِ دنیا سے تہی دامن تھے لیکن دل غنی تھا کبھی کوئی سائل آپ کے در سے ناکام واپس نہیں ہوا یہاں تک کہ قوت لایموت تک دے دیتے ایک دفعہ رات بھر باغ سینچ کر تھوڑا سا جو مزدوری میں حاصل ہوا صبح کے وقت گھر تشریف لائے۔ تو اس میں سے ایک ثلث (تیسرا حصہ) پسوا کر حریرہ پکوانے کا انتظام کیا۔ ابھی پک کر تیار ہی ہوا تھا۔ کہ ایک سائل دروازے پر آگیا۔ حضرت علیؓ نے سب اٹھا کر اسے دے دیا، اور پھر بقیہ دو حصوں میں سے ایک حصہ پکانے کا انتظام فرمایا۔ جب وہ پک کر تیار ہوا تو ایک دوسرا مسکین آیا اور اس نے صدا دی۔ آپ نے اسے بھی اُٹھا کر اس کی نذر کر دیا۔ اور آپ رات بھر مشقت اٹھا کر دن بھر فاقہ مست رہے۔ ربِّ کائنات کو آپ کی یہ ادا آپ کا یہ ایثار ایسا پیارا لگا کہ اس کی مدحت میں اس موقع پر یہ آیت نازل فرمائی:۔ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا (الدھر) یہ (نیک) لوگ اُس (اللہ) کی محبت میں مسکینوں، اور یتیموں، اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

زہد زہد و تقویٰ کے آپ پیکر تھے، آپ کے فضائلِ اخلاق میں زہد و تقویٰ سب سے نمایاں ہے آپ کی پوری زندگی زہد و تقویٰ میں اس طرح ڈوبی ہوئی تھی کہ کسی بھی واقعہ کو اس طرح سے الگ کر کے دکھانا مشکل ہے، آپ کی زندگی کا ہر پہلو زہد و تقویٰ کا مظہر تھا۔ زہد کے بارے میں آپ کا یہ حکیمانہ مقولہ مشہور ہے، کہ دنیا مردار ہے جو اسے حاصل کرنا چاہے اسے کتّوں کی صحبت کے لیے تیار رہنا چاہیئے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(نووی ج ۱ ص ۳۴۶)

آپ پر غربت و امارت کے مختلف دور گزرے لیکن کسی دور میں آپ نے دُنیا کی فانی رونق و زینت کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھا، ابتدائی چند برسوں کے بعد ہی آپ کو عیش و آرام کے سامان میسر آ گئے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں آپ کی آمدنی اس قدر بڑھ گئی تھی کہ چالیس ہزار سالانہ اس کی زکواۃ ہوتی تھی، لیکن اس زمانے میں بھی فاقوں کی نوبت آ جاتی تھی (مسند احمد ج ۱ ص ۱۳۵) معمولی سے گھر کے علاوہ ساری عمر کوئی عمارت نہیں بنوائی، (تہذیب الاسماء ص ۳۴۶)

حضرت فاطمۃ زہرا رضی اللہ عنہا جو اپنے ہمراہ مختصر سا سامان جہیز لائی تھیں۔ تا عمر اس میں کوئی اضافہ نہ ہو سکا۔ آپ کے ساز و سامان میں ایک مینڈھے کی کھال تھی جو بستر کا کام دیتی تھی، (کنز ج ۶ ص ۴۰۹) اوڑھنے کے لیے ایک مختصر سی چادر تھی کہ اگر سر چھپاتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور پاؤں ڈھانکتے تھے تو سر برہنہ ہو جاتا تھا۔ (ازالۃ الخفار تذکرہ علی رضی اللہ عنہ)

کوئی ملازم نہ تھا گھر کا سارا کام حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھوں سے کرتی تھیں، چکی پیستے پیستے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے تھے۔

ایک مرتبہ اپنے شفیق باپ سید الرسل کے پاس اپنی تکلیف بیان کرنے تشریف لے گئیں۔ محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہ تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اطلاع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائے۔ اور فرمایا کیا میں تمہیں ایک بات نہ بتا دوں جو ایک خادم سے کہیں زیادہ تمہارے لیے مفید ہو۔ اس کے بعد آپ نے تسبیح کی تعلیم دی یعنی فرمایا۔ کہ سونے کے وقت ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔

عَنْ عَلِيٍّ رض اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتْ — حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَسْتَخْدِمُهُ فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكِ
عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ
ذٰلِكَ تُسَبِّحِيْنَ ثَلَاثًا وَ
ثَلَاثِيْنَ وَ تُكَبِّرِيْنَ ثَلَاثًا
وَثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ ثَلَاثًا
وَثَلَاثِيْنَ أَحَدُهَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ

(مسلم ج ۲ ص ۳۵۱)

قَالَ عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا
السَّلَامُ شَكَتْ مَا تَلْقَى
مِنْ أَثَرِ الرَّحَى فَأَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ
فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ
فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا
فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ
بِمَجِيْءِ فَاطِمَةَ فَجَاءَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا
مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ لِأَقُوْمَ
فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ
بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ

فاطمہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
خادم طلب کرنے کے لیے گئیں۔ آپ
نے فرمایا کہ میں تمہیں اس (خادم) سے
بہتر عمل بتاتا ہوں۔ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ
۳۳ مرتبہ اللہ اکبر اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ
پڑھ لیا کرو اور ان میں ایک ۳۴ بار
(تاکہ سو بار کامل ہو جائے۔

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت
فاطمہؓ کو چکی پیستے پیستے تکلیف ہوئی ہاتھ
میں نشان پڑ گئے انہوں نے شکایت کی
اسی زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس قیدی آئے۔ حضرت فاطمہؓ ایک قیدی
مانگنے آنحضرتؐ کے پاس گئیں۔ لیکن آپ
نہ ملے۔ تو حضرت عائشہؓ سے کہہ کر چلی آئیں۔
جب آپ تشریف لائے تو حضرت
عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ کے آنے اور
اوران کی تکلیف کا ذکر کیا۔ آنحضرتؐ یہ سن
کر (رات کو) ہمارے گھر تشریف لائے
ہم دونوں میاں بیوی لیٹ رہے تھے
میں نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا نہیں
اپنی جگہ رہو اور آنحضرتؐ ہم دونوں میاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَدَمِيدِ عَلٰى صَدْرِي وَقَالَ	بیوی کے درمیان بیٹھ گئے میں نے آپ
اَلَا اُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا	کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی،
سَأَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا	آپ نے فرمایا میں نہیں اس سے (جو تم
مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا اَرْبَعًا	ایک غلام مانگتے ہو) ایک عمدہ ترین بات
وَثَلَاثِيْنَ وَتُسَبِّحَا ثَلَاثًا	بتاتا ہوں، جب تم اپنے بستر پر سونے
وَثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدَا ثَلَاثًا	کے لیے آؤ تو چونتیس بار (۳۴) اللہ اکبر
وَثَلَاثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا	۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ
مِنْ خَادِمٍ۔	پڑھ لیا کرو یہ تمہارے لیے خادم سے
(بخاری کتاب المناقب)	بہتر ہے۔

کئی کئی روز گھر میں چولہا نہ جلتا تھا۔ ایک مرتبہ کئی فاقوں کی نوبت آگئی، بھوک کی حالت میں مزدوری کی تلاش میں نکلے، اطراف مدینہ میں ایک بڑھیا کا کھیت سینچ کر مٹھی بھر کھجوریں حاصل کیں، (مسند احمد ج ۱ ص ۱۳۵)

ایک مرتبہ گھر میں کچھ نہ تھا۔ اپنی تلوار بیچ کر خورد و نوش کا سامان کیا (تہذیب الاسماء ص ۳۴۶)

عبادت و ریاضت آپ کی زندگی کا محبوب ترین مشغلہ عبادت و ریاضت تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا قول ہے۔ کہ حضرت علیؓ قائم اللیل اور صائم النہار تھے۔

كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا	جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ بڑے روزہ
قَوَّامًا۔ (ترمذی کتاب المناقب)	دار اور عبادت گزار تھے

زبیر بن سعید قرشی فرماتے ہیں۔

لَمْ اَرَ هَاشِمِيًّا كَانَ اَعْبَدَ	میں نے کسی ہاشمی کو نہیں دیکھا جو ان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہِ مِنْہُ (مستدرک حاکم) زیادہ خدا کا عبادت گزار ہو۔

امانت و دیانت آپ بے حد امین تھے۔ آپ پوری دیانت کے ساتھ مسلمانوں کی امانت بیت المال کی حفاظت کرتے تھے، سخت تکلیف کی حالت میں بھی اپنے حق سے زیادہ بیت اللہ سے ایک حبہ نہیں لیتے تھے، ایک دفعہ تیز سردی میں ایک معمولی پرانی چادر اوڑھے تھے۔ بدن کانپ رہا تھا۔ ایک شخص نے عرض کیا امیر المومنین! بیت المال میں آپ کا اور آپ کے اہل وعیال کا بھی حق ہے آپ اس قدر کیوں تکلیف اٹھا رہے ہیں، فرمایا میں تمہارے حصے کو نقصان نہیں پہنچا سکتا، (یعنی اگر میں اپنے حصے سے زیادہ لوں تو دوسرے مسلمانوں کی حق تلفی ہو گی) یہ چادر میں مدینہ سے لایا تھا۔ (ابن اثیر ج ۳ ص ۱۵۹)

شجاعت شجاعت و شہامت آپ کا خاص وصف تھا، غزوات میں آپ کی بہادری کے بہت سے واقعات ظہور پذیر ہوئے۔ آپ کی پوری زندگی شجاعانہ کارناموں سے بھرپور ہے۔

غزوہ خیبر کا معرکہ آپ ہی کی بہادری سے سر ہوا جب خیبر کا قلعہ کئی روز تک فتح نہ ہو سکا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ چنانچہ دوسرے دن آپ نے حضرت علیؓ کو جھنڈا عطا فرمایا اور خیبر کا حاکم مرحب تلوار لہراتا، چمکاتا اور رجز پڑھتا ہوا مقابلہ میں آیا۔ اس کے جواب میں حضرت علیؓ رجز خواں آگے بڑھے اور مرحب کے سر پر ایسی تلوار کی ضرب لگائی کہ اس کا سر کٹ گیا۔ اور خیبر فتح ہو گیا۔ آپ کے جنگی کارناموں میں خیبر کی فتح کو خاص اہمیت حاصل ہے

بخاری میں سہل بن سعد سے روایت ہے آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کو طلب فرمایا اُن کی آنکھوں میں تکلیف تھی۔ آپؐ نے اپنا لب مبارک ڈالا تو اُن کی آنکھیں صحتیاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئیں فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ انہیں آپ نے جھنڈا عطا فرما دیا۔ اس سلسلہ میں ابن سعد کی روایت درج ذیل ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ	حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ	کے موقع پر فرمایا کہ میں ایسے شخص کو جھنڈا
لَاَدْفَعَنَّ الرَّایَةَ اِلٰی رَجُلٍ	دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو محبوب
یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ	رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس
یُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ	سے محبت کرتے ہیں اور اس کے ہاتھ پر
یُفْتَحُ عَلَیْهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ	خیبر فتح ہو گا حضرت عمر رض فرماتے ہیں کہ
فَمَا اَحْبَبْتُ الْاِمَارَةَ قَبْلَ	اس سے قبل میں نے کبھی امارت پسند نہیں
یَوْمَئِذٍ فَتَطَاوَلْتُ لَهَا وَ	کی تھی۔ اور یہ انتظار کا وقت مجھ پر بہت
اسْتَشْرَفْتُ رَجَاءَ اَنْ	گراں ہو گیا، اور میں امید کر رہا تھا کہ جھنڈا
یَدْفَعَهَا اِلَیَّ فَلَمَّا کَانَ	مجھے عنایت ہو گا لیکن دوسرا دن آیا تو آنحضرت ص
الْغَدُ دَعَا عَلِیًّا فَدَفَعَهَا اِلَیْهِ	نے حضرت علی رض کو بلایا اور جھنڈا انہیں عطا
فَقَالَ قَاتِلْ وَلَا تَلْتَفِتْ	فرمایا اور ارشاد فرمایا لڑتے رہنا یہاں تک کہ
حَتّٰی یَفْتَحَ اللّٰهُ فَسَارَ	اللہ تمہیں فتحیاب کرے۔ حضرت علی تھوڑی
قَرِیْبًا ثُمَّ نَادٰی یَا رَسُوْلَ	دور چل کر واپس آئے اور عرض کیا اے اللہ
اللّٰهِ عَلَامَ اُقَاتِلُ قَالَ	کے رسول ص! کب تک لڑتا رہوں! آپ
حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا	نے فرمایا یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد
اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ	رسول اللہ پڑھ لیں جب وہ ایسا کریں،
اللّٰهِ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ	تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَدْ مَنَعُوْا مِنِّیْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ اِلَی اللّٰهِ (ابن سعد ج ۲ ص ۱۰۰)

محفوظ کر لئے (مگر حق کے ساتھ) اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے (یعنی وہ مسلمان ہونے کے بعد اگر کوئی جرم کریں گے تو اس کی سزا انہیں دی جائے گی)

سادگی آپ کی زندگی سادگی کی تصویر تھی، جاہ وحشم کا کیا ذکر تکلف کا معمولی شائبہ تک نہ تھا۔ اپنا سارا کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اپنا جوتا تک خود گانٹھ لیتے تھے۔ زمانۂ خلافت میں تنہا بازاروں میں گھومتے پھرتے، بھولے بھٹکوں کو راستہ بتاتے، کمزوروں اور ناتوانوں کی مدد کرتے، اور تاجروں، دوکان داروں کو یہ آیت پڑھ کر سناتے ہے۔

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا (القصص ۸۳)

مقام آخرت ہم نے اُن لوگوں کے لیے تیار کیا ہے جو زمین میں بلندی اور فساد کا ارادہ نہیں کرتے۔

اور فرماتے کہ یہ آیت عادل، متواضع اور صاحبِ قدرت کے بارے میں نازل ہوئی ہے (کنز ج ۶ ص ۴۹)

لباس اور غذا غذا بہت معمولی اور لباس نہایت سادہ ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ عبداللہ بن زریرؓ آپ کے ساتھ کھانے میں شریک ہوئے۔ کھانا بہت سادہ اور معمولی تھا۔ ابن زریرؓ نے عرض کیا۔ امیر المومنینؓ! آپ کو پرندے کے گوشت کا شوق نہیں ہے؟ فرمایا خلیفۂ وقت کو مسلمانوں کے مال سے صرف دو پیالوں کا حق ہے، ایک خود کھائے اور اپنے اہل وعیال کو کھلائے۔ دوسرا خلق خدا کے سامنے پیش کرے (مسند احمد ج ۱ ص ۷۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفیس غذاؤں سے احتراز فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ فالودہ پیش کیا گیا۔ فرمایا کتنا خوش رنگ و خوش ذائقہ ہے لیکن میں نفس کو ایسی غذاؤں کا عادی نہیں بنانا چاہتا۔ جس کا وہ عادی نہیں ہے (کنز)

وہ جنت کی کسی نعمت کی بُو تک بھی نہ پائے گا
غذائے رُوح جس کی بن گئی ہو عشرتِ دُنیا (جام طہور)

حضرت علی المرتضیٰ رضہ کی سیرت

حضرت علیؓ کے ہمنشین ضرار صدائیؓ سے امیر معاویہؓ نے آپ کی سیرت پر تبصرہ کے لیے فرمایا تو ضرار صدائی رضہ نے بیان کیا۔ کہ آپ دنیا کی دلفریبیوں سے وحشت زدہ رہتے تھے نہایت درجہ شجاع اور بہت بلند حوصلہ تھے۔ حق گو، اور حق فیصلہ کرتے تھے۔ علم کے دریا تھے ان سے حکمت و دانائی ٹپکتی تھی۔ عبرت پذیر اور بہت غور و فکر کرنے والے تھے، ظلمت و وحشتِ شب سے انس رکھتے تھے، سادہ لباس اور موٹا جھوٹا کھانا پسند فرماتے تھے۔ ہم میں ہم ہی لوگوں کی طرح رہتے تھے۔ جب ہم کچھ پوچھتے تھے تو اس کا جواب دیتے تھے۔ باوجودیکہ وہ ہمیں اپنے قریب رکھتے تھے، لیکن ہم ہیبت سے ان سے گفتگو کرتے ہچکچاتے تھے۔ وہ اہل دین کی عزت کرتے اور غربار کو اپنا مقرب بناتے تھے، ان کے سامنے طاقتور باطل میں طمع نہیں کر سکتا تھا۔ اور کمزور انصاف سے مایوس نہیں ہوتا تھا،

خوفِ آخرت

بعض موقع پر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کہ رات گزر رہی ہے ستارے جھلملا رہے ہیں۔ اور وہ اپنی ڈاڑھی مٹھی میں دبائے مار گزیدہ کی طرح بے قرار اور غم رسیدہ کی طرح اشکبار فرما رہے ہیں اے دنیا! کسی اور کو فریب دے، تو مجھ سے لپٹ رہی ہے، میری مشتاق ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ غُرِّيْ غَيْرِيْ	افسوس، افسوس میں نے تجھے تین طلاقیں
قَدْ بَتَّتُكِ ثَلَاثًا لَا رَجْعَةَ	دے رکھی ہیں۔ تیری عمر قلیل، تیری
لِيْ فِيْكِ فَعُمُرُكِ قَصِيْرٌ	عشرت حقیر ہے، ہائے، ہائے
وَعَيْشُكِ حَقِيْرٌ وَخَطَرُكِ	سفر طویل، راستہ وحشت ناک اور
كَبِيْرٌ آهٍ مِّنْ قِلَّةِ الزَّادِ وَبُعْدِ	زادِ سفر تھوڑا ہے۔
السَّفَرِ وَوَحْشَةِ الطَّرِيْقِ	(روضۃ النظرہ ج ۲ ص ۲۱۲)

(صفۃ الصفوۃ ج ۱ ص ۳۱۶)

یہ اوصاف سن کر امیر معاویہؓ رو دیئے۔ اور فرمایا خدا ابوالحسن (حضرت علیؓ) پر رحم فرمائے، بخدا وہ ایسے ہی تھے۔ (تاریخ اسلام شاہ معین الدین ج ۱ ص ۲۶۹-۳۷۷)

ساتھ دیتا ہے بھلا کون کسی کا اُس دم
جب ہمیشہ کے لیے کوئی جدا ہوتا ہے (جامِ طہور)

موت سے متعلق حضرت علیؓ کے خطبات

امیر المومنین خلیفۂ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ

علی بن حسینؓ بیان کرتے ہیں، منصبِ خلافت سنبھالتے ہی حضرت علیؓ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی کتاب (قرآن حکیم) اتاری ہے۔ جو ہدایت کا راستہ دکھاتی ہے۔ اس میں بھلائی اور برائی دونوں کی وضاحت کر دی ہے تم بھلائی کو اختیار کرو اور برائی کو چھوڑ دو۔ اور فرائض کو اللہ کا حکم سمجھ کر ادا کرو وہ تمہیں جنت عطا کرے گا اللہ تعالیٰ نے سرزمین حرم کو اپنی مرضی سے حرم قرار دیا ہے۔ یاد رکھو مسلمان کی عزت و منزلت حرم کی حرمت سے بھی زیادہ ہے۔ مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محفوظ رہیں مگر کسی بدلہ کے معاملہ میں مسلمان کو ستانا حلال نہیں مگر اُسی کی مقدار جو ضروری ہے۔ (مثلاً حدود وغیرہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک توحید و اخلاص کا معاملہ بڑا سخت ہے لہٰذا اس کا دھیان رہے۔ عام لوگوں کی باتوں کی طرف توجہ نہ کرو۔ (اپنی فکر کرو) آخر تم میں سے ہر ایک کو ایک دن مرنا ہے۔ کچھ لوگ تم سے آگے جا چکے۔ اور جو لوگ اس وقت تمہارے پیچھے ہیں وہ تمہیں پیامِ الوداع کہہ رہے ہیں، ہلکے پھلکے ہو جاؤ یعنی دنیا کا سامان کم سے کم لو ــــــ اللہ کے بندوں کے بارے میں اور اس شہر کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ تم سے پوچھا جائے گا۔ یہاں تک کہ زمین اور جانوروں کے بارے میں بھی۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، اس کی نافرمانی نہ کرو۔ جب تمہیں کوئی خیر نظر آئے اسے لے لو۔ اور جب شر کو دیکھو تو اسے ترک کردو۔ اور اس وقت کو یاد کرو جب تمہاری تعداد قلیل تھی۔ اور زمین پر تمہیں کمزور سمجھا جاتا تھا (تاریخ طبری ج ۳ ص ۴۵۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ اے اللہ کے بندو! موت سے فرار ممکن نہیں ہے۔ اگر تم نے اس کے لیے تیاری کی تب بھی وہ تمہیں ضرور آملے گی۔ اور اگر تم نے اس سے بھاگنے کی کوشش کی پھر بھی وہ تمہیں آپکڑے گی۔ فلاح و فوز ڈھونڈو اور اس میں عجلت کرو۔ جلدی کرو بہت جلدی۔ تمہاری تاک میں کوئی لگا ہُوا ہے۔ جو تیزی سے تمہارے قریب آرہا ہے۔ اور وہ قبر ہے۔ قبر کے اندھیرے اور اُس کی تنگی اور اُس کی وحشت سے ڈرو ــــ سُن لو! بے شک قبر یا تو جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ سُن لو! بے شک قبر ہر روز تین مرتبہ پکارتی ہے کہ میں اندھیرے کا گھر ہوں۔ میں وحشت کا گھر ہوں۔ میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ سُن لو! اس کے بعد ایک سخت چیز یعنی آگ ہے جس کی حرارت نہایت شدید ہوگی۔ اور اُس کا گڑھا نہایت گہرا ہوگا، اس کا زیور لوہا ہوگا۔ اس کا نگران مالک (فرشتہ) ہوگا، جہنم میں کوئی رحمت نہیں بلکہ وہ قہرِ خداوندی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ہولناک منظر ہے، سُن لو! قبروں سے اٹھنے کے بعد ایسی جنت ہوگی جس کی چوڑائی ساتوں آسمان اور زمین کے برابر ہے۔ اور وہ پرہیز گاروں کے لیے تیار کی گئی ہے اللہ ہم سب کو پرہیز گاروں میں سے بنائے۔ اور دردناک عذاب جہنم سے پناہ دے (کنز العمال ج ۸)

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے۔ حضرت علیؓ ایک دن ممبر پر تشریف لائے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد موت کا تذکرہ کیا، اور فرمایا سُن لو! ایک دن ایسا آئے گا کہ بچے بوڑھے ہوجائیں گے۔ اور بڑے حواس باختہ! اور ہر حمل والی اپنے حمل کو ڈال دے گی، اور تو لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ مست ہیں۔ حالانکہ وہ مست نہ ہوں گے۔ لیکن اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔ یہ فرما کر حضرت علی خود بھی رو پڑے اور جو آپ کے آس پاس مسلمان تھے وہ بھی رو دئیے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۶)

صالح جلی روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت علیؓ نے ایک دن خطبہ میں فرمایا اللہ کے بندو! خبردار! کہیں یہ دنیوی زندگی تمہیں دھوکہ میں نہ ڈال دے۔ یہ دنیا ایسا گھر ہے جو گوناگوں بلاؤں سے گھرا ہوا ہے۔ اور فنا ہونے کے لیے مشہور ہے۔ اسکی زیبائش و آرائش سراسر دھوکہ ہے۔ اور جو کچھ اس دنیا میں ہے سب کا سب ضائع ہونے کے لیے ہے، اور یہ دنیا اہل دنیا کے لیے چھوٹا بڑا ڈول ہے جس کو لوگ باری باری بھرتے ہیں۔ جو اس میں اُترا وہ اس کے شر سے ہرگز نہیں بچ سکا۔ اس دنیا کے رہنے والے عیش و عشرت میں مگن ہوتے ہیں۔ کہ اچانک اس دنیا کے مصائب و آلام میں گرفتار ہوجاتے ہیں۔ اس دنیا میں عیش و عشرت اچھی چیز نہیں۔ اور اس دنیا میں فراخی باقی رہنے والی نہیں بیشک اہل دُنیا دُنیا میں وہ نشانہ ہیں جس پر تیر مارا جاتا ہے۔ دنیا اُن پر اپنا تیر مارتی ہے۔ اور موت ان سے ٹکڑے کردیتی ہے۔ اللہ کے بندو! یہ دنیا تمہارے ساتھ بھی وہی سلوک کرے گی۔ جو تم سے پہلے لوگوں کے ساتھ کیا۔ جن کی عمریں تم سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ طویل تھیں، اور طاقت میں وہ تم سے زیادہ تھے، انہوں نے بڑے بڑے شہر آباد کئے۔ اونچی اونچی عمارتیں بنائیں آج ان کی آوازیں مائل بہ سکوت ہیں، یا دھیمی پڑ گئی ہیں گردشِ روزگار سے ان کے جسم بوسیدہ ہو چکے ہیں۔ ان کے شہر خالی پڑے ہیں۔ ان کی علامتیں مٹ چکی ہیں۔ مضبوط محلات اور تختوں کے بدلے اور قیمتی تکیوں کی جگہ ان کی قبروں میں کنکر اور پتھر لگے ہوئے ہیں جو مٹی سے ملی ہوئی ہیں۔ اور زمین میں دھنسی ہوئی ہیں، ان کے فنا ہونے کو ان کی بربادی نے ظاہر کر دیا۔ اور ان کی بنیادیں مٹی میں مل گئیں پس مقام قبر ایک دوسرے سے ملا ہوا ہے۔ اور اس میں رہنے والے دور دور ہیں کچھ ان میں سے وحشت ناک ہیں۔ کچھ ان میں سے اپنے انجام کار میں مشغول ہیں۔ آبادی کے ساتھ انہیں اُنسیت نہیں رہی۔ اور ان کی ہمسائگی کا معاملہ ختم ہو چکا۔ باوجودیکہ وہ دنیا میں ایک دوسرے کے ہمسایہ تھے۔ اور ان کے مکان ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے۔ اب ان کے درمیان تعلق کیسے رہ سکتا ہے؛ ان کو بلاؤں نے ہلاک کر دیا۔ اور پتھر اور مٹی ان کو کھا گئی۔ وہ زندگی کے بعد مُردہ ہو چکے۔ اور پُرعیش زندگی کے بعد بوسیدہ ہڈی ہو گئے۔ اُن کے احباب رنجیدہ ہوئے اور مٹی میں جا بسے، اور اس طرح کوچ کر گئے کہ اب انہیں دوبارہ کبھی لوٹنا نہیں ہے، ہائے افسوس! ہائے افسوس سُن لو! یہ ایک کلمہ ہے۔ جسے کہنے والے نے کہا اور ان کے آگے ایک عالم برزخ ہے قیامت تک کے لیے جب کہ یہ اٹھائے جائیں گے، گویا کہ تم بھی اُسی طرف گئے جس طرف یہ پہلے لوگ لوٹ گئے۔ یعنی تنہائی اور بوسیدگی کی طرف قبرستانوں میں اور تم لوگ بھی قبروں کے سپرد ہو گئے۔ اور تم بھی اس امانت کی جگہ پہنچ گئے۔ تمہارا کیا حال ہو گا۔ جب تمام اُمورِ حیات ختم ہو جائیں گے، اور مُردے قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔ اور جو کچھ سینوں میں ہے واضح کر دیا جائے گا۔ اور تمہیں جزا و سزا کے لیے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا اپنے کئے ہوئے گناہوں کے ڈر سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت دل دھڑک رہے ہوں گے، تمہارے پردے پھاڑ دیئے جائیں گے، اور تمہارے کھلے اور چھپے عیب ظاہر ہو جائیں گے۔ اس وقت ہر نفس کو اس کے اعمال کی جزا دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا	تاکہ اللہ پاک انہیں بدلہ دے جنہوں نے
بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ	برے کام کئے اور اللہ پاک ان لوگوں کو
أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى (النجم ۳۱)	جنہوں نے اچھے کام کئے اچھا بدلہ دے گا

اور اعمال نامے سامنے لائے جائیں گے۔ پس تو دیکھے گا کہ مجرمین اس چیز سے ڈر رہے ہوں گے جو نامۂ اعمال میں ہے اور پکار رہے ہوں گے، ہائے افسوس یہ کس قسم کی کتاب ہے اس نے نہ کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا ہے اور نہ بڑا مگر ان سب کو شمار کر رکھا ہے۔ اور جو کچھ لوگوں نے کیا ہے۔ وہ سب کچھ اپنے نامۂ اعمال میں درج پائیں گے۔ اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی کتاب پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنے اولیاء کا اتباع نصیب کرے یہاں تک کہ ہمیں دار المقام (جنت) میں ٹھہرائے، بیشک اللہ ہی تعریف کے لائق ہے (کنز العمال ج ۸ ص ۲۱۹)

جعفر بن محمد اپنے باپ سے اور ان کے باپ جعفر کے دادا سے روایت کرتے ہیں حضرت علیؓ ایک جنازہ کے ساتھ تھے۔ جب میت کو لحد میں رکھا گیا۔ تو لوگ باآواز بلند رونے لگے حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا سن لو! خدا کی قسم اگر لوگ اس منظر کو دیکھ لیں جس کو یہ میت دیکھ رہی ہے، تو وہ اپنی میت کو بھول جائیں۔ اور بیشک موت ہر انسان سے ملاقات کرے گی یہاں تک کہ وہ کسی کو نہیں چھوڑے گی۔ اس کے بعد کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اے اللہ کے بندو! میں تمہیں اس اللہ کے بارے میں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں جس نے تمہارے لیے بہترین تمثیلیں (اپنے کلام میں) بیان کیں اور تمہارے لیے موت کا وقت مقرر کیا۔ اور تمہارے لیے کان بنائے تاکہ وہ کان اس چیز کو محفوظ کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو درپیش ہو۔ اور آنکھیں بنائیں تاکہ وہ ان چیزوں کو دیکھے جو مخفی تھیں، اور دل بنائے
تاکہ وہ اچھائی اور برائی کو سمجھے۔ اور نفع ونقصان میں تمیز کرے۔ پس بیشک اللہ تعالیٰ
نے تمہیں بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ نصیحت اور خیر خواہی میں اس نے تم سے کمی نہیں کی بلکہ
بہترین نعمتوں کے ساتھ تمہارا اکرام کیا ہے اور تمہیں زیادہ سے زیادہ عطیات سے نوازا
ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارا پورے طور پر احاطہ اور شمار کر رکھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ
تمہیں تمہاری نیکی وبدی کی جزا وسزا ضرور دے گا۔ اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو
اور نیکی میں کمال طلب کرنے میں کوشش کرو۔ اور خواہشات کو منقطع کر دینے اور
لذتوں کو توڑ دینے والی موت سے پہلے حسن عمل کا سرمایہ فراہم کرلو۔ دنیا کی نعمتیں ہمیشہ
رہنے والی نہیں۔ اور اس کی ہولناکیوں سے کوئی مفر نہیں۔ یہ ایک دھوکہ ہے جس میں
انسان مبتلا ہے۔ اور یہ بہت کمزور خیالی تصویر ہے۔ اور ایسی بنیاد ہے جو نا پائیدار
ہے یہ آفت جان نزاکت کے ساتھ گزر رہی ہے۔ اور اپنی شہوتوں کا تابع بنا کر اپنے
پیچھے آنے والوں کو ہلاک کر رہی ہے۔ اے اللہ کے بندو! عبرت کے نشانات سے
نصیحت پکڑو اور قرآن وسنت کے احکام کی اطاعت کرو۔ ڈرانے سے رک جاؤ۔
اور پر حکمت وعظوں سے نفع اٹھاؤ۔ گویا تم موت کے شکنجے میں پھنسے ہوئے ہو۔ اور تم
کو مٹی کے گھر نے بلا لیا ہے۔ گھبراہٹ میں ڈال دینے والی مصیبتوں نے جو صور کے
پھونکے جانے سے اور قبروں سے مردے اٹھائے جانے سے اور میدان حشر کی
طرف چلائے جانے سے اور حساب کتاب کے لیے کھڑا کئے جانے سے پیش
آنے والی ہیں۔ خدائے جبار کی قدرت نے گھیر لیا ہے۔ ہر نفس کے ساتھ ایک ہنکانے
والا ہے جو اس کو ہنکا کر محشر کی طرف لے جائے گا۔ اور ایک گواہ ہے۔ جو اس نفس
پر اس کے عمل کی گواہی دے گا۔ اور تمام روئے زمین اپنے رب کے نور سے چمک
اُٹھے گی۔ اور اعمال نامے رکھے جائیں گے۔ انبیاء اور شہداء کو لایا جائے گا۔ اور ان سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ ہوگا۔ اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اُس دن بستیاں لرز اُٹھیں گی اور پکارنے والا پکارے گا یہ اللہ سے ملنے کا دن ہے، سورج بے نور ہو جائے گا۔ وحشی جانور اٹھائے جائیں گے۔ اور چھپے ہوئے بھید ظاہر ہو جائیں گے اور شریر ہلاک ہو جائیں گے، دل کانپ رہے ہوں گے۔ اہلِ جہنم پر اللہ کی جانب سے ہلاک کر دینے والا رُعب نازل ہوگا اور دردناک سزا اور دردناک عذاب اُن پر مسلط ہوگا۔ جہنم ظاہر کی جائے گی۔ اس کے لیے آنکڑے ہوں گے۔ اور ہلکی آواز بھی ہوگی اور ڈراونی کڑاکے دار آواز بھی ہوگی۔ غصہ بھی ہوگا اور دھمکی بھی۔ اس کی لپٹیں بھڑک رہی ہوں گی اُس کے گرم شعلے بلند ہو رہے ہوں گے اور اس کی گرم ہوا آگ لگا رہی ہوگی۔ اس میں رہنے والا خوش عیش نہ ہوگا، اُس کی حسرتیں ختم نہ ہوں گی۔ اور اُس کا رنج تمام نہ ہوگا جہنمیوں کے ساتھ ملائکہ ہوں گے جو جہنمیوں کو گرم پانی پلائے جانے کی بشارت دیں گے اور دہکتی ہوئی آگ میں جھونکے جانے کی خبر دیں گے۔ یہ لوگ اللہ پاک کی زیارت سے روک دیئے جائیں گے۔ یہ اللہ کے اولیاء کو چھوڑنے والے ہوں گے اور جہنم کی طرف جانے والے ــــ اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو۔ اُس شخص کی طرح نہ ڈرنا جو اللہ کے سامنے بظاہر ذلت و خضوع اختیار کرتا ہے (مگر اس کی نافرمانی سے باز نہیں آتا) اُس شخص کی طرح ڈرو جو اُس سے ڈر کر گناہوں سے بھاگتا ہے اور پرہیزگاری اور دانائی حاصل کرتا ہے۔ اُس شخص کی طرح ڈرو، جس نے اُس کی نافرمانی سے بھاگ کر نجات حاصل کر لی ہو اور آخرت کے لیے توشہ مہیا کر لیا ہو اُس توشہ سے پُشت پناہی حاصل کر لی ہو اور اللہ تعالیٰ بدلہ لینے کے لیے کافی ہے، اور علیم و خبیر ہے۔ اور اللہ کی کتاب دعویٰ اور حجت کے لیے کافی ہے اور جہنم سزا و وبال کے لیے ــــ میں اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ا صفحہ ۷۷)

ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنے خطبہ میں فرمایا بیشک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا نے پیٹھ پھیر لی۔ اور کوچ کی اطلاع دے دی۔ اور آخرت سامنے آرہی ہے، اور اُس نے اطلاع کے لیے جھانکا ہے۔ یہ دنیا آج نیکیاں کمانے کا مقام ہے اور قیامت کل اُن کے بدلہ کی جگہ ہوگی۔ سُن لو، تم آرزوؤں اور ارمانوں میں گھرے ہوئے ہو جو شخص خواہشوں اور تمناؤں میں ڈوب گیا وہ خسارے میں رہا، سُن لو! اللہ کی رضا کے لیے رغبت کے ساتھ عمل کرو جس طرح کہ تم اللہ کے لیے ڈر کے ساتھ عمل کرتے ہو، سُن لو! بیشک میں نے جنت جیسی کوئی جگہ نہیں دیکھی، کہ اس کا طلب گار اس کے لیے سو رہا ہو، اور جہنم جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ جس کو اس سے بھاگنا چاہیئے تھا وہ سو رہا ہے سُن لو جس آدمی کو حق نے نفع نہیں دیا اسے باطل ضرور نقصان دے گا۔ اور جس نے ہدایت سے درستگی حاصل نہیں کی۔ اس پر گمراہی ضرور غالب آئے گی۔ سُن لو، تم کو کوچ کرنے کا حکم مل چکا ہے۔ اور توشۂ آخرت کے لیے تم کو لائحۂ عمل بتلا دیا گیا ہے اے لوگو! سُن لو دنیا ایک موجودہ سامان ہے جس سے بھلا اور برا سبھی کھاتا ہے، اور آخرت ایک سچا وعدہ ہے۔ جس میں بڑی قدرت رکھنے والا بادشاہ حکمرانی کرے گا۔ سُن لو! شیطان تم کو فقر سے ڈراتا ہے۔ اور کھُلے گناہوں کا حکم کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی طرف سے بخشش اور فضیلت کا وعدہ کرتا ہے۔ اللہ بڑی قدرت والا اور جاننے والا ہے، اے لوگو! اپنی عمر میں بھلائی کماؤ تمہاری آخرت میں حفاظت کی جائے گی۔ بیشک جس نے اللہ پاک کی اطاعت کی اللہ پاک نے اس سے جنت کا وعدہ کیا ہے۔ اور جس نے اس کی نافرمانی کی۔ اُس کو اس نے جہنم کی دھمکی دی ہے۔ جہنم ایسی آگ ہے اس کی شدت میں کمی نہ ہوگی۔ اس کا قیدی رہائی نہ پائے گا۔ اس کی حرارت سخت ہے۔ اور اس کا گڑھا نہایت گہرا ہے۔ اس کا پانی پیپ ہے۔ بیشک وہ خطرناک چیز جس کا میں تم پر خوف کرتا ہوں خواہشات کی اتباع اور امید کا لامتناہی سلسلہ ہے (کنز ج ۸ صفحہ ۲۲۱) ایک روایت میں یہ خطبہ طویل ہے اور بعض روایات میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری الفاظ یہ ہیں۔ خواہشات کا اتباع حق سے روک دیتا ہے اور لمبی امیدیں آخرت سے غافل کر دیتی ہیں۔ (البدایہ والنہایہ ج ۸ ص۷)

زیاد (اعرابی) بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ جنگِ نہروان اور فتنہ کے بعد منبر پر تشریف لائے اللہ کی تعریف کی آثارِ عبرتِ دُنیا نے ان کی آواز گلے میں روک دی تو حضرت علی روئے یہاں تک کہ اُن کی ڈاڑھی اُن کے آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ اور اُس پر آنسو بہنے لگے۔ انہوں نے اپنی ڈاڑھی جھاڑی اس سے ٹپکے ہوئے قطرے کچھ لوگوں پر پڑ گئے تو ہم یہ کہا کرتے تھے کہ جس کسی پر اُن کے آنسوؤں کا قطرہ پڑا ہے اُس کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام کر دے۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے فرمایا اے لوگو! اُن لوگوں میں سے نہ ہو جو بغیر عمل کے آخرت کی اُمید کرتے ہیں۔ اور آرزوؤں کے طویل ہونے کی وجہ سے توبہ میں تاخیر کرتے ہیں۔ دنیا کے بارے میں زاہدوں جیسی باتیں کہتے ہیں۔ لیکن دنیا میں وہ لوگ دنیا کی طرف رغبت کرنے والوں جیسے اعمال کرتے ہیں۔ اگر دنیا سے اُنہیں کچھ دیا جاتا ہے تو شکر نہیں کرتے اور اگر اُن سے دنیا روک لی جاتی ہے تو صبر اور قناعت نہیں کرتے۔ جو کچھ اُنہیں دیا گیا ہے اس کے شکر سے غافل ہیں۔ اور باقی کے لیے مزید اضافہ کے متلاشی ہیں۔ لوگوں کو جن باتوں کا حکم دیتے ہیں ان پر خود عمل نہیں کرتے۔ اوروں کو جن باتوں سے منع کرتے ہیں وہی خود کرتے ہیں۔ صلحاء سے دوستی کا دم بھرتے ہیں۔ اور اُن جیسا عمل نہیں کرتے، ظالمین سے بغض کا اظہار کرتے ہیں، مگر خود دوسروں پر ظلم کرتے ہیں۔ اُن کے نفوس پر اُن کے توہمات غالب ہیں۔ اور جو چیزیں یقینی ہیں۔ اُن پر اُن کے نفس کو قابو نہیں۔ اگر انہیں بے پروائی ملتی ہے تو فتنہ اٹھاتے ہیں۔ اور اگر مریض ہوتے ہیں تو کبیدہ خاطر ہو جاتے ہیں اگر محتاج ہوتے ہیں، تو رحمت سے نا امید ہو جاتے ہیں۔ پس ایسا شخص نعمت و عافیت دیا جاتا ہے تو شکر نہیں کرتا آزمایا جاتا ہے۔ تو صبر نہیں کرتا۔ گویا کہ کسی دوسرے کو موت سے ڈرایا گیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُسے نہیں ۔ اے لقمۂ اجل بننے والو! اے پنجۂ موت کے اسیرو! اے حجتوں کے وقت گونگے بن جانے والو! اور اے وہ شخص جس کی سادگی پُرکاری ہے اور اے وہ شخص جس کے اور عبرتوں کے حاصل کرنے کے درمیان کوئی چیز حائل ہو گئی ہے۔ میں ایک حق بات کہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جب کسی نے نجات پائی ہے۔ اس نے اپنے آپ کو سمجھنے سے نجات پائی ہے۔ اور جب کوئی ہلاک ہوا ہے اپنے ہاتھوں کی بدولت ہلاک ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحریم آیت ۶)

تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں اُن لوگوں میں سے کرے جنہوں نے وعظ سُنا اور قبول کر لیا۔ عمل کی طرف بلایا گیا تو فوراً عمل شروع کر دیا (کنز العمال ج ۸ ص ۲۲۰)

حضرت یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے خطبہ میں فرمایا جو لوگ تم سے پہلے ہلاک ہوئے وہ اللہ تعالیٰ کی معصیت کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ نہ تو انہیں ان کے شیوخ نے منع کیا اور نہ علماء نے! اللہ تعالیٰ نے ان سب پر عذاب بھیج دیا۔ سُن لو! تم نیک کاموں کا حکم کرتے رہو اور بُرے کاموں سے منع کرتے رہو اس سے قبل کہ تم پر وہ عذاب اُتر آئے۔ جو تم سے پہلے اُن لوگوں پر اُترا۔ اور تمہیں جان لینا چاہیئے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ تو روزی کاٹتی ہے اور نہ موت قریب کرتی ہے۔ آسمان سے حکم اُس طرح اترتا ہے۔ جیسے بارش کا قطرہ ہر نفس کی طرف وہی حکم اترتا ہے جو اُس کے لیے مقدر کیا گیا ہے اہل اور مال اور نفس میں کمی یا زیادتی کا۔ جب تم میں سے کسی کو اُس کے مال اور اہل اور نفس میں کوئی نقصان معلوم ہو اور یہ چیز اپنے علاوہ کسی دوسرے میں نہ پائے تو یہ بات اسے فتنہ میں نہ ڈال دے۔ بلکہ اللہ کی حکمت اور اس کی رضا پر راضی رہے۔ کھیتیاں دو قسم کی ہیں۔ مال اور اولاد، یہ دنیا کی کھیتی ہے۔ البتہ عمل صالح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخرت کی کھیتی ہے۔ کبھی اللہ تعالیٰ کسی قوم کے لیے یہ دونوں کھیتیاں جمع کر دیتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا وابن عساکر)

ابو وائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں خطبہ دیا " اے لوگو! جس نے محتاجگی اختیار کی وہ محتاج ہو گیا۔ اور جس کو عمر دی گئی وہ آزمائش میں مبتلا ہو گیا اور جس نے مصیبتوں کے لیے تیاری نہیں کی جب مبتلا کیا جائے گا صبر نہ کر سکے گا۔ اور جو آدمی مشورہ نہیں لیتا ہے پشیمان ہوتا ہے۔ اور اس کلام کے بعد فرمایا کرتے تھے۔ کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ اسلام کا فقط نام رہ جائے گا اور قرآن کے فقط حروف رہ جائیں گے اور فرمایا کرتے تھے کہ سن لو! آدمی کو علم حاصل کرنے سے حیا نہیں کرنی چاہیے۔ اور جس آدمی سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے اور اسے معلوم نہ ہو تو وہ کہہ دے مجھے اس کا علم نہیں۔ تمہاری مسجدیں ان دنوں مزین ہوں گی مگر تمہارے دل اور بدن ہدایت سے محروم ہوں گے۔ آسمان کے سایہ کے نیچے سب میں زیادہ شریر تمہارے فقہاء ہوں گے۔ انہیں سے فتنہ کا ظہور ہوگا اور انہیں میں فتنہ لوٹے گا۔ مجلس میں سے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر پوچھا: " اے امیر المومنین ایسا وقت کب ہوگا۔ فرمایا کہ جب فقہ تمہارے رذیلوں میں چلا جائے، اور فحش تمہارے پسندیدہ لوگوں میں آجائے۔ اور حکومت تمہارے ذلیل لوگوں میں چلی جائے۔ پس اس وقت قیامت قائم ہو گی۔ (سنن البیہقی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں فرمایا ہر قسم کی تعریف و توصیف کے لائق وہ ذاتِ مقدس ہے۔ جس نے مخلوق کو پیدا کیا۔ اور اندھیری رات کے بعد سحر کا اجالا پیدا فرمایا مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی عبادت کے لائق نہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں تمہیں اللہ سے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں۔ بیشک وہ چیز جو کہ انسان کے بطور وسیلہ کام آئے گی ایمان ہے۔ راہِ خدا میں جہاد کرنا کلمۂ اخلاص ہے۔ کلمۂ اخلاق فطرت ہے (یعنی اصل دین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نماز قائم کرنا۔ نماز دین کا ستون ہے۔ اور زکوٰۃ ادا کرنا اس لیے کہ زکوٰۃ فریضۂ دینی ہے اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا اس لیے کہ یہ اللہ کے عذاب سے ڈھال ہے۔ اور بیت اللہ کا حج کرنا اس لیے کہ یہ فقیری کو دور کرنے والا اور گناہوں کو مٹانے والا ہے اور صلۂ رحمی کرنا اس لیے کہ یہ مال میں زیادتی اور عمر میں برکت کرنے والا ہے۔ اور آپس میں محبت کا ذریعہ ہے۔ اور چھپ کر صدقہ دینا کہ یہ گناہوں کا کفارہ اللہ کے غصہ کو ٹھنڈا کرنے والا ہے۔ اور بھلے کام کرنا، یہ بُرے طریقہ پر مرنے سے بچاتا ہے، اور خوفناک چیزوں کے حملہ سے حفاظت کرتا ہے۔ اللہ کے ذکر سے زبان تر رکھو، یہ بہترین مشغلہ ہے۔ اور اُس چیز کی رغبت کرو۔ جس کا متقین سے وعدہ کیا گیا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ عام وعدوں سے سچا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت کی پیروی کرو۔ اس لیے کہ سُنتِ محمدیہ کا اتباع، دوسرے انبیاء؈ کی سنتوں سے افضل ہے۔ اللہ کی کتاب کو سیکھو یہ تمام باتوں سے افضل ہے۔ دین میں سمجھ حاصل کرو۔ یہ چیز دلوں کے لیے تازگی ہے۔ کتاب اللہ کے نور سے شفا حاصل کرو۔ اس میں اُن امراض کے لیے شفا ہے جو سینوں میں مخفی ہیں اس کی تلاوت اچھے طریقے پر کرو اس لیے کہ یہ احسن قصص ہے اور جب تم پر قرآن پڑھا جائے تو اسے سنو اور خاموش رہو شاید تم پر رحم کیا جائے۔ اور جب تم کو اس کی تعلیم کے مطابق چلایا جائے تو تم چلو۔ جہاں تک تم قرآن کو سمجھتے اور جانتے ہو، شاید کہ تم ہدایت پا جاؤ، بیشک وہ عالم جو اپنے علم کے خلاف عمل کرتا ہے وہ ایسے ظالم کی طرح ہے جو اپنی جہالت سے درستگی پر نہیں آتا۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں ایسے عالم پر جو اپنے علم کے خلاف چلتا ہے۔ حجت اور بھی عظیم ہو جاتی ہے اور اس کے لیے دائمی حسرت وندامت ہے۔ بہ نسبت اس جاہل کے جو اپنی جہالت میں حیران ہے اور یہ دونوں گمراہ اور ہلاک کئے جائیں گے، اور تم فریب کی باتیں نہ کیا کرو۔ ورنہ شک میں پڑ جاؤ گے۔ اور شک نہ کیا کرو ورنہ کفر میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ اور رخصت پر عمل نہ کیا کرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے کہ سست پڑ جاؤ گے۔ اور حق میں شست نہ بنو اس لیے کہ خسارہ میں پڑ جاؤ گے ۔۔۔ سن لو! احتیاط کی بات یہ ہے کہ اپنے اوپر اعتماد پیدا کرو۔ اور اعتماد کی بات یہ ہے کہ دھوکہ میں نہ پڑو۔ اور تم سے اپنے آپ کو زیادہ نصیحت کرنے والا اپنے رب کی زیادہ اطاعت کرنے والا ہے۔ اور جس نے اپنے آپ کو نہ پہچانا وہ اپنے رب کا زیادہ نافرمان بنا ۔ جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے بے خوف رہتا ہے وہ بشارتوں کا مستحق ٹھہرتا ہے، جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے۔ ڈرتا ہے اور پچھتاتا ہے تم اللہ تعالیٰ سے یقین کا سوال کرو اور اللہ پاک سے عافیت طلب کرو۔ حضورؐ کی بات تمام باتوں سے افضل اور حضورؐ کا طریقہ تمام طریقوں سے بہتر ہے اور بدترین کاموں میں نئے کام ہیں، ہر نئی رسم بدعت ہے، اور ہر نئی رسم کا بانی مُبتدع ہے جس نے بدعت کی وہ ہلاک ہو گیا۔ جب کسی نے کوئی بدعت ایجاد کی تو اس کی وجہ سے ایک سُنت ضرور متروک ہوئی ۔ ریاکاری شرک میں سے ہے۔ اور اخلاص عمل اور ایمان میں سے ہے، کھیل کی مجلسیں قرآن کو بھلا دیتی ہیں۔ ان میں شیاطین حاضر ہوتے ہیں۔ اور وہ گمراہی کی طرف بلاتے ہیں۔ عورتوں کے پاس بیٹھنا دلوں میں کجی پیدا کرتا ہے اور ایسے شخص کی طرف لوگوں کی نظریں اٹھتی ہیں۔ عورتوں کے پاس بیٹھنا شیطان کے دامِ تزویر میں آنا ہے۔ اللہ کے ساتھ سچائی کا معاملہ کرو۔ اللہ پاک صداقت شعاروں کے ساتھ ہے۔ جھوٹ سے بچو اس لیے کہ جھوٹ ایمان کے مخالف ہے۔ سن لو! سچائی ایسے ٹیلے پر ہے جو نجات دینے والا اور کرامت والا ہے۔ اور جھوٹ ایسے ٹیلے پر ہے جو تباہ و ہلاک کرنے والا ہے۔ حق کہا کرو اس سے معرفت پیدا ہوگی۔ حق پر عمل کرو تم اہلِ حق سے ہو جاؤ گے۔ ان لوگوں کی امانتیں ادا کرو جن کے تم امین ہو۔ تم ان رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو جو تم سے قطع تعلق کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں سے احسان کرتے رہو جو تمہیں محروم رکھتے ہیں۔ جب تم وعدہ کرو تو اُسے وفا کیا کرو، اور جب تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ دو تو انصاف کیا کرو۔ باپ دادوں کے کارناموں پر فخر نہ کرو۔ کسی کو بُرے لقب سے ہرگز نہ پکارو۔ آپس میں ہنسی مذاق نہ کرو۔ اور باہم عداوت نہ رکھو۔ ضعیف، مظلوم، مقروض، مجاہد، اور مسافر کی امداد کرو۔ اور غلاموں کو آزاد کرانے میں اُن کی اعانت کرو۔ بیواؤں اور یتیموں پر رحم کرو۔ اور ایک دوسرے کو کثرت سے سلام کیا کرو، اور سلام کرنے والے کو اس جیسا یا اس سے اچھا جواب دو۔ بھلے اور تقویٰ کے کام پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ گناہ اور ظلم کے مددگار نہ بنو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔ مہمان کا اکرام کرو، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ مریضوں کی عیادت کرو۔ جنازے کو کندھا دو۔ اور تم اللہ کے بندے اور بھائی بھائی ہو جاؤ۔ امابعد بیشک دنیا نے رُخ پھیر لیا ہے اور رخصت ہونے کی اطلاع دے دی ہے۔ اور بے شک آخرت نے سایہ ڈال دیا ہے۔ اور اطلاع کے لیے جھانکا ہے۔ اور بے شک آج کے دن شرط لگانا (عمل کرنا) ہے۔ اور کل (قیامت) کے دن (جزا پانا) سبقت لے جانا ہے۔ اور بے شک جنت کی طرف سبقت کرنی ہے۔ اور جہنم سے بھاگنا ہے۔ سُن لو! تم اب مہلت کے زمانہ میں ہو۔ اس کے پیچھے موت ہے جس کا ذائقہ جلدی چکھنا ہے۔ جس نے اپنے عمل کو اس مہلت کے زمانہ میں اللہ کے لیے موت کے حاضر ہونے سے قبل خالص کر لیا۔ اس کا کام اچھا ہو گیا اور اسے کامیابی کی امید ہو گئی۔ اور جس نے اس میں کوتاہی کی اس کا عمل خسارے میں پڑ گیا۔ اور اسے کامیابی کی امید نہیں رہی۔ رغبت اور ڈر دونوں حالتوں میں عمل کرو۔ اگر تمہیں تمہاری مرغوب چیزیں حاصل ہوں تو اللہ کا شکر کرو۔ اور اس کے ساتھ اللہ کے خوف کو بھی شامل کر لو۔ اور اگر تم پر رنج و دہشت کی چیزیں نازل ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ اور اس کے ساتھ اللہ کی طرف رغبت کو جمع کرو۔ اس لیے کہ اللہ پاک نے اس کے بدلے میں اپنے بندوں کو بہترین اجر کی خوشخبری دی ہے۔ اور جس نے شکر کیا اللہ نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے نعمتوں میں اضافہ کیا۔ اور میں نے جنت جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی جس کا طالب سو رہا ہے۔ (اس کے لیے نیک اعمال کر کے اسے حاصل کرنے کی کوشش نہیں کر رہا) اور میں نے آگ (جہنم) جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی جس کو اس سے بھاگنا تھا وہ سو رہا ہے۔ (برے اعمال کر کے اس میں داخل ہونے کی کوشش کر رہا ہے) جس آدمی کو حق نفع نہیں دے گا اس کو باطل ضرور نقصان دے گا اور جس کے لیے ہدایت کارگر نہ ہوگی اسے گمراہی اپنی طرف کھینچ لے گی۔ اور جس کو یقین نفع نہ دے گا شک اس کو نقصان پہنچا کر رہے گا، بیشک تم لوگوں کو کوچ کا حکم مل چکا ہے۔ تمہیں راستہ کے لیے توشہ مہیا کرنے کی تلقین کر دی گئی ہے۔ سن لو! زیادہ خوف کی چیز جس کا میں تم پر خوف کرتا ہوں: دو باتیں ہیں لمبی لمبی امیدیں باندھنا اور خواہشات کا اتباع۔ امیدوں کا طویل کرنا آخرت کو بھلا دیتا ہے اور خواہشات کا اتباع حق سے دور کر دیتا ہے۔ سن لو! دنیا نے منہ موڑ کر قصدِ سفر کر لیا ہے اور آخرت کی منزلیں قریب آرہی ہیں۔ (البدایہ والنہایہ ج ۷، ص ۳۰۷)

لمحہ لمحہ ہو رہے ہیں زندگی سے ہم بعید
لحظہ لحظہ موت کی جانب بڑھے جاتے ہیں ہم

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خطبہ

موت۔ برزخ۔ قیامت کی فکر میں

وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مَيِّتُوْنَ	اے لوگو! جان لو کہ تم سب مرنے والے
وَمَبْعُوْثُوْنَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ	ہو، اور موت کے بعد تمہیں پھر زندہ کیا
وَمُوْقَفُوْنَ عَلٰی اَعْمَالِكُمْ	جائے گا۔ (عدالت خداوندی میں) تمہارے
وَمَجْزِيُّوْنَ بِهَا فَلَا يَغُرَّنَّكُمُ	اعمال نامے تمہارے سامنے لائے جائیں
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَاِنَّهَا دَارٌ	گے۔ اور تمہارے اعمال کی جزا تمہیں دی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْبَلَاءِ مَحْفُوفَةٌ وَبِالْفَنَاءِ مَعْرُوفَةٌ وَ بِالْغَدْرِ مَوْصُوفَةٌ وَ كُلُّ مَا فِيهَا اِلٰى زَوَالٍ

جائے گی خبردار! دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے، دنیا ایسا مقام ہے. جو کہ آفات سے لبریز ہے۔ اور اس کا فنا ہونا یقینی ہے اور اس کا دھوکا دینا اس کی صفت ہے۔ اور جو کچھ بھی اس میں موجود ہے۔ وہ زوال پذیر ہے۔

اس دُنیا کی کوئی بھی حالت ہمیشہ یکساں نہیں رہتی

اور اس کے چاہنے والے اس کے فتنے سے محفوظ نہیں رہتے

بَيْنَا اَهْلُهَا مِنْهَا فِيْ رَخَاءٍ وَسُرُوْرٍ اِذَا هُمْ مِنْهَا فِيْ بَلَاءٍ وَ غُرُوْرٍ۔

بظاہر پرسکون نظر آتے ہیں مگر دفعتہً آلام و مصائب میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔

اس کا عیش و نشاط ذلت آمیز اور اس کی آسودگی کے لیے نہ قیام ہے نہ دوام اللہ کے بندو! تم دنیا کی جس رونق پر فریفتہ ہو، یہ ہمیشہ اسی طرح نہیں رہے گی۔ تم سے قبل بڑی لمبی عمروں والے یہاں سے کوچ کر گئے، وہ تم سے زیادہ طاقتور تھے انہوں نے بڑے بڑے مضبوط قلعے بنائے۔ شہر آباد کیے۔ ان کے انتقال کے بعد ان کی بڑی بڑی مضبوط عمارتیں منہدم ہو گئیں۔ اب ان کے نام و نشان تک باقی نہیں رہے، اور خود ان کے جسم بھی قبروں میں خاک در خاک ہو گئے، ایک وقت آئے گا۔ کہ مُردوں کو زندہ کر کے میدانِ محشر میں لایا جائے گا۔ ربِّ ارض و سما کی عدالت ہو گی۔ اور اُس کا بندہ اس کے سامنے دم بخود کھڑا ہو گا۔ اس حال میں کہ معبود و عبد کے درمیان نہ کوئی پردہ ہو گا نہ ترجمان!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُنَالِكَ، تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ (غافر ۱۷)	اُس وقت ہر نفس کو اس کے عمل کا بدلہ دیا جائے گا۔
اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَاءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى (النجم ۳۱)	اللہ عزّ وجل فرماتا ہے۔ سزا دی جائے گی اُن لوگوں کو اُن کے اعمال کی جنہوں نے بُرے اعمال کئے، اور جزاء دی جائے گی ان لوگوں کو جنہوں نے نیک اعمال کئے اُن کے نیک اعمال کی۔ اچھی
وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصَاهَا وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا (الکہف ۴۹)	اور نامۂ اعمال (ان کے سامنے) رکھ دیا جائے گا سو تُو مجرموں کو دیکھے گا جو کچھ اس میں لکھا ہے اُس سے ڈر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ہماری کم بختی اس نامۂ اعمال کی تو عجیب حالت ہے کہ اس نے (کوئی گناہ) نہ چھوٹا چھوڑا نہ بڑا بغیر اس کو قلمبند کئے ہوئے، اور انھوں نے جو کچھ کیا تھا اُسے (لکھا ہُوا) موجود پائیں گے۔ اور تیرا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔
جَعَلَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ عَامِلِيْنَ بِكِتَابِهٖ مُتَّبِعِيْنَ لِاَوْلِيَائِهٖ حَتّٰى يُحِلَّنَا وَاِيَّاكُمْ دَارُ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ (صفة الصفوة ج ا ص ۲۲۳-۲۲۵)	اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو اپنی کتاب کا عامل اور اپنے ولیوں کا مطیع بنائے یہاں تک کہ وہ اپنے فضل سے ہمارا اور تمہارا ٹھکانا دار المقام (جنت میں اعلیٰ مقام) بنائے۔ بیشک وہی تمام حمد اور بزرگی کا مستحق ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکمت مآب اقوال

محبت دُور کے لوگوں کو قریب، اور عداوت قریب کے لوگوں کو دُور کر دیتی ہے

یا ہاتھ جسم سے بہت قریب ہے لیکن گل سڑ جانے کے بعد کاٹ دیا جاتا ہے اور پھر اُس کو داغنا پڑتا ہے، (لوہے کا کوئی اوزار آگ میں تپا کر جسم پر لگانا (ابو نعیم) ہماری یہ پانچ باتیں یاد رکھو، کوئی شخص گناہ کے سوا کسی چیز سے خوف زدہ نہ ہو، صرف اللہ تعالیٰ ہی سے امیدیں اور آرزوئیں وابستہ رکھو، کسی چیز کے سیکھنے میں شرم محسوس نہ کرو، عالم کو کسی مسئلہ کے دریافت کرنے پر (جبکہ وہ اس سے کما حقہٗ واقف نہ ہو) یہ کہنے میں شرم نہیں کرنا چاہیئے کہ میں اس مسئلہ سے واقف نہیں، صبر اور ایمان کی مثال سر اور جسم جیسی ہے، جب صبر جاتا رہتا ہے، تو ایمان رخصت ہو جاتا ہے، جب سر کٹ جاتا ہے تو بدن کی تمام قوت اسی وقت سلب ہو جاتی ہے (سنن ابن منصور)

کامل فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کرے، اور لوگوں کو گناہ کرنے کی ڈھیل بھی نہ دے، نیز انہیں عذاب الٰہی سے محفوظ ہونے کا اطمینان نہ دلائے، لوگوں کو تلاوت قرآن حکیم کی طرف مائل کرے، یاد رکھو جس عبادت کی عبادت گزار کو خود خبر نہ ہو اُس میں کبھی خیر نہیں، وہ علم نہیں جس کو اچھی طرح سمجھا نہ گیا یہ پڑھنا نہیں کہلاتا ــــــ جب مجھ سے دریافت کیا جاتا ہے۔ تو میں یہی کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ میں اس مسئلہ سے ناواقف ہوں پھر اس وقت میرے دل کو ٹھنڈک پہنچتی ہے۔ اور میرا یہ جواب مجھے بے حد مرغوب اور پسند ہے۔ جو شخص لوگوں میں انصاف کا ارادہ کرے تو اسے چاہیئے کہ جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کرے، (ابن عساکر)

آپ نے فرمایا کہ یہ سات باتیں شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں (شیطانی حرکات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں (بہت زیادہ غصہ (زیادہ پیاس (جلد جلد جماہی کا آنا، قے آنا، نکسیر پھوٹنا، بول وبراز، یادالٰہی میں نیند کا غلبہ،

انار کے دانے کو اس کی جھلی کے ساتھ کھانا چاہیئے جو دانوں پر لپٹی ہوتی ہے کہ یہ مقوی معدہ ہے۔ فرماتے ہیں کہ عالم کے سامنے تیرا پڑھنا اور عالم کا تیرے روبرو پڑھنا برابر ہے۔ (حاکم) لوگ ایک ایسا زمانہ بھی دیکھیں گے کہ مومن آدمی کو غلام سے بھی زیادہ ذلیل سمجھا جائے گا۔ (تاریخ الخلفا للسیوطی مترجم ۲۲۵-۲۲۶)

فرمایا کرتے قیامت میں آدمی کو اُسی کا بدلہ ملے گا۔ جو کچھ وہ خود کر جائے گا، اور اس کا حشر انہیں لوگوں کے ساتھ ہو گا۔ جن سے اسے محبت ہو گی۔ کوئی عمل اخلاص اور تقویٰ کے بغیر قبول نہیں ہوتا ــــــ اے عالم قرآن عامل قرآن بھی بن، عالم وہی ہے جس نے تعلیم قرآن پر عمل کیا اور علم وعمل میں موافقت پیدا کی، ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ علماء کے علم اور عمل میں سخت اختلاف ہوگا، وہ لوگ حلقے باندھ کر بیٹھیں گے اور ایک دوسرے پر فخر ومباہات کریں گے، یاد رکھو اعمال حلقہ ومجلس سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ ان کا تعلق ذاتِ الٰہی سے ہے، حسنِ خلق آدمی کا جوہر، عقل اس کی مددگار، اور ادب اُس کی میراث ہے، وحشت غرور سے بھی بدتر چیز ہے ــــــ ایک شخص نے حضرت علیؓ سے عرض کیا مجھے مسئلۂ تقدیر سمجھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اندھیرا راستہ ہے نہ پوچھ، اس نے پھر اصرار کیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ وہ بحرِ عمیق ہے اس میں غوطہ مارنے کی کوشش نہ کر، اس نے پھر وہی عرض کیا، آپ نے پھر فرمایا یہ خدا کا بھید ہے تجھ سے پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ اس کی تفتیش نہ کر، اس نے پھر وہی سوال کیا، تو آپ نے فرمایا کہ اچھا یہ بتا کہ خدا تعالیٰ نے تجھے اپنی مرضی کے مطابق بنایا ہے یا تیری فرمائش کے موافق؟ اُس نے جواب دیا مجھے خدا نے اپنی مرضی کے موافق پیدا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بس پھر وہ جس طرح چاہے تجھے استعمال کرے، تجھے اس میں کیا اعتراض ہے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر مصیبت کی ایک انتہا ہوتی ہے اور جب کسی پر مصیبت آتی ہے، تو وہ اپنی انتہا تک پہنچ کر رہتی ہے ۔ عاقل کو چاہیئے کہ جب وہ مصیبت میں گرفتار ہو تو واویلا نہ کرے اور بھٹکتا نہ پھرے ۔ بلکہ مرضیٔ مولا پر راضی رہے ۔ مانگنے پر کسی کو کچھ دینا تو بخشش ہے اور بغیر مانگے دینا سخاوت، عبادت میں سستی کا پیدا ہونا معیشت میں تنگی پیدا ہونا ہے، لذتوں میں کمی آجانا، گناہوں کی سزا ہے ۔ پانچ باتیں یاد رکھو، کسی شخص کو سوائے گناہ کے اور کسی چیز سے نہ ڈرنا چاہیئے، سوائے خدا کے اور کسی سے امید نہ رکھنی چاہیئے ۔ (تاریخ اسلام اکبر نجیب آبادی)

عقبہ بن الوصہبا بیان کرتے ہیں کہ ابن ملجم نے جب حضرت علیؓ کو زخمی کر دیا ۔ تو آپ کے پاس حضرت حسنؓ روتے ہوئے آئے ۔ حضرت علیؓ نے دریافت فرمایا میرے پیارے بیٹے تمہیں کس چیز نے رُلایا ؟ حضرت حسنؓ نے عرض کیا میں کس طرح نہ روؤں جب کہ آپ آخرت کے پہلے دن میں اور دُنیا کے آخری دن میں ہیں ۔ تو حضرت علیؓ نے فرمایا میرے پیارے بیٹے ۔ چار باتوں کو یاد کرلے ۔ اور جو چار باتیں ان کے علاوہ ہیں انہیں بھی یاد کر لے تو ان پر جب تک عمل کرتا رہے گا ۔ یہ تجھے نقصان نہ پہنچائیں گی حضرت حسنؓ نے دریافت کیا ۔ اے ابا جان ! وہ کیا ہیں ؟

حضرت علیؓ نے فرمایا تمام دولت سے زیادہ بے پرواہ کرنے والی دولت عقل ہے ۔ اور سب میں بڑی محتاجگی حماقت ہے، اور سب سے زیادہ وحشت کی چیز خود بینی ہے ۔ اور سب سے بڑی منزلت کی چیز اچھے اخلاق ہیں ۔ حضرت حسنؓ کہتے ہیں میں نے کہا اے ابا جان یہ چار باتیں ہوئیں ۔ اب آپ دوسری چار بھی بتا دیجئے ۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ۔ احمق کی دوستی سے دُور رہ ۔ اس لیے کہ وہ تجھے نفع پہنچانے کا ارادہ کریگا اور تجھے بلاقصد نقصان پہنچا دے گا ۔ اور تو جھوٹوں کی دوستی سے بھی دُور رہ ۔ جھوٹا نادانوں کو تیرا دوست بنا دے گا اور داناؤں کو تجھ سے دُور کر دے گا ۔ اور بخیل کی دوستی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی دور رہ۔ اس لیے کہ بخیل آدمی تجھ سے اس چیز کو دور کر دے گا جس کا تو زیادہ محتاج ہے۔ اور اپنے آپ کو فاسق و فاجر کی صحبت سے بچا اس لیے کہ وہ تجھے معمولی چیز کے عوض بیچ کھائے گا۔

حضرت علیؓ کا ارشاد ہے۔ کہ کثرتِ مال اور کثرتِ اولاد سرمایۂ نازش نہیں، بلکہ کثرتِ علم، اور وفورِ علم، اور عبادات کا اہتمام مایۂ افتخار ہیں۔ (کنز ج ۸)

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ توفیقِ الٰہی بہترین رہنما ہے۔ اور اچھی خصلت بہترین ساتھی ہے۔ اور عقل افضل ترین دوست ہے۔ اور ادب عمدہ میراث ہے۔ اور خود پسندی سے زیادہ کوئی وحشت انگیز چیز نہیں (کنز ج ۸ صـ ۲۳۶)

عبرت کے لیے کسی کی موت کافی ہے

عَنْ عَلِیٍّ رض اَنَّ مِنْ نَعِیْمِ الدُّنْیَا یَکْفِیْكَ الْاِسْلَامُ نِعْمَةً وَاَنَّ مِنَ الشُّغْلِ یَکْفِیْكَ الطَّاعَةُ شُغْلًا وَاَنَّ مِنَ الْعِبْرَةِ یَکْفِیْكَ الْمَوْتُ عِبْرَةً (منبہات)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ دنیا کی نعمتوں میں سے تیرے لیے نعمت اسلام کافی ہے اور تمام شغلوں سے اللہ کی اطاعت تیرے لیے بہترین شغل ہے۔ اور تمام عبرتوں سے تیرے لیے مؤثر ترین عبرت موت ہے (یعنی کسی کی موت سے نصیحت حاصل کر)

موت کا یقین لذت و عشرت کو مکدر کر دیتا ہے

عَنْ عَلِیٍّ رض اَنَّهٗ قَالَ مَنِ اشْتَاقَ اِلَی الْجَنَّةِ سَارَعَ اِلَی الْخَیْرَاتِ وَمَنْ اَشْفَقَ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص جنت کا طالب ہے، وہ نیک اعمال میں سبقت کرے۔ اور جو جہنم سے ڈرتا ہے، وہ شہوات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ النَّارِ انْتَهٰى عَنِ الشَّهَوَاتِ وَمَنْ تَيَقَّنَ بِالْمَوْتِ انْهَدَمَتْ عَلَيْهِ اللَّذَّاتُ مَنْ عَرَفَ الدُّنْيَا هَانَتْ عَلَيْهِ الْمُصِيبَاتُ (منبهات)

(گناہوں) سے رُک جائے، جسے موت کا یقین ہے۔ دُنیا کی لذتیں اس کے پاس پھٹکنے نہیں پاتیں، اور جس نے دنیا کی حقیقت پہچان لی مصیبتیں اُس پر آسان ہو جاتی ہیں۔

حضرت علیؓ کا ارشاد ہے، کہ اس چیز کی طرف نہ دیکھو کہ کس نے کہا ہے، اس چیز کی طرف دیکھو کہ کہا کیا ہے۔ نیز حضرت علیؓ نے فرمایا ہر دوستی بالآخر ایک دن ٹوٹ جائے گی۔ مگر وہ دوستی باقی رہے گی جس کی بنا کسی حرص و لالچ پر نہ ہو (کنز ج ۸ ص ۲۳۶)

حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا، اے امیر المومنین! اگر آپ کی یہ خواہش ہے کہ آپ اپنے دونوں ساتھیوں (حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیقؓ) سے ملاقات کریں۔ تو امید کو کم کیجئے۔ اور پیٹ بھر کر نہ کھایئے۔ اور تہبند اونچا رکھیئے۔ اور کُرتے پر پیوند لگایئے۔ اور چپل کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اُسے خود ہی درست فرمایئے۔ آپ اُن دونوں حضرات سے مل جائیں گے۔ (کنز جلد ۸ ص ۲۱۹)

بہت ہنسنا بہت رونا۔ بہت کھانا بہت سونا
نہیں اچھا نہیں اچھا نہیں اچھا نہیں اچھا

عزرائیل علیہ السلام کسی کو زندہ نہیں چھوڑیں گے

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَيَّعَ جَنَازَةً فَلَمَّا وُضِعَتْ فِي

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے دادا سے کہ حضرت علیؓ ایک جنازہ میں شریک تھے جس وقت میت لحد میں اتار دی گئی۔ تو دریہ منظر دیکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَحْدِهَا عَجَّ أَهْلُهَا وَبَكَوْهَا فَقَالَ مَا تَبْكُوْنَ أَمَا وَاللّٰهِ لَوْ عَايَنُوْا مَا عَايَنَ مَيِّتُهُمْ لَأَذْهَلَتْهُمْ مُعَايَنَتُهُمْ عَنْ مَيِّتِهِمْ وَإِنَّ لَهُ فِيْهِمْ لَعَوْدَةٌ ثُمَّ عَوْدَةٌ حَتّٰى لَا يُبْقِيَ مِنْهُمْ أَحَدًا ۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۷۷۔۷۸، صفۃ الصفوۃ ج ۱ ص ۳۲۷)

اس کے رشتہ دار رونے، چلانے لگے، حضرت علیؓ نے فرمایا تم روتے کیوں ہو! خبردار! سنو! خدا کی قسم اگر وہ منظر جو میّت دیکھتی ہے میّت کے لواحقین دیکھ لیں تو ان کے ہوش و حواس زائل ہو جائیں (اور میّت کے باقی زندہ اقربا کی طرف) عزرائیل علیہ السلام پھر آئے گا۔ اس کے بعد پھر آئے گا یہاں تک کہ ان میں سے کسی کو (زندہ) نہیں چھوڑے گا۔ (بلکہ سب کو جام اجل پلا کر رہے گا)

دوام کس کو ہے دنیائے دوں میں اے عاجز
ہے جام موت مقدر ہر اک بشر کے لیے

قدم اک بار رکھ دیتا ہے عزرائیلؑ جس گھر میں
پلا دیتا ہے جام موت اہل گھر کو چُن چُن کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت آدم علیہ السلام کا پہلا بچہ فوت ہوتا ہے

تو حضرت آدم علیہ السلام حضرت حواء علیہا السلام سے فرماتے ہیں، تیرا بیٹا مر گیا ہے حضرت حواء علیہا السلام پوچھتی ہیں موت کیا چیز ہے؟ اب یہ بچہ نہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے، نہ کھڑا ہوتا ہے اور نہ بیٹھتا ہے

وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ الْحَكِيمُ	حضرت ترمذی حکیم ابو عبداللہ
اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ فِيْ	نوادر الاصول میں حضرت محمد بن
نَوَادِرِ الْاُصُوْلِ، عَنْ	المنکدر سے روایت لائے ہیں
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ	کہ حضرت آدم علیہ السلام کا بیٹا
قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِآدَمَ	فوت ہوا تو انہوں نے حضرت
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ	حواء علیہا السلام سے فرمایا تیرا
يَا حَوَّاءُ قَدْ مَاتَ	بیٹا مر گیا ہے، حضرت حوا نے کہا
ابْنُكِ. فَقَالَتْ	موت کیا چیز ہے؟ حضرت آدمؑ نے
وَمَا الْمَوْتُ؟ قَالَ	فرمایا اب یہ کھائے گا نہ پیئے گا
لَا يَأْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ	اور نہ کھڑا ہوگا اور نہ بیٹھے گا!
وَلَا يَقُوْمُ وَلَا يَقْعُدُ	اس پر حوّاء نے گریہ کیا تو
فَرَنَّتْ فَقَالَ آدَمُ	حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا یہ
عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْكِ	چیخنا چلّانا تیرے لئے اور تیری
الرَّنَّةُ وَعَلٰى بَنَاتِكِ	لڑکیوں کے لئے ہے میں اور
اَنَا وَبَنِيَّ مِنْهَا بُرَآءُ	میرے بیٹے اس سے بری ہیں

(التذکرۃ للقرطبی ص ۱۱)

جو زندگی ہے موت کا اِک مستقل فریب
اُس زندگی سے پیار کئے جا رہے ہیں ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دیہاتی آدمی اپنے اُونٹ پر سوار چلا جا رہا ہے

اُونٹ بے ہوش ہو کر جاتا ہے اور مر جاتا ہے، دیہاتی اُونٹ سے نیچے اُتر کر اُس کے ارد گرد گھومتا ہے اور متفکر ہو کر اُونٹ سے کہتا ہے تجھے کیا ہو گیا تو کھڑا نہیں ہوتا، تیرے جسم کے تمام اعضاء کامل اور سالم ہیں، پھر تجھے کیا ہو گیا، تو کوئی بھی حرکت نہیں کر رہا تیرا یہ حال کس نے کر دیا؟ - پھر اُس دیہاتی نے اپنے اونٹ کو وہیں چھوڑ دیا اور اُسی حالت میں متعجب اور متفکر چلا گیا۔

وَيُرْوَىٰ أَنَّ أَعْرَابِيًّا	ایک دیہاتی اپنے اُونٹ پر سوار
كَانَ يَسِيرُ عَلَىٰ جَمَلٍ	چلا جا رہا تھا اُونٹ بے ہوش ہو کر
لَهُ فَخَرَّ الْجَمَلُ مَيْتًا	گرا اور مر گیا، دیہاتی اس سے
فَنَزَلَ الْأَعْرَابِيُّ عَنْهُ	نیچے اُتر آیا اور اُس کے ارد گرد
وَجَعَلَ يَطُوفُ بِهِ	گھومنے لگا، اور اس میں فکر کرنے
وَيَتَفَكَّرُ فِيهِ،	لگا اور کہنے لگا تجھے کیا ہوا تو
وَيَقُولُ مَالَكَ لَا تَقُومُ؟	کھڑا کیوں نہیں ہوتا؟ تجھے
مَا لَكَ لَا تَنْبَعِثُ؟	کیا ہوا تو کیوں نہیں اُٹھتا جبکہ
هٰذِهِ أَعْضَاؤُكَ	تیرے اعضاء مکمل اور تمام
كَامِلَةٌ وَجَوَارِحُكَ	جوارح سلامت ہیں تو پھر یہ
سَالِمَةٌ مَا شَأْنُكَ؟	حالت تیری کیوں ہو گئی؟ تجھے
مَا الَّذِي كَانَ	کونسی چیز کھڑا کرتی تھی کون ہے
يَبْعَثُكَ مَا الَّذِي	جس نے تجھے گرا دیا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَرَعَكَ مَا الَّذِي عَنِ الْحَرَكَةِ مَنَعَكَ؟ ثُمَّ تَرَكَهُ وَانْصَرَفَ مُتَفَكِّرًا فِي شَأْنِهِ مُتَعَجِّبًا مِنْ أَمْرِهِ (التذکرۃ للقرطبی ص)

کون ہے جس نے تجھے حرکت سے بھی منع کر دیا ہے پھر وہ اُسے اُسی حالت میں چھوڑ کر بحالتِ فکر و تعجب چلا گیا۔

جان نکل جائے گی تو بے حس پڑا رہ جائے گا
ہر کوئی یہ منظرِ غم دیکھتا رہ جائے گا

جب دین ہاتھ سے نکل جانے کا خوف ہو اُس پر عمل ناممکن ہو جائے تو موت کی تمنا اور اُس کے لئے دُعاء جائز ہے۔

عَنْ مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي قَوْلِهَا يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا (مریم ۲۳)

حضرت مریم علیہا السلام کے اس قول سے (یہ بات ثابت ہے) اے کاش میں اس سے قبل مرجاتی اور بھول بھلا جاتی۔

بغیر باپ کے عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے موقع پر اس اندیشہ سے کہ اب دیکھنے والے مجھ پر سوئے ظن کریں گے، اس طرح اُن کا دین بھی برباد ہو گا۔ اور میرا بھی نہ معلوم کیا حال ہو گا۔ (حالانکہ یہ ربّ کائنات کا معجزہ ہے)

حضرت مریم علیہا السلام نے اپنی موت کی خواہش کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کی کوئی تمنّا نہیں کرتا مگر تین قسم کے آدمی

رُوِیَ عَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التَّسْتَرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِلَّا ثَلَاثَةٌ، رَجُلٌ جَاهِلٌ بِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ اَوْ رَجُلٌ یَفِرُّ مِنْ اَقْدَارِ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ اَوْ مُشْتَاقٌ مُحِبٌّ لِلِقَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (التذکرہ للقرطبی ص۱۲)

حضرت سہل بن عبداللہ تستریؒ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہیں کرتا مگر تین شخص ، ایک وہ آدمی جو موت کے پیش آنے والے (خوفناک مراحل) سے بے خبر ہے، یا وہ آدمی جس پر اللہ تعالےٰ کی تقدیر (غم والم ، بیماری وفقیری وغیرہ) وارد ہو چکی ہے اُس سے بھاگتا ہے یا پھر وہ (خوش قسمت) جو اللہ عزوجل سے محبت کرتا ہے اور اُس کی ملاقات کا اُسے شوق ہے

جما جن کے نہ دل پر نقش دنیا کی محبت کا !\
وہ اب دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں کس مُسرّت سے\
ہوئی اصلاح گر تجھ سے نہ اپنے دل کی اے عاجزؔ،\
تو ناممکن ہے بچنا سختیٔ روزِ قیامت سے !

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس کو امام احمدؒ اور ترمذیؒ نے روایت کیا ہے اُس میں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا سکھائی

وَ اِذَا اَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ فَعِنْدَ حُلُوْلِ الْفِتَنِ فِی الدِّیْنِ یَجُوْزُ سُؤَالُ الْمَوْتِ وَ بِهٰذَا قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ آخِرِ خِلَافَتِهٖ لَمَّا رَاٰی اَنَّ الْاُمُوْرَ لَا تَجْتَمِعُ لَهٗ وَلَا یَزْدَادُ الْاَمْرُ اِلَّا شِدَّةً فَقَالَ اَللّٰهُمَّ خُذْنِیْ اِلَیْكَ فَقَدْ سَئِمْتُهُمْ وَسَئِمُوْنِیْ وَقَالَ الْبُخَارِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَمَّا وَقَعَتْ لَهٗ تِلْكَ الْفِتْنَةُ وَجَرٰی لَهٗ مَعَ اَمِیْرِ خُرَاسَانَ مَا جَرٰی قَالَ اَللّٰهُمَّ

اے اللہ! جب تیرا ارادہ کسی قوم کو آزمائش میں ڈالنے کا ہو تو مجھے فتنہ میں پڑے بغیر اپنی طرف اٹھالے اس سے ثابت ہوا کہ دین میں خرابی پڑنے کے اندیشہ سے موت مانگنا جائز ہے اسی لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے آخری زمانہ میں جب دیکھا کہ معاملات درست نہیں ہو پاتے اور معاملہ روز بروز بگڑتا جا رہا ہے تو انھوں نے دعاء کی میرے اللہ مجھے اپنے پاس بلا لے کیونکہ میں ان سے تنگ آچکا ہوں اور یہ مجھ سے بیزار ہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو جب آزمائش پیش آئی اور امیر خراسان کے ساتھ ماجرا واقع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَوَفَّنِیْ اِلَیْکَ وَفِی الْحَدِیْثِ	ہوا تو انہوں نے دعاء کی میرے
اِنَّ الرَّجُلَ لَیَمُرُّ بِالْقَبْرِ	اللہ! مجھے وفات دے دے
اَیْ فِیْ زَمَانِ الدَّجَّالِ	اور حدیث میں ہے کہ آدمی دجال
فَیَقُوْلُ یَالَیْتَنِیْ مَکَانَکَ	کے زمانہ میں قبر کے پاس سے
لِمَا یَرٰی مِنَ الْفِتَنِ	گزرے گا تو فتنوں زلزلوں
وَالزَّلَازِلِ وَالْاُمُوْرِ	اور ہولناک مصائب کو دیکھ
الْھَائِلَۃِ الَّتِیْ ھِیَ فِتْنَۃٌ	کر جو ہر فتنہ میں مبتلا ہونے
لِکُلِّ مَفْتُوْنٍ ،	والے کیلئے باعث لغزش ہوں
(ابن کثیر ج ۲ ص ۲۶۳)	گے، کہے گا اور کاش اس قبر میں
	اس میت کی جگہ میں ہوتا۔"

اس سے قبل کہ مجھ سے فرائضِ خلافت میں قصور ہو اے اللہ مجھے دنیا سے اُٹھالے

آخری حج سے واپسی پر مقام ابطح میں حضرت عمرؓ کی دُعا

حضرت سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارکانِ حج سے فارغ ہو کر واپسی میں مکہ مکرمہ کے قریب مقام ابطح میں ٹھہرے، یہ جگہ نشیب میں مکہ مکرمہ اور منیٰ کے تقریباً درمیان ہے، اسے محصّب بھی کہتے ہیں، اس جگہ آپ نے اپنے اونٹ کو بٹھایا اور اپنی چادر بچھا کر اُس پر خود بیٹھ گئے اور اُونٹ کی پُشت سے ٹیک لگا کر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور اس طرح دُعا کی

اَللّٰھُمَّ کَبِرَتْ سِنِّیْ وَضَعُفَتْ	اے اللہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں
قُوَّتِیْ وَانْتَشَرَتْ رَعِیَّتِیْ	اور میں اب کمزور ہو گیا ہوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مُضَیِّعٍ وَلَا مُفَرِّطٍ

اور میری رعیت بہت بڑھ گئی ہے اس سے قبل کہ مجھ سے فرائضِ خلافت میں قصور ہو مجھے دنیا سے اٹھالے

قَالَ سَعِیْدٌ فَمَا انْسَلَخَ ذُوالْحِجَّۃِ حَتّٰی طُعِنَ، حضرت سعید فرماتے ہیں کہ آپ کی یہ دُعا قبول ہوئی اور ابھی ذوالحجہ ختم بھی نہیں ہونے پایا تھا، کہ آپ شہید کر دیئے گئے "

(تاریخ الخلفاء السیوطی ص ۲۱۰) بحوالہ حاکم وطبقات ابن سعد ج ۳ ص ۳۳۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربِ قیامت دین پر عمل مشکل ہو جائے گا

ایسے وقت ایک دیندار آدمی جب کسی شخص کی قبر کے قریب سے گزرے گا تو وہ بصد حسرت کہے گا، کاش! اس کی جگہ اس قبر میں میں ہوتا"

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ مَكَانَهٗ

حضرت ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص ایک شخص کی قبر کے قریب سے گزرے گا وہ کہے گا کاش اس کی جگہ میں اس قبر میں ہوتا۔

فتح الباری ج ۱۳ ص ۷۴، التذکرۃ للقرطبی ص ۱۳

یہ اس لئے کہ جس مومن کا قبر و قیامت پر ایمان ہے، اور قربِ قیامت اس کے لئے دین پر عمل کرنا ناممکن ہو جائے گا تو ایسی بے دینی کی زندگی پر جس کا انجام جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ ہے موت کو ترجیح دے گا۔

حضرت ابو ہریرۃؓ بازار میں چلتے ہوئے دُعا کر رہے ہیں

اے اللہ مجھے سن ساٹھ ہجری نہ دکھلانا اور نہ چھوکروں کی حکومت

اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ

حضرت ابو ہریرۃؓ بازار میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَمْشِى فِى السُّوقِ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُدْرِكْنِى سَنَةُ سِتِّيْنَ وَلَا إِمَارَةُ الصِّبْيَانِ (فتح الباری ج ۱۳ ص ۱)

چلتے پھرتے یہ دُعاء پڑھا کرتے اے اللہ تو مجھے سن ساٹھ (ہجری) تک نہ پہنچانا اور نہ ہی مجھے چھوکروں کی حکومت دکھلانا

حضرت ابوہریرۃؓ کی تمنّا

اے اللہ مجھے سن ساٹھ ہجری سے پہلے موت دیدے

حضرت ابوہریرۃؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُن رکھا تھا، کہ سن ساٹھ ہجری میں قریش کے چھوکروں میں سے ایک چھوکرے کے ہاتھوں اُمت کی تباہی ہوگی، اس لئے اس فتنہ کے اندیشہ سے وہ دُعاء کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ انہیں سن ساٹھ ہجری سے پہلے موت دیدے۔

وَفِى رِوَايَةِ ابْنِ اَبِى شَيْبَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ إِمَارَةِ الصِّبْيَانِ قَالُوْا وَمَا إِمَارَةُ الصِّبْيَانِ؟ قَالَ اِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ

ابن ابی شیبہؒ کی روایت میں ہے کہ حضرت ابوہریرۃؓ یہ دعاء کیا کرتے میں اللہ کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں چھوکروں کی حکومت سے صحابہؓ نے کہا چھوکروں کی حکومت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر تم نے اُنکی اطاعت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هَلَكْتُمْ اَىْ فِىْ دِيْنِكُمْ وَاِنْ عَصَيْتُمُوْهُمْ اَهْلَكُوْكُمْ اَىْ فِىْ دُنْيَاكُمْ. (فتح الباری ج ۱۳ صلا)

تو تم ہلاک ہو جاؤ گے (یعنی اپنے دین میں) اور اگر تم نے اُن کی نافرمانی کی تو وہ تم کو ہلاک کر دینگے یعنی تمہاری دنیا برباد کر دینگے،

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا میں اگر کوئی مصیبتوں، بیماریوں، پریشانیوں، غم و آلام اور خطرات میں گھر جائے تو وہ اللہ تعالٰے سے موت نہ مانگے، بلکہ یہ دُعا کرے

اے اللہ تو مجھے اُس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لئے زندہ رہنا بہتر ہے

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ بِضُرٍّ اُنْزِلَ بِهٖ فَاِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِىْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّىْ وَتَوَفَّنِىْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّىْ ،

حضرت انسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی پر اگر کوئی تکلیف آجائے تو وہ موت کی تمنا نہ کرے، اگر مجبور ہی ہو جائے تو اُسے یوں دُعا کرنی چاہئے اے اللہ تو مجھے اُس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لئے زندہ رہنا بہتر ہے اور مجھے اُس وقت وفات دے جب میرے لئے وفات بہتر ہو،

(الترغیب ۴/ ۲۵۰ بحوالہ بخاری و مسلم و ابوداؤد و الترمذی و النسائی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کی موت کے وقت

اُسے اللہ کی رحمت کی اُمید دلاؤ

اور زندگی میں اُسے اُس کے پروردگار (کی نافرمانی) سے ڈراؤ

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ بِالْمَوْتِ فَبَشِّرُوْهُ حَتّٰى يَلْقٰى رَبَّهُ وَهُوَ حَسَنُ الظَّنِّ بِهٖ وَإِذَا كَانَ حَيًّا فَخَوِّفُوْهُ بِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ ۔

کتاب الزھد لابن عبداللہ المبارک ص ۱۴۹

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی شخص کو موت کے قریب پاؤ تو خوشخبری دو یہاں تک کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کرلے اس حال میں کہ اس کے ساتھ اس کا نیک گمان ہو اور جس وقت (صحت کی حالت میں) زندہ ہو تو اُسے اُس کے رب سے ڈراؤ (یعنی اُسکی نافرمانی سے بچاؤ)

موت کی فکر اور مابعد الموت کے لیے تیاری کرنا رحمتِ الٰہی کی دلیل ہے اور پھر اس حالت میں اللہ تعالیٰ پر حُسنِ ظن اور اس کی رحمت کی امید بھی ایک نیک آدمی کی نیکی کی دلیل ہے اور ارتکابِ معصیت سے اس کے عذاب کا خوف بھی ایمان کی علامت ہے سچی توبہ سے اللہ تعالیٰ سب گناہ معاف فرما دیتا ہے

سہ
موت کی فکر نہیں جس کو وہی وقتِ اخیر
فکرِ انجام میں پھر نوحہ کُناں ہوتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن دو نیکیوں کے درمیان فوت ہوتا ہے،

ایک وہ نیکی جو اس نے آگے بھیجدی اور ایک
وہ نیکی جو اس نے پیچھے چھوڑ دی ہے

عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ قُرَّةَ	حضرت معاویہ بن قرہ بیان کرتے
قَالَ قَالَ مُعَاذٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ	ہیں کہ حضرت معاذ نے اپنے بیٹے
لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ إِذَا صَلَّيْتَ	سے کہا کہ اے میرے پیارے
صَلَاةً فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ	بیٹے جب تو کوئی نماز پڑھے تو آخری
لَا تَظُنُّ أَنَّكَ تَعُودُ إِلَيْهَا	نماز سمجھ کر پڑھ ۔ تو یہ گمان نہ کر
أَبَدًا وَاعْلَمْ يَا بُنَيَّ	کہ تو دوبارہ بھی کبھی اسے ادا کر
أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَمُوتُ بَيْنَ	سکے گا ۔ اے میرے پیارے بیٹے
حَسَنَتَيْنِ حَسَنَةٍ قَدَّمَهَا	یہ جان لے کہ مومن دو نیکیوں کے
وَحَسَنَةٍ أَخَّرَهَا	درمیان فوت ہوتا ہے ایک وہ نیکی
⁂ ⁂ ⁂ ⁂	جو اس نے آگے بھیجدی ایک وہ
(کتاب الزہد لابن حنبل ص۲۲۵)	نیکی جو اس نے پیچھے چھوڑ دی

سہ
بے سود ہے اس حال میں نیکی کی تمنا
جب نطق و اشارے کی بھی قوت نہیں رہتی
عاجز کہیں آ جائے نہ وہ وقت اچانک
جس وقت کہ توبہ کی بھی مہلت نہیں رہتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت میں زندگی
اور
زندگی میں موت

خدا کے فرمانبردار بندوں کی موت اُن کی زندگی ہے اور اس کے نافرمانوں کی زندگی اُن کی موت ہے۔

قَالَ شَقِیْقُ الْبَلْخِیْ جَعَلَ	حضرت شقیق بلخیؒ فرماتے ہیں
اللّٰہُ اَھْلَ طَاعَتِہٖ اَحْیَاءً	اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمانبردار
فِیْ مَمَاتِہِمْ وَاَھْلَ الْمَعَاصِیْ	بندوں کی موت میں اُن کی زندگی
اَمْوَاتًا فِیْ حَیَاتِہِمْ۔	رکھی ہے اور نافرمانوں کی
(طبقات الصوفیہ صہ ۴۶)	زندگی میں اُن کی موت۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت دائمی اور پُر لطف وبینظیر زندگی کی ضمانت ہے جو کہ جنت الفردوس کی لازوال نعمتوں کی صورت میں اہل طاعت کو حاصل ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کی معصیت کا انجام جہنم کے خوفناک عذاب کی شکل میں سامنے آئے گا۔

لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا	نہ اس میں موت ہو گی اور
یَحْیٰی ؕ	نہ زندگی۔

(الاعلیٰ ۱۳)

ہے مرگِ مومن تو فی الحقیقت سبب حصولِ نعیم عقبیٰ
بلائیں لاکھوں تھیں جس میں مضمر وہ اُس کی دنیا کی زندگی تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت ایک مصیبت ہے

جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ ط (المائدہ ۱۰۶)

موت سے غفلت موت سے بھی بڑی مصیبت ہے اللہ کے نزدیک اگرچہ موت کا وقت مقرر ہے مگر کسی انسان کو اس کا زمانہ، اس کے آنے کا مہینہ، دن اور وقت کا علم نہیں۔ یہ اس لیے کہ آدمی ہر وقت اس سے ڈرتا۔ اسکی فکر کرتا رہے۔ اور اس کی تیاری میں لگا رہے کسی دم بھی اس سے غافل نہ ہو۔

انسان دو حالتوں سے خالی نہیں یا تو وہ تنگی اور مشقت میں ہے۔ یا پھر فراخی اور نعمت میں۔ موت کا یاد کرنا اس پر تنگی اور مشقت کو آسان کر دیتا ہے جبکہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ تنگی اور محنت عارضی ہے بہت جلد فنا ہو جانے والی ہے ہمیشہ کے لئے نہیں۔ اور موت اس سے بہت سخت ہے اور اگر فراخی اور نعمت میں ہے تو موت کا یاد کرنا اس کو دنیا کی فریفتگی اور دل کے لگاؤ سے باز رکھتا ہے موت کی یاد انسان کے دل سے دنیا کی محبت مٹا دیتی ہے اور اسے آخرت کی تیاری میں لگا دیتی ہے موت سے غفلت دنیا اور اس کے عیش و عشرت سے محبت بڑھا دیتی ہے اور اسکے دل سے عذاب و عقابِ الٰہی کو بھلا دیتی ہے۔

بہارِ باغ خزاں کی دلیل ہے جیسے
یہ عیشِ صبح یونہی رنجِ شام کا ہے نشاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسے یقین ہے کہ

موت کسی بھی لمحہ آسکتی ہے

وہ اپنے گناہوں کی سزا کے خوف سے توبہ میں تاخیر نہیں کرتا

صحتِ توبہ کے لیے ندامت اور قصدِ ترکِ گناہ لازم ہے سچی توبہ کی علامت اور اس کا ثمرہ اطاعتِ الٰہی ہے سچی توبہ یہ ہے کہ سابقہ خطاؤں پر آتشِ ندامت سے سینے میں دل پگھل جائے۔ اور زبان پر بے ساختہ استغفار ہو۔ اور آنکھیں فرطِ خجالت سے اشکبار ہوں۔ محبوب کی مرضی کے خلاف حرکات پر حزن وملال، غم والم توبہ کی جان ہے۔ لہٰذا یہ جس قدر ہو کم ہے محبتِ صادق کے لیے محبوب سے محجوب ہو جانا سب سے بڑا اور ناقابلِ برداشت المیہ ہے اس سے حفاظت کی یہی صورت ہے کہ وہ کسی بھی صورت میں کسی بھی لمحہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

تو گردشِ ایام میں کچھ کر نہ سکے گا
کچھ کر لے عمل گردشِ ایام سے پہلے

کہیں ایسا نہ ہو عاجز اچانک موت آجائے
کسی کا حق اگر تجھ پر ہو تو فوراً ادا کر دے

پھر نہ جانے جنبشِ لب کی اجازت ہو نہ ہو
توبہ کر لے پہلے پہلے نزع کے ہنگام سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کی یاد

سے ہر باقی رہنے والی چیز سے محبت اور فانی شے سے نفرت ہو جاتی ہے

مَنِ اسْتَشْعَرَ ذِکْرَ الْمَوْتِ حُبِّبَ اِلَیْهِ کُلُّ بَاقٍ وَبُغِّضَ اِلَیْهِ کُلُّ فَانٍ

جس نے موت کی حقیقت کو سمجھ لیا ہے وہ ہر باقی رہنے والی چیز سے محبت کرنے لگتا ہے اور ہر فانی چیز سے نفرت۔

(ابوحمزہ الخراسانی) (طبقات الصوفیہ ص)

ظاہر ہے باقی رہنے والی جنّت کی نعمتیں ہیں اور فنا ہو جانے والی دنیا کی لذتیں۔ لہٰذا عقلمند آدمی جنّت کی لازوال نعمتوں، اور وہاں قرب الٰہی کے حصول کے لیے اعمال بجا لاتا ہے اور دنیا کی ہر چیز چونکہ فانی ہے اس لیے اہلِ خرد فانی چیز سے دل نہیں لگاتا۔ اور انہیں حاصل کرنے کے لیے اللہ کی نافرمانی نہیں کرتا۔

کوئی نہ کام زمانے میں کیجئے ایسا\
یقیں دلوں کو نہ آنکھوں کو اعتبا آئے

لوگ سوئے ہوئے ہیں موت آئے گی تو جاگ اُٹھیں گے جب جاگ اُٹھیں گے تو پشیمان ہوں گے، جب پشیمان ہوں گے تو اُن کی پشیمانی انہیں کچھ کام نہ دے گی۔

قَالَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ التُّسْتَرِيُّ اَلنَّاسُ نِيَامٌ

سہل بن عبداللہؒ فرماتے ہیں کہ لوگ سوئے ہوئے ہیں موت آنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاِذَا جَاءَ الْمَوْتُ اِنْتَبَهُوْا	گی تو بیدار ہوں گے جب بیدار
وَاِذَا انْتَبَهُوْا نَدِمُوْا وَ	ہوں گے تو پشیمان ہوں گے
اِذَا نَدِمُوْا لَمْ تَنْفَعْهُمْ	اور جب پشیمان ہوں گے تو اُن
نَدَامَتُهُمْ	کی پشیمانی اُن کے کچھ کام نہ
(طبقات الصوفیہ ص ۲۰۷)	آئے گی۔

سہ آس وقت کو روئے گا کسی وقت یہ انسان
یہ وقت جو کھوتا ہے اگر اور مگر میں

کچھ مرنے والے ایسے ہیں کہ اُن کے ذکر سے دل زندہ ہوتے ہیں۔ کچھ زندہ لوگ ایسے ہیں کہ اُن کی زیارت سے دل سخت ہو جاتے ہیں

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ	ابراہیم حربیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے
سَمِعْتُ بِشْرَ بْنَ الْحَارِثِ	بشر بن حارث سے سنا وہ
يَقُوْلُ بِحَسْبِكَ اَنَّ قَوْمًا	فرماتے تھے اس میں غور کر
مَوْتٰى تَحْيَا الْقُلُوْبُ	کچھ لوگ فوت شدہ ایسے ہیں کہ
بِذِكْرِهِمْ وَاِنَّ قَوْمًا اَحْيَاءَ	ان کے ذکر سے دل زندہ ہوتے
تَقْسُوا الْقُلُوْبُ بِرُؤْيَتِهِمْ	ہیں اور کچھ زندہ لوگ ایسے ہیں کہ
(طبقات الصوفیہ	انہیں دیکھنے سے دل سخت ہو
ص ۴۶)	جاتے ہیں۔

سہ یہ آرزو ہے عمر اسی محفل میں ہو بسر
کچھ اہلِ دل بھی ہوں جہاں اہلِ نظر کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی کی گلی سے موت کے دروازے تک

چند سانس کا فاصلہ ہے۔

قابلِ فکر عجیب بات، انسان سانس کی آمد کو زندگی تصور کرتا ہے لیکن یہ سانس جس قدر آرہے ہیں موت کو اسی قدر قریب لا رہے ہیں

؎ زندگی کہتا ہے جس سانس کو ہر ایک طبیب
یہ وہی سانس ہے جو موت کو لاتا ہے قریب

ایک عربی شاعر کا شعر ہے ؎

حَیَاتُکَ اَنْفَاسٌ تُعَدُّ فَکُلَّمَا
مَضٰی نَفَسٌ مِنْهَا انْتَقَصَتْ بِهٖ جُزْءًا

"یعنی تیری زندگی گنے چنے سانسوں کا نام ہے جب ان میں سے ایک سانس گذر جاتا ہے تو تیری عمر کا ایک جز کم ہو جاتا ہے۔"

اَلْاَنْفَاسُ نَفَائِسُ فَمَا مَضٰی مِنْهَا لَا یَعُوْدُ۔

"دو سانس بڑے قیمتی ہیں ان میں سے جب کوئی گذر جاتا ہے تو واپس نہیں آتا۔"

انسان کا تعلق تین وقتوں سے ہے۔ ماضی، حال، مستقبل۔ اوقات کی تیز رفتاری کا یہ عالم ہے کہ مستقبل حال میں تحلیل ہوتا جارہا ہے اور حال ماضی بنتا جارہا ہے وقت کس سرعت سے ختم ہو رہا ہے اور ہولناک سفرِ آخرت کس عجلت سے پیش آرہا ہے۔

؎

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقتِ رفتہ پہ ہے افسوس عبث وقتِ اخیر
وقت گذرا ہوا موجود کہاں ہوتا ہے

وقت زندگی کا سرمایہ ہے جو کہ منجمد نہیں بلکہ سیّال ہے وہ پانی جو تیزی سے بہ رہا ہو اس کے پیچھے کتنا ہی طویل وعریض اور عمیق حوض ہو وہ بالآخر ختم ہو جائے گا۔ بہتے ہوئے سرمائے (سانس) سے کام لینا اور نافع تجارت (ربِ کائنات کی اطاعت وعبادت) میں اسے صرف کرنا عقیل وفہیم آدمی کا کام ہے یہی وہ تجارت ہے جس کا نفع جنت الفردوس کی بے مثال ولازوال نعمتوں کی صورت میں ملے گا۔ جیسا کہ خود ربّ السمٰوات نے فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (الصّف - ۱۰ - ۱۱)	اے ایمان والو کیا میں تم کو ایسی سوداگری بتلاؤں جو تم کو ایک دردناک عذاب سے بچالے (وہ یہ ہے کہ) تم لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لیے بہت ہی بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو۔

اس کے ساتھ ہی فرمایا:

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ	(جب ایسا کروگے تو) اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کرے گا اور تم کو (جنّت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (الصّف - ۱۲)

کے) ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور عمدہ مکانوں میں داخل کرے گا جو ہمیشہ رہنے والے باغوں میں بنے ہوں گے - یہ بڑی کامیابی ہے

بزمِ دنیا سے جو اُٹھتا ہے یہی کہتا ہے
بزمِ دنیا سے نہ دل اپنا لگائے کوئی
عاجز انمول ہے اس عمر کا لمحہ لمحہ
دولتِ عمر نہ غفلت میں لٹائے کوئی

دنیا کوچ کر جانے کا پڑاؤ ہے!

اَلدُّنْيَا مَحَلُّ مُشَقَّةٍ وَّمَنْزِلُ نُقْلَةٍ فَكُوْنُوْا فِيْهَا سَيَّاحِيْنَ وَاعْتَبِرُوْا بِبَقِيَّةِ آثَارِ الْاَوَّلِيْنَ -
(معجم البلدان ج ۱ ص ۸)

دنیا مشکلوں سے نپٹنے کی جگہ اور کوچ کر جانے کا پڑاؤ ہے، تم اس میں سیلانیوں کی طرح رہو اور اپنے سے پہلے لوگوں کی بچی کھچی نشانیوں سے عبرت پکڑو۔

پھنس گیا دامِ عشقِ دنیا میں مُرغِ دل جو رہا نہیں ہوتا
عیشِ دنیا ہے سامنے جب تک موت کا سامنا نہیں ہوتا
موت بہتر کہ زندگی عاجز
آج یہ فیصلہ نہیں ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ طاعت کی موت اُنکی زندگی ہے، اور اہلِ معصیت کی زندگی اُن کی موت ہے۔

قَالَ شَقِيقُ الْبَلْخِيُّ جَعَلَ اللّٰهُ أَهْلَ طَاعَتِهِ أَحْيَاءً فِي مَمَاتِهِمْ وَأَهْلَ الْمَعَاصِي أَمْوَاتًا فِي حَيَاتِهِمْ۔

شقیق بلخیؒ کا قول ہے اللہ تعالےٰ نے اہلِ طاعت کی موت میں اُن کی زندگی رکھی ہے۔ اور اہلِ معاصی کی زندگی اُن کی موت ہے"۔

(طبقات الصوفیہ ص ۶۶)

قُربت سے جن کی قلب ونظر میں تھی روشنی
دنیا سے اب وہ صاحبِ قلب ونظر گئے!

اللہ تعالےٰ نے اہلِ طاعت کو اُن کی موت کے باوجود انہیں زندہ رکھا اور اہلِ معصیت زندہ ہونے کے باوجود مُردہ ہیں"

موت کا پیغامبر (سفید بال)

موت کا پیغامبر تیرے پاس آیا اور اُس نے تجھے دنیا سے عنقریب سفر کی اطلاع دیدی اس نے تجھے خوابِ غفلت سے جھنجوڑا، عدم کے ایک طویل سفر کے لئے زادِ راہ ساتھ لینے کی تلقین کی، اور تجھے سمجھایا کہ تیرا راستہ بڑا خطرناک، قدم قدم پر مصائب کے طوفان اور بازو پُرسش کی چوکیاں ہیں اور اس راہ میں تیرے ساتھ کوئی ہمسفر نہیں، وہ موت کا پیامبر تیرے سفید بال ہیں، جنہیں تو کاٹ رہا ہے یا سیاہ کر رہا ہے، دے رہے ہیں تجھکو پیغامِ اجل موئے سفید اور تو ہے آج بھی مستِ شرابِ زندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن اور موت

قَالَ یَزِیْدُ بْنُ تَمِیْمٍ مَنْ لَمْ یَرْدَعْہُ الْقُرْآنُ وَالْمَوْتُ ثُمَّ تَنَاطَحَتِ الْجِبَالُ بَیْنَ یَدَیْہِ لَمْ یَرْدَعْ ‘‘

(الزہد لابن حنبل ص ۲۱۰)

یزید بن تمیمؒ فرماتے ہیں جسے قرآن اور موت (برائی سے) نہیں روک سکتے پھر اس کے سامنے اگر پہاڑ بھی آپس میں ٹکرا جائیں تو وہ (برائی سے) باز نہیں آئے گا۔‘‘

ربّ کائنات کی طرف سے نازل شدہ کتاب (قرآن مجید) جو کہ ہماری زندگی کا پروگرام اور سراسر درس عبرت و موعظت کا مرقع ہے، اگر غور و فکر سے اس کا مطالعہ کیا جائے، تو قاری کے لوح دل پر اس کے اثرات کا مرتب ہونا لازمی ہے۔

اسی طرح کسی مرنے والے کی حالت نزع کا نظارہ اور زمین کے گڑھے (قبر) میں اس کی لاش کو رکھ کر اوپر مٹی ڈال کر اسے وہاں تنہا چھوڑ کر جملہ احباء و اقرباء کی واپسی کا منظر ایک اہل دل ناظر کے لئے نہایت درجہ نصیحت آمیز ہے، لیکن اگر قرآن کریم کی تلاوت اور موت کے منظر سے بھی کسی کا دل نرم نہ ہو اور اسمیں رقت پیدا نہ ہو اور وہ اپنی اصلاح نہ کرے، تو ایسے بدبخت انسان کی اصلاح کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی ہائے افسوس، افسوس، افسوس۔

ہو گئے وہ بھی بالآخر غرقِ بحرِ معصیت
جن کا اہلِ معصیت سے رابطہ و یارانہ رہا
زندگی تیری رہی ہے موت کی دہلیز پر،
اس حقیقت سے بھی اے عاجزؔ تو بیگانہ رہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کسی مطاف کی انتہا نہیں

کہ طواف کے بعد یہ چکر رُک جائے بلکہ یہ تو ایک دائرہ ہے، جس میں چکر برابر جاری ہے

موت اور حیات کیا ہے۔ انسان ان کے الفاظ اور شکل وصورت کو دیکھتا ہے۔ اور آگے گذر جاتا ہے اسے کیا معلوم کہ موت وحیات کی حقیقت کیا ہے۔ اس زندہ وجود میں یہ زندگی کس طرح آگئی، اور یہ زندگی کیا ہے کہاں سے آئی اور کس طرح اس وجود میں خلط ملط ہوگئی اور اس انسانی وجود اور دیگر حیوانی ڈھانچوں میں کس راستہ سے داخل ہو جاتی ہے۔

موت کیا ہے، اور زندگی کے آنے سے پیشتر یہ کیا تھی۔ اور زندہ جسموں سے جدا ہو کر اس کی حقیقت کیا ہوتی ہے یہ ایک ایسا رازِ نہاں ہے۔ جو سب سے مستور ومحجوب ہے۔ اور اللہ کے سوا اسے کوئی نہیں جانتا **موت وحیات صرف اسی کے دائرۂ اختیار میں ہے** وہی مارتا ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے۔ اس عالم ہست وبود میں موت وحیات کی لاکھوں صورتیں ایک لمحہ میں پیدا ہوتی ہیں،

لاکھوں زندہ افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں اور لاکھوں اشخاص زندگی کا سفر شروع کر چکے ہیں، اور ان میں زندگی کی حقیقت تا حال رازِ سربستہ ہے جس کو اللہ کے بغیر کوئی نہیں جانتا، یہ موت کس طرح واقع ہوتی ہے، اور اس کے پاس کونسی طاقت ہے، جس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا، یہ اللہ کی تقدیر ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس طرح اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے "

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ (الواقعہ ۶۰)

ہم نے ہی تمہارے درمیان موت کا اندازہ مقرر کیا ہے اور ہم سے کوئی سبقت نہیں کر سکتا۔

یہی وجہ ہے کہ کوئی شخص موت سے بچکر نہیں جا سکتا اور نہ ہی دوڑ کر موت سے نجات پا سکتا ہے۔ اور پیدائش سے پہلے بھی موت (عدم) اور بعد میں بھی موت گویا کہ موت وحیات کا ایک دائرہ ہے، جو مکمل ہو کر رہے گا"

ہر زندہ کا انجام موت ہے۔ اور اللہ کے بغیر کسی کو بقا نصیب نہیں

خیال دل میں ترے موت کا رہے عاجز
برائے موت یہی اہتمام کا ہے نشاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحت کو بیماری اور زندگی کو موت سے پہلے

غنیمت جانو

وَاغْتَنِمْ صِحَّتَكَ وَاصْرِفْهَا فِي طَاعَةِ اللهِ	اپنی صحت کو غنیمت سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں صرف کر۔

زندگی میں موت سے پہلے ایسے اعمال بجا لا کہ قیامت کے دن تیری آنکھ ٹھنڈی رہے۔ اور یہ چیز بجز یادِ موت حاصل نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا موت کا یاد کرنا بہت مفید اور افضل ہے۔

اَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْاِنْسَانِ اَنْ يُفَرِّغَ قَلْبَهُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا عَنْ ذِكْرِ الْمَوْتِ الَّذِي هُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ (مجالس الابرار صفحہ ۲۶۲)	انسان پر واجب ہے کہ اپنے دل کو ہر قسم کے خیالات سے خالی کر دے سوائے ذکر موت کے، جو کہ اس کے سامنے کھڑی ہے۔

اگر انسان فارغ دل سے موت کو یاد کرے گا تو اس کی تاثیر جلد معلوم ہو گی دنیا کے عیش وسرور میں کمی آ جائے گی۔ بلکہ اس میں بدمزگی پیدا ہو جائے گی۔ جو کہ اس کے لیئے نہایت مفید ہے۔ جو شخص نفس کا مقید، گناہوں پر ڈٹا ہوا ہے اور اس کا دل سخت ہو چکا ہے اسے چاہیئے کہ وہ اپنے نفس اور دل کا علاج کرے۔ دل اور نفس کی بیماری کی دوا، اللہ کی نافرمانی سے بچنا اور اس کی عبادت وطاعت میں محنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکوشش سے بعض علمار نے لکھا ہے کہ دل کی سختی کا علاج چار چیزوں سے ہوتا ہے۔

اول۔ علم کی ایسی مجلسوں میں حاضر ہونا جہاں خلق کی راہنمائی دنیا سے آخرت کی طرف اور معصیت سے طاعت کی جانب ہوتی ہو۔ اس سے دلوں میں نرمی اور درد پیدا ہوگا۔ دوسرے موت کا یاد رکھنا جو کہ لذتوں کو توڑتی ہے اور تیسرے مرنے والے کی حالتِ نزع دیکھنا۔ اسے سسکتے ہوئے اور اس کی ہچکیاں، اس کی بے چینی، اس کے اضطراب کا مشاہدہ کرنا۔ چوتھے موت کے بعد اس کی صورت وہیئت پر نظر کرنا۔ ان چار چیزوں پر عمل قلب کو مسرت سے۔ پلکوں کو نیند سے اور بدن کو آرام سے علیحدہ کر دیتا ہے اگر دل پر گناہوں کی گہری زنگ لگ گئی ہو اور گناہوں کے اسباب جڑ پکڑ گئے ہوں تو پھر قبروں کی زیارت کثرت سے کرنی چاہیئے۔ اور کبھی کبھی نصف رات گئے قبرستان جا کر بیٹھنا چاہیئے۔

کبھی وہ وقت بھی آئے گا عاجز
کہ نشان پوچھے گا عمر رائیگاں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کا وقت، زمانہ اور مقام کسی کو معلوم نہیں

یہ اس لئے کہ آدمی ہر گھڑی اُس کی فکر میں اور اس کے لئے تیار رہے
ایک شخص شہر کی دیوار پر چڑھ کر رات کو پکارتا ہے، الوداع، الوداع

وَكَانَ بَعْضُ الصَّالِحِيْنَ	صالحین میں سے ایک شخص رات کو
يُنَادِيْ بِلَيْلٍ عَلٰى	شہر کی دیوار پر چڑھ کر پکارتا
سُوْرِ الْمَدِيْنَةِ، اَلرَّحِيْلَ	تھا، الوداع، الوداع، جب
اَلرَّحِيْلَ ۔ فَلَمَّا	وہ فوت ہوگیا، اور اُس کی وہ
تُوُفِّيَ فَقَدَ صَوْتَهٗ	آواز سُننے میں نہ آئی تو امیر شہر
اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فَسَأَلَ	نے اُس کے بارے میں پُوچھا، اُسے
عَنْهُ فَقِيْلَ اِنَّهٗ	بتایا گیا کہ وہ فوت ہوگیا تو امیر شہر
قَدْ مَاتَ. فَقَالَ	نے یہ شعر پڑھا۔

مَازَالَ يَلْهَجُ بِالرَّحِيْلِ وَذِكْرِهٖ ۔۔۔ حَتّٰى اَنَاخَ بِبَابِهِ الْجَمَّالُ
وہ ہمیشہ کُوچ کا ذکر کرتا رہا ۔۔۔ حتیٰ کہ اُسکے دروازے پر شتربان نے اُونٹ آبٹھائے (کوچ کیلئے)

فَاَصَابَهٗ مُتَيَقِّظًا مُتَشَمِّرًا ۔۔۔ ذَا اُهْبَةٍ لَمْ تُلْهِهِ الْاٰمَالُ
تو شتربان نے اُس کو بیدار، کمربستہ اور تیار پایا اور لمبی اُمیدوں نے اس کو غفلت میں نہیں ڈال رکھا تھا

(التذکرۃ للقرطبی ص ۱۶)

زندگی کیا ہے ایک مُہلت ہے ۔۔۔ بابِ دوزخ کلیدِ جنت ہے
یہ جہاں کیا ہے ایک افسانہ ۔۔۔ آخرت کیا ہے اک حقیقت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہر میں چشمِ حق نگر کے لئے
ہر مقام اک مقامِ عبرت ہے

ہائے یہ زندگی گھڑی بھر کی
باعثِ صد ہزار کلفت ہے

کیا خبر پھر نہ اُٹھ سکے پردہ
دیکھ اے دل یہ دم غنیمت ہے

باز آ معصیت سے اے ناداں
معصیت کا مآل حسرت ہے

موت ہے گھات میں تری عاجزؔ
ایک تُو ہے کہ محوِ غفلت ہے

موت نے لوگوں کے عیش وعشرت اور فرحت وسرور میں بدمزگی پیدا کر دی ہے

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ مُطَرِّفُ بْنُ الشِّخِّيْرِ إِنَّ هٰذَا الْمَوْتَ قَدْ أَفْسَدَ عَلَى النَّاسِ نَعِيْمَهُمْ فَالْتَمِسُوْا نَعِيْمًا لَا مَوْتَ فِيْهِ" (کتاب الزهد لابن حنبل ص ۳۰۴)

حضرت قتادہؒ سے روایت ہے، کہ مطرف بن شخیر کا قول ہے کہ اس موت نے لوگوں پر اُن کی نعمتوں کو بے لطف کر دیا ہے، پس تمہیں چاہئے کہ تم ایسی نعمت تلاش کرو جس میں موت نہیں ہے۔"

موت اگر یاد ہو!

تو مال وزر اور عیش وعشرت کے سامان سے دلچسپی نہیں رہتی اور نہ ان چیزوں پہ فخر وغرور ہوتا ہے، موت کے ذکر اور موت کے فکر سے ہموم دنیا کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔"

زندگی جتنی تعیّش میں گزارے گا کوئی
موت کے وقت وہ اتنا ہی پریشاں ہوگا،

مقصدِ زیست پہ جس نے نہ کیا غور کبھی
اس سے بڑھ کر بھی کوئی دہر میں ناداں ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہزاروں بچے مردہ تولد ہوتے ہیں اور بے شمار بچے دنیا میں آکر چند سانس لیتے ہی مر جاتے ہیں۔ لاتعداد بچے جوانی سے قبل لقمۂ اجل بن جاتے ہیں۔ لاکھوں کروڑوں انسان عالم شباب میں موت کا شکار ہو جاتے ہیں اور والدین کی برسوں کی وہ آرزوئیں جو ان سے وابستہ ہوتی ہیں اور جن کی خاطر وہ محنت مشقت کر کے سخت تکالیف اٹھا کر ان کی تعلیم و تربیت پر پانی کی طرح پیسہ بہاتے ہیں خاک میں مل جاتی ہیں اور عین اسی وقت جب کہ وہ تعلیم سے فارغ ہو کر یا تجارت سے واقفیت حاصل کر کے اور صنعت میں ماہر ہو کر ملازمت کی تلاش، دوکان کی فکر یا کوئی کارخانہ وغیرہ کھولنے کی کوشش میں ہوتے ہیں، موت آتی ہے اور انہیں قبر میں دھکیل دیتی ہے ـــــ بارہا ہم نے دیکھا اور سنا ایک شخص پیسہ پیسہ جمع کر کے نہایت ذوق و شوق سے خوشگوار زندگی گزارنے کے خیال سے کوٹھی تیار کراتا ہے، ابھی عمارت کی تکمیل بھی نہیں ہوتی کہ وہ قبر کی اندھیری کوٹھڑی میں پہنچ جاتا ہے ؎

یہ مارکیٹیں، ملیں، بنگلے، یہ کاریں

یہ اہتمام اور اس عمر مختصر کے لیے (جام طہور)

بڑے بڑے لوگوں کی کوٹھیاں، بنگلے، مارکیٹیں، دنیا میں موجود ہیں اور وہ خود عالم آخرت میں ان کا حساب دے رہے ہیں۔

آہ! کوئی چیز دنیا میں ایسی نہیں ہے جسے انسان کہہ سکے میری ہے

موت آکے ذرا پردۂ انجام اٹھا دے

ہو جائے گی پھر تیری ہر اک چیز پرائی (جام طہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اہم سوال اور نہایت اہم جواب

عقلمند کون ہے ؟

اہل دنیا کے نزدیک عقلمند اسے کہا جاتا ہے جو سائنس وفلسفہ کے ذریعہ نئی نئی ایجادات ظہور میں لائے جو طبیعیات و معاشیات کی گتھیاں سلجھائے اور دنیا میں دائمی عیش و عشرت کے حصول میں ہمہ وقت منہمک رہے۔

لیکن اللہ و رسول کے نزدیک

عقلمند وہ ہے جو موت کی تیاری میں مصروف ہے،

انصار میں سے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا :

يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ اَكْيَسُ	کہ اے اللہ کے نبی لوگوں میں سے زیادہ
النَّاسِ وَ اَحْزَمُ النَّاسِ	عقلمند زیادہ دانا کون ہے ؟ فرمایا۔ جو
قَالَ اَكْثَرُهُمْ ذِكْرًا لِّلْمَوْتِ	زیادہ موت کو یاد کرتا ہے اور اس کے
وَاَكْثَرُهُمْ اِسْتِعْدَادًا لِّلْمَوْتِ	لیے زیادہ تیاری کرتا ہے یہ لوگ زیادہ
اُولٰٓئِكَ الْاَكْيَاسُ ذَهَبُوْا	عقلمند ہیں جو دنیا سے عزت اور آخرت
بِشَرَفِ الدُّنْيَا وَكَرَامَةِ الْاٰخِرَةِ	کی کامیابی کے ساتھ چلے گئے

(الترغیب) حوالہ ۴ ص ۲۳۸

اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى	ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ	سوال کیا کہ مومنوں میں سب سے بہتر کون ہے
اَفْضَلُ ؟ قَالَ اَحْسَنُهُمْ	فرمایا ان میں بلند اخلاق والا ۔ پھر اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خُلُقًا قَالَ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَکْیَسُ؟ قَالَ اَکْثَرُھُمْ ذِکْرًا لِلْمَوْتِ وَاَحْسَنُھُمْ لِمَا بَعْدَہٗ اِسْتِعْدَادًا اُولٰٓئِکَ الْاَکْیَاسُ

الترغیب الترھیب ج ۴ ص ۲۳۸

سوال کیا کہ مومنوں میں عقلمند کون ہے؟ فرمایا کہ جوان میں موت کو زیادہ یاد رکھتا ہے اور ان میں سے وہ شخص بہتر ہے جو موت کے بعد کے لیے تیاری کرتا ہے، یہی لوگ عقل مند ہیں۔

ہر وقت جس کے سامنے موت کا مزار ہے
انسان عقل مند ہے وہ ہوشیار ہے (عاجز)

موت انسان کو دنیا اور اہلِ دنیا سے یکدم علیحدہ کر دیتی ہے

لہٰذا اس سے بڑا نصیحت آمیز واقعہ اور کیا ہو سکتا ہے، ایک عقلمند، دیدہ ور کیلئے دوسرے کی موت سب سے بڑا موثر وعظ ہے۔

یہ واقعات اکثر مشاہدے میں آتے رہتے ہیں کہ ایک ڈاکٹر جس بیماری کا ماہر ہوتا ہے اور اس کے ہاتھ سے ہزاروں مریض شفایاب ہوتے ہیں، وہ خود اسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے اور مر جاتا ہے، کسی بڑے سے بڑے جابر و قاہر بادشاہ کو بھی جسکے پاس ہر قسم کے وسائل موجود ہوں موت سے چھٹکارا نہیں، موت سے بھاگنا اور موت سے فرار بے وقوفی ہے اور لاحاصل ہے،

اِنسان کو معلوم نہیں کل اس کیساتھ کیا ہونے والا ہے اور اس کی موت کہاں آئیگی

وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ

(لقمان ۳۴)

کسی انسان کو خبر نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا اور کسی انسان کو یہ علم نہیں کہ وہ کہاں وفات پائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے یقین ہے کہ ایک دن موت ضرور آئے گی تو اس پر لازم ہے کہ وہ نیک اعمال کے ساتھ اس کی تیاری کرے اور بُرے اعمال سے اجتناب کرے اس لئے کہ اسے معلوم نہیں موت کب آ جائے۔

عقلمند وہ ہے کہ جب اُسکی عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کو پہنچ جائے تو وہ اپنا کفن تیار کر کے رکھ لے

قَالَ الثَّوْرِیُّ لِمَنْ کَانَ لَہٗ عَقْلٌ اِذَا اَتٰی عَلَیْہِ عُمُرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّھَیِّءَ کَفَنَہٗ۔"	حضرت امام ثوریؒ فرماتے ہیں۔ عقلمند کے لئے لازم ہے جب اس کی عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر (۶۳ سال) کو پہنچ جائے تو اُسے اپنا کفن تیار کر کے رکھ لینا چاہئے۔
(تفسیر رُوح البیان ج ۷ ص ۱۵۳-۱۵۴ دار الفکر)	

عقلمند وہی ہے جو ہر لمحہ ہر آن موت کے لئے مستعد (تیار) ہے موت کی تیاری کی علامت یہ ہے کہ موت کے بعد سفرِ آخرت میں پیش آنے والے ہولناک مراحل قبر و قیامت۔ حساب و کتاب۔ میزان و پلصراط وغیرہ بآسانی طے کرنے کے لئے اعمالِ صالحہ بجا لا رہا ہے۔

ہر دم جو خوفِ آخرت سے دلفگار ہے
بشر وہ عقلمند ہے وہ ہوشیار ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان گھر سے سودا سلف لینے نکلتا ہے اور موٹر کے نیچے آجاتا ہے، چند لمحات کے بعد اس کی لاش گھر آجاتی ہے۔ کوئی انسان تجارت وغیرہ کی غرض سے کشتی یا جہاز میں سمندر کا سفر کرتا ہے لیکن منزل مقصود پر پہنچنے سے پہلے ہی اسے موت آجاتی ہے اور اس کی لاش سمندر کی نذر کر دی جاتی ہے۔ اس کی میت گھر پر بھی نہیں آتی۔ کتنے لوگ ہوائی جہاز، ریل اور موٹر کے حادثات میں اس طرح ہلاک ہو جاتے ہیں کہ ان کے جسم کے ٹکڑے ہو جاتے ہیں، صورتیں مسخ ہو جاتی ہیں، بعض کا نام ونشان بھی نہیں ملتا۔ بعض لوگ آگ میں جل کر راکھ ہو جاتے ہیں۔ ہارٹ فیل (حرکتِ قلب بند ہو جانے) کے واقعات آجکل عام ہو رہے ہیں اور اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ یہ واقعات بڑے بڑے امراء، وزراء ہی کو پیش آتے ہیں (اپنی اس حکمت سے اللہ تعالیٰ ہی واقف ہے) لیکن ایک بات ظاہر ہے کہ اگر بیمار ہو کر بستر پر موت آتی ہے تو مرنے والے کو توبہ کی مہلت مل جاتی ہے۔ اچانک موت میں یہ موقع نہیں ملتا ہے

عاجز کہیں آجائے نہ وہ وقت اچانک
جس وقت کہ توبہ کی بھی مہلت نہیں رہتی

کہیں دستِ ندامت اٹھتے اٹھتے
درِ توبہ مقفل نہ ہو جائے

دُنیا پرست عیّاش آدمی موت سے گھبراتا ہے

دنیا کے عیش وعشرت میں مدہوش انسان جس کے پاس گوناگوں نعمتیں ہوں، مال و زر کی بہتات، اولاد کی کثرت، لاتعداد خدام عیاشی کے سب سامان سے آراستہ محلات سیر کے لیے باغات، سواری کے لیے ائیر کنڈیشنڈ کاریں، نغمہ وموسیقی کی محفلیں جان شکیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احباب، غرض ہر نعمت ہر راحت جسے میسر ہو اور خود اس کی اپنی صحت قابلِ رشک ہو، ایسا انسان کب چاہتا ہے کہ اس کا یہ سب عیش و آرام اور پُربہار و خوشگوار زندگی پل بھر میں تباہ و برباد ہو جائے اور وہ پنجۂ موت میں گرفتار ہو جائے، لیکن یاد رہے وہ چاہے نہ چاہے یہ کام ہو کر ہی رہے گا۔

چمن میں گل نے شگفتی پہ ہر تو ہنس رہا ہے میں رو رہا ہوں
تو مستِ نکہت ہے میں ہوں ہراں یہ پھول یہ لالہ زار کب تک

انکارِ حقائق

دورِ حاضر میں ہر ایک حقیقت کا انکار کیا جا رہا ہے یہاں تک کہ خالقِ کائنات کی ہستیٔ مقدس کا بھی انکار کرنے والے پیدا ہو گئے ہیں اور یہ لوگ تھوڑے نہیں ان کی تعداد لاکھوں بلکہ کروڑوں سے بھی متجاوز ہے لیکن اس زمانے میں بھی ایک حقیقت ایسی ہے جس کا انکار کرنے والا نہ آج تک پیدا ہوا نہ کوئی اس وقت ہے اور نہ کوئی آئندہ قیامت تک پیدا ہو گا۔ وہ حقیقت کیا ہے؟ ——— موت

موت سے آج تک نہ کوئی بچا ہے اور نہ بچے گا

اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ ؕ (النساء۔ ۷۸)

تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمہیں پالے گی خواہ تم مضبوط قلعوں ہی میں کیوں نہ محفوظ ہو جاؤ۔

جن لوگوں نے کرۂ ارض کے چپہ چپہ کو کھوج لگانے کی کوشش کی، سمندروں کی تہوں تک پہنچے اور چاند پر اپنے قدم جمائے۔ موت کا کھٹکا انہیں بھی لگا رہا اور ان میں سے اکثر انہی کوششوں میں کھپ گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے

تو اُس کی موت سے پہلے اُسے نیک اعمال کی توفیق عطا فرماتا ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا اَعْسَلَہٗ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا عَسَلُہٗ قَالَ یُوَفِّقُ لَہٗ عَمَلًا صَالِحًا بَیْنَ یَدَیْ اَجَلِہٖ حَتّٰی یَرْضٰی عَنْہُ جِیْرَانُہٗ اَوْ قَالَ مَنْ حَوْلَہٗ۔ المستدرک ج ۱ ص ۳۴۰

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالےٰ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو لوگوں کو اسکا ثنا خوان بنا دیتا ہے ایک صحابی نے پوچھا کیسے ثنا خوان بنا دیتا ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُسکی موت سے قبل اسکو نیک اعمال کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس سے اُس کا پڑوسی راضی ہو جاتا ہے یا آپ نے یہ فرمایا کہ اُس کے ارد گرد کے لوگ اُس سے راضی ہو جاتے ہیں۔

عہدِ پیری اور آخرت سے غفلت

افسوس ایک مردِ پیر جس کے بال سفید ہو چکے ہوں اور اسے کوچ کا پیغام مل چکا ہو اور آج کل قبر میں داخلہ کا پروانہ اس کے ہاتھ میں ہو وہ اس حالت میں بھی دنیا کی محبت میں مستغرق اور دنیا کے نشیب و فراز سے پوری طرح واقفیت اور جہالت کی قدیم رسومات کا سختی سے پابند اور قبر و قیامت کی سختیوں اور وہاں کے حساب و کتاب سے قطعی بے پرواہ ہو ــــ ہائے ایسا بوڑھا کس قدر بدبخت، کتنا ظالم اور کتنا بے وقوف ہے۔ کہ اس نے اپنی تمام زندگی یونہی ضائع کر دی اور موت کے بعد پیش آنے والے واقعات کے متعلق کبھی نہ سوچا محشر کے سخت ترین حساب کی کبھی فکر نہ کی ؎

دے رہے ہیں تجھ کو پیغام اجل مُو سفید ۔۔۔ اور تو ہے آج بھی مست شراب زندگی
گھڑی ہے سر پہ اجل زندگی ہے پا برکاب ۔۔۔ نہ کوئی رخت سفر ہے نہ کوئی ہمدم ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت انسان کی گھات میں ہے اور انسان اس سے غافل ہے

انسان کا کسی وقت بھی موت سے غافل ہونا محاصرہ کی حالت میں اپنی جگہ پر سو جانا ہے لیکن بڑھاپے میں اس سے غفلت کرنا حملہ کے وقت سونا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَکْثِرُوْا ذِکْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ یَعْنِی الْمَوْتَ (ابن ماجہ، ترمذی عن ابی ہریرہؓ)

لذتوں کو توڑنے والی موت کا ذکر کثرت سے کیا کرو

اسباب غفلت

عمر ایک شخص پاتا ہے دھوکہ بہت سے لوگ کھاتے ہیں

امام ابن الجوزی اپنی کتاب صید الخاطر میں فرماتے ہیں

یَجِبُ عَلٰی مَنْ لَّا یَدْرِیْ مَتٰی
یَبْلُغُهُ الْمَوْتُ اَنْ یَّکُوْنَ مُسْتَعِدًّا
وَلَا یَغْتَرَّ بِالشَّبَابِ وَالصِّحَّةِ
فَاِنَّ اَقَلَّ مَنْ یَّمُوْتُ الْاَشْیَاخُ
وَاَکْثَرُ مَنْ یَّمُوْتُ الشُّبَّانُ

(صید الخاطر صفحہ ۲۴۹)

جسے معلوم نہیں کہ موت کب آکر اسے دبوچ لے اس پر واجب ہے کہ وہ موت کے لیے ہر گھڑی تیار رہے اور اسے اپنی جوانی اور صحت پر مغرور نہیں ہونا چاہیے کیونکہ بوڑھے کم مرتے ہیں اور جوان زیادہ۔

بڑھاپے تک بہت کم لوگ پہنچتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ بچوں اور جوانوں کی نسبت بوڑھے کم نظر آتے ہیں

یُعَمَّرُ وَاحِدٌ فَیَغُرُّ قَوْمًا وَیُنْسٰی مَنْ یَّمُوْتُ مِنَ الشَّبَابِ

ایک کی درازیٔ عمر سے لوگ دھوکہ کھا جاتے ہیں مگر بحالت جوانی مرنے والوں کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ (ایضاً صید الخاطر)

لمبی زندگی کی امید رکھنا اس سے بڑی کوئی آفت نہیں

اس کے نتیجے میں انسان گناہوں کو مقدم اور توبہ کو مؤخر کر دیتا ہے اور اپنی جوانی کا زمانہ جس میں وہ تکان کے بغیر کسی تکلیف کے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جی بھر کر اطمینانِ قلب کے ساتھ اپنے معبودِ حقیقی کی عبادت کر سکتا ہے غفلت اور لہو و لعب میں گزار دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے اسی حالت میں اچانک پیغامِ موت آجاتا ہے

اس دورِ جوانی کو نہ غفلت میں گزار دو
پیری میں عبادت کی بھی ہمت نہیں رہتی

بے سود ہے اس دم کسی نیکی کی تمنا
جب نطق و اشارہ کی بھی قوت نہیں رہتی

قساوتِ قلبی کا علاج موت کی یاد ہے

دل کی سختی اللہ کی ناراضگی کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا نتیجہ جہنم ہے اور جہنم سب سے بدترین جگہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ۔
اے اللہ! ہم تجھ سے عذابِ جہنم کے بارے میں پناہ مانگتے ہیں

نرم دل اللہ پاک کی رحمت کی دلیل ہے، اللہ پاک کی رحمت کا نتیجہ جنت ہے۔ جنت سب سے بہترین مقام ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ جَنَّةَ الْفِرْدَوْسَ۔
اے اللہ ہم تجھ سے جنت الفردوس کا سوال کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ ایک عورت نے حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ میرا دل بڑا سخت ہے اس کا علاج بتائیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ موت کو یاد کیا کر اس سے دل نرم ہو جاتا ہے چناں چہ اس نے ایسا ہی کیا اور اس کا دل نرم ہو گیا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۵۴)

سہ
رقتِ قلب کے لیے عاجز
ذکرِ موت و مزار و محشر ہے (عاجز)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلسفۂ موت وحیات

مومن کی زندگی بھی ایک نعمت ہے اور موت بھی ایک نعمت

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۔ (البقرۃ-۲۸)

تم اللہ کے ساتھ کفر کا رویہ کیسے اختیار کرتے ہو، حالاں کہ تم بے جان تھے اس نے تم کو زندگی بخشی، پھر وہی تمہاری جان نکالتا ہے پھر وہی تمہیں (موت کے بعد) دوبارہ زندگی عطا کرے گا، پھر بالآخر تم سب کو اسی کے حضور لوٹنا ہے۔

ایسے کم فہم، بے شعور، جاہل لوگوں سے خطاب ہو رہا ہے جو خالق کائنات کی گوناگوں صنعت گری اور عجائبات کو دیکھتے ہوئے بھی اس کی عبادت واطاعت سے اعراض کیے ہوئے ہیں۔

فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کا اور اس کی عبادت سے کس طرح انکار کر رہے ہو جب کہ اسکی قدرت کا تمہارا وجود شاہد ہے اور اس کی قوت تمہارے وجود میں جلوہ گر ہے کہ ایک وقت تھا جب کہ تمہارا وجود نہ تھا۔ جیسا کہ سورۂ دھر میں فرمایا

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ۞ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۔

بلاشبہ انسان پر اس زمانہ میں ایک وقت ایسا بھی گزرا ہے جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا تاکہ اس کا امتحان لیں چناں چہ ہم نے اسے سننے اور دیکھنے والا بنا دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا (مریم - ۶۷)	کیا انسان کو یاد نہیں کہ ہم نے اسے پیدا کیا۔ پہلے سے درآنحالیکہ وہ کچھ بھی نہ تھا۔

مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی اصل حقیقت کو فراموش کر بیٹھا ہے اگر اس پر غور کرے تو معلوم ہو گا کہ اس کے وجود کی ابتداء وہ بے مقدار ذرات ہیں جو کچھ منجمد چیزوں کی شکل میں اور کچھ بہنے والی چیزوں میں اور کچھ غذاؤں کی صورت میں تمام دنیا میں پھیلے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان بے مقدار ذرات کو کہاں کہاں سے جمع فرمایا۔ پھر ان میں جان ڈالی اور اسے صاحب ہوش و گوش بنایا۔ یہ اس کی ابتدائے پیدائش کا ذکر ہے۔ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ یعنی جس نے پہلی مرتبہ تمہارے بے جان ذرات کو جمع کر کے ان میں جان ڈالی، وہ اس عالم میں تمہاری عمر کا مقررہ وقت پورا ہونے کے بعد پھر تمہیں موت دے گا اور پھر ایک عرصہ کے بعد قیامت کے دن اسی طرح تمہارے جسم کے بے جان اور منتشر ذرات کو جمع کر کے تمہیں زندہ کرے گا ——

اس طرح ایک موت یعنی بے جان ہونا تمہاری ابتداء میں تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ تمہیں زندہ کرے گا۔ دوسری موت دنیا میں عمر تمام ہونے کے وقت اور دوسری زندگی قیامت کے دن ہو گی —— پہلی موت اور زندگی کے درمیان چونکہ کوئی فاصلہ نہ تھا اس لیے اسمیں حرف فاء استعمال کیا گیا —— فَاَحْيَاكُمْ اور چونکہ دنیا کی حیات اور موت کے درمیان اور اسی طرح موت اور قیامت کی زندگی کے درمیان خاصا فاصلہ تھا اس لیے وہاں لفظ ثُمَّ اختیار کیا گیا —— ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ کیونکہ لفظ ثُمَّ بعد مدت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ یعنی پھر تم اسی ذات پاک کی طرف لوٹ کر جاؤ گے اور اس سے مراد حشر و نشر و قیامت کا وقت ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس [illegible] انسان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی ذات سے متعلق ہے اور جو سارے انعامات واحسانات کا مدار ہے یعنی زندگی۔
دنیا و آخرت اور زمین و آسمان کی جتنی نعمتیں انسان کو حاصل ہیں، وہ سب اسی زندگی پر موقوف ہیں۔ زندگی نہ ہو تو کسی بھی نعمت سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔
دنیا کی زندگی اس لیے نعمت ہے کہ یہ آخرت کی غیر فانی نعمتوں کے حصول کا ذریعہ ہے۔ انسان اس دنیوی زندگی میں نیک اعمال کرتا ہے تو موت کے بعد آخرت کی زندگی میں اس کی جزاء انعاماتِ الٰہی کی صورت میں پاتا ہے لہذا زندگی کا نعمت ہونا تو ظاہر ہے مگر اس آیت میں موت کو بھی نعمتوں کی فہرست میں اس لیے شمار کیا گیا ہے کہ یہ موت دروازہ ہے اس دائمی زندگی کا جس کے بعد موت نہیں اور موت کے دروازہ سے گزر کر ہی دائمی نعمتیں میسر آئیں گی اس لحاظ سے موت بھی مومن کیلیے نعمت ہے۔

ے
مومن کے لیے موت ہے اک نعمتِ خوش تر
ملتی ہے پسِ مرگ اسے جنتِ فردوس (عاجز)

موت سے فرار بے سود ہے

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ
(الاحزاب۔۱۶)

آپ انہیں کہہ دیجیے کہ موت یا جہاد میں قتل ہونے سے بھاگنا تمہیں کچھ فائدہ نہ دے گا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی خبردار کیا جا رہا ہے کہ موت سے تم ہرگز نہیں بھاگ سکتے یہ تو وقتِ معین پر لازماً آ کر رہے گی۔ اللہ کی راہ میں جان دینے سے گریز نہ کرو اگر تمہاری قسمت میں شہادت لکھی ہے تو وہ تمہیں نصیب ہو کر رہے گی۔ اگر تمہاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی ابھی باقی ہے تو وہ پوری ہو کر رہے گی اور اس کے بعد موت آئے گی۔ موت سے فرار بے سود ہے۔

موت سے ہے گریز ناممکن
اُس سے اک دن ضرور ملنا ہے (عاجز)

موت نوشتۂ تقدیر ہے

زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا (آل عمران: ۱۴۵)

اور یاد رکھو: خدا کے حکم کے بغیر کوئی جان مر نہیں سکتی۔ ہر ایک کے لیے موت کا ایک وقت ٹھہرا دیا گیا ہے۔

اور اس میعادِ مقررہ کا علم بجز اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں۔ موت جب بھی آئے گی بحکم خدا ہی آئے گی اور پھر جب آئے گی وقتِ موعود پر آئے گی اس سے قبل نہیں آسکتی خواہ انسان کیسے ہی خطرات سے دوچار ہو۔ ان حقائق کا اگر استحضار رہے تو موت کا طبعی خوف بھی حدِ اعتدال پر قائم رہے۔

اس آیت میں کمزور اور منافق قسم کے لوگوں کی دو کمزوریوں کی نشاندہی کی گئی ہے ایک یہ کہ یہ اس بات پر یقین نہیں رکھتے کہ ہر شخص کی موت کے لیے ایک نوشتۂ الٰہی ہے جب تک اس نوشتہ کی مقررہ مدت پوری نہیں ہو گی اس وقت تک کسی کی موت نہیں آسکتی اسی طرح جب نوشتہ پورا ہو جائے گا تو کسی کی موت ایک لمحہ کے لیے ٹل بھی نہیں سکتی اس لیے خدا کے مقرر کردہ فرائض سے فرار کی بجائے آدمی کے لیے صحیح رویہ یہ ہے کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزم و جزم کے ساتھ اپنا فرض ادا کرے ، اور موت کے معاملے میں اطمینان رکھے کہ اس کا وقت بھی خدا کے ہاں لکھا ہوا ہے اور اس کی شکل بھی متعین ہے ۔

دوسری کمزوری یہ ہے کہ یہ اپنے دنیوی مفادات کو تمام تر اپنی حسن تدبیر ہی پر منحصر سمجھتے ہیں اور یہ اندیشہ رکھتے ہیں اگر آخرت ہی مدنظر رہی تو دنیا کے آرام و سکون سے محروم ہو جائیں گے حالاں کہ یہ حقیقت نہیں ہے ۔ خدا تعالیٰ دنیا کے طالبوں کو دنیا میں سے اتنا ہی حصہ دیتا ہے جتنا ان کے لیے مقدر ہوتا ہے اور وہ آخرت کے اجر سے بالکل ہی محروم رہتے ہیں ، برعکس اس کے جو آخرت کے طلب گار ہوتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کو آخرت کے انعامات سے بھی نوازتا ہے اور دنیا میں سے بھی ان کو اتنا دیتا ہے جتنا ان کے لیے مقدر ہوتا ہے ۔ جیسا کہ اسی آیت کے آخر میں فرمایا :

وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ۝	اور جو دنیا کے فائدہ پر نظر رکھتا ہے ہم اسے دنیا میں سے دیں گے اور جو آخرت کے ثواب پر نظر رکھتا ہے اسے آخرت کا ثواب ملے گا اور ہم (نعمت کے شکر گزاروں کو ان کی نیک عمل کا اجر ضرور دیں گے ۔
(آل عمران ۱۴۵)	

شاکرین سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کے دل سے قدر دان ہیں جو انہیں آخری اور کامل ترین ہدایت (قرآن کریم) کی صورت میں ملی ہے فرمایا کہ ہم انہیں قدر دانی کا بھرپور صلہ دیں گے رہے وہ لوگ جو اس روشنی کو دیکھ کر بھی ظلمت ہی کے طالب ہیں اور اندھیروں ہی میں چلنا چاہتے ہیں وہ تاریکی ہی میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیے جائیں گے ۔

اور جو لوگ صراطِ مستقیم کے طالب ہیں اس کے لیے کوشش بھی کرتے ہیں انہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ضرور سیدھی راہ دکھا دیتا ہے یہ اس کا وعدہ ہے چناں چہ فرمایا:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۔ (العنکبوت ۶۹)

جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم ان کو اپنے راستے ضرور دکھا دیں گے

جسے ہو جستجوئے حق

اسے حق مل ہی جاتا ہے

جو اپنی آخرت خراب کر لیتا ہے وہ موت کو کبھی پسند نہیں کرتا

سلیمان بن عبد الملک ۹۶ھ تا ۹۹ھ

سلیمان بن عبد الملک ولید کا حقیقی بھائی تھا خود عبد الملک اسے ولید کے بعد ولیعہد مقرر کر گیا تھا اس لیے اس کی وفات کے بعد جمادی الثانیہ ۹۶ھ میں وہ تخت نشین ہوا سلیمان بن عبد الملک فطرتاً صالح و نیک شخص تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ اس کے مشیر و جلیس تھے۔ ان کی صحبت نے ان کو اور برگزیدہ کر دیا تھا۔ اس لیے بعض حیثیتوں سے اپنے پیش روؤں سے بہتر حاکم ثابت ہوا اور اس کی تخت نشینی کے ساتھ ہی اموی حکومت کی طرز سیاست بدل گئی۔ جس کا اندازہ سلیمان کی پہلی ہی تقریر سے ہوتا ہے۔ تخت نشینی کے بعد اس نے سب سے پہلے یہ تقریر کی۔

الحمد للہ۔ دنیا فریب کی جگہ اور باطل کا گھر ہے۔ رونے والے کو ہنساتی ہے اور ہنسنے والے کو رلاتی ہے۔ بے خوف کو خوف زدہ کرتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خوف زدہ کو امان دیتی ہے، دولت مند کو مفلس و قلاش کرتی ہے اور قلاش کو دولت مند بناتی ہے۔ اہل دنیا کو اپنی جانب مائل کرنے والی۔ دھوکہ دینے والی اور ان کے ساتھ کھیلنے والی ہے۔

اے اللہ کے بندو! کتاب اللہ کو اپنا رہبر بناؤ اور اس کے فیصلے کے سامنے سرِ تسلیم خم کرو۔ اسے اپنا رہنما مانو کہ وہ اپنے ماقبل کتابوں کی ناسخ ہے اور خود اس کو کسی کتاب نے منسوخ نہیں کیا عباد اللہ! یہ قرآن شیطان کے مکر کو اسی طرح کھول دیتا ہے جس طرح صبح صادق کی روشنی رات کی تاریکی کو دور کر دیتی ہے۔

(تاریخ اسلام شاہ معین الدین ندوی ج ۲ صفحہ ۹۸ بحوالہ کتاب البیان

(والتبیین للجاحظ)

ہم موت کو کیوں پسند نہیں کرتے

سلیمان بن عبدالملکؒ

سلیمان بن عبدالملک نے ابوحازم سے دریافت کیا کہ ہم موت کو کیوں نہیں پسند کرتے؟ عبدالجبار بن عبدالعزیز کو سلیمان بن عبدالملک (اموی بادشاہ) نے ابوحازم کے پاس یہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا کہ موت کو ہم کیوں پسند نہیں کرتے۔

ابوحازم نے جواب دیا۔

لِاَنَّكُمْ اَخْرَبْتُمْ اٰخِرَتَكُمْ	اس لیے کہ تم نے اپنی آخرت خراب کر لی
وَعَمَّرْتُمْ دُنْيَاكُمْ فَاَنْتُمْ	ہے اور اپنی دنیا آباد کر لی ہے اسی لیے
تَكْرَهُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا مِنَ	تم آبادی سے ویرانے کی طرف منتقل ہونا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعُمْرَانِ اِلَى الْخَرَابِ قَالَ صَدَقْتَ فَكَيْفَ الْقُدُوْمُ عَلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ اَمَّا الْمُحْسِنُ فَكَالْغَائِبِ يَقْدَمُ عَلٰى اَهْلِهٖ وَاَمَّا الْمُسِيْئُ فَكَالْاٰبِقِ يَقْدَمُ عَلٰى مَوْلَاهُ فَبَكٰى سُلَيْمَانُ وَقَالَ لَيْتَ شِعْرِيْ مَا لَنَا عِنْدَ اللهِ يَا اَبَا حَازِمٍ؟ قَالَ اِعْرِضْ نَفْسَكَ عَلٰى كِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَكَ عِنْدَ اللهِ قَالَ يَا اَبَا حَازِمٍ وَاَنّٰى اُصِيْبُ ذٰلِكَ؟ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهٖ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ قَالَ سُلَيْمٰنُ فَاَيْنَ رَحْمَةُ اللهِ قَالَ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○

(صفة الصفوة ج ۲ (ص ۱۵۸)

پسند نہیں کرتے (سلیمان نے کہا) آپ نے سچ فرمایا (نیز یہ بھی فرمائیے) کہ اللہ عزوجل کے روبرو پیشی کیسے ہوگی (ابوحازم نے) فرمایا جس طرح نیک آدمی پردیس سے اپنے اہل وعیال کے پاس آتا ہے یا سرکش غلام بھاگا ہوا اپنے مالک کے پاس واپس آتا ہے (یہ سن کر) سلیمان بن عبدالملک رو پڑے اور کہا یا اباحازم، کاش ہم جان لیتے کہ اللہ تعالیٰ کے روبرو پیشی کیوقت ہمارے ساتھ کیا سلوک ہوگا (ابوحازم نے) فرمایا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب پر پیش کرو تو تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ اللہ تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کریگا (یعنی اپنے اعمال پرکھ لو تو سلیمان بن عبدالملک نے) کہا کہ میں یہ چیز کہاں سے حاصل کروں۔ (ابوحازم نے) فرمایا اللہ تعالیٰ کے اس قول میں اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ (الانفطار ۸۲ ۱۳-۱۴) بیشک نیک لوگ نعمتوں (عیش وآرام) میں ہوں گے اور بُرے لوگ جہنم میں سلیمان نے پھر سوال کیا اللہ کی رحمت کہاں ہے، ابو حازم نے جواب دیا نیکی کرنے والے کے پاس۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کے پیامی

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ. (یٰسٓ-۶۸)	اور ہم جس کی عمر (بہت) زیادہ کر دیتے ہیں تو اسے (اس کی) خلقت میں الٹا کر دیتے ہیں، تو کیا یہ لوگ (دانا) نہیں سمجھتے؟

یعنی کیا وہ روزمرہ کے مشاہدہ سے سبق حاصل نہیں کرتے کہ ہم انسان کے حسن وجمال رنگ وروغن اس کی ہر حالت کے تغیرات اور ہر صورت کے مسخ و محو پر قدرتِ کاملہ رکھتے ہیں۔ نُنَکِّسْہُ سے مراد قویٰ جسمانی میں انقلاب برپا کر دینا ہے۔ ان کو روبہ زوال لاکر کامل سے ناقص اور اعلیٰ سے اسفل کر دینا ہے۔ انسان ہو کہ حیوان ہر لمحہ خالق کائنات کے زیر اثر ہے۔ قدرت کا عمل اس میں مسلسل رواں دواں ہے۔ بے جان قطرہ شکم مادر میں کتنے مراحل سے گزر کر آنکھ، کان، ناک، منہ، زبان، ہاتھ، پاؤں وغیرہ کے ساتھ بصورت کاملہ معرض وجود میں آیا اور اس کے جسم میں دل، جگر، گردے، تلی اور معدہ وغیرہ کیسے کیسے نازک اور اہم آلۂ کار نصب کیے گئے پھر اس میں روح پھونک کر حواس خمسہ کا پیکر جمیل تشکیل کر دیا۔

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ (المؤمنون:۱۴)	کیسی شان والا ہے اللہ تمام صناعوں سے بڑھ کر۔

ابتدائے حیات میں مزاج کے مطابق کچھ عرصہ بطورِ غذا خالص دودھ عطا فرمایا پھر بتدریج ہر قسم کی غذا کھاتا ہوا جوان ہو گیا اور جملہ قوائے جسمانی مکمل قوی ہو گئے۔ جوانی کے بعد اب دورِ پیری شروع ہوا تو تمام قوائے جسمانی اضمحلال کی نذر ہونے لگے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سماعت، بصارت اور حافظہ میں رفتہ رفتہ کمی آنے لگی۔ یہاں تک کہ ہمہ خصائل و عادات عہدِ طفولیت کی طرف لوٹ آتے ہیں۔ اسی کو قرآن حکیم نے تنکیس یعنی الٹا کر دینے سے تعبیر کیا ہے ؎

مَنْ عَاشَ اَخْلَقَتِ الْاَیَّامُ جِدَّتَہٗ ۔۔۔ وَخَانَہٗ ثِقَتَاہُ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ

جو شخص زندہ رہے گا (وہ دیکھ لے گا) کہ زمانے نے اس کی جدت و شدت کو پرانا اور بوسیدہ کر دیا ہے اور اس کے سب سے بڑے دو ثقہ (دیکھئے) دوست بینائی اور شنوائی، آنکھ اور کان بھی اس کے تابع فرمان نہ رہیں گے۔

انسان کو اپنی آنکھ سے دیکھی ہوئی اور کان سے سنی ہوئی چیز پر اعتماد ہوتا ہے لیکن بڑھاپے میں ان پر بھی اعتبار نہیں رہتا۔ ثقل سماعت (گراں گوشی) کے سبب پوری بات سمجھنا گراں، ضعفِ بصارت کے باعث کسی چیز کا صحیح دیکھنا مشکل، متنبی کا قول ہے:

وَمَنْ صَحِبَ الدُّنْیَا طَوِیْلًا تَقَلَّبَتْ ۔۔۔ عَلٰی عَیْنِہٖ حَتّٰی یَرٰی صِدْقَھَا کِذْبًا

جو شخص دنیا میں زیادہ دیر تک زندہ رہے گا دنیا اس کی آنکھوں کے سامنے ہی زیر و زبر ہو جائے گی یہاں تک کہ جس چیز کو پہلے سچ جانتا تھا۔ وہ جھوٹ معلوم ہونے لگے گی

وجودِ انسانی میں یہ تغیرات خالقِ حقیقی کی حیرت انگیز صنعت کا مظہر ہیں اور اس نے جس قدر صلاحیتیں اور اس کے وجود میں رنگا رنگ قوتیں ودیعت فرمائی ہیں۔ وہ دراصل سرکاری چیزیں ہیں جو اسے امانت کے طور پر تفویض کی گئی ہیں۔

انسان کو امانتہً عطا کردہ یہ تمام قوتیں عطا کنندہ (اللہ تعالیٰ) جب چاہے بیک وقت اس سے واپس طلب فرما سکتا ہے مگر اس آقائے کریم و رحیم کا یہ کتنا بے پناہ فضل اور کس درجہ کرم ہے کہ وہ انہیں بتدریج بالاقساط لیتا ہے تاکہ انسان ہوشیار اور خبردار ہو جائے کہ جو چیز اس سے واپس لی جائے گی دوبارہ لوٹائی نہیں جائے گی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رفتہ رفتہ اس کے وجود کی تمام تر قوتیں رو بہ زوال ہوتے ہوتے وہ بالآخر موت کی آغوش میں چلا جائے گا لہذا وہ گوشِ حقیقت نیوش سے کام لے اور سفرِ آخرت کی تیاری میں مصروفِ عمل ہو جائے۔

سورۂ تین میں ارشاد ہو رہا ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ	ہم نے انسان کو حسین ترین پیکر میں ڈھالا پھر اسے انتہائی پستی کی طرف لوٹا دیا۔

(التین-۴-۵)

انسان اپنی آفرینش، ساخت وصورت، ہیئت وقامت میں خالق کائنات کی انتہائی حکمت وصنعت کا مظہر ہے۔ یہ خاک کا پتلا تمام مخلوقات میں ظاہری اور باطنی طور پر سب سے زیادہ حسین وجمیل ہے۔ رب العزت نے اسے علمیت کے ساتھ قوت ذہانت، فراست اور حکمت وغیرہ کی دولت سے سرفراز فرما کر اپنی لاتعداد مخلوق پر وہ فوقیت عطا فرمائی کہ عالم شباب میں اس کی شکل وعقل حد کمال اور اوج جمال پر جلوہ افروز نظر آتی ہے مگر سر کمال ہے راز زوال۔ بڑھاپا مثل پیرِ تسمہ پا کی طرح اس کے کندھوں پر سوار ہو جاتا ہے۔ بدن کے ایک ایک عضو پر اپنی گرفت مضبوط کر لیتا ہے اور ایسا انقلاب برپا کرتا ہے کہ بدن کا نظر افروز حسن وجمال نذرِ زوال ہو کر اہلِ نظر کے سامنے قبیح وکریہہ منظر پیش کرتا ہے۔

یہ وہی انسان ہے جو کل جوانی دیوانی کے نشے میں کسی کو خاطر میں نہیں لاتا تھا۔ نخوت کا یہ عالم کہ غریب آدمی کو سلام کا جواب تک دینا اپنی توہین اور کسر شان سمجھتا تھا اب پنجۂ پیری نے سب بل نکال دیے ہیں ہر عضوِ جسم اپنے عمل سے جواب دیتا جا رہا ہے۔

اور کل کے فرعونِ وقت آج بے یار ومددگار نظر آتے ہیں اور ہر ملنے والے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف حسرت سے دیکھتے ہیں کہ کوئی اللہ کا بندہ ان پر رحم کھا کر ان کی کسی قسم کی مدد کرے چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے ہیں۔ زندگی مجموعۂ امراض ہو کر رہ گئی ہے۔ بصارت لمحہ بہ لمحہ کمزور سے کمزور تر ہو گئی حتیٰ کہ بعض حالات میں بصارت ہی نہیں رہی اور ضعف سماعت کا یہ عالم ہے کہ کوئی کیا کہہ رہا ہے کچھ پتہ نہیں ہے۔ آہ اب کان بھی اپنا کام کرنا چھوڑتے جا رہے ہیں۔ بصارت و سماعت دونوں نعمتوں سے محرومی ؛ وائے صد افسوس یہ پیغامات اجل ہیں اور خطرے کی نشاندہی کرتے ہیں کہ خبردار، ہوشیار، اب ایک ایک لمحہ تیرا انمول ہے جلد از جلد اپنے گناہوں سے توبہ کر اور استغراق و محویت کے ساتھ اطاعت و عبادت الٰہی میں مصروف ہو جا۔ راہِ عدم کہ جس میں تیرا کوئی بھی ہمسفر اور غم خوار نہیں اس کے لیے زادِ راہ مہیا کر لے۔

عدم کہ جس کا سفر عنقریب ہے درپیش
ہے زادِ راہ بھی ترے پاس اس سفر کے لیے

یہ حادثاتِ زمانہ یہ گردشِ ایّام !!
ہزار درس ہیں اک مردِ دیدہ ور کے لیے

ہے فکرِ عالمِ فانی میں ہر گھڑی سرشار
عمل کرے گا تو کب آخرت کے گھر کے لیے (جامِ طہور)

کتنا بے خوف ہے تو قبر کی اس منزل سے
جس کے حالات پہ اسرار چلے آتے ہیں (جامِ طہور)

اب تو قبر کے دھانے پر کھڑا ہے، اجل کی تیز و تند ہوا کا ایک ہی جھونکا تجھے اس میں گرا دے گا اور تو ایسی جگہ پہنچ جائے گا جہاں سے کوئی دنیا میں واپس نہیں لوٹا اور نہ وہاں کا حال آج تک کسی نے بتایا، کتنا بھیانک کس قدر ہولناک ہے یہ مقام۔

اللّٰھم احفظنا من عذاب القبر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکمی عمر سے حفاظت کا نسخہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ لَمْ یُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِکَیْلَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْئًا وَ ذٰلِکَ قَوْلُہٗ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ ، اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالَ اِلَّا الَّذِیْنَ قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ ۔

(المستدرک للحاکم ج ۲ ص ۵۲۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے قرآن پڑھا وہ رذیل عمر کی طرف نہیں لوٹتا کہ جاننے کے بعد انجان ہو جائے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ ، اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالَ اِلَّا الَّذِیْنَ قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ (بیشک ہم پھر (انسان کو) پستوں سے بھی پست کر دیتے ہیں مگر وہ لوگ جو ایمان لائے یعنی جن لوگوں نے قرآن کی تعلیم حاصل کی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کے سبب قرآن وحدیثِ رسولؐ کے بہت بڑے عالم وفاضل تھے ارشاد فرماتے ہیں:

قرآن کریم کا عالم ارذل العمر (نکمی زندگی) میں گرفتار نہیں ہوتا۔ یہ مشاہدہ ہے کہ علماء قرآن وحدیث کی حافظہ وسماعت وبصارت کی قوتیں آخر عمر تک درست رہتی ہیں اور ان کا مرتے دم تک قرآن وحدیث کا سلسلہ درس وتدریس جاری رہتا ہے یہ علم دین کا دنیوی فائدہ اور اس کی برکت ہے۔ اور آخرت کا نفع (اگر علم کے مطابق عمل کیا) تو نارِ جہنم سے نجات کی ضمانت ہے۔

ناکارہ عمر سے حفاظت کے لیے مسنون دُعا

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے بیٹوں کو یہ کلمات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکھاتے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ پناہ پکڑتے تھے وہ کلمات یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

اے اللہ! میں بزدلی، بخیلی (کنجوسی) نکمی عمر، دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(بخاری مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ)

امام قرطبیؒ رقم طراز ہیں کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک الموت سے دریافت فرمایا کہ آپ کے پاس کوئی ایسا قاصد نہیں کہ کسی کی روح قبض کرنے سے پہلے اس کے پاس بھیج دیا کریں تاکہ وہ اسے مطلع کرے کہ تیرے سفر آخرت کا وقت آگیا ہے اور اپنی تیاری کرے (تاکہ وہ گناہوں سے توبہ کرکے موت سے قبل اپنی اصلاح کرے اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہو جائے)۔

ملک الموت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا بہت سے پیغام رساں ہیں جو کہ مرنے والے کے پاس پہنچتے ہیں اور اسے پیام رحلت دیتے ہیں مثلاً پیرانہ سالی ضعف قوت گویائی، ضعف بینائی وغیرہ، جب ان چیزوں سے لوگ نصیحت حاصل نہیں کرتے تو میں متنبہ کرتا ہوں۔

کہ اے عنقریب ساغر موت نوش کرنے والے شخص کیا تیرے پاس یکے بعد دیگرے پیغام نہیں پہنچے مگر تو نے کسی پیغام کو درخور اعتنا نہیں سمجھا، اب میں خود آرہا ہوں اور اس کے بعد تمام سلسلہ پیغامات منقطع کر دیے جائیں گے۔

حلیۃ الاولیاء میں حضرت مجاہدؒ سے روایت منقول ہے کہ جب کوئی شخص،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبتلائے مرض ہوتا ہے، وہ مرض دراصل ملک الموت کا قاصد ہوتا ہے جو اسے موت سے باخبر کرتا ہے جب اس کا مرض درجۂ انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو ملک الموت جلوہ فرما ہوتے ہیں اور استفسار فرماتے ہیں کہ اے انسان! تیرے پاس کتنے قاصد پے بہ پے آتے رہے لیکن تو نے ذرہ بھر پرواہ نہ کی، اب تیرے پاس ایسا رسول (پیامبر) آیا ہے، جو تیرے نشان کو اس دنیا سے بے نشان کر دے گا

(شرح الصدور ابن الجوزی ص ۳۱-۳۲)

ضعفِ دل، ضعفِ نظر، ضعفِ سماعت عاجزہ
یہ تری موت کے آثار چلے آتے ہیں

جو ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا خدا کے ہاں وہ کوئی عذر پیش نہ کر سکے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰی اِمْرِیٍٔ اَخَّرَ اَجَلَهٗ حَتّٰی بَلَغَ سِتِّیْنَ سَنَةً (رواہ البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس انسان کا کوئی عذر قبول نہیں کرتا جس کی عمر ساٹھ سال تک پہنچ جاتی ہے۔

ساٹھ سال کی عمرِ طویل پا کر بھی کوئی بدنصیب عذاب الٰہی سے خائف نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں غرق رہتا ہے۔ صبح کی نماز سے قبل گھر کے پالتو جانوروں کی دیکھ بھال اور حُقّہ نوشی کے لیے تو بستر سے اُٹھ بیٹھتا ہے اور ان کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے مگر پیغامِ خدائے لایزال (اذان) سن کر مسجد میں باجماعت نماز ادا کر کے معبودِ حقیقی کے روبرو اپنے عبد ہونے کا اقرار نہیں کرتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ سرے سے نمازی ہی نہیں بنتا بسر، ڈاڑھی اور جسم کے بال سفید ہو جاتے ہیں مگر وہ آخری لمحاتِ حیات بھی مشاغلِ قبیحہ ورذیلہ میں اپنا انمول وقت ضائع کرتا ہے اسے یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ میں دنیا میں کیوں آیا کہاں جاؤں گا کیا ہوگا؟ ایسا سیاہ بخت انسان اگر بغیر توبہ و استغفار اور بغیر اصلاحِ احوال غارِ قبر میں داخل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عذر قبول نہیں فرمائے گا۔

ساٹھ سال ایک عمر طویل ہے، ایک مدتِ دراز ہے۔ اس قدر لمبی عمر پاکر بھی کوئی آخرت سے غافل رہے اور مائل بہ نیکوکاری نہ ہو اپنی قیمتی زندگی لہو و لعب بیہودہ مشاغل میں ضائع کر دے، تو اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کا کوئی عذر کوئی بہانہ، کوئی حجت قبول نہیں فرمائے گا، قیامت کے روز اسے جہنم کی آتش شعلہ بار میں پھینک دے گا۔ العیاذ باللہ، اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ۔

لہٰذا اب بھی وقت ہے اور سکراتِ موت سے قبل مہلت ہے کہ ایک سیاہ کار انسان دل و جان سے سچی توبہ کرے اور آئندہ زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں بسر کرنے کا عزمِ مصمم کرلے۔ اگرچہ اس کا اسے وقت نہ ملے اور توبہ کے بعد نیک عمل کیے بغیر فوراً ہی موت واقع ہو جائے۔ اللہ جل جلالہ کی رحمتِ واسعہ سے قوی امید ہے ایسے شخص کی ضرور مغفرت ہو جائے گی اور اس کے سب گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ چناں چہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا (الزمر-۵۳)	آپ (میری طرف سے) کہہ دیجیے کہ اے میرے بندو جو (گناہوں کے ذریعے) خود پر زیادتیاں کر چکے ہو، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کر دے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں بڑی شد ومد کے ساتھ وعدۂ رحمت ومغفرت ہے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ خود ہی ادائے مقصد کے لیے کافی تھا، اس پر دوسرے فقرہ کا اضافہ پُرزور الفاظ کے ساتھ فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۝	اللہ تعالیٰ ہر قسم کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔

بشرطیکہ کوئی صدقِ دل سے توبہ کرے اور آئندہ راہِ ہدایت پر گامزن ہو جائے قانون اللہ تعالیٰ کا اپنا ہے اور وہ خود قانون سے بالاتر ہے وہ رحمت ومغفرت میں کسی جہت سے مجبور ومعذور نہیں، وہ بغیر کسی کفارہ کے جس کو چاہے بخش دے، اس کے دستِ کرم پر کوئی قید عائد نہیں، صحابہ کرامؓ سے مروی ہے کہ یہ آیت قرآن مجید میں وسیع ترین اور امید افزا ترین ہے

قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ مَا فِي الْقُرْاٰنِ اَوْسَعُ مِنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (قرطبی) وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍوؓ هٰذِهٖ اَرْجٰى اٰيَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ۔ (قرطبی)	حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن میں رحمت کے لحاظ سے اس آیت سے وسیع تر کوئی آیت نہیں اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ قرآن میں یہ آیت بہترین امید افزا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے نزدیک ایک اور آیت اس سے بھی افضل ہے اور وہ یہ ہے:

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ (قرطبی)	بیشک آپ کا پروردگار لوگوں کے گناہ معاف کرنے والا ہے۔

سورۂ انعام میں ارشاد ہے:

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ	تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرَّحْمَةَ اَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ — لازم کر رکھی ہے، بیشک تم میں سے جو کوئی
سُوْءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ — نادانی سے بُرائی کر بیٹھے پھر وہ اس کے بعد
مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّهٗ — توبہ کرے اور اپنی حالت درست کرے
غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ — تو وہ (اللہ) بڑا مغفرت والا بڑا رحمت
(الانعام - ۵۴) — والا ہے۔

اس آیت میں بخشش و رحمت کے لیے ندامت و سچی توبہ کے ساتھ اصلاح احوال و اعمال شرط ہے۔ صرف زبان سے توبہ توبہ بجز اصلاحِ اعمال اللہ کے ہاں کوئی اہمیت نہیں رکھتی بلکہ اپنے پروردگار کے ساتھ مذاق ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اَلْمُسْتَغْفِرُ مِنَ الذَّنْبِ وَهُوَ — گناہ سے توبہ کرنے والا اور گناہ پر اصرار کرنے والا اس
مُقِيْمٌ عَلَيْهِ كَالْمُسْتَهْزِئِ بِرَبِّهٖ — شخص کی طرح ہے (جو نعوذ باللہ) اپنے پروردگار
(الترغیب ج ۴ ص ۹۷) — سے مذاق کر رہا ہو۔

گناہ سے کوئی انساں بھی پاک و صاف نہیں
گناہ کوئی بھی لیکن تو بار بار نہ کر (جامِ طہور)

قبولیتِ توبہ کی شرطِ اولین دل کی ندامت ہے۔ رحمتِ الٰہی بخشش کے لیے بہانہ چاہتی ہے۔ استغفار سے بھی پہلے ندامتِ قلب کے ساتھ ہی عفوِ معصیت کی خوشخبری و ضمانت دے دی جاتی ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رضؓ قَالَتْ قَالَ — حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ — کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ
وَسَلَّمَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ مِنْ — کو جب بھی کسی بندے کی طرف سے یہ معلوم
عَبْدٍ نَدَامَةً عَلٰى ذَنْبٍ اِلَّا — ہوتا ہے کہ اسے اپنے گناہ پر ندامت ہوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَفَرَ لَهُ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ مِنْهُ | تو اللہ تعالیٰ اس کا وہ گناہ اس کے استغفار
(الترغیب ج ۴ ص ۹۸) | کرنے سے قبل ہی معاف فرما دیتا ہے۔

ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ | گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس
لَا ذَنْبَ لَهُ ۔ | نے گناہ کیا ہی نہیں۔

گناہ سے دل میں ندامت، زبان سے استغفار اور عزم مصمم کر کہ پھر اس گناہ کا اعادہ نہیں کروں گا اس سے یہی نہیں کہ گناہ گار کے صحیفۂ اعمال سے وہ گناہ مٹا دیا جاتا ہے بلکہ اس کی جگہ نیکی لکھ دی جاتی ہے جیسا کہ رحیم وکریم آقا کا فرمان ہے۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا | مگر جس نے توبہ کی اور ایمان سے آیا اور نیک
صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ | اعمال کیے یہ وہ لوگ ہیں جن کے گناہ اللہ تعالیٰ
اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ | نے نیکیوں سے بدل دیے اور اللہ تعالیٰ بخشنے
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ | والا رحم کرنے والا ہے۔

(الفرقان - ۷۰)

اللہ تعالیٰ کے اس بے پایاں فضل وکرم سے انسان کو فائدہ اٹھانا چاہیے اور وہ جس مقام پر اور جس حال میں بھی ہے۔ حیاتِ مستعار کا لمحہ بھر ضائع کیے بغیر فوراً اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کرنی چاہیے اور آئندہ اطاعتِ الٰہی میں زندگی گذارنے کا عزمِ صمیم کر لینا چاہیے ؎

برائے توبہ بس اک جنبشِ لب بھی غنیمت ہے
خدا جانے یہ لمحہ بھی نہ پھر عاجز میسر ہو!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت سر پر آ کھڑی

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ	حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ
اِذَا ذَھَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ	جب دو تہائی رات گزر جاتی تو آپ اُٹھتے
فَقَالَ یَآیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوا	اور فرماتے اے لوگو! اللہ کو یاد کرو۔ اللہ کو
اللّٰہَ اذْکُرُوا اللّٰہَ جَآءَتِ	یاد کرو۔ قریب آگیا ہے ہلا ڈالنے والا۔
الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ	قیامت کا بھونچال (یعنی نفخۂ اولیٰ) اور اس
جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ جَآءَ	کے پیچھے آرہا ہے دوسرا (یعنی نفخۂ ثانیہ)
الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ۔	موت ان سب احوال کو ساتھ لے کر سر پہ
(رواہ الترمذی)	آچکی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے معمولات کے متعلق جو مختلف احادیث مروی ہیں۔ ان سب کو پیشِ نظر رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا معمول تھا کہ پہلی تہائی رات تک آپ اپنے مشاغل ومصروفیات اور نمازِ عشاء وغیرہ سے فارغ ہوتے اس کے بعد کچھ آرام فرماتے تھے اور پھر تہجد کے لیے اُٹھ کھڑے ہوتے جب کہ رات کا تہائی حصہ رہ جاتا، جیسا کہ حضرت ابی بن کعبؓ کی اس حدیث میں مذکور ہے۔ آپ مومنین اور اپنے متعلقین کو بیدار کر دیتے نیند کے تسلط کو دور کرنے کے لیے ان کو قیامت کی لرزہ خیزیاں اور موت کی بے پناہ سختیاں یاد دلاتے ـــــــ بلا شبہ خوابِ غفلت کو دور کرنے کے لیے اور اللہ کے بندوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ ازیں بیداری پیدا کر کے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر دینے اور اس کی عبادت اور ذکر میں مشغول کر دینے کے لیے یہ نسخہ بمنزلہ اکسیر ہے۔

آج بھی جس شخص پر آخری رات میں تہجد کے لیے اٹھنا مشکل ہو اور شب خیزی گراں ہو وہ اگر موت اور قبر اور قیامت کی سختیوں کو یاد کر لیا کرے تو تجربہ بتاتا ہے کہ نیند کا نشہ کافور ہو جائے گا۔

ے وہ شب مری قسمت کی سیاہی سے سیہ ہے
جس شب مری پلکوں پہ چراغاں نہیں ہوتا

موت سے پہلے صدقہ و خیرات کرلو

وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (المنافقون ۱۰)

اور ہم نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اسے راہ خدا میں خرچ کرو۔ اس سے قبل کہ تم میں سے کسی کے سر پہ موت آکھڑی ہو تو پھر وہ کہنے لگے میرے پروردگار مجھے اور کچھ مہلت کیوں نہ دی کہ میں خیرات دے لیتا اور نیکوں میں شامل ہو جاتا۔

جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں انسان کا مقصدِ حیات عبادتِ الٰہی ہے۔ عبادت کی مختلف شکلیں ہیں قولی، بدنی، مالی عبادت کی صورت یہ ہے کہ انسان اللہ کی راہ میں مال خرچ کرے۔ اللہ کی خوشنودی کے لیے مال خرچ کرنا یہ بھی اللہ کی عبادت ہے مال بقدرِ نصاب ہو تو زکوٰۃ ادا کرے مال جب شرعی نصاب کو پہنچ جائے زکوٰۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادا کرنا یہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن کی تعمیل ہے۔ زیادہ مال ہو۔ راستہ محفوظ ہو، تندرستی ہو تو زندگی میں ایک دفعہ حج بیت اللہ بھی فرض ہے۔ حج کی ادائیگی میں بدنی عبادت بھی ہے اور مالی بھی۔ کیوں کہ اس میں مال بھی صرف ہوتا ہے اور جسمانی محنت بھی۔ زکوٰۃ اور حج تو فرائض کی ادائیگی سے عہدہ برا ہونا ہے۔ علاوہ ازیں اللہ نے قرآنِ پاک میں صدقہ و خیرات کی جگہ جگہ ترغیب دی ہے اور اس پر عظیم اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا ہے۔

عزیزوں، دوستوں، پڑوسیوں، یتیموں، بیواؤں، مسکینوں، قیدیوں، مسافروں اور حاجت مندوں کی مالی، بدنی خدمت کرنا، ان کے کام آنا، یہ ایک سچے مومن کے خصائل میں سے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (البقرۃ ۲:۳)

اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں

ارشاد ہو رہا ہے کہ ہم نے مومنین کو تھوڑا بہت جو بھی کچھ دیا ہے وہ دوسرے انسان پر حسبِ ضرورت اور حسبِ موقع اس میں سے بلا پس و پیش خرچ کرتے رہتے ہیں کیوں کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا مومن کی صفت ہے۔ اس آیت میں مال کی مقدار کا تعین نہیں کہ کس قدر مال ہو تو صدقہ کیا جائے۔

انسانی ہمدردی کا تقاضا یہی ہے کہ کوئی انسان کسی بھی انسان کو جب کسی بھی مصیبت میں مبتلا دیکھے تو ضرورت کے مطابق اپنے تمام تر بدنی اور مالی وسائل بروئے کار لا کر اس کو مصیبت سے نجات دلانے کی کوشش کرے

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا صدقہ سب سے زیادہ اجر و ثواب رکھتا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسے وقت میں اللہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راہ میں خرچ کرنا جب کہ انسان تندرست ہو اور اپنی آئندہ ضروریات کے پیش نظر یہ خوف بھی ہو کہ کہیں بعد میں خود محتاج نہ ہو جاؤں۔

مذکورہ آیت میں فرمایا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو کیونکہ موت کو قریب پا کر جانکنی کے وقت تمہارا خرچ کرنا بے معنی و بے سود ہو گا۔

بے سہارا کی مدد بھی راہ خدا میں جہاد ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَحْسَبُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا جو بندہ کسی بیوہ اور بے سہارا عورت اور کسی مسکین، حاجتمند آدمی کے کاموں میں تگ و دو کرتا ہو۔ ایسا ہے گویا کہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اور اس شب بیدار کی طرح ہے جو کبھی سستاتا نہیں اور اس روزے دار کی طرح ہے جو کبھی روزے کے بغیر رہتا ہی نہ ہو۔

احسان خواہ کسی قسم کا اور اللہ کی کسی مخلوق سے کیا جائے وہ اللہ کو راضی کرنے والا عمل ہے لیکن خاص کر کسی بے سہارا عورت، کسی بیوہ، کسی بیمار، کسی مسکین، کسی مصیبت زدہ سے احسان کرنا اور اس کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرنا اتنا ارفع و اعلیٰ عمل ہے کہ اس کا عامل اجر و ثواب میں ان بندوں کے برابر ہے جو راہِ خدا میں جہاد کرتے ہوں یا جو مسلسل روزے رکھتے ہوں یا جو رات بھر نماز پڑھتے ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی سے نیکی اور احسان کا ثمرہ انسان کو دنیا میں نہ بھی ملتا ہو۔ آخرت میں تو ضرور ملے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ - (التوبہ: ۱۲۰)	بیشک اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے زرداروں اور زرپرستوں کو متنبہ کیا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو مال و دولت جمع کرتے رہو اور اس کی بے جا محبت میں غرق رہو اور عیش و عشرت میں اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو بے جا ضائع کرتے رہو اور اسی صورت میں اچانک پیغام اجل آ جائے۔ اور تمہیں حکم مل جائے کہ اب تم اس مال کے کمانے اور خرچ کرنے کے بارے میں حساب دینے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ پھر تم اس وقت حسرت و یاس سے یہ کہنے لگو کہ کاش ہمیں تھوڑی سی مہلت مل جائے۔ موت کچھ دیر کے لیے مہلت دے تو ہم خوب صدقات و خیرات کریں اور صالح اعمال بجا لائیں لیکن اللہ تعالیٰ اسی آیت سے متصل دوسری آیت میں فرما رہا ہے:

موت کا وقت معین آنے پر کسی کو مہلت نہیں ملتی

وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (المنافقون: ۱۱)	اور اللہ تعالیٰ کسی کو ہرگز مہلت نہیں دیتا جب اس کی میعادِ مقررہ موت کی گھڑی آ جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے

حکم ہو رہا ہے کہ جب وقت موعود آ جائے گا تو تمام حسرت و تمنا دھری کی دھری رہ جائے گی۔ حضرت ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ جس شخص کے ذمہ زکوٰۃ واجب تھی اور ادا نہیں کی یا حج فرض تھا ادا نہیں کیا وہ موت آ جانے پر اللہ تعالیٰ سے اس کی تمنا کریگا کہ میں پھر دنیا کی طرف لوٹ جاؤں یعنی موت مؤخر ہو جائے اور مجھے کچھ اور مہلت مل جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاکہ میں صدقہ وخیرات کروں اور فرائض سے سبکدوش ہو جاؤں۔

وہ مرنے کے وقت یہ بھی تمنا کرے گا کہ کچھ اور مہلت مل جائے تاکہ میں ایسے نیک اعمال کروں جن کی وجہ سے صالحین میں داخل ہو جاؤں اور جو فرائض وواجبات ادا نہ کر سکا ان کو ادا کروں۔ جن محرمات ومکروہات میں مبتلا رہا ہوں ان سے توبہ واستغفار کر کے سرخرو ہو جاؤں۔ حق تعالیٰ فرمائے گا کہ موت کے آجانے کے بعد کسی کو مہلت نہیں دی جاتی اب یہ تمنائیں لغو اور فضول ہیں۔ امام رازیؒ فرماتے ہیں:

وَيَعَضُّ أَنَامِلَهُ عَلَى فَقْدِ مَا كَانَ مُتَمَكِّنًا بِهِ۔ (تفسیر کبیر ج ۲۹ - ۱۹)

پھر وہ اپنی انگلیوں کو کاٹ کاٹ کر کھائے گا، اس وقت کے گزرنے پر جس پر اسے اس سے قبل اختیار تھا۔

موت ہر جگہ ہر مقام پر بلا روک ٹوک آتی ہے

اس تحکمانہ انداز سے آتی ہے کہ اس کے سامنے کوئی حیلہ اسے ایک لمحہ کیلیے نہیں ٹال سکتا۔ موت جب آتی ہے تو انسان کو اس کی ہر محبوب چیز سے جدا کر دیتی ہے۔

موت جب آتی ہے تو انسان کی تمام آرزوؤں اور حسرتوں کا خاتمہ کر دیتی ہے۔

موت جب آتی ہے تو انسان کے تمام منصوبے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔

موت جب آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے نافرمان بندے کے لیے یہ پیغام لے کر آتی ہے کہ فانی دنیا کی چند روزہ مہلت میں عیش وعشرت اور آخرت سے غفلت کی سزا بھگتنے کے لیے اب تیار ہو جا۔ تجھے اب کسی قسم کی راحت ومسرت نصیب نہ ہو گی بلکہ نہ ختم ہونے والا دائمی عذاب تجھ پر مسلط کیا جائے گا۔

موت جب آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار بندے کے لیے یہ خوشخبری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کہتی ہے کہ دنیا کے تمام مصائب و آلام کا خاتمہ ہوچکا ہے اور آج سے تیرے لیے رحمت و راحت، سکون و سرور کا آغاز ہوگیا ہے۔ اب کسی لمحہ تجھے کسی بھی تکلیف کا سامنا نہ ہوگا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تجھ پہ اللہ تعالیٰ کے انعام و اکرام کا ابرِ گہربار سایہ فگن رہے گا۔

تجربہ و مشاہدہ کی چشمِ بینا سے اگر دیکھیں تو ہمیں یہ معلوم ہوجائے گا کہ بوڑھوں کی نسبت جواں سال جوانوں کی نسبت لڑکے، لڑکوں کی نسبت ننھے بچے بالعموم موت کا زیادہ شکار ہوتے ہیں۔ اس تجربہ اور مشاہدہ کی روشنی میں تعجب ہے ان جوانوں پر جو اپنی جوانی کی متاعِ گراں بہا تعیش و غفلت کی راہ میں لٹا رہے ہیں اور قبر و قیامت کے مراحل سے ایسے غافل جیسے کہ انہیں یہ پیش ہی نہیں آنے والے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کفار و مشرکین اہلِ مکہ کی طرح ان کا بھی یہ باطل عقیدہ ہے کہ ہم مر کر مٹی ہوجائیں گے۔ نہ حساب ہے نہ کتاب، بلکہ بعض کا یہ بھی خیال ہے کہ ہم پر کوئی حاکم، ہمارا کوئی خالق۔ یعنی ہمارا کوئی خدا ہی نہیں ہے کہ جس کے سامنے ہم جواب دہ ہوں ظاہر ہے جس کا اس قسم کا عقیدہ ہو اسے کوئی نیکی کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ کیوں خواہ مخواہ نمازیں پڑھ پڑھ کر اپنا ماتھا گھسائے اور وقت ضائع کرے روزے رکھے، بھوکا پیاسا مرے زکوٰۃ ادا کرے، محنت و مشقت سے جمع کیا ہوا روپیہ یوں بغیر کسی منافع اور مقصد کے ضائع کرے۔ اور حج کے لیے بال بچے اور چلتے ہوئے کارخانے چھوڑ کر ہزاروں میل اتنا لمبا سفر اختیار کرے جس میں جسمانی تکالیف کے علاوہ جان کا بھی خطرہ ہے وہ کیوں نہ اس دنیا میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کرے اور کیوں نہ اپنی ہر جائز و ناجائز خواہش پوری کرے۔

عاجزؔ نہیں یقیں جسے یومِ حساب پر
وہ کیوں نہ مستِ بادہ و جام و سرور ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا موت محض عدم کا نام ہے؟

کیا موت سے انسان فنا ہو جاتا ہے؟ یا موت تبدیلی حالت کا نام ہے؟
بہت سے لوگ اس دھوکے میں مبتلا ہیں کہ موت موجودہ زندگی اور زندگی کے تمام محسوسات وادراکات اور لوازمات کا خاتمہ کر دینے والی چیز ہے۔ اس کے بعد کوئی دوسری زندگی ہے ہی نہیں جس میں کہ وہ موجودہ زندگی کے افعال واعمال کے بارے میں مسئول ہوں گے۔ وہ کہتے ہیں:

إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ. (الانعام۔ ۲۹)

ہماری یہ دنیا کی زندگی ہے بس یہی زندگی ہے اور ہم (مرنے کے بعد) دوبارہ زندہ نہیں کیے جائیں گے۔

یہ وہ لوگ ہیں جو حیات بعد الممات کو اپنے خیال باطل کے مطابق خارج از امکان سمجھتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ:

يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ. (الروم۔ ۷)

آنکھوں کے سامنے کی زندگی سے باخبر ہیں اور وہ آخرت سے بالکل بے خبر ہیں۔

وہ اس دنیا کی زندگی کے فریب میں مبتلا ہو کر آخرت کی لازوال اور دائمی زندگی سے منکر ہو گئے ہیں۔

وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا. (الاعراف ۵۱)

اور ان کو اس دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا ہے۔

ان نادان، بدقسمت اور ظالم لوگوں کے بارے میں ان کا حقیقی آقا اور خالق یکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے یوں مخاطب ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا	جو لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے
وَرَضُوْا بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ	اور دنیا ہی کی زندگی سے دل لگا بیٹھے ہیں
اطْمَاَنُّوْا بِھَا وَالَّذِیْنَ	اور اسی (حالت) پر مطمئن ہو گئے جو لوگ
ھُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ہ	ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔ یہ وہ لوگ
اُولٰٓئِکَ مَاْوٰھُمُ النَّارُ بِمَا	ہیں کہ ان کے برے کرتوت کے باعث
کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ۔ (یونس۔۷)	ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔

جو لوگ ملاقاتِ الٰہی کے ہیں مُنکر
وہ نارِ جہنّم سے ملاقات کریں گے

موت مومن کے لیے تحفہ ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ	روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُحْفَۃُ الْمُؤْمِنِ	نے فرمایا کہ مسلمان کے لیے موت ایک
الْمَوْتُ (ابن ابی الدنیا والطبرانی و	تحفہ ہے۔

الحاکم)

مومن کے لیے حیاتِ دنیا کے تمام مصائب و آلام کے خاتمہ کا ذریعہ موت ہی ہے اور اس کی سب سے بڑی خواہش دیدارِ خداوندی ہے جس کے لیے موت کے دروازہ سے گزرنا ازبس ضروری ہے کیوں کہ دنیا میں کسی انسان کے لیے بھی دیدارِ الٰہی ممکن نہیں حتیٰ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایسے برگزیدہ پیغمبر نے اس کی تمنا کی تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں بھی لَنْ تَرَانِیْ (تم ہرگز مجھے نہیں دیکھ سکتے) فرماکر صاف جواب دیدیا۔ اللہ کے نیک بندے اللہ کی ملاقات کے شوق میں بے قرار رہتے ہیں (اور اللہ تعالیٰ ان سے کہیں زیادہ ان کی ملاقات کا مشتاق ہے) شوق محبت سے پیدا ہوتا ہے اور محبت شوق سے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ	اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت کا سوال
وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ	کرتا ہوں اور اس شخص کی محبت عطا فرما جو
الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ اِلٰی حُبِّكَ اَللّٰھُمَّ	تجھ سے محبت کرتا ہے۔ اے اللہ تو مجھے
اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ	میری جان، میرے مال، میری اولاد اور
نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَھْلِیْ وَ	ٹھنڈے پانی سے زیادہ اپنی محبت عطا
مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ (ترمذی)	فرما۔

شوق کے بغیر محبت نہیں ہوتی۔ لیکن جس کے بارے میں کوئی علم ہی نہ ہو تو اس کا شوق بھی کس طرح پیدا ہو؟ اور جس کی معرفت حاصل ہو وہ اگر روبرو ہو اور آنکھوں کے سامنے ہو تو پھر شوق کہاں رہتا ہے؟ لہٰذا شوق اسی کا ہوتا ہے جو نظروں سے غائب اور تصور کے لحاظ سے دل میں حاضر ہو۔

یہی وہ مقام ہے جہاں شوق میں ہیجانی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور دیدارِ حبیب کے لیے دل بے چین ہوتا ہے۔ دیدارِ الٰہی کے لیے اس دنیا کی زندگی میں ہماری آنکھوں کو وہ بینائی نہیں عطا کی گئی۔ جس سے دیدارِ الٰہی میسر آسکے۔

دنیا میں حق تعالیٰ تک رسائی محبت کے بغیر ممکن نہیں۔ محبت سے ذاتِ حق کا عرفان تو ہوسکتا ہے۔ مشاہدہ ممکن نہیں۔ اور مشاہدہ دراصل کمالِ معرفت ہی کا دوسرا نام ہے جیسے کہ کمالِ خیال یہ ہوتا ہے کہ دیدار ہو جائے، اس شوق کا حصول موت کے سوا کسی طرح ممکن نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت الفردوس کی لازوال نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت دیدار الٰہی ہے جس سے محبانِ الٰہی لطف اندوز ہوں گے۔ دیدارِ الٰہی کے لیے قوتِ دید بھی مومنوں کو جنت ہی میں عطا ہوگی۔ جنت میں رسائی بھی مومن کو موت کے بعد ہی ہوگی، لہٰذا موت مومن کے لیے تحفہ ہے، گراں قدر تحفہ۔

بخلاف اس کے ایک کافر و سرکش کے لیے موت سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں، موت آتے ہی اس کا سارا عیش و نشاط کافور ہو جاتا ہے اور وہ تن تنہا ایک لمبے سفر پہ چل دیتا ہے جہاں قدم قدم پہ خوف ناک مصائب کا سامنا ہے اور اس راہ میں کوئی بھی اس کا پرسانِ حال نہیں اور پھر اس کی آخری منزل اس راہ کی خوف ناک تکالیف سے بھی کروڑوں درجہ زیادہ تکلیف دہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی بہشت ہے

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّۃُ الْکَافِرِ۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہ (مسلم)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔

اگر قید خانے کے در و دیوار مانی اور بہزاد کی گلکاری و نقاشی کا بہترین شاہکار ہوں فرش انواع و اقسام کے قیمتی قالینوں سے مزین بھی ہوں اور کمرے بیش بہا سامانِ آرائش سے آراستہ ہوں اور دستر خوان شاہانہ انداز کا ہو مگر اسے کسی شخص سے ملاقات کی اجازت نہ ہو، قیدِ تنہائی ہو، باہر نکلنے کے تمام راستے مسدود ہوں تو یہ تمام آسائشیں اس کے لیے جان لیوا ہوں گی اور ہر وقت آزادی کی حسرت اُسے تڑپائے گی کہ کب وہ اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیوی بچوں اور احباب سے جا کر ملے

قید خانہ میں قیدی "مجبورِ محض" ہوتا ہے، وہ نہ اپنی مرضی سے کھا پی سکتا ہے نہ سو سکتا ہے، نہ چل پھر سکتا ہے، نہ کسی سے مل سکتا ہے۔ اس کا کھانا پینا، بیٹھنا اٹھنا سونا، چلنا پھرنا سب کچھ دوسروں کے حکم کے تحت ہے۔ یہاں اس کا اپنا ارادہ و اختیار معطل ہوتا ہے۔ چنانچہ کوئی بھی قید خانہ میں دل نہیں لگاتا اور اس کو اپنا گھر نہیں سمجھتا۔ بلکہ ہر وقت وہاں سے نکل بھاگنے کی فکر میں دوبار رہتا ہے کیوں کہ قید خانہ رنج والم مصائب و آلام کی آماجگاہ ہے۔

اس کے برعکس جنت میں اہل جنت کے لیے کوئی قانونی گرفت نہ ہو گی، وہ جنت میں جہاں چاہیں گے سیر و تفریح کریں گے، جو چاہیں گے کھائیں پئیں گے اور پھر جنت میں قیام اور وہاں کی نعمتوں کے لیے دوام ہو گا۔ اہلِ جنت نہ تو جنت کی نعمتوں سے کبھی دل برداشتہ ہوں گے اور نہ کبھی جنت سے اکتائیں گے اور نہ وہاں سے نکلنے کو کبھی ان کا جی چاہے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

فِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ	اس (جنت) میں وہ سب کچھ ملے گا جس کو
وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنْتُمْ	جی چاہے گا اور جس سے آنکھوں کو لذت
فِيهَا خَالِدُونَ (زخرف ۷۱)	ملے گی اور تم یہاں ہمیشہ رہو گے۔

ملیں گے اہل جنت کو وہ انعامات جنت میں
نہ آنکھوں نے انہیں دیکھا نہ کانوں نے سنا ہو گا

حسی و لبصری لذات کی اس صراحت نے ان گمراہ کلامی فرقوں کی جڑ کاٹ دی جو سمجھتے ہیں کہ جنت صرف کیفیاتِ روحانی کا محل ہے اور لذاتِ مادی کا وہاں پتہ نشان بھی نہ ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۔ (الاعراف۔۴۳)

(اہل جنت کو بار بار اس کا بھی یقین دلا دیا جائے گا کہ تم اب نعمتوں کے مالک بنا دیے گئے ہو بے کھٹکے ان سے جس طرح چاہو لذت اٹھاؤ اور یہ سب تمہیں اپنے اعمال کے حق سے ملا ہے)

سورۂ کہف میں فرمایا:

لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۔ (الکھف۔۱۰۸)

جنتی جنت سے اور کہیں منتقل ہونے کی خواہش نہ کریں گے۔

کون بے وقوف ہے جو دائمی عیش و نشاط، راحت و آرام سے دست بردار ہونا چاہے گا۔

مومن دنیا میں با اختیار ہونے کے باوجود حدود و شرائع کا پابند ہے اور وہ اپنی خواہش کے مطابق کوئی کام نہیں کر سکتا۔ لہٰذا یہ دنیا اس کے لیے بمنزلہ قید خانہ کے ہے لیکن کافر حدود و شرائع سے آزاد، خواہشات نفس اور حرص وہوا کا بندہ بن کر زندگی بسر کرتا ہے اور فکرِ آخرت سے بے پرواہ ہو کر عیش و نشاط کی زندگی بسر کرتا ہے تو یہ دنیا گویا اس کی جنت ہے۔

اس حدیث پاک کی یہ بھی تشریح ہو سکتی ہے کہ آخرت کے انعامات کے مقابلہ میں دنیا میں خواہ کسی قدر بھی آرام و آسائش نصیب ہو۔ مومن کے لیے دنیا بہر حال قید خانہ ہے، اسی طرح کافر کے لیے آخرت میں جو رسوا کن اور دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اس کے بالمقابل انتہائی مصائب و آلام، رنج و غم کے باوجود یہ دنیا اس کے لیے بہشت ہے اس لیے کہ دنیا کی راحت و کلفت چند روزہ عارضی اور فانی ہے اور آخرت کا دکھ اور سکھ دائمی اور غیر مختتم ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا سِجْنُ	دنیا بندہ مومن کا قید خانہ اور مقام قحط ہے
الْمُؤْمِنِ وَسَنَتُهُ فَإِذَا	وہ جب یہ دنیا کو چھوڑتا ہے تو گویا کہ قید خانہ
فَارَقَ الدُّنْيَا فَارَقَ السِّجْنَ وَالسَّنَةَ	اور مقام قحط کو چھوڑتا ہے۔

(طبرانی)

مومن کے لیے دنیا جیل خانہ اس لحاظ سے ہے کہ اُسکے نفس کو راحت وسکون میسر نہیں ہوتا اور مقام قحط اس نسبت سے ہے کہ مومن کسب معاش میں حلال وحرام کی تمیز رکھتا ہے۔ حرام اور مشتبہ طریق پر روزی نہیں کماتا۔ لہٰذا اسے نپی تُلی روزی ملتی ہے کثرتِ دولت عموماً عیاشی وبغاوتِ الٰہی ساتھ لاتی ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ اپنے خاص الخاص بندوں کو افراطِ زر سے عموماً محفوظ رکھتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

وَلَوْ بَسَطَ اللهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ	اور اللہ اگر اپنے بندوں کے لیے رزق
لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلٰكِنْ	فراخ کر دیتا تو وہ روئے زمین پر سرکشی
يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ إِنَّهُ	کرنے لگتے لیکن وہ جتنا چاہتا ہے اندازے
بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ۔	سے اتارتا ہے وہ اپنے بندوں سے خوب
(الشوریٰ ۲۷)	باخبر ہے اور خوب دیکھنے والا ہے۔

اللہ جل شانہٗ سے بڑھ کر اپنے بندوں کی مصلحتوں اور صلاحیتوں کا جاننے والا اور ان کے احوال واعمال پر نظر رکھنے والا اور کون ہوگا؟ وہ اپنے ہر بندے کو اس کے ظرف، ضرورت ومصلحت کے لائق ہی روزی دیتا ہے ورنہ اگر وہ سب کو خوشحال ہی بنا دے، تو انسان کے عام طبائع ایسے ہیں کہ بجائے امن وآشتی کے فتنہ وفساد برپا ہو جائے اور سب ایک دوسرے کے دشمن ہو کر کفر ونافرمانی پر اتر آئیں۔

یہ قید خانہ ہے مومن کے واسطے دنیا	سکوں ہے کب کسی قیدی کو قید خانے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کو کثرت سے یاد کرو

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ یَعْنِی الْمَوْتَ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواہشات کو ختم کرنے والی یعنی موت کا ذکر کثرت سے کیا کرو۔

جس کو نفسانی خواہشات نے محصور کر رکھا ہو اور آخرت کی تیاری سے روک رکھا ہو، اس کے لیے حکیم الحکماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تیر بہدف نسخہ عطا فرمایا ہے کہ وہ موت کو کثرت سے یاد کرے۔

عقلمند وہی ہے جو موت کے بعد پیش آنیوالے مراحل کیلئے تیاری کر رہا ہے

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عقلمند وہ ہے جس کا نفس اس کے قابو میں ہے اور وہ موت کے بعد پیش آنے والے سفر کے لیے تیاری کر رہا ہے اور وہ بڑا احمق ہے جو نفس کی خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور رحمت خدا کا امیدوار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبوبِ حقیقی سے ملاقات کا واحد ذریعہ موت ہے

جلوۂ محبوب ہے انعامِ موت
کس قدر محبوب ہے انجامِ موت (عاجزؔ)

شرح الصدور لابن الجوزی، ۲۲، ۲۳

ذوالنون مصری فرماتے ہیں محبت کا مقام شوق سے ارفع و اعلیٰ ہے جو اس مقام تک پہنچنا چاہتا ہے وہ موت میں تاخیر کو پسند نہیں کرتا کیوں کہ وہ لقاءِ محبوب کا ہمہ وقت متمنی اور اس کے دیدار کا ہر لمحہ منتظر رہتا ہے اور موت ہی اسے اس آرزو سے ہمکنار کر سکتی ہے۔

موت کے بغیر جنت الفردوس میں داخلہ غیر ممکن ہے

ابن عبد ربہ نے مکحول سے کہا کیا آپ کے دل میں جنت کی آرزو ہے انہوں نے جواب دیا کہ جنت کی تمنا کسے نہیں ؟ یہ سن کر ابن عبد ربہ نے کہا تو پھر موت سے محبت کرو، کیوں کہ جنت میں بغیر موت کے داخل نہیں ہو سکتے۔

عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے مروی ہے کہ عبداللہ بن ابی زکریا کہتے تھے کہ اگر مجھے پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے قبضۂ قدرت میں موت اور زندگی کر دی ہے تو میں آج ہی مرنے کو تیار رہوں تاکہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ملاقات کر سکوں۔

زندگی کیا ہے ؟ غم کا افسانہ
موت بابِ جحیم و جنت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبیدہ بنت ابی کلابؒ

یہ عابدہ و زاہدہ خاتون حضرت مالک بن دینارؒ (جو کہ اپنے وقت کے ولی اللہ تھے) کے پاس آیا جایا کرتی تھیں، ایک مرتبہ انہوں نے سُنا کہ ایک شخص کہہ رہا ہے کہ متقی اس وقت تک تقویٰ کی حقیقت کو نہیں پہنچتا، جب تک اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اللہ عزوجل سے ملاقات نہ ہو تو یہ غش کھا کر گر پڑیں اور کہنے لگیں اس کی مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میری کس حال میں صبح ہوئی کس حال میں شام، لوگ انہیں رابعہ بصری پر ترجیح دیتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ للشعرانی ص ۱۴۰)

حقیقت تقویٰ یہ ہے کہ متقی کے نزدیک اللہ تعالیٰ سے ملاقات دونوں عالم (دنیا و آخرت) کی جملہ نعمتوں سے زیادہ محبوب ہو، متقی (محبِ خدا) موت نہیں مانگتا کیوں کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے تاکیداً منع فرمایا ہے اور موت سے گریز بھی نہیں کہ یہ لقاء محبوب کا وسیلہ ہے۔ متقی موت کے وقت دو حالتوں سے دوچار ہوتا ہے (۱) خطاؤں کی سزا کا خطرہ، (۲) حصول نعیم جنت کی خوشی ۔

موت آئے گی تو اس سے بھی ملیں گے ہنس کر
عمر بے سود پہ ہم نوحہ کناں بھی ہوں گے (عاجز)

جب حضرت حذیفہؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے فرمایا کہ بہت انتظار کے بعد محبوب آیا۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح قبض کرنے کے لیے ملک الموت (عزرائیلؑ) تشریف لائے تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ کبھی تم نے ایک دوست کو دوسرے دوست کی روح نکالتے دیکھا ہے؟ تو ملک الموت بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوئے اور ابراہیم علیہ السلام سے جو گفتگو ہوئی تھی من وعن عرض کر دی۔ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا جاؤ ابراہیم علیہ السلام سے کہہ دو کہ کبھی تم نے ایک دوست کو دوسرے دوست کی ملاقات سے گریزاں پایا ہے؟ تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میری روح ابھی قبض کر لو۔

ابن سعد نے طبقات میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابو الدرداء سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ میں فقر کو تواضع کے لیے اور مرض کو خطاؤں کی معافی کے لیے اور موت کو اپنے رب سے ملاقات کے لیے بہتر سمجھتا ہوں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایک جنازہ گزرا آپ نے فرمایا کہ "یہ مستریح" یا "مستراح" ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ مستریح اور مستراح سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مومن دنیا کی تکالیف سے اللہ کی رحمت کی طرف منتقل ہوتا ہے اور راحت پاتا ہے (تو وہ مستریح ہے) اور فاجر سے شہر، درخت اور جانور نجات حاصل کرتے ہیں (تو وہ مستراح ہوا)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دو چیزیں انسان پسند نہیں کرتا موت اور قلتِ مال، حالاں کہ موت اس کے لیے فتنہ سے بہتر ہے اور مال کی کمی (قیامت کے دن) حساب کی کمی کا سبب ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ موت غنیمت ہے، گناہ مصیبت ہے، فقر راحت ہے، امارت عقوبت ہے (جبکہ اس کا حق نہ ادا کیا جائے) عقل خدا کی نعمت ہے۔ جہالت ضلالت ہے۔

ان شہیدانِ وفا کی بات کر
پی گئے جو بادۂ گلفام موت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت سے ڈرنے کا سبب انسان کے اپنے اعمال بد ہیں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ ۔ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهُ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ فَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَاَمَّا الْكَافِرُ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهُ فَكَرِهَ لِقَاءَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات ناپسند کرتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم موت کو پسند نہیں کرتے آپ نے فرمایا یہ بات نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب مومن کے پاس پیغام موت آتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس وقت اس کے نزدیک کوئی چیز محبوب نہیں ہوتی بجز اس کے جو اس کے سامنے ہے (یعنی آخرت کے انعامات) تو وہ اس وقت اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لیے بے تاب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کا خواہش مند ہوتا ہے اور جس وقت کافر کے پاس موت کا پیام آتا ہے اور اسے اللہ کے عذاب و عتاب کی خبر دی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ..... كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ ۔

کنز العمال جلد ۱۵ ص ۵۶۵-۵۶۶

جاتی ہے تو اسے اس سے زیادہ کوئی چیز ناپسند نہیں ہوتی جو موت کے بعد پیش آنے والی ہوتی ہے چناں چہ وہ اس وقت اللہ سے ملاقات نہیں چاہتا اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا ۔

سہل بن عبداللہ تستریؒ کا قول ہے کہ موت کی تمنا تین اشخاص ہی کر سکتے ہیں ایک وہ جسے موت کے بعد کے حالات کا علم نہ ہو، دوسرا خدا کی مقررہ تقدیر سے راہِ فرار اختیار کرنے والا، تیسرا اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا مشتاق ۔

اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا شائق
خود موت کے ساغر کو لگا لیتا ہے لب سے

زندگی کا انجام موت ہے

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۔۔ ہر ذی روح موت کا ذائقہ چکھے گا

(العنکبوت ۵۷)

ہمارے کان سن رہے ہیں، آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ اس کرۂ ارضی پر اس محفل ہستی میں ہر لمحہ لاکھوں کروڑوں انسان کسی نہ کسی طریقہ سے جام اجل پی رہے ہیں ، بڑے بڑے عالم، فلاسفر اور حکماء دوسروں کو تو کیا خود اپنے آپ کو بھی موت سے نہ بچا سکے، بڑے بڑے شہ زور، سلاطینِ زمانہ موت کے آگے دم بخود ہیں ۔

جس دن سے دنیا آباد ہوئی ہے ۔یہاں کے لیل و نہار یہی تماشا دیکھتے آرہے ہیں کہ ہر آنے والا بالآخر یہاں سے جاتا ہے اور پھر کبھی واپس نہیں آتا ۔یہاں سے جانے کے بعد نہ معلوم اس پر کیا گزرتی ہے ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے دلِ عاجز! کیا یہ مقامِ فکر نہیں، بلکہ کیا سب سے زیادہ فکر کی یہی بات نہیں؟ مگر صد افسوس جو فکر کی بات تھی تو اس سے ایسا بے فکر نظر آرہا ہے۔ گویا موت تیرے لیے نہیں ہے۔ جب کہ مرنے والے سب انسان تھے اور انہیں موت کا ذائقہ چکھنا پڑا۔ ہر حالت میں جامِ اجل پینا پڑا۔ تو بھی انہیں میں سے اور انہیں جیسا انسان ہے۔ یاد رکھ موت تیری بھی تاک میں ہے۔ موت اپنے مقررہ وقت پر تیرے پاس بھی آئے گی اس کے لیے کچھ فکر، کچھ تیاری؟

موت ہے گھات میں تری عاجز
اور تو ہے کہ محوِ غفلت ہے

مآلِ موت حسابِ زندگی ہے

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ (الجمعۃ)

(اے پیغمبر) آپ کہہ دیجیے جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ (ایک دن) تم سے ضرور ہمکنار ہو گی۔ پھر تم اس ذات کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو باطن اور ظاہر سے باخبر ہے۔ پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال کے بارے میں آگاہ کرے گا۔

یعنی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انسان سے اس کی زندگی کا حساب طلب فرمائے گا اور پوچھے گا کہ تو نے چند روزہ زندگی میں کیا کیا اعمال کیے نیک یا بد؟ پاؤں سے چل کر کہاں کہاں گیا۔ مساجد میں عبادت کے لیے۔ ارضِ مقدس حج کے لیے۔ بیوی بچوں کے لیے رزقِ حلال کی تلاش میں دنیا بھر میں مصیبت زدہ، حاجت مند مخلوقِ خدا کی اعانت وحاجت روائی کی خاطر اپنا وقت صرف کیا؟ یا چوری، رہزنی، قتل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اغوا اور فحاشی کے لیے اِدھر اُدھر گھومتا رہا اور فتنہ وفساد کے لیے طویل سفر اختیار کیے اور اللہ کی نافرمانی میں شب و روز منہمک رہا اور ہاتھوں کے بارے میں استفسار ہو گا کہ ان کا تصرف جائز اور حلال اشیاء پر رہا یا حرام و ممنوع پر۔

اور آنکھوں کے بارے میں سوال ہوگا۔ کیا ان سے مناظرِ قدرت دیکھ کر عرفانِ الٰہی حاصل کیا تھا اور وجودِ الٰہی کا معترف ہوتے ہوئے اس کے احکام کا پابند ہوا۔ اور اس کی ہر چھوٹی بڑی نافرمانی سے اجتناب کیا یا آنکھوں کی بینائی سے غلط کام لیا غیر اور نامحرم عورتوں کی طرف جھانکتا تھا۔ حیا سوز عریاں تصاویر دیکھتا تھا۔ مخربِ اخلاق ناول پڑھنے میں رات رات بھر نظر صرف کرتا تھا اور ہر وہ چیز جسے دیکھنے سے شریعت مطہرہ نے منع کیا اُسے بلاخوف بڑے اشتیاق و انہماک سے دیکھتا تھا؛

اسی طرح کانوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ ان سے موسیقی، غیبت، جھوٹ اور فحش کلام سنتا تھا یا ان سے قرآن مجید، احادیثِ رسول اور کلامِ صالح سنتا تھا، اور زبان کے متعلق سوال ہوگا کہ اس سے شائستہ یا ناشائستہ کلام کرتا تھا، قرآن مجید کی تلاوت کرتا تھا، نیکی کا حکم دیتا اور برائی سے روکتا تھا، یا دن رات فحش گفتگو میں غرق رہتا تھا، وعدہ خلافی کرتا تھا، کسی مسلمان بھائی کے دل دکھانے کی باتیں کرتا تھا؛ علیٰ ہٰذا القیاس جسم کے تمام اعضاء جواب دہ ہوں گے۔

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ	بیشک سماعت (کان) اور بصارت (آنکھ)
كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ	اور دل ان سب کے بارے میں پوچھا جائیگا
مَسْئُولًا۔ (الاسراء ۳۶)	(یہ کہاں استعمال کیے نیکی یا برائی میں؟)

حساب اس کا بھی دینا ہے بروزِ حشر اے عاجز
کسی سے جو سنا ہوگا کسی سے جو کہا ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محاسبے کا ثمرہ دوزخ یا جنّت ہے

فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ (الشوریٰ) — ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک جہنم میں۔

انسان جسے معمولی نیکی سمجھ کر پہلوتہی کرتا ہے۔ ہوسکتا ہے بارگاہِ ربّ العزۃ میں اس کا صلہ اسے عظیم ملے لہٰذا معمولی نیکی بھی کارِ نیک ہی ہے اور بدی بظاہر وہ حقیر ہی کیوں نہ نظر آئے اس سے گریز پا ہونا عظمت کی دلیل ہے اس لیے کہ نہ معلوم وہی نیکی اسے جنت میں لے جائے اور وہی ادنیٰ بُرائی اسے واصلِ جہنم کر دے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔ (زلزال ۶ تا ۸)

اس دن علیحدہ علیحدہ گروہوں میں لائے جائیں گے (جنّت اور جہنم کی طرف) تاکہ انہیں ان کے اعمال (کے نتائج) دکھا دیے جائیں۔ پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

یعنی نیکی اور بُرائی کا انجام جنّت یا جہنم میں داخلہ کی صورت میں پالے گا۔

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا (الدھر ۸) وہ (نیک لوگ) اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں تو لوگ یہ سمجھے کہ ہم اگر تھوڑی سی چیز راہ خدا میں دیں گے تو کوئی ثواب نہ ملے گا۔ مسکین ان کے دروازے پر آتا لیکن ایک آدھ کھجور یا روٹی کا ٹکڑا وغیرہ دینے کو اپنی توہین خیال کرکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوں ہی لوٹا دیتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ راہ خدا میں کوئی چیز دی جائے تو وہ محبوب و مرغوب ہونی چاہیے۔ ادھر اس خیال کی ایک جماعت تھی۔ دوسری طرف اس خیال کا ایک گروہ تھا کہ چھوٹے چھوٹے گناہوں پر ہماری پکڑ نہ ہو گی مثلاً کبھی کوئی جھوٹ بات کہہ دی کبھی ادھر اُدھر نظر اٹھالی کبھی غیبت وغیرہ کر لی جہنم کی وعید تو کبیرہ گناہوں پر ہے۔ تو یہ آیت فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَّرَهٗ۔ نازل ہوئی اور انہیں تبلایا گیا کہ کسی چھوٹی نیکی کو حقیر نہ جانو، قدآور ہو کر ملے گی اور معمولی سے گناہ کو بھی حقیر و ادنیٰ نہ سمجھو کہ قطرہ قطرہ مل کر دریا بن جاتا ہے۔ انسان چھوٹی نیکی اور بڑی سے بڑی برائی اپنے نامۂ اعمال میں دیکھے گا۔ ایک بدی کے بدلے ایک بدی نامۂ اعمال میں درج ہو گی مگر نیکی ایک کے بدلے میں دس لکھی جائیں گی۔ بلکہ جسے خدا چاہے (اس کے اخلاص کی بنیاد پر) اس سے بھی بہت زیادہ۔ بلکہ ان نیکیوں کے بدلے برائیاں بھی معاف ہو جاتی ہیں۔ اس پر بھی کرم بالائے کرم کہ جس کی نیکی برائی سے ایک ذرّے کے برابر بڑھ جائے گی وہ جنتی ہو جائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ گناہوں کو ہلکا نہ سمجھا کرو۔ یہ سب مل کر آدمی کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ آپ نے ان برائیوں کی مثال بیان فرمائی کہ جیسے کچھ لوگ دوران سفر کسی جگہ ٹھہرے۔ پھر وہ سب لوگ ادھر ادھر سے ایک ایک دو دو لکڑیاں چن لائے تو لکڑیوں کا ڈھیر لگ جائے گا۔ پھر وہ لکڑیاں اگر سلگا دی جائیں تو اس آگ سے جو چاہیں پکا سکتے ہیں۔ اسی طرح تھوڑے تھوڑے گناہ جمع ہو کر آگ کا کام کرتے ہیں اور انسان کو جلا دیتے ہیں (ابن کثیر)

ہوشیار، کہ تیری راہ سفر پُر خار بھی ہے، دشوار بھی ہے
اس راہ میں کتنے اہل خرد پیروں کو کٹاتے بیٹھے ہیں!!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکی اور بدی پر انسان مجبورِ محض نہیں ہے

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا۔ (الشمس ۔۸-۱۰)

پھر اس کی بدی اور اس کی پرہیزگاری اس کو الہام کر دی یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا اور نامراد ہوا وہ جس نے اس کو دبا دیا۔

حضرت مجاہد فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا کے معنی کرتے ہیں۔ اى عَرَّفَهَا طَرِيْقَ الْفُجُوْرِ وَالتَّقْوٰى۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے نفس انسان کو بدکاری اور پرہیزگاری کے راستے سے واقف کر دیا۔

حضرت ابن عباسؓ اور حضرت مجاہدؒ اسی آیت کا مفہوم بتاتے ہیں کہ عَرَّفَهَا الطَّاعَةَ وَالْمَعْصِيَةَ کہ اللہ تعالیٰ نے قلب انسان کو طاعت و معصیت یعنی نیکی اور بدی کی معرفت عطا کر دی۔

وَعَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ بَيَّنَ لَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا نفس پر اس کی برائی اور اس کے تقوے کی وضاحت کر دی۔

مندرجہ بالا اقوال تفسیر قرطبی جلد ۲۰ صفحہ ۷۷ سے منقول ہیں۔

قلب انسان خود پرکھتا ہے

یہ برائی ہے یہ بھلائی ہے (عاجز)

الہام کا لفظ اصطلاحاً اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی تصور یا کسی خیال کو غیر شعوری طور پر بندے کے دل و دماغ میں اتار دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے نفسِ انسانی پر اس کی بدی اور اس کی نیکی و پرہیزگاری الہام کر دینے کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ اس کے اندر خالق نے نیکی اور بدی دونوں کے رجحانات و میلانات رکھ دیے ہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ وہ چیز ہے، جس کو ہر شخص اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ ہر انسان کے لاشعور میں اللہ تعالیٰ نے یہ تصورات ودیعت کر دیے ہیں کہ اخلاق میں کوئی چیز بھلائی ہے اور کوئی چیز برائی، اچھے اخلاق واعمال اور بُرے اخلاق واعمال یکساں نہیں ہیں۔ فجور (بدکرداری) ایک قبیح فعل ہے اور تقویٰ (برائیوں سے اجتناب) ایک اچھا فعل، یہ تصورات انسان کے لیے اجنبی نہیں ہیں بلکہ اس کی فطرت ان سے آشنا ہے اور خالق نے بُرے اور بھلے کی تمیز پیدائشی طور پر اس کو عطا کر دی ہے یہی بات سورۂ بلد میں فرمائی گئی ہے کہ:

وَهَدَيْنَٰهُ ٱلنَّجْدَيْنِ۔ (آیت ۱۰) — اور ہم نے اس کو خیر و شر کے دونوں نمایاں راستے دکھا دیے۔

اسی کو سورۂ دھر میں یوں بیان کیا گیا ہے:

إِنَّا هَدَيْنَٰهُ ٱلسَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا (آیت ۳) — ہم نے اس کو راستہ دکھا دیا خواہ شکر گزار بن کر رہے یا نافرمان۔

اور اسی بات کو سورۂ قیامہ میں اس طرح بیان فرمایا گیا ہے کہ انسان کے اندر ایک نفس لوامہ (ضمیر) موجود ہے جو برائی کرنے پر اسے ملامت کرتا ہے (آیت ۲) اور ہر انسان خواہ کتنی ہی تاویلیں پیش کرے مگر وہ اپنے آپ کو خوب جانتا ہے کہ وہ کیا ہے (آیات ۱۴۔۱۵)

اس جگہ یہ بات بھی اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ فطری الہام اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق پر اس کی حیثیت اور نوعیت کے لحاظ سے کیا ہے جیسا کہ سورۃ طٰہٰ میں ارشاد ہوا ہے کہ:

ٱلَّذِىٓ أَعْطَىٰ كُلَّ شَىْءٍ خَلْقَهُۥ ثُمَّ هَدَىٰ ٥ (آیت ۵۰) — جس نے ہر چیز کو اس کی ساخت عطا کی پھر راہ دکھائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثلاً حیوانات کی ہر نوع کو اس کی ضروریات کے مطابق الہامی علم عطا کیا گیا۔ جس کی بنا پر مچھلی کو خود بخود تیرنا، پرندے کا اڑنا اور گھونسلا بنانا، شہد کی مکھی کا چھتہ بنانا از خود سمجھ میں آجاتا ہے۔ انسان کو بھی اس کی مختلف حیثیتوں کے لحاظ سے الگ الگ قسم کے الہامی علوم دیئے گئے ہیں۔ انسان کی ایک حیثیت یہ ہے کہ وہ ایک حیوانی وجود ہے اور اس لحاظ سے جو الہامی علم اس کو دیا گیا ہے اس کی ایک نمایاں ترین مثال بچے کا پیدا ہوتے ہی ماں کا دودھ پینا ہے جس کی تعلیم اگر خدا نے فطری طور پر نہ دی ہوتی، تو کوئی اسے یہ فن نہ سکھا سکتا تھا۔ اس کی دوسری حیثیت یہ ہے کہ وہ ایک عقلی وجود ہے اس حیثیت سے خدا نے انسان کی آفرینش کے آغاز سے مسلسل اس کو الہامی رہنمائی دی ہے، جس کی بدولت وہ پے در پے انکشافات اور ایجادات کر کے معاشرے میں ترقی کرتا رہا ہے۔ ان ایجادات و انکشافات کی تاریخ کا جو شخص بھی مطالعہ کرے گا وہ محسوس کرے گا کہ ان میں سے شاید ہی کوئی ایسی ہو جو محض انسانی فکر و کاوش کا نتیجہ ہو، ورنہ ہر ایک کی ابتدا اسی طرح ہوئی ہے کہ معاً کسی شخص کے ذہن میں ایک بات آگئی اور اس کی بدولت اس نے کسی چیز کا انکشاف کیا یا کوئی چیز ایجاد کر لی۔ ان دونوں حیثیتوں کے علاوہ انسان کی ایک اور حیثیت یہ ہے کہ وہ ایک اخلاقی وجود ہے اور اس حیثیت سے بھی اللہ تعالیٰ نے اسے خیر و شر کا امتیاز الہامی طور پر عطا کیا ہے۔ یہ امتیاز و احساس ایک مسلّمہ حقیقت ہے جس کی بناء پر دنیا میں کبھی کوئی انسانی معاشرہ خیر و شر کے تصورات سے خالی نہیں رہا ہے اور کوئی ایسا معاشرہ دنیا میں کبھی پایا گیا ہے، نہ اب پایا جاتا ہے۔ جس کے نظام میں بھلائی اور برائی پر جزا اور سزا کی کوئی نہ کوئی صورت اختیار نہ کی گئی ہو۔ اس چیز کا ہر زمانے ہر جگہ اور ہر مرحلہ تہذیب و تمدن میں پایا جانا اس کے فطری ہونے کا صریح ثبوت ہے اور مزید برآں یہ اس بات کا ثبوت بھی ہے کہ حکیم مطلق نے اسے انسان کی فطرت میں ودیعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے کیوں کہ جن اجزا سے انسان مرکب ہے اور جن قوانین کے تحت دنیا کا نظام چل رہا ہے ان کے اندر کہیں اخلاق کے ماخذ کی نشاندہی نہیں کی جا سکتی۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا قاعدہ ہے کہ جن حقائق کو وہ انسان کے ذہن نشین کرانا چاہتا ہے ان کی شہادت میں وہ سامنے کی چند ایسی نمایاں ترین چیزوں کو پیش کرتا ہے جو ہر آدمی کو اپنے گردوپیش کی دنیا میں از خود اپنے وجود میں نظر آتی ہیں۔ اسی قاعدے کے مطابق یہاں دو دو چیزوں کو ایک دوسرے کے مقابلے میں پیش کیا گیا ہے، جو ایک دوسرے سے متضاد ہیں، اس لیے ان کے آثار و نتائج بھی یکساں نہیں ہیں بلکہ لازماً ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

ایک طرف سورج ہے اور دوسری طرف چاند، سورج کی روشنی نہایت تیز ہے اور اس میں گرمی ہے۔ اس کے مقابلے میں چاند اپنی کوئی روشنی نہیں رکھتا۔ سورج کی موجودگی میں وہ آسمان پر موجود بھی ہو تو بے نور ہوتا ہے۔ وہ اس وقت چمکتا ہے جب سورج چھپ جاتا ہے اور اس وقت بھی اس کی روشنی نہ اتنی تیز ہوتی ہے کہ دن بنا دے، نہ اس میں سورج جیسی گرمی ہوتی ہے لیکن اس کے اپنے کچھ اثرات ہیں جو سورج کے اثرات سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔

اسی طرح ایک طرف دن ہے اور دوسری طرف رات۔ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ دونوں کے اثرات اور نتائج اس قدر مختلف ہیں کہ کوئی ان کو یکساں نہیں کہہ سکتا حتیٰ کہ ایک کم عقل سے کم عقل آدمی کے لیے بھی یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ رات ہوئی تو کیا اور دن ہوا تو کیا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسی طرح ایک طرف آسمان ہے کہ جسے خالق نے بے پناہ بلندی عطا فرمائی اور دوسری طرف زمین ہے جسے اُسی خالق نے آسمان کے نیچے فرش کی طرح بچھا دیا ہے۔ دونوں اگرچہ ایک ہی کائنات میں ایک نظام کے تحت اپنی اپنی خدمات پر مامور ہیں لیکن دونوں کے کام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان کے اثرات و نتائج میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

ان آفاقی شہادتوں کو پیش کرنے کے بعد خود انسان کے اپنے نفس کو لیا گیا ہے خالق حقیقی نے اسے اعضاء، حواس ظاہرہ و باطنہ اور ذہنی قوٰی کے تناسب امتزاج سے اور خیر و شر دونوں کے میلانات و رجحانات اور محرکات سے بہرہ ور کیا ہے جو ایک دوسرے کی ضد ہیں اور الہامی طور پر اسے ان دونوں کا فرق سمجھا دیا گیا ہے اوّلاً فسق و فجور کہ اعمال قبیحہ ہیں اور دوسرا تقوٰی کہ عمل نیک ہے۔ اب اگر سورج اور چاند دن اور رات، زمین اور آسمان یکساں نہیں ہیں اور ان کے اثرات و نتائج ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ تو نفس انسان کا فاجر اور متقی ہونا ایک دوسرے کی ضد ہونے کے باوجود یکساں کیسے ہو سکتے ہیں؟ انسان خود اس دنیا میں بھی نیکی اور بدی کو یکساں نہیں سمجھتا۔ خواہ اس کے خود بنائے ہوئے فلسفوں کی رد سے خیر و شر کے کچھ بھی معیار تجویز کر لیے ہوں، بہر حال جس چیز کو بھی وہ نیکی سمجھتا ہے اس کے متعلق وہ یہ رائے رکھتا ہے کہ وہ قابل قدر اور انعام کی مستحق ہے۔ بخلاف اس کے جس چیز کو بھی وہ بدی سمجھتا ہے۔ اس کے بارے میں اس کی اپنی بے لاگ رائے یہ ہے کہ وہ مذمت اور سزا کی مستحق ہے لیکن اصل فیصلہ انسان کے اپنے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ اس خالق کے ہاتھ میں ہے جس نے انسان کا فجور اور تقوٰی اس پر الہام کیا ہے۔ فجور وہی ہے جو خالق کے نزدیک فجور ہے اور تقوٰی وہی ہے جو خالق کے نزدیک تقوٰی ہے۔ اور خالق کے ہاں ان دونوں کے دو الگ الگ نتائج ہیں، ایک کا نتیجہ یہ ہے کہ جو اپنے نفس کا تزکیہ کرے وہ فلاح پائے اور دوسرے کا نتیجہ یہ ہے کہ جو اپنے نفس کو دبا دے وہ نامراد ہو۔

تزکیہ کے معنی ہیں پاک کرنا، ابھارنا اور نشو و نما دینا، سیاق و سباق سے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جو اپنے نفس کو فجور سے پاک کرے اس کو ابھار کر تقوٰی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلندی پر لے جائے اور اس کے اندر بھلائی کو نشوونما دے وہ فلاح پائے گا۔ اس کے مقابلے میں دسّٰھَا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا مصدر تدسیہ ہے تدسیہ کے معنی دبانے، چھپانے، اغوا کرنے اور گمراہ کر دینے کے ہیں۔ سیاق و سباق سے اس کا مطلب بھی واضح ہو جاتا ہے کہ وہ شخص نامراد ہو گا جو اپنے نفس کے اندر پائے جانے والے نیکی کے رجحانات کو ابھارنے اور نشوونما دینے کے بجائے ان کو دبا دے، اس کو بہکا کر برائی کی طرف لے جائے اور فجور کو اس پر اتنا غالب کر دے کہ تقویٰ اس کے نیچے اس طرح چھپ کر رہ جائے جیسے ایک لاش قبر پر مٹی ڈالنے کے بعد چھپ جاتی ہے۔ بعض مفسرین نے اس آیت کے یہ معنی کئے ہیں کہ:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكَّى اللّٰهُ نَفْسَهٗ	فلاح پا گیا وہ جس کے نفس کو اللہ نے پاک
وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّى اللّٰهُ	کر دیا اور نامراد ہوا وہ جس کے نفس کو اللہ
نَفْسَهٗ۔	نے دبا دیا۔

لیکن یہ تفسیر اول تو زبان کے لحاظ سے قرآن کے طرز بیان کے خلاف ہے کیوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کو یہی بات کہنی مقصود ہوتی تو وہ یوں فرماتا کہ:

قَدْ اَفْلَحَتْ مَنْ زَكّٰهَا اللّٰهُ	فلاح پا گیا وہ نفس جس کو اللہ نے پاک کر دیا
وَقَدْ خَابَتْ مَنْ دَسّٰهَا اللّٰهُ	اور نامراد ہو گیا وہ نفس جس کو اللہ نے دبا دیا

دوسرے یہ تفسیر اسی موضوع پر قرآن کے دوسرے بیانات سے ٹکراتی ہے۔ سورۂ اعلیٰ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۔ (آیت ۱۴)	فلاح پا گیا وہ جس نے پاکیزگی اختیار کی۔

سورۂ عبس میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے فرمایا:

وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا	اور تم پر کیا ذمہ داری ہے اگر وہ پاکیزگی اختیار
يَزَّكّٰى	نہ کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں آیتوں میں پاکیزگی اختیار کرنا انسان کا ذاتی فعل قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن میں جگہ جگہ یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ اس دنیا میں انسان کا امتحان لیا جا رہا ہے مثلاً سورۂ دہر میں فرمایا:

"کہ ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا تاکہ اس کی آزمائش کریں اسی لیے ہم نے اسے سمیع و بصیر بنایا،" (آیت ۲)

اور سورۂ ملک میں فرمایا:

"جس نے موت اور زندگی کو ایجاد کیا تاکہ تمہیں آزمائے کون تم میں بہتر عمل کرنے والا ہے،" (آیت ۲)

www.KitaboSunnat.com

اب ظاہر ہے کہ امتحان سرے سے ہی بے معنی ہو جاتا ہے۔ اگر امتحان لینے والا پہلے ہی ایک امیدوار کو ابھار دے اور دوسرے کو دبا دے، اس لیے صحیح تفسیر وہی ہے جو حضرت قتادہؒ، عکرمہؒ اور سعید بن جبیرؒ نے بیان کی ہے کہ زَكّٰهَا اور دَسّٰهَا کا فاعل انسان ہے نہ کہ خدا۔ رہی وہ حدیث جو ابن ابی حاتم نے عن جویبر بن سعید عن الضحاک عن ابن عباس کی سند سے نقل کی ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کا مطلب یہ بیان فرمایا کہ:

اَفْلَحَتْ نَفْسٌ زَكّٰهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ۔ — فلاح پا گیا وہ نفس جسے اللہ نے پاک کر دیا۔

تو یہ ارشاد دراصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے کیوں کہ اس کی سند میں، جویبر متروک الحدیث ہے اور حضرت ابن عباس سے ضحاک کی ملاقات نہیں ہوئی ہے البتہ وہ حدیث صحیح ہے جو امام احمد، مسلم، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا — خدایا میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا کر اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ زَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَ مَوْلَاهَا۔	کو پاکیزہ کر تو ہی وہ بہتر ہستی ہے جو اس کو پاکیزہ کرے تو ہی اس کا سرپرست اور مولا ہے۔

اس سے ملتے جلتے الفاظ میں حضورؐ کی یہ دعا حضرت عبداللہ بن عباس سے طبرانی، ابن مردویہ اور ابن المنذر نے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے امام احمدؒ نے نقل کی ہے، اس کا مطلب درحقیقت یہ ہے کہ بندہ تو صرف تقویٰ اور تزکیہ کی خواہش اور طلب ہی کر سکتا ہے۔ رہا اس کا نصیب ہو جانا تو وہ بہرحال اللہ کی توفیق پر منحصر ہے اور یہی حال تدسیہ کا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ زبردستی کسی کے نفس کو نہیں دباتا مگر جب بندہ اس پر تل جائے تو اللہ تعالیٰ اسے تقویٰ اور تزکیہ کی توفیق سے محروم کر دیتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے کہ اپنے نفس کو جس گندگی کے ڈھیر میں دبانا چاہے، دبا دے۔

نفسِ انسانی کو ایک ہموار و مستقیم فطرت پر پیدا کر کے اللہ تعالیٰ نے اس کا فجور اور اس کا تقویٰ اس پر الہام کر دیا۔ قرآن مجید اس حقیقت کو بیان کرنے کے ساتھ یہ بھی واضح کرتا ہے کہ خیر و شر یہ الہامی علم اس بات کے لیے کافی نہیں ہے کہ ہر شخص خود ہی اس سے تفصیلی ہدایت حاصل کر لے بلکہ اس غرض کے لیے اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ سے انبیاء علیہم السلام کو مفصل ہدایت دی، جس میں وضاحت کے ساتھ یہ بتا دیا گیا کہ فجور کا اطلاق کن کن چیزوں پر ہوتا ہے جن سے بچنا چاہیے اور تقویٰ کس چیز کا نام ہے اور وہ کیسے حاصل ہوتا ہے۔ اگر انسان وحی کے ذریعہ سے آنے والی اس واضح ہدایت کو قبول نہ کرے تو وہ نہ فجور سے بچ سکتا ہے نہ تقویٰ کا راستہ پا سکتا ہے۔ جزا اور سزا وہ لازمی نتائج ہیں جو فجور اور تقویٰ میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے پر مترتب ہوتے ہیں، نفس کو فجور سے پاک کرنے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفوس کی ترقی دینے کا نتیجہ فلاح ہے اور اس کے اچھے رجحانات کو دبا کر فجور میں غرق کر دینے کا نتیجہ نامرادی اور ہلاکت و بربادی (تفہیم القرآن ج ۶)۔

عبث ہیں ساری عذاب و ثواب کی باتیں
اگر بشر کا ہر اک فعل اضطراری ہے (عاجز)

انسان موت سے غافل ہے لیکن موت اس سے غافل نہیں

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ
قَالَ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ
اَضْحَكَنِيْ ثَلَاثٌ وَاَبْكَانِيْ
ثَلَاثٌ اَضْحَكَنِيْ مُؤَمِّلُ
دُنْيَا وَالْمَوْتُ يَطْلُبُهُ وَ
غَافِلٌ وَّلَيْسَ بِمَغْفُوْلٍ عَنْهُ
وَضَاحِكٌ بِمِلْءِ فِيْهِ وَلَا
يَدْرِيْ اَرْضَى اللّٰهُ اَمْ
اَسْخَطَهُ وَاَبْكَانِيْ فِرَاقُ
الْاَحِبَّةِ مُحَمَّدٍ وَّحِزْبِهٖ
وَهَوْلُ الْمُطَّلَعِ عِنْدَ غَمَرَاتِ
الْمَوْتِ وَالْوُقُوْفُ بَيْنَ يَدَيِ
اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ تَبْدُو
السَّرِيْرَةُ عَلَانِيَةً ثُمَّ لَا اَدْرِيْ
اِلَى الْجَنَّةِ اَمْ اِلَى النَّارِ (کتاب الزہد لابن المبارک)

معاویہ بن قرہ سے روایت ہے کہ ابوالدرداء
رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین آدمیوں پر مجھے ہنسی
آتی ہے اور تین پر رونا۔ مجھے اس شخص
پر ہنسی آتی ہے جو دنیا پر امید لگائے ہوئے
ہے اور موت اس کے تعاقب میں ہے
اور وہ شخص جو غافل ہے اور اسے غفلت
میں نہیں رہنے دیا جائے گا اور جو زور سے
ہنستا ہے اور اسے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ
ناراض ہے یا راضی۔ مجھے دونوں یعنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کا فراق
اور موت کی ہولناکیاں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے
کھڑے ہونے کا غم کھلائے جا رہا ہے جس
دن کہ تمام راز فاش ہو جائیں گے اور معلوم
نہیں کہ میرا ٹھکانا جنت میں ہو گا یا دوزخ
میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اک تو کہ تمناؤں کی تکمیل میں سرشار
ایک موت کہ ہر وقت ترے سر پہ کھڑی ہے
(جام طہور)

پیدا ہوئے ہو موت کے لیے

اور مکان بناتے ہو مسمار ہونے کے لیے

اَنَّ اَبَا ذَرٍّ اَوْ اَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَ تَلِدُوْنَ لِلْمَوْتِ وَ تَعْمُرُوْنَ لِلْخَرَابِ وَتَحْرِصُوْنَ عَلٰی مَا يَفْنٰی وَتَذَرُوْنَ مَا يَبْقٰی اَلَا حَبَّذَا الْمَكْرُوْهَاتُ الثَّلَاثُ۔ اَلْمَرَضُ وَالْمَوْتُ وَالْفَقْرُ۔ (کتاب الزہد لابن المبارک ۸۹)

ابوذر یا ابوالدرداءؓ نے کہا تم موت کیلیے پیدا ہوئے ہو اور ویرانی کے لیے تعمیر کرتے ہو جو چیز فنا ہونے والی ہے اس پر حریص ہو اور باقی رہنے والی چیز کو چھوڑ رہے ہو۔ تین چیزیں انسان کی ناپسندیدہ ہیں لیکن درحقیقت وہی اچھی ہیں۔ بیماری موت اور فقر۔

سمجھتا ہے جسے تعمیرِ راسخ
ترے اس گھر کی پانی پر بنا ہے (جام طہور)

ہر مکان آخر کار نشانِ عبرت بن گیا

اور ہر خوشی کے پیچھے غم ہے

عَنْ يَحْيٰی بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ

یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کوئی گھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَفْسُ مُحِبَّتِهِ بِيَدِهِ مَا امْتَلَأَتْ دَارٌ حَبْرَةً إِلَّا امْتَلَأَتْ عِبْرَةً وَمَا كَانَتْ فَرْحَةٌ إِلَّا يَتْبَعُهَا تَرْحَةٌ (کتاب الزہد ابن مبارک ۸۹)

زینت سے نہیں بھرتا مگر وہ آنسوؤں سے پُر ہوگا اور ہر خوشی کے بعد غم ہے۔

انجامِ تبسم ہے یہاں چاکِ قبائی
دیتی ہے سحر گل کو یہ پیغام ہمیشہ (جامِ طہور)

ہر انسان ہر لمحہ فرشتۂ موت کی نظر میں ہے

اور موت کا فرشتہ اس پر مسلط ہے

قَالَ ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ سَاعَةً لَيْسَ فِيهَا سَاعَةٌ تَأْتِي عَلَى ذِي رُوحٍ إِلَّا وَمَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهَا قَائِمٌ فَإِنْ أُمِرَ بِقَبْضِهَا قَبَضَهَا وَإِلَّا ذَهَبَ (حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۳۲۶)

ثابت بنانی فرماتے ہیں، دن رات کے چوبیس گھنٹے ہیں ان میں کوئی پل کسی بھی جاندار پر ایسا نہیں آتا جس میں کہ ملک الموت اس پر (یعنی اس کی تاک میں) نہ کھڑا ہو، اگر اسے اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیا جاتا ہے وہ اس کو قبض کر لیتا ہے۔ ورنہ چلا جاتا ہے۔

فرشتۂ موت ہے مقرر ہر آن و ہر لحظہ ہر بشر پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت اچانک بھی آجاتی ہے

ہر لمحہ عمر کم ہورہی ہے اور اعمال تحریر ہورہے ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے دوستوں میں بیٹھتے تو فرمایا کرتے کہ دوستو! تم گردشِ لیل و نہار کی زد میں ہو، ہر لحظہ تمہارے لمحات زندگی تمہیں زندگی سے دور اور موت سے قریب لارہے ہیں۔ تمہارے اعمال (اللہ کے پاس تمہارے اعمال ناموں میں) محفوظ ہورہے ہیں اور موت کبھی اچانک بھی آجاتی ہے۔ جو شخص نیکی کاشت کرتا ہے، امید ہے کہ اس کا دامن خوشۂ مسرت سے بھر جائے گا اور جو شخص برائی بوتا ہے تو یقیناً اسے ندامت کے علاوہ کچھ حاصل نہ ہوگا۔ ہر بونے والے کے لیے وہی کچھ ہے جو اس نے بویا یعنی جیسا بوئے گا ویسا کاٹے گا۔

(کتاب الزہد لابن حنبل رح ص ۱۶۱)

اخیر وقت میں عاجز ہجوم یاس والم
کیے کا پھل ہے یہ قسمت پہ بدگمانی کیوں (جام طہور)

سمجھ، کہ یہ جنازہ تیرا ہی ہے اس لیے کہ تجھے بھی مرنا ہے

اور اسی طرح ایک روز تیرا بھی جنازہ اٹھایا جائیگا

اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ اَبْصَرَ	حضرت ابودرداءؓ نے ایک جنازے میں
رَجُلًا فِي الْجَنَازَةِ وَهُوَ	ایک شخص کو دیکھا کہ وہ پکار رہا ہے کہ یہ کس
يَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَبُوالدَّرْدَاءِ	کا جنازہ ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا، تیرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا آانْتَ هٰذَا انْتَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۔ (الزمر۔۳۰)

اور اس موقع پر آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھا اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۔ (تو بھی مرنے والا ہے اور یہ سب لوگ بھی مرنے والے ہیں)

جنازہ تیرا بھی اٹھے گا اِک دِن
جنازے تو نے اوروں کے اُٹھائے

اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ مرنے کے بعد کیا پیش آئیگا تو تم اپنی رغبت سے کھانا بھی نہ کھا سکو

عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا رَاءُوْنَ بَعْدَ الْمَوْتِ مَا اَكَلْتُمْ طَعَامًا بِشَهْوَةٍ وَلَا شَرِبْتُمْ شَرَابًا عَلٰى شَهْوَةٍ وَلَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا تَسْتَظِلُّوْنَ فِيْهِ وَلَخَرَجْتُمْ عَلَى الصَّعِيْدِ تَضْرِبُوْنَ صُدُوْرَكُمْ وَتَبْكُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ شَجَرَةٌ تُعْضَدُ ثُمَّ تُؤْكَلُ ۔ قَالَ بُرْدٌ

حضرت حزام بن حکیم رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء رضؓ نے فرمایا کہ اگر تم پر یہ انکشاف ہو جائے کہ موت کے بعد کیا پیش آنے والا ہے تو تم حسب منشا کھانا اور حسب خواہش پانی نہ پی سکو اور نہ دھوپ سے بچنے اور سایہ کے لیے گھر میں داخل ہو سکو بلکہ تم خوف سے سینہ کوبی کرتے ہوئے جنگلوں کی طرف نکل بھاگو اور اپنی حالتِ زار پر آنسو بہانے لگو (ابو درداء رضؓ فرماتے) کاش میں ایک درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔ پھر کھا لیا جاتا۔ حضرت بُرد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَبَلَغَنِیْ عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رض اَنَّہٗ مَرَّ بِہٖ طَآئِرٌ فَقَالَ طُوْبَاکَ یَا طَآئِرُ تَاکُلُ مِنَ الثَّمَرَاتِ وَتَسْتَظِلُّ بِالشَّجَرِ وَتَرْجِعُ اِلٰی غَیْرِ حِسَابٍ۔

(کتاب الزہد لابن حنبل رح ص ۱۳۸)

کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق کے قریب سے ایک پرندہ اُڑتا ہوا گزرا (تو آپ نے ٹھنڈا سانس لیا) فرمایا کہ اے پرندے تو کتنا خوش بخت ہے پھل کھاتا ہے اور درختوں کے سائے میں رہتا ہے اور لوٹنے (یعنی مرنے) کے بعد تیرا حساب نہیں ہوگا۔

دنیا کی محبت میں جو جتنا پھنسا ہوگا.
روئے گا وہ اتنا ہی جب اس سے جدا ہوگا (جام طہور)

اے ابن آدم

تو تنہا مرے گا اور تنہا قبر میں داخل ہوگا

عَنْ اَبِیْ عَامِرِ الْخَزَّازِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ یَقُوْلُ یَا ابْنَ اٰدَمَ تَمُوْتُ وَحْدَکَ وَتَدْخُلُ الْقَبْرَ وَحْدَکَ وَتُبْعَثُ وَحْدَکَ وَتُحَاسَبُ وَحْدَکَ

(کتاب الزہد لابن حنبل رح ص ۲۷۱)

ابو عامر الخزاز سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن رح سے سُنا وہ فرماتے تھے کہ اے آدم کے بیٹے تو اکیلا فوت ہوگا اور تنہا قبر میں داخل ہوگا اور تنہا قبر سے اُٹھایا جائے گا اور تیرے اعمال کا حساب صرف تجھ سے لیا جائے گا (نہ کہ غیر سے)

اس راہ کے لیے کر لے سامان فراہم تو
جس راہ میں کوئی انساں ساتھی نہ ترا ہوگا (جام طہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کی یاد سے تین انعامات

اور موت کو بھلانے سے تین مصیبتیں

قَالَ اللّٰفَّافُ مَنْ اَکْثَرَ ذِکْرَ الْمَوْتِ اُکْرِمَ بِثَلَاثَۃِ اَشْیَاءٍ تَعْجِیْلُ التَّوْبَۃِ وَقَنَاعَۃُ الْقَلْبِ وَنَشَاطُ الْعِبَادَۃِ وَمَنْ نَسِیَ الْمَوْتَ عُوْقِبَ بِثَلَاثَۃِ اَشْیَاءٍ تَسْوِیْفُ التَّوْبَۃِ وَالْحِرْصُ عَلَی الدُّنْیَا وَالتَّکَاسُلُ فِی الْعِبَادَۃِ (مجالس الابرار ص ۳۶۳)

حضرت لفافؒ نے فرمایا جو موت کو یاد رکھتا ہے اسے تین انعامات سے سرفراز کیا جاتا ہے، توبہ میں عجلت، اطمینان قلب، عبادت میں سرور اور جو موت کو بھلا دیتا ہے اس پر تین مصیبتیں نازل ہوتی ہیں توبہ میں تاخیر تمنائے جمع دنیا اور عبادت میں کسلمندی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہؐ میں موت کو پسند نہیں کرتا۔ آپؐ نے فرمایا کیا تیرے پاس مال ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ پہلے اسے ختم کر ڈالو (یعنی راہ خدا میں صرف کر دو) کیوں کہ انسان کا دل مال کا دلدادہ ہے اگر وہ اسے ختم کر دے (یعنی اللہ کے پاس بھیج دے) تو اس کا دل بھی اس کے پیچھے لگ جائے گا۔ ورنہ وہ اس کے ہمراہ رہے گا۔

حضرت ضحاک نے کسی کے ہاتھ میں درہم دیکھا تو آپ نے اس سے پوچھا یہ درہم کس کا ہے وہ کہنے لگا میرا۔ آپ نے فرمایا:

اَنْتَ لِلْمَالِ اِذَا اَمْسَکْتَہٗ وَالْمَالُ لَکَ

جب تک مال تیرے قبضہ میں ہے تو مال کا قیدی ہے اور جب تو نے مال (راہ خدا میں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِذَا اَنْفَقْتَهٗ ۔ خرچ کر دیا تو مال تیرے قبضہ میں ہے ۔

مطلب یہ ہے کہ وہی مال انسان کا ہے جو اس نے فی سبیل اللہ صرف کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے خزانہ میں جمع کر دیا۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۴۴۴ طبع مصر)

اگر تو موت کی رفتار کو دیکھ لیتا تو

تیری اُمّید اور غرور ٹوٹ جاتا

حضرت عون بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص موت کی حقیقت سے کما حقہ آگاہ ہے وہ عقلمند ہمروز فردا کو زندگی میں شمار نہیں کرتا کیوں کہ بہت سے لوگ جو دن کے ابتدائی حصے میں زندہ ہوتے ہیں ۔ دن کے آخری حصے میں یعنی شام کو قبروں میں پہنچ جاتے ہیں اور بہت سے کل کے امیدوار اپنی امید کو نہیں پہنچتے ۔ اگر تو موت کی رفتار کو دیکھ لیتا تو تیری امید و غرور ٹوٹ جاتا۔

رجاء بن نوح بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے گھر والوں کو لکھا کہ اگر تم شب و روز موت کا تصور کرو تو ہر فانی چیز سے تمہاری محبت منقطع ہو جائے گی اور ہر باقی چیز سے تمہاری اُلفت بڑھ جائے گی

حضرت سمیط فرماتے ہیں کہ جس نے موت کو پہچانا اس پر دنیا کے مصائب و آلام آسان ہو گئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "لوگ سو رہے ہیں جب مر جائیں گے تو جاگ اٹھیں گے"

حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں "جس نے موت کو بکثرت یاد کیا اس کی نگاہ میں دنیا ہیچ ہو جائے گی"

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا دل سخت ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ موت کی یاد بکثرت کیا کرو (چنانچہ اس نے اس پر عمل کیا اور اس کا دل نرم ہو گیا)

موت تیرے روبرو نیک بختی یا بدبختی کا پیغام بن کر آئی ہے

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت زید سلمیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب صحابہ کرامؓ کو غفلت میں مبتلا پاتے تو بآوازِ بلند فرماتے اے لوگو! تمہارے پاس موت آگئی نیک بختی کا پیغام بن کر یا بدبختی کا۔

عقل مند وہ ہے جو موت کو سب سے زیادہ یاد رکھتا ہے

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا سب سے زیادہ عقل مند کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو موت کو سب سے زیادہ یاد رکھتا ہے اور حیات بعد از ممات کے لیے زیادہ سے زیادہ فکر مند رہتا اور اس کے لیے تیاری کرتا ہے۔

حضرت عطا خراسانی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسی محفل سے گزرنے کا اتفاق ہوا جو زعفرانِ زار بنی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا اپنی محفل میں لذتوں کو توڑنے والی چیز بھی شامل کر لیا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضورؐ وہ کیا ہے آپؐ نے فرمایا موت کی یاد۔

ابن سابط سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کی بہت تعریف کی گئی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اسے موت کی یاد بھی ستاتی ہے یا نہیں عرض کیا گیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو پھر وہ ایسا نہیں جیسا تم کہتے ہو (شرح الصدور لابن الجوزی ۱۴، ۱۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت میں بہتری

حضرت جعفر احمرؒ فرماتے ہیں جس کے لیے موت میں بہتری نہیں، اس کے لیے حیات میں بھی بہتری نہیں۔ (ابن ابی الدنیا)

محتاجی اور موت

مروزی، ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ دو بُری چیزیں بہت بہتر ہیں، محتاجی اور موت۔

موت مومن کا پھُول ہے

از حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما (دیلمی)

سلب ایمان کا خطرہ ہو تو موت غنیمت ہے

دیلمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، موت غنیمت ہے، معصیت مصیبت ہے، قلّتِ مال راحت ہے۔ امارت ہلاکت ہے (جب کہ زکوٰۃ نہ ادا کی جائے) جہالت ضلالت ہے۔ ظلم ندامت ہے، (زیادہ) ہنسنا ہلاکت ہے، خوفِ الٰہی سے اشک بہانا باعثِ حصولِ جنت ہے، اطاعت آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور گناہ سے توبہ کرنے والا بے گناہ کی طرح ہے۔

عبداللہ بن عمرو رضؓ فرماتے ہیں دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت، جب مومن فوت ہو جائے تو اس کی راہ فراخ کر دی جاتی ہے۔ وہ جنت میں جہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیا تنا ہے گھومتا ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضؓ سے روایت ہے کہ روئے زمین پر جو روح قبض ہوتی ہے۔ اس کے لیے اس کے رب کے پاس خیر ہے وہ دنیا میں پھر واپس نہیں آنا چاہتی۔ خواہ اسے تمام دنیا و مافیہا دے دی جائے سوائے شہید کے کہ وہ حصول لذتِ شہادت کی خاطر اور وفورِ انعام و اکرام کی تمنا میں بار بار دنیا میں آکر شہید ہونے کی خواہش کرتا ہے۔

کھیل ہے اُس کیلئے دار و رسن اے عاجزؔ اپنے اللہ کے جلوے کا جو شیدائی ہو

حفاظتِ دین کے لیے موت سے بہتر کوئی چیز نہیں

حضرت طاؤسؒ فرماتے ہیں کہ مومن کے دین کی حفاظت کے لیے موت سے بہتر کوئی چیز نہیں۔

ابن ابی الدنیا نے مالک بن مغول سے روایت کی ہے کہ سب سے پہلی خوش کن چیز جو مومن کو حاصل ہوگی وہ موت ہے کیوں کہ اس میں وہ اللہ کا انعام اور اس کا اکرام دیکھتا ہے۔ موت کے بغیر اللہ تعالیٰ سے شرفِ ملاقات کا امکان نہیں (جو کہ اس کی سب سے بڑی خواہش ہوتی ہے) (شرح الصدور لابن الجوزی۔ ۱۷۔۲۱)

ہے جامِ شہادت ترے پینے کی فقط دیر
وہ سامنے عاجزؔ ہے درِ باغِ جناں دیکھ

موت کی تکلیف موت کے بعد کی تکلیف سے ہلکی ہے

اِنَّ الْمُؤْمِنَ تَخْرُجُ نَفْسُهٗ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ

تحقیق مومن کی روح اس کے دونوں پہلوؤں سے نکلتی ہے اور وہ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَحْمَدُ اللّٰهَ (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ)	کی تعریف کرتا ہے۔
اَدْنٰی جَبَذَاتِ الْمَوْتِ بِمَنْزِلَةِ مِائَةِ ضَرْبَةٍ بِالسَّيْفِ (ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت)	موت کے جھٹکے کی کم از کم تکلیف سو مرتبہ تلوار کی ضرب کے برابر ہے۔
لَمْ يَلْقَ ابْنُ اٰدَمَ شَيْئًا قَطُّ مُنْذُ خَلَقَهُ اللّٰهُ اَشَدَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ثُمَّ اِنَّ الْمَوْتَ لَاَهْوَنُ مِمَّا بَعْدَهُ (عن انس رض)	جب سے اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کو پیدا کیا ہے اس نے موت سے زیادہ کوئی تکلیف نہیں پائی۔ پھر یہ (موت کی) تکلیف موت کے بعد کی تکلیف سے ہلکی ہے۔
مَا شَبَّهْتُ خُرُوْجَ الْمُؤْمِنِ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مِثْلَ خُرُوْجِ الصَّبِيِّ مِنْ بَطْنِ اُمِّهٖ مِنْ ذٰلِكَ الْغَمِّ وَالظُّلُمٰتِ اِلٰی رَوْحِ الدُّنْيَا۔ (عن انس رض)	دنیا سے مومن کے خروج کی مثال اس بچے کی سی ہے جو شکم مادر کی تکلیف اور تاریکی سے نکل کر دنیا میں آرام و راحت کی طرف آتا ہے۔
مَا الْمَوْتُ فِيْمَا بَعْدَهٗ اِلَّا كَنَطْحَةِ عَنْزٍ (عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)	کلفتِ موت کی مثال اس کے بعد پیش آنے والی تکلیف کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے بکری کے سینگ مارنے کی تکلیف ہے
لَمُعَالَجَةُ مَلَكِ الْمَوْتِ اَشَدُّ مِنْ اَلْفِ ضَرْبَةٍ بِالسَّيْفِ (عن انس رض)	جان کنی کی تکلیف تلوار کی ایک ہزار ضرب سے زیادہ ہے (کنز العمال ج ۱۵ ص ۵۹۹، ۶۰۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقامِ تعجب وحسرت

دوسروں کو مرتے ہوئے دیکھ کر انسان کو اپنی موت یاد نہیں آتی

محسنِ انسانیت، مشفقِ اعظم ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

كَفٰى بِالْمَوْتِ وَاعِظًا ۔ (دوسرے کی) موت دیکھ دار کے لیے (مکمل وعظ ہے۔ (الترغیب ۴/۲۴۰)

انسان کے سامنے جب کوئی انسان موت سے ہمکنار ہوتا ہے، کسی کا بھائی، کسی کی ماں، کسی کا باپ، کسی کی بہن، کسی کا دوست، کسی کا پڑوسی جس وقت موت کی آغوش میں جاتا ہے اور وہ اپنے ہاتھ سے اسے غسل دیتا ہے، کفن پہناتا ہے، نمازِ جنازہ ادا کرتا ہے، قبر میں دفن کرتا ہے اور پھر وہ اس کا عزیز ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ قبرستان میں اپنے عزیزوں کو مٹی کے ڈھیر میں دیکھتا ہے۔ لیکن تعجب وحیرت کا مقام ہے کہ یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر بھی خود کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتا۔ وہ کیوں اپنی اصلاح نہیں کرتا، وہ کیوں اعمالِ بد نہیں چھوڑتا۔ وہ کیوں نیکی کا راستہ اختیار نہیں کرتا۔ وہ کیوں فکرِ آخرت میں غرق نہیں ہوتا۔ وہ سفرِ آخرت میں پیش آنے والے کٹھن مراحل کے لیے کیوں زادِ راہ مہیا نہیں کرتا۔ مجھے بھی سوچنا چاہیے اور اے پیارے قاری آپ کو بھی۔

موت مجھے بھی گلے لگائے گی اور آپ کو بھی ؎

موت سے بھاگتا ہے تو عاجز
موت سے موت کو فرار نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۔ (النساء ۷۸)

تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں پا لے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہی کیوں نہ پناہ گزیں ہو جاؤ۔

آتے رہتے ہیں پیش نظر دن رات جنازوں کے منظر
حیرت ہے کہ پھر کیوں اپنی اجل ہم دل سے بھلائے بیٹھے ہیں (جام طہور)

کہاں سے آئے، کیوں آئے، کہاں جائیں گے، کیا ہو گا؟

یہ ایک نہایت اہم اور مقدم سوال ہے جس کا جواب ہر بالغ ذی شعور کے ذہن میں ہونا چاہیے۔ جس شخص نے اس سوال پر کبھی غور ہی نہیں کیا اس سے زیادہ بے نصیب و بے شعور کون ہو گا؟

کیا تخلیق انسان کا مقصد صرف یہی ہے کہ کھایا، پیا اور سو گئے؟ اور کیا اس کے ذمہ یہی کام ہے کہ جائز و ناجائز طریقہ سے مال و دولت سمیٹتا رہے۔ کارخانے بڑھاتا رہے، کوٹھیاں، بنگلے تعمیر ہوتے رہیں، ہر لحہ عیش و عشرت میں مدہوش رہے اور اسی حال میں اچانک ایک دن موت اسے اچک لے اور قبر میں داخل ہو جائے؟

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ۝ (المؤمنون ۱۱۵)

کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ ہم نے تمہیں عبث (بے مقصد) پیدا کیا ہے اور تم ہمارے پاس نہیں آؤ گے؟

نہیں نہیں ایسا نہیں کہ یہ انسان جو کہ اشرف المخلوقات ہے بیکار اور بے فائدہ پیدا کیا گیا ہو۔ اس کے کچھ فرائض ہیں، اس کی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ اس کی زندگی کا کچھ لائحہ عمل ہے جو کہ قرآن کریم کی صورت میں اسے دیا گیا ہے۔ اگر اس نے اپنے فرائض پورے نہ کیے، اور اپنی ذمہ داریوں کو نہ نبھایا اور اپنی زندگی قرآن کریم کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم کے خلاف بسر کی تو یہ مسکین انسان اس قدر نقصان اٹھائے گا کہ اس کی تلافی کی کوئی صورت نہ رہے گی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والے عذابِ الیم میں گرفتار ہو جائے گا۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْهُ۔

بڑا کمبخت ہے جس نے کبھی یہ بھی نہیں سوچا
کہاں سے آئے کیوں آئے کہاں جائینگے کیا ہوگا؟ (عاجز)

کہیں موت اچانک نہ آجائے

برائی سے توبہ اور اعمالِ صالحہ کی بجاآوری میں تاخیر نہ کرو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرُوا التَّسْوِيْفَ فَاِنَّ الْمَوْتَ يَاْتِيْ بَغْتَةً وَلَا يَغْتَرَنَّ اَحَدُكُمْ بِحِلْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ (الترغیب ج ۴ ص ۹۶)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کہ توبہ میں تاخیر نہ کرو اس لیئے کہ موت اچانک آجاتی ہے اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی بردباری پر مغرور نہ ہو (اللہ کی پکڑ بھی بڑی سخت ہے) لہذا اس کی معصیت کی جراَت نہ کرے۔

عاجز کہیں آجائے نہ وقت اچانک
جس وقت کہ توبہ کی بھی مہلت نہیں رہتی

موت عمل کا وقت ختم کر دیتی ہے

يَنْبَغِيْ لِلْاِنْسَانِ اَنْ يَّعْرِفَ

انسان کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَرَفَ زَمَانِهِ وَقَدْرَ وَقْتِهِ فَلَا يُضِيعُ مِنْهُ لَحْظَةً فِي غَيْرِ قُرْبَةٍ وَقَدْ كَانَ جَمَاعَةٌ مِّنَ السَّلَفِ يُبَادِرُونَ اللَّحَظَاتِ فَنُقِلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ قَيْسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ كَلِّمْنِي فَقَالَ أَمْسِكِ الشَّمْسَ۔

وقت کی قدر و قیمت پہچانے، حصولِ قربِ الٰہی کے سوا وہ لمحہ بھر ضائع نہ کرے اور ہمارے اکابر کا یہ دستور تھا کہ وہ لمحاتِ حیات کو ضائع نہیں ہونے دیتے تھے۔ عامر بن عبد قیس سے ایک شخص نے کہا مجھ سے بات کریں، انہوں نے جواب دیا کہ پہلے ذرا سورج کو (اس کی رفتار سے) روک لو۔

فَإِذَا عَلِمَ الْإِنْسَانُ وَإِنْ بَالَغَ فِي الْجِدِّ بِأَنَّ الْمَوْتَ يَقْطَعُهُ عَنِ الْعَمَلِ عَمِلَ فِي حَيَاتِهِ مَا يَدُومُ لَهُ أَجْرُهُ بَعْدَ مَوْتِهِ۔

جب انسان کو علم ہو جائے کہ خواہ وہ کتنی ہی کوشش کرے۔ بالآخر موت اس کے تمام کاروبار ختم کر دے گی تو وہ زندگی بھر وہی کام کرے گا جس کا اجر موت کے بعد بھی اسے ملتا ہے۔

فَإِنْ كَانَ لَهُ شَيْءٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَقَفَ وَقْفًا وَغَرَسَ غَرْسًا وَأَجْرَى نَهْرًا وَيَسْعَى فِي تَحْصِيلِ ذُرِّيَّةٍ تَذْكُرُ اللّٰهَ بَعْدَهُ فَيَكُونُ الْأَجْرُ لَهُ أَوْ أَنْ يُصَنِّفَ كِتَابًا مِّنَ الْعِلْمِ فَإِنَّ تَصْنِيفَ الْعَالِمِ وَلَدُهُ الْمُخَلَّدُ وَأَنْ يَكُونَ

اور اگر اس کے پاس دنیا کے مال و متاع میں سے کچھ ہے تو وہ اللہ کی راہ میں وقف کر دے اور کوئی درخت لگائے (جس کے پھل اور سائے سے لوگ فائدہ اٹھائیں) یا نہر جاری کرے۔ اور ایسی اولاد حاصل کرنے کا ارادہ (یعنی نیت) کرے جو اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے۔ اور اس کا اجر اسے (یعنی والد کو) ملے یا کوئی علمی کتاب تصنیف کر جائے۔ کیونکہ عالم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَامِلاً بِالْخَيْرِ عَالِمًا فِيْهِ فَيَنْقُلُ مِنْ فِعْلِهٖ مَا يَقْتَدِي الْغَيْرُ بِهٖ فَذٰلِكَ الَّذِيْ لَمْ يَمُتْ قَدْ مَاتَ الْقَوْمُ وَهُمْ فِي النَّاسِ اَحْيَآءٌ۔
(صید الخاطر لابن الجوزی ص ۲۰)

کی تصنیف گویا ہمیشہ زندہ رہنے والی اولاد نرینہ ہے۔ ممکن ہے اس کی تصنیف کے مطالعہ سے کوئی نیک اعمال بجا لانے والا بن جائے اور اس کے افعال کی دوسرے لوگ اقتدا کرنے لگ جائیں۔ ایسا عالم مرتا نہیں۔ دوسرے لوگ مرتے ہیں جس کی تصنیف (کتاب) پر عمل ہو رہا ہو ایسے لوگ زندہ ہیں

مر جاتا ہے جو علم کی تحصیل میں عالم
اللہ سے پاتا ہے مقاماتِ شہادت

نیکی کی علامت موت کی یاد ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُثْنُوْنَ عَلَيْهِ وَ يَذْكُرُوْنَ مِنْ عِبَادَتِهٖ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ فَلَمَّا سَكَتُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت سہل بن سعد الساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص فوت ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اس کی تعریف کرنے لگ گئے اور اس کی عبادت کا تذکرہ کرنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی یہ باتیں خاموشی سے سن رہے تھے۔ جب وہ آپس میں بات چیت کر کے چپ ہو رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ موت کا ذکر کثرت سے کرتا تھا؟ صحابہؓ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَ الْمَوْتِ؟ فَقَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ يَدَعُ كَثِيْرًا مِمَّا يَشْتَهِيْ قَالُوْا لَا۔ قَالَ مَا بَلَغَ صَاحِبُكُمْ كَثِيْرًا مِمَّا تَذْهَبُوْنَ اِلَيْهِ۔	عرض کیا نہیں، پھر آپ نے فرمایا کیا وہ ترک خواہشات کثیرہ پر بھی عمل پیرا تھا، صحابہؓ نے عرض کیا نہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا تمہارا ساتھی اس مقام پر فائز نہیں جس پر تمہارا خیال ہے۔

(الترغیب ج ۴ ص ۲۳۹)

اس حدیث سے معلوم ہوا نیکی کی علامت بکثرت ذکرِ موت اور زیادہ خواہشات کی تکمیل سے اجتناب ہے۔

ایک دوسری حدیث اَكْثِرُوْا ذِكْرَهَا ذِمَ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ، (لذتوں کو توڑنے والی موت کا ذکر کثرت سے کیا کرو) کا بھی یہی مفہوم ہے۔ جس قدر جسے موت یاد ہوگی اس قدر اس کی خواہشات کم ہوں گی۔ جب خواہشات کم ہوں گی تو راحت و آرام میں اضافہ ہوگا۔ جب راحت و آرام میں فراوانی ہوگی تو زندگی کس قدر خوشگوار ہوگی؟ یہ نسخہ کس درجہ مفید، کس قدر آسان اور کتنا مختصر ہے؟ کیوں نہ ہو، حکیم الحکماء، روحانی و جسمانی عظیم تر معالج، اشرف المخلوق، حبیب رب العلمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے نکلا ہوا ہے۔ کاش کوئی اسے استعمال کرے اور پھر اس کے منافع ملاحظہ کرے۔

موت کی یاد غیر ضروری خواہشات کو نیست و نابود کر دیتی ہے۔ موت کی یاد انسان کو بے ضرر، فرشتہ صفت بنا دیتی ہے۔ جسے موت یاد ہے وہ کسی کا حق کیا دبائے گا اپنا حق وصول کرنا بھی بھول جاتا ہے ؎

جس کو اے عاجزؔ غم عقبیٰ سے ہی فرصت نہیں
عشرتِ دنیا پہ وہ مائل نہیں ہوتا کبھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت آنکھ جھپکنے سے پہلے آسکتی ہے

لقمہ منہ میں ہو یا پانی کا گلاس ہونٹوں تک پہنچ جائے قبل اس کے کہ وہ حلق سے پار ہو موت ممکن ہے،

رُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ	حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
قَالَ اشْتَرٰی اُسَامَۃُ بْنُ	ہے کہ حضرت اسامہ بن زید نے ایک ماہ
زَیْدٍ وَلِیْدَۃً بِمِائَۃِ دِیْنَارٍ	ادھار پر سو دینار میں ایک لونڈی خریدی
اِلٰی شَھْرٍ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ	میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ	آپ (اس موقع پر) فرمارہے تھے کہ تم تعجب
اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ اُسَامَۃَ	کیوں نہیں کرتے ہو کہ اسامہؓ نے ایک ماہ ادھار پہ
اَلْمُشْتَرِیْ اِلٰی شَھْرٍ اِنَّ اُسَامَۃَ	(لونڈی) خریدی ہے۔ بیشک اسامہؓ (اپنی
لَطَوِیْلُ الْاَمَلِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ	زندگی کی) لمبی امید رکھتا ہے۔ اس ذات
بِیَدِہٖ مَا طَرَفَتْ عَیْنَایَ	کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں
اِلَّا ظَنَنْتُ شَفْرَیَّ لَا	سمجھتا ہوں کہ میری دونوں پلکیں جھپکنے، اور
یَلْتَقِیَانِ حَتّٰی یَقْبِضَ اللّٰہُ	دونوں ہونٹ آپس میں ملنے سے پہلے
رُوْحِیْ وَلَا رَفَعْتُ قَدَحًا	اللہ تعالیٰ میری روح قبض کرسکتا ہے۔ اور
اِلٰی فِیَّ فَظَنَنْتُ اَنِّیْ	ابھی پیالہ منہ تک پہنچا ہو (پانی پینے کے
وَاضِعُہٗ حَتّٰی اُقْبَضَ وَ	لیے) اور واپس زمین پر نہ رکھا ہو کہ میری
لَا لَقِمْتُ لُقْمَۃً اِلَّا ظَنَنْتُ	روح قبض ہوسکتی ہے، اور میں نے لقمہ منہ
اَنِّیْ لَا اُسِیْغُھَا حَتّٰی اُغَصَّ	میں ڈالا ہو۔ ابھی وہ حلق سے نیچے نہ اترا ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهَا مِنَ الْمَوْتِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ۔

(الترغیب ج ۴ ص ۲۴۲ وحلیۃ الاولیاء)

کہ موت آ جائے ، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ۔ تم سے جو (قیامت کا) وعدہ کیا گیا ہے وہ پورا ہو کر رہے گا اور تم بھاگ نہیں سکتے۔

حتی الامکان نقد رقم قرض یا کوئی چیز ادھار لینے سے گریز چاہیے اس لیے کہ زندگی کا اعتبار نہیں ۔ موت اس حال میں آئے کہ مرنے والے کے ذمے کسی کا ایک پیسہ واجب الوصول نہ ہو۔

قرض کہتے ہیں جس کو اسے عاجز
رات کا غم ہے دن کی ذلت ہے

موت ہر وقت آنکھ کے سامنے رہے

کوئی شخص رات بسر نہ کرے مگر اس حال میں کہ اس کی موت اس کے سامنے ہو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابۂ کرام کو نصیحت

رُوِيَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالنَّاسُ حَوْلَهٗ : اَيُّهَا النَّاسُ اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور لوگ آپ کے اردگرد جمع تھے ۔ فرمایا اے لوگو اللہ سے حیا کرو جس طرح حیا کرنا واجب ہے ایک شخص نے عرض کیا ۔ اے اللہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَسْتَحْیِیْ مِنَ	رسولؐ، ہم اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں
اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ	آپ نے فرمایا جو تم میں سے حیا کرنے
مُسْتَحْیِیًا فَلَا یَبِیْتَنَّ لَیْلَۃً	والا ہے، وہ ایک رات نہ گزارے
اِلَّا وَاَجَلُہٗ بَیْنَ عَیْنَیْہِ	مگر اس حال میں کہ موت اس کی آنکھ کے
(الترغیب ج ۴ ص ۲۳۹)	سامنے ہو۔

موت نے انسان کو ہر طرف سے محصور کر رکھا ہے

انسان لمبے لمبے منصوبے بنانے میں منہمک رہتا ہے کہ موت اسے اچانک اچک لے جاتی ہے، اس کے تمام منصوبے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں

مگر آہ! انسان اس حقیقت سے غافل ہے اور نظر انداز کیے ہوئے ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضؓ قَالَ	حضرت ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے
خَطَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ	کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع (چار
وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ	کونہ) خط کھینچا، اور ایک خط درمیان
خَطًّا فِی الْوَسَطِ خَارِجًا	کھینچا جس کا ایک سرا اس مربع خط سے
مِنْہُ وَخَطَّ خُطُوْطًا صِغَارًا	باہر نکال دیا اور درمیانی خط کے ایک
اِلٰی ھٰذَا الَّذِیْ فِی الْوَسَطِ	طرف چھوٹے چھوٹے خط کھینچے۔ پھر فرمایا
مِنْ جَانِبِہِ الَّذِیْ فِی الْوَسَطِ	درمیان کا خط (مثال کے طور پر) انسان ہے
فَقَالَ ھٰذَا الْاِنْسَانُ وَھٰذَا	اور یہ (مربع خط) جو اسے گھیرے ہوئے
اَجَلُہٗ مُحِیْطٌ بِہٖ اَوْ قَدْ	ہے یہ اس کی اجل (موت) ہے،
اَحَاطَ بِہٖ وَھٰذَا الَّذِیْ	اور یہ (اس مربع خط سے) باہر نکلا ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهُ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ، فَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا۔

(بخاری والترمذی والنسائی وابن ماجہ والترغیب)

اس کی امید ہے اور یہ چھوٹے چھوٹے خطوط حوادث ہیں (تفکرات وغم والم وغیرہ) اگر ایک حادثہ سے جان چھوٹتی ہے تو دوسرا حملہ کر دیتا ہے اور اس سے چھٹکارا ملتا ہے تو تیسرا دبا لیتا ہے (اسی حال میں موت آجاتی ہے)

کوئی امیر ہو کہ فقیر کسی کو کسی حال میں سکون نہیں بلکہ غرباء سے امراء درونِ خانہ زیادہ پریشان حال ہیں۔ رات گئے تک حساب وکتاب میں غرق رہتے ہیں۔ رات کا کچھ حصہ جو انہیں سونے کے لیے ملتا ہے وہ بھی چوروں اور دشمنوں کے خوف کی نذر ہو جاتا ہے، اُنکے علاوہ بھی یہ لوگ قسم قسم کے تفکرات اور حزن وملال کے شکار رہتے ہیں ۔

کسے روداد غم عاجز سنائیں — جہاں میں کون ہے جو شادماں ہے
جہاں بھر کی جسے نعمتیں میسر تھیں — اسے ملے تو ہمیں وہ بھی شادماں نہ ملا

زمانہ خود مکمل وعظ ہے

اور وہ موت جو اس سے جدا کرنے والی ہے

(کنز العمال ج ۱۵ ص ۵۴۷ - ۵۵۲)

عَنْ اَنَسٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِالدَّهْرِ وَاعِظًا وَبِالْمَوْتِ مُفَرِّقًا۔

حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ کے انقلابات نصیحت کے لیے کافی ہیں اور موت (احباب واقرباء کے درمیان) تفریق کرنے والی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصیحت کے لیے موت کافی ہے

عَنْ عَمَّارٍ رضؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَفٰی بِالْمَوْتِ وَاعِظًا وَ بِالْیَقِیْنِ غِنًی۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا موت نصیحت کے لیے اور یقین غنا کے لیے کافی ہے۔

موت سے بڑھ کر کوئی ناصح نہیں
موت کافی ہے نصیحت کے لیے

موت مسلمانوں کے گناہوں کا کفارہ ہے

عَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَوْتُ کَفَّارَۃٌ لِکُلِّ مُسْلِمٍ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت مسلمان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

مسلماں کب پیام موت سے ڈرتا ہے اے عاجز
مسلماں کی اجل اُس کے گناہوں کا ہے کفارہ

موت مومن کے لیے خوشبو کی طرح ہے

اَلْمَوْتُ رَیْحَانَۃُ الْمُؤْمِنِ (عَنِ السَّیِّدِ الْحُسَیْنِ رضؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت مومن کے لیے خوشبودار پھول کی طرح ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَوْتُ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ وَالدِّرْهَمُ وَالدِّيْنَارُ رَبِيْعُ الْمُنَافِقِ (عن جابرؓ عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت جابرؓ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ موت مومن کے لیے تحفہ ہے اور درہم و دینار (مال و دولت) منافق کے لیے اس کی زندگی کی بہار ہے۔

اجل ہے مردِ مومن کے لیے اک تحفۂ خوش تر
منافق کی بہارِ زندگی ہے دولتِ دنیا

دل کی زنگ اتارنے کے لیے ذکرِ موت نسخہ اکسیر ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ : وَمَا جِلَاءُ هَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ۔

کنز العمال ج ۱۵ ص ۵۴۷-۵۵۲

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس طرح پانی سے لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے اسی طرح دل گناہوں سے زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ پھر ایسے دلوں کے جلاء (یعنی ان کی صفائی) کی کیا صورت ہے آپ نے فرمایا بکثرت موت کی یاد اور قرآن مجید کی تلاوت۔

سارے فکروں سے ہے بہتر فکرِ موت
اور نشان اس فکر کا ہے ذکرِ موت

ملک الموت ہر گھر کے افراد کی طرف ہر روز دو مرتبہ جھانکتا ہے

لَوْرَاَيْتُمُ الْاَجَلَ وَمَسِيْرَهُ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا بْغَضْتُمُ الْاَمَلَ وَغُرُوْرَهٗ وَمَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ اِلَّا وَمَلَكُ الْمَوْتِ يَتَعَاهَدُهُمْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَّرَّتَيْنِ فَمَنْ وَجَدَهٗ قَدِ انْقَضٰى اَجَلُهٗ قَبَضَ رُوْحَهٗ فَاِذَا بَكٰى اَهْلُهٗ وَجَزَعُوْا قَالَ لِمَ تَبْكُوْنَ وَلِمَ تَجْزَعُوْنَ؟ فَوَاللّٰهِ مَا نَقَصْتُ لَكُمْ عُمُرًا وَلَا حَبَسْتُ لَكُمْ رِزْقًا مَا لِيْ ذَنْبٌ وَاِنَّ لِيْ فِيْكُمْ لَعَوْدَةً ثُمَّ عَوْدَةً ثُمَّ عَوْدَةً حَتّٰى لَا اُبْقِيَ مِنْكُمْ اَحَدًا۔ (عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم موت اور اس کے معاملے کو جان لو تو تم امید اور اس کے دھوکے کو برا سمجھنے لگ جاؤ یاد رکھو! موت کا فرشتہ ہر روز دو مرتبہ ہر گھر کے رہنے والوں کی دیکھ بھال کرتا ہے جب وہ دیکھتا ہے ان میں سے کسی کی موت کا وقتِ معین آگیا تو وہ اس کی روح قبض کر لیتا ہے۔ جب اس کے لواحقین (اس کی موت پر) روتے ہیں اور آہ وزاری کرتے ہیں تو فرشتہ موت ان سے کہتا ہے تم کیوں روتے ہو اور کیوں آہ وزاری کرتے ہو۔ خدا کی قسم میں نے تمہاری عمر کم نہیں کی اور نہ میں نے تمہارا رزق بند کیا ہے۔ میرا کوئی جرم نہیں مجھے تو یہ حکم ہے کہ میں تمہارے پاس آؤں، اس کے بعد پھر آؤں گا، اس کے بعد پھر آؤں گا یہاں تک کہ تم میں سے کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔

قدم اک بار رکھ دیتا ہے عزرائیل جس گھر میں
پلا دیتا ہے جامِ موت اہلِ گھر کو چُن چُن کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں موت مقدر ہوتی ہے وہاں انسان خود بخود پہنچ جاتا ہے

حضرت سلیمان علیہ السلام کی مجلس میں ایک عجیب وغریب واقعہ

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ	شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ حضرت
دَخَلَ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَى سُلَيْمَانَ	سلیمان علیہ السلام کے پاس فرشتۂ موت
فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى رَجُلٍ مِنْ	(حضرت عزرائیل) تشریف لائے تو وہاں بیٹھنے
جُلَسَائِهِ يُدِيمُ النَّظَرَ	والوں میں سے ایک شخص کی طرف نہایت
إِلَيْهِ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ الرَّجُلُ	غور سے دیکھ رہے تھے۔ جب وہ چلے
مَنْ هٰذَا؟ قَالَ هٰذَا مَلَكُ	گئے تو اس شخص نے پوچھا یہ کون تھے۔ حضرت
الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ	سلیمان ؑ نے فرمایا یہ ملک الموت (عزرائیل)
لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيَّ كَأَنَّهُ	تھے۔ وہ شخص کہنے لگا یہ مجھے اس طرح دیکھ
يُرِيدُنِي قَالَ فَمَا تُرِيدُ؟	رہے تھے گویا کہ وہ مجھے پکڑنا چاہتے ہیں۔
قَالَ أُرِيدُ أَنْ تَحْمِلَنِي	حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تو پھر تم
الرِّيحُ فَتُلْقِيَنِي بِالْهِنْدِ	کیا چاہتے ہو؟ وہ شخص کہنے لگا آپ ہوا کو
قَالَ فَدَعَا بِالرِّيحِ فَحَمَلَهُ	حکم دیں وہ مجھے اٹھا کر ہندوستان لے جائے
عَلَيْهَا فَأَلْقَتْهُ بِالْهِنْدِ ثُمَّ	آپ نے ہوا کو حکم دیا اس نے اس آدمی کو اٹھایا
أَتَى مَلَكُ الْمَوْتِ سُلَيْمَانَ	اور ہندوستان میں لے گئی (ملک الموت نے وہاں
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّكَ	اس کی روح قبض کر لی) اس کے بعد عزرائیل حضرت
كُنْتَ تُدِيمُ النَّظَرَ إِلَى رَجُلٍ	سلیمان ؑ کے پاس آئے تو حضرت سلیمان ؑ نے
مِنْ جُلَسَائِي قَالَ كُنْتُ	ان سے فرمایا آپ نے میرے ہمنشینوں میں سے فلاں
أَعْجَبُ مِنْهُ إِنِّي أُمِرْتُ	شخص پر گہری نظر کیوں جمائی ہوئی تھی؟ عزرائیل ؑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَہٗ بِالْھِنْدِ وَ ھُوَ عِنْدَکَ۔ (کتاب الزھد لابن حنبل ص ۴۱)

نے جواب دیا میں اس بات پر حیران تھا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس شخص کی روح ہندوستان میں قبض کروں لیکن وہ آپ کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔

؎ کسی انسان کا جب وقتِ اجل آتا ہے
موت کے پاس بشر آپ پہنچ جاتا ہے

مرنے والے کو موت کی جگہ پہنچنے کیلئے کوئی حاجت پیش آجاتی ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ قَبْضَ عَبْدٍ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَہٗ بِھَا حَاجَۃً۔ (کنز العمال ج ۱۵ ص ۶۸۱)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس بندے کی روح جس زمین پر قبض کرنا چاہتا ہے اس بندے کو وہاں پہنچنے کے لیے کوئی حاجت پیش آجاتی ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اَجَلُ اَحَدِکُمْ بِاَرْضٍ اَتٰی لَہٗ اِلَیْھَا حَاجَۃٌ۔ (کنز العمال ج ۱۵، ص ۶۸۳)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے زمین کے کسی حصہ پر کسی کی موت آتی ہے تو اس آدمی کو اس کی کوئی ضرورت وہاں لے جاتی ہے۔

سورہ نساء کی آیت نمبر ۷۸ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تم جہاں کہیں بھی ہوگے۔ وہیں تمہاری موت تمہیں آلے گی (چھوڑے گی نہیں) خواہ تم مضبوط قلعوں ہی میں ہو، موت جس مقام پر واقع ہونا مقدر ہے انسان خود بخود وہاں پہنچ جاتا ہے۔ کوئی حیلہ، کوئی تدبیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت سے نہیں بچا سکتی۔

؎ اجل اپنے معین وقت پر جس وقت آتی ہے
کوئی پھر بچ نہیں سکتا تدبر سے تفکر سے (جام طہور)

موت کی یاد عمل سے ظاہر ہوتی ہے نہ کہ قول سے

بُرے اعمال (زندگی کی) لمبی اُمید کی پیداوار ہیں

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَا اَكْثَرَ عَبْدٌ ذِكْرَ الْمَوْتِ اِلَّا رُئِيَ ذٰلِكَ فِي عَمَلِهٖ وَلَا طَالَ اَمَلُ عَبْدٍ قَطُّ اِلَّا اَسَاءَ الْعَمَلَ۔ (کتاب الزہد لابن حنبل ص ۲۶۹)

حضرت حسن کہتے ہیں جو شخص موت کو زیادہ یاد رکھتا ہے اس کے عمل سے معلوم ہو جاتا ہے اور جو شخص (زندگی کی) لمبی امید رکھتا ہے اس کے اعمال بد سے بدترین ہو جاتے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو جس قدر موت یاد ہوتی ہے اسی قدر اس کے اعمال اچھے ہوتے ہیں اور جو آدمی عمر دراز کی اُمید لگائے بیٹھا ہے اتنے ہی اس کے اعمال بُرے ہوتے ہیں نتیجہ ظاہر ہے کہ تمام نیکیوں کا سرچشمہ موت کی یاد ہے اور تمام برائیوں کا منبع موت سے غفلت ہے۔

؎ ارتکاب معصیت ہوتا ہے تب
موت کو انساں بھلا دیتا ہے جب (عاجز)

کثرتِ ذکرِ موت گناہوں کو مٹا دیتا ہے

اَكْثِرُوْا ذِكْرَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ يُمَحِّصُ الذُّنُوْبَ وَيُزَهِّدُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ موت کا ذکر کثرت سے کیا کرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِی الدُّنْیَا فَاِنْ ذَکَرْتُمُوْہُ عِنْدَ الْغِنٰی ھَدَمَہٗ وَاِنْ ذَکَرْتُمُوْہُ عِنْدَ الْفَقْرِ اَرْضَاکُمْ بِعَیْشِکُمْ۔ (عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)

اس لیے کہ وہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اور (انسان کو) دنیا میں زاہد بنا دیتا ہے۔ اگر تم اسے تونگری کی حالت میں یاد کرو گے تو وہ امارت کے غرور کو مٹا دے گا اور اگر مفلسی میں یاد کرو گے تو وہ تمہیں تمہاری حالت پر راضی کر دے گا۔

رہِ وفا میں وہ دو گام چل کے بیٹھ گئے
بسر حیات ہوئی جن کی عیش و عشرت میں

دُنیا میں بہترین زُہد موت کی یاد ہے

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الزُّھْدِ فِی الدُّنْیَا ذِکْرُ الْمَوْتِ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ التَّفَکُّرُ فَمَنْ اَثْقَلَہٗ وَجَدَ قَبْرَہٗ رَوْضَۃً مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں بہترین زُہد موت کی یاد ہے اور افضل ترین عبادت (امور دنیا و آخرت میں) تفکر ہے جسے موت کا ذکر اس کی فکر پیدا کر دے وہ اپنی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ پائے گا۔

نعمتِ زہد و قناعت کی تمنا ہے اگر
موت کا ذکر ہو پھر تیری زباں پر اکثر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شخص موت کو زیادہ یاد رکھتا ہے

اُس پر موت آسان ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا دل زندہ کر دیتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ الْمَوْتِ فَمَا مِنْ عَبْدٍ اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ اِلَّا اَحْیَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ وَ هَوَّنَ عَلَیْهِ الْمَوْتَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت کو کثرت سے یاد کیا کرو جو شخص موت کو زیادہ یاد رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا دل زندہ کر دیتا ہے اور اس پر موت آسان کر دیتا ہے۔

؎ نہ جانے بجھ کے رہ جائے یہ کس دم
چراغِ زندگی بھڑکا ہوا ہے

آخرت کے لیے اس طرح عمل کرو گویا کہ تم کل مرنے والے ہو

عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصْلِحُوا الدُّنْیَا وَاعْمَلُوْا لِاٰخِرَتِكُمْ كَاَنَّكُمْ تَمُوْتُوْنَ غَدًا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دنیا بھی سنوارو اور آخرت کے لیے اس طرح عمل کرو گویا کہ تم کل مرنے والے ہو۔

(کنز العمال ج ۱۵ ص ۵۴۷-۵۵۲)

؎ آہ اے عاجزؔ! دمِ آخر مجھے آیا یقیں
زندگی کا میرا ہر لمحہ کفن بر دوش تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باحیا آدمی وہی ہے جس کی موت اس کی نظر کے سامنے ہے

اے لوگو اللہ تعالیٰ سے حیا کرو جیسا کہ حیا کرنے کا حق ہے
حیا کرنے والا آدمی ایک رات نہیں گزارتا مگر اس کی موت اس کی نظر
کے سامنے ہوتی ہے۔

سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ایک خطبہ

رُوِیَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَالنَّاسُ حَوْلَہٗ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَسْتَحِیْ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مُسْتَحْیِیًا فَلَا یَبِیْتَنَّ لَیْلَۃً اِلَّا وَاَجَلُہٗ بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَلْیَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا وَعٰی وَالرَّاْسَ وَمَا حَوٰی وَلْیَذْکُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰی وَلْیَتْرُکْ زِیْنَۃَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور آپ کے ارد گرد لوگ جمع تھے، آپؐ نے فرمایا اے لوگو اللہ سے حیا کرو جیسا کہ حیا کرنے کا حق ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے باحیا وہی ہے جو ایک رات بھی اس حال میں نہیں بسر کرتا کہ اس کی موت اس کی آنکھوں کے سامنے نہ ہو اور وہ اپنے پیٹ کی (حرام غذا سے) اور شرم گاہ کی اور سر کے حصے میں آنکھ، ناک، کان (زبان وغیرہ) کی (معصیتِ الٰہی سے) حفاظت کرتا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدُّنیا۔ (ترغیب ج ۴، ص ۲۳۹)

وہ موت (اور قبر میں جسم کی) بوسیدگی کو یاد رکھتا ہے اور دنیا کی ناجائز زیب وزینت سے گریز کرتا ہے

قلزمِ ہستی کی گہرائی میں عاجزؔ ڈوب کر
موت سے تو کر رہا ہے اکتسابِ زندگی

اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْصِنِیْ قَالَ اُعْبُدِ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ وَ عُدَّ نَفْسَکَ فِی الْمَوْتٰی وَاذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ کُلِّ حَجَرٍ وَّعِنْدَ کُلِّ شَجَرٍ وَاِذَا عَمِلْتَ سَیِّئَۃً فَاعْمَلْ بِجَنْبِھَا حَسَنَۃً اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃُ بِالْعَلَانِیَۃِ (الترغیب ج ۴ ص ۱۰۶)

حضرت ابو سلمہ رض حضرت معاذ رض سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے وصیت فرمائیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر پتھر اور ہر درخت کے قریب (یعنی ہر جگہ، ہر وقت) کرو اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو اور اگر تم سے کوئی بُرائی ہو جائے تو اس کے مقابلے میں فوراً نیکی کرو (تاکہ اس کا اثر زائل ہو جائے) خفیہ خفیہ کے ساتھ اور علانیہ، علانیہ کے ساتھ

(یعنی اگر بُرائی مخفی طور پر پوشیدہ کی ہے تو نیکی بھی پوشیدہ کرو اور اگر بُرائی کھلے طور پر کی ہے تو نیکی بھی کھلے طور پر کرو۔)

دنیا میں جب کوئی شخص کسی حاکم کے پاس جاتا ہے تو اس کے سامنے کس طرح مہر بلب، لرزاں اور مؤدب کھڑا ہوتا ہے، حتی الامکان ہر قسم کی حرکت سے گریز کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح جب کوئی شخص احکم الحاکمین کے روبرو اس کی عبادت کے لیے کھڑا ہو تو اسے سوچنا چاہیے کہ وہ کس طرح کھڑا ہو جب کہ وہ احکم الحاکمین اپنے بندے کی ہر حرکت کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا زندگی میں خود کو میت شمار کر (یعنی جب کہ زندگی کا انجام بالآخر موت ہی ہے اور پس پردہ موت کچھ عرصہ عالم برزخ میں توقف کے بعد پھر عالم عقبیٰ کی طرف منتقل ہو جانا ہے۔ جہاں غیر مختتم دائمی زندگی سے ہمکنار ہونا ہے لہٰذا اس لازوال زندگی میں کام آنے والے کام کرنے چاہئیں کہ اہل خرد کا یہی کام ہے ؎

عیش و عشرت کے جہاں مٹ جائیں گے سارے نقوش
کر وہاں کی فکر اے خانہ خراب زندگی (جام طہور)

اپنی نماز آخری نماز سمجھ کر ادا کر

ایک شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْصِنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِالْاِیَاسِ مِمَّا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ وَاِیَّاکَ وَالطَّمَعَ فَاِنَّہُ الْفَقْرُ الْحَاضِرُ وَصَلِّ صَلَاتَکَ وَاَنْتَ مُوَدِّعٌ وَاِیَّاکَ وَمَا یُعْتَذَرُ مِنْہُ۔ (رواہ الحاکم والبیہقی)

حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے کچھ وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ جو کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے (یعنی مال و زر وغیرہ) تو اس سے ناامید ہو جا (یعنی اس کی حرص نہ کر) خبردار طمع مفلسی ہے (یعنی حریص آدمی ہمیشہ فقیر رہتا ہے) اور تو نماز اس طرح ادا کر کہ (اس کے بعد) تو دنیا سے رحلت کرنے والا ہے۔ اور خبردار کوئی ایسا عمل نہ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی الزہد والترغیب ج ۴ ص۲۴۲) کہ اس کے بارے میں پھر معذرت کرنی پڑے

یہ بھی کوئی زندگی ہے جسے موت کا عفریت نگل جائے گا۔ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے جہاں موت کا نام ونشان نہیں۔ لہٰذا جب بھی انسان نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ اپنی آخری نماز تصور کرے۔ ایسی نماز کس قدر پُر خلوص اور کس درجہ پُر لطف ہوگی؟

اس حیاتِ چند روزہ کا بھرم کھل جائے گا
نزع میں جس وقت اُٹھے گا نقابِ زندگی (جام طہور)

اے عبداللہ بن عمرؓ

تجھے کچھ علم نہیں کل تو مُردوں میں شمار ہوگا یا زِندوں میں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت

قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِیْ فَقَالَ كُنْ فِی الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَّ عُدَّ نَفْسَكَ فِیْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ وَقَالَ لِیْ يَا ابْنَ عُمَرَ اِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَاِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم پر ہاتھ رکھ کر فرمایا دنیا میں اس طرح رہ جس طرح کوئی اجنبی ہو، یا راستہ طے کرنے والا (مسافر) اور اپنے آپ کو اہلِ قبور میں شمار کر اور مجھے آپ نے فرمایا اے عبداللہ جب تو صبح کرے تو شام تک زندہ رہنے کی امید نہ کر اور جب تو شام کرے تو صبح تک زندگی کی آس نہ رکھ اور بیماری سے قبل صحت میں کچھ عمل کرلے اور زندگی میں موت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَبْلَ مَوْتِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ غَدًا (الترغیب ج ۴ ص ۲۴۳ بحوالہ بیہقی والترمذی)

سے پہلے نیکی کرلے، اس لیے کہ تجھے کچھ خبر نہیں۔ اے عبداللہ کل تیرا شمار مردوں میں ہوگا یا زندوں میں۔

ہمیں "حیاتِ مستعار" آخرت کی تیاری کے لیے ملی ہے۔ ہر لمحہ ہمیں زندگی سے دُور اور موت سے قریب کر رہا ہے۔ عقلمند آدمی جنبشِ لب سے بھی آخرت کے لیے کمائی کرتا ہے۔

جب کہ موت آنکھ جھپکنے سے قبل آسکتی ہے تو موت کا ذکر اور موت کی فکر ہی مبارک ہے کہ معصیت سے حفاظت اور حصولِ نیکی کا یہی بہترین ذریعہ ہے۔

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ پیغام ہے تقدیر کا
ٹوٹ کر رہ جائے گا اِک اِک حبابِ زندگی (جامِ طہور)

زندگی میں موت کی تیاری کر لو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ

عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا شانہ (کندھا) تھام کر ہلایا اور فرمایا کہ دنیا میں مسافروں کی طرح رہو یا اس طرح جیسے کوئی مسافر راستہ طے کر رہا ہو۔ اور ابن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کر اور جب صبح پالے تو شام تک (زندگی کا) انتظار نہ کرو۔ اپنی صحت میں مرض کے لیے تیاری کر لے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ۔ (بخاری)

زندگی میں موت کے لیے۔ (یعنی بیماری میں حسب منشاء عبادت نہ کرسکے گا لہذا صحت کو غنیمت جان اور اس میں کچھ کرلے۔ اسی طرح ہر لمحہ حیات موت سے قبل غنیمت ہے)

قلب کی بیماریوں کا ہے یہ اے عاجز علاج
ہر گھڑی ہو موت کا منظر نظر کے سامنے

زاہد وہ ہے جو اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرتا ہے

حضرت ضحاک بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اس نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ لوگوں میں زاہد کون ہے۔ آپ نے فرمایا جو قبر اور اس میں بوسیدگی کو نہیں بھولتا اور دنیا کی بے معنی زینت کو ترک کر دیتا ہے اور باقی رہنے والی (آخرت) کو فنا ہو جانے والی (دنیا) پر ترجیح دیتا ہے۔

وَلَمْ يَعُدَّ غَدًا مِنْ اَيَّامِهِ وَعَدَّ نَفْسَهُ مِنَ الْمَوْتٰى۔ (ترغیب، ج ۴ ص ۲۴۰)

اور آنے والے کل کے دن کو اپنے دنوں میں نہیں گنتا اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرتا ہے۔

ٹوٹ جاتا ہے طلسم زندگانی کا غرور
ٹوٹتا ہے دم بشر جس دم بشر کے سامنے

تعجب ہے اس پر جو موت پر یقین رکھتا ہے اور ہنستا ہے

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رض قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوذر رضہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ وَمَا كَانَتْ صُحُفُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَانَتْ عِبَرًا كُلُّهَا عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْمَوْتِ ثُمَّ هُوَ يَفْرَحُ عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالنَّارِ ثُمَّ هُوَ يَضْحَكُ عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ هُوَ يَنْصَبُ عَجِبْتُ مَنْ رَاَى الدُّنْيَا وَتَقَلُّبَهَا بِاَهْلِهَا ثُمَّ اطْمَاَنَّ اِلَيْهَا وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْحِسَابِ غَدًا ثُمَّ لَا يَعْمَلُ۔

الترغيب ج ۴ ص ۲۳۷

بحوالہ ابن حبان

موسیٰ علیہ السلام کے صحیفے کیا تھے (ان میں کیا تعلیم تھی) آپ نے فرمایا وہ سب کے سب مرقع عبرت تھے یعنی پند و نصیحت سے پُر تھے (ان میں لکھا تھا) کہ میں اس پر تعجب کرتا ہوں جو موت پر یقین رکھتا ہے پھر (وہ اپنی زندگی اور فانی مال و دولت پر) خوش ہے اور میں اس پر تعجب کرتا ہوں جو نارِ جہنم پر ایمان رکھتا ہے پھر (وہ کھل کھلا کر) ہنستا ہے۔ اور میں اس پر تعجب کرتا ہوں جو تقدیر پر ایمان رکھتا ہے پھر وہ (معاش کے بارے میں) سخت محنت کرتا ہے۔ اور میں اس پر تعجب کرتا ہوں جو دنیا کو دیکھتا ہے اور دنیا سے محبت کرنے والوں کا انجام اس کے سامنے ہے لیکن (بایں حال) وہ اس کے ساتھ مطمئن ہے (اس سے پیار کرتا ہے) اور میں اس پر تعجب کرتا ہوں جسے یقین ہے کہ کل (قیامت کے دن) اس (کی زندگی) کا حساب ہونے والا ہے وہ (پھر بھی) عمل نہیں کرتا۔

زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ صحابہ کرام ایک مجلس میں بیٹھے ہنس رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزرے تو فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔ (الترغیب ۴/۲۶۴)

جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو۔

کھل کھلا کر بے تحاشہ وہی ہنستا ہے جسے موت یاد نہیں اور حساب زندگی کی فکر نہیں۔

کس طرح تو ہنستا ہے جب علم نہیں تجھ کو
آئے گی اجل کیسے اور قبر میں کیا ہوگا

مومن کے لیے فتنے کے وقت زندگی سے موت بہتر ہے

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِثْنَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ اٰدَمَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِّلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ۔ (مسند احمد والترغیب ج ۴)

محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو چیزیں ایسی ہیں جنہیں انسان پسند نہیں کرتا (حالانکہ ان میں اس کے لیے بہتری ہوتی ہے) ایک تو وہ موت پسند نہیں کرتا حالانکہ موت اس کے لیے فتنے سے بہتر ہے (جس میں کہ ایمان ہی کو خطرہ لاحق ہو جائے۔) اور دوسرے وہ تھوڑے مال کو پسند نہیں کرتا حالانکہ مال کی کمی قیامت کے دن مختصر حساب کا ذریعہ ہے۔

انسان موت اور مفلسی دونوں سے گھبراتا ہے لیکن ایسے فتنے کے وقت جبکہ ایمان پر حملہ ہو رہا ہو اور ایمان ایسی نعمت عظمیٰ چھن جانے کا اندیشہ ہو تو موت بہتر ہے زمین کی پشت پر چلنے سے اس کے پیٹ میں جا لیٹنا زیادہ بہتر ہے۔ جس قدر کسی کے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال ہوگا اسی قدر اسے حساب بھی دینا ہوگا۔ سوال یہ بھی ہوگا کہ مال کس طرح کمایا؟ جائز یا ناجائز طریقہ پر؟ پھر دوسرا سوال ہوگا کہ حصولِ مال کے بعد کہاں خرچ کیا؟ مال کے بارے میں ان دونوں سوالات کے جوابات آسان نہیں۔ بہت کم خوش قسمت مالدار ہوں گے جو محتسب کو صحیح جواب دے سکیں گے۔

ہے مال وہی تیرا جو کھا لیا خود تو نے
یا راہ خدا میں جو خود تو نے دیا ہوگا : (جامِ طہور)

موت کی تمنا نہ کرو

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ ھَوْلَ الْمَطَّلَعِ شَدِیْدٌ وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَۃِ اَنْ یَّطُوْلَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَ یَرْزُقَہُ اللّٰہُ الْاِنَابَۃَ۔

(مسند احمد)

حضرت جابر بن عبداللہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت کی تمنا نہ کرو۔ اس لیے کہ قیامت کا معاملہ بڑا سخت ہے۔ یہ نیک بختی کی علامت ہے کہ انسان کی عمر لمبی ہو اور اللہ تعالیٰ اسے نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّہٗ یَزْدَادُ وَاِمَّا مُسِیْئًا

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی موت کی خواہش نہ کرے اگر وہ نیک ہے ممکن ہے نیکیوں میں اور اضافہ کرے اور اگر وہ بد ہے۔ شاید بدی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَعَلَّهٗ يَسْتَعْتِبُ (بخاری) توبہ کرے

کاش عاجز زندگی کٹتی خدا کی یاد میں
اب سے کیا حاصل دمِ رحلت جو پچھتا تا ہوں میں

شدتِ مرض میں بھی کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے

بلکہ زندگی اور موت کے لیے اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرے

وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّىٰ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ فَاِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اس بنا پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تکلیف میں مبتلا ہے۔ اگر کوئی مجبور ہی ہو جائے تو اسے یہ دعائیہ کلمات پڑھنے چاہییں۔ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ (ترجمہ) اے اللہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لیے زندہ رہنا بہتر ہے اور مجھے اُس وقت موت دے جس وقت موت میرے لیے مفید ہو۔

(بخاری ومسلم وابوداؤد ومسلم کتاب الذکر والدعاء)

اگر چوپایوں کو شدتِ موت کا احساس ہو جائے

تو ان کے جسم سوکھ کر ہڈیوں کے ڈھانچے ہو جائیں اور ذبح کرنے پر ان کے گوشت کے ساتھ ذرّہ برابر چربی نہ ملے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمَتِ الْبَھَائِمُ مِنَ الْمَوْتِ مَا عَلِمَ ابْنُ اٰدَمَ مَا اَکَلُوْا مِنْھَا لَحْمًا سَمِیْنًا۔

(کنز ج ۱۵، ص ۵۵۲)

حضرت ابوسعید خدری رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر (شدت) موت کا چوپایوں کو علم ہو جائے جس طرح کہ ابن آدم کو علم ہے تو لوگ ان کا چربی والا گوشت نہ کھائیں (یعنی انہیں ذبح کرنے پر ان کے گوشت کے ساتھ چربی حاصل نہ ہو۔ موت کے خوف سے سوکھ کر ہڈیوں کے ڈھانچے بن جائیں)

شدّتِ موت کا احساس نہیں ہے ان کو
جانور اس لیے یہ فربہ نظر آتے ہیں! (عاجز)

موت قیامت ہے

جو شخص مر جاتا ہے اس کی قیامت قائم ہو جاتی ہے۔

اَکْثِرُوْا ذِکْرَ الْمَوْتِ فَاِنَّکُمْ اِنْ ذَکَرْتُمُوْہُ فِیْ غِنًی کَدَّرَہٗ وَاِنْ ذَکَرْتُمُوْہُ فِیْ ضِیْقٍ وَسَّعَہٗ عَلَیْکُمْ اَلْمَوْتُ الْقِیَامَۃُ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمْ فَقَدْ قَامَتْ قِیَامَتُہٗ۔

(عن انس۔ کنز ج ۱۵ ص ۵۴۸)

موت کو کثرت سے یاد کیا کرو اگر تم اسے خوشحالی میں یاد کرو گے تو وہ اسے بے لطف کر دے گی اور اگر تم اسے تنگدستی میں یاد کرو گے تو کشادگی کا مزہ پاؤ گے موت قیامت ہے۔ تم میں سے جب کوئی مرتا ہے تو اس کی قیامت قائم ہو جاتی ہے یعنی اس کے ساتھ آخرت کا معاملہ شروع ہو جاتا ہے)

اَکْثِرُوْا ذِکْرَ الْمَوْتِ فَاِنَّ

موت کو کثرت سے یاد کیا کرو کہ اس کی یاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ تَمْحِيْصٌ لِلذُّنُوْبِ وَ	گناہوں کو مٹانے والی اور دنیا میں (انسان
تَزْهِيْدٌ فِي الدُّنْيَا اَلْمَوْتُ	کو) زہد کا سبق دینے والی ہے۔ موت
اَلْقِيَامَةُ اَلْمَوْتُ اَلْقِيَامَةُ	قیامت ہے۔ موت قیامت ہے۔

(عن انس رض کنز ج ۱۵ ص ۵۴۸)

موت کی یاد گناہوں سے حفاظت کے لیے مؤثر ترین تدبیر ہے جو کہ روحانی وجسمانی طبیبِ اعظم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے جسے موت یاد ہوتی ہے وہ دنیا میں زاہد بن جاتا ہے یعنی دنیا کے عیش و عشرت سے وہ کنارہ کش رہتا ہے، موت کی یاد تمام نیکیوں کا سرچشمہ اور موت سے غفلت جملہ برائیوں کا سبب ہے۔

لگا دے جان کی بازی حصولِ عقبیٰ میں
یہ چند روز کی مہلت بڑی غنیمت ہے (جام طہور)

میں موت کو کیوں پسند نہیں کرتا

ایک شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال، آپ نے اسے کیا جواب دیا ذیل کی حدیث ملاحظہ فرمائیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ	عبید اللہ بن عبید رض سے روایت ہے کہ
قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ	ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللّٰهِ مَا لِيْ لَا اُحِبُّ الْمَوْتَ	سے عرض کیا کہ مجھے کیا ہوا میں موت کو
قَالَ هَلْ لَكَ مَالٌ فَقَدِّمْ	پسند نہیں کرتا؟ آپ نے فرمایا تیرے
مَالَكَ بَيْنَ يَدَيْكَ فَاِنَّ	پاس مال ہے تو اسے آگے (اللہ کے
الْمَرْءَ مَعَ مَالِهٖ اِنْ قَدَّمَهٗ	پاس) بھیج دے اس لیے کہ آدمی اپنے مال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحَبَّ اَنْ یَلْحَقَہٗ وَاِنْ خَلَّفَہٗ اَحَبَّ اَنْ یَتَخَلَّفَ مَعَہٗ:

(کنز ج ۱۵ ص ۱ ۵ ۵)

کے ساتھ ہوتا ہے، اگر وہ اسے آگے بھیج دیتا ہے تو وہ خواہش کرتا ہے کہ اس سے مل جائے اور اگر وہ (مرنے کے وقت) اپنے پیچھے دنیا میں چھوڑتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ خود بھی مال کے ساتھ دنیا میں رہے۔

خلیفۂ ثالث حضرت عثمان بن عفان، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابوطلحہؓ وغیرہ بعض صحابۂ کرام بہت زیادہ مالدار تھے مگر انہیں مال سے بے جا محبت نہ تھی جہاں اور جب بھی مال خرچ کرنے کا موقع آیا انہوں نے بغیر ادنیٰ تامل کے خرچ کیا اور انفاق فی سبیل اللہ میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور مال کے ذریعہ بھی قرب الٰہی حاصل کیا ؎

جمعِ زر کرتا ہوں میں کلفت سے بچنے کیلئے
جمعِ زر سے اور کلفت میں گھرا جاتا ہوں میں

شدتِ موت سے جو ڈرتا ہے
معصیت کس طرح وہ کرتا ہے؟

اے اللہ مجھ پر موت آسان کر دے

(حضرت عمر بن عبدالعزیز کی دعاء)

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيَّ الْمَوْتَ (کتاب الزہد ص۲۹۱)

سفیان بن عیینہ رح بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز یہ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ مجھ پر موت آسان کر دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور موت

اے ابراہیمؑ تم نے موت کو کیسا پایا؟ اے پروردگار: میں نے دیکھا کہ میری جان سخت تکلیف کے ساتھ نکالی جارہی ہے، ابراہیم علیہ السلام کو جواب ملا کہ تم پر آسانی کی گئی ہے۔

عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَقِیَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ فَقِیْلَ لَہٗ یَا اِبْرَاھِیْمُ کَیْفَ وَجَدْتَ الْمَوْتَ؟ قَالَ یَارَبِّ وَجَدْتُ نَفْسِیْ تُنْزَعُ بِالْبَلَاءِ فَقِیْلَ فَقَدْ ھَوَّنَّا عَلَیْکَ۔

(کتاب الزہد لابن حنبل ص ۸۰)

حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ جب ابراہیمؑ موت سے ہمکنار ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے ملے تو آپ سے پوچھا گیا۔ موت کے بارے میں کیا خیال ہے۔ ابراہیم علیہ السلامؑ نے فرمایا۔ اے میرے پروردگار میں نے یہ دیکھا کہ میری روح شدید کرب کے ساتھ نکالی جارہی ہے اس پر کہا گیا کہ آپ پر تخفیف کی گئی ہے۔

حال کیا ہوگا بتا اے مطرب ہستی ترا\
جب اچانک ٹوٹ جائیگا رباب زندگی (جام طہور)

اچانک موت مومن کے لیے راحت

اور اللہ کے نافرمان کے لیے باعث زحمت ہے

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفَجْأَۃِ رَاحَۃٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچانک موت مومن کے لیے راحت اور اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلْمُؤْمِنِ وَاَخْذَةُ اَسَفٍ لِلْفَاجِرِ۔ (کنز ج ۱۵ ص ۶۷۸)	کے نافرمان کے لیے حسرت وافسوس کا سبب ہے۔

اچانک موت سے مومن طویل بیماری کی تکلیف سے بچ جاتا ہے مگر اس کے مقابلہ میں ایک فاسق، فاجر اور کافر کو اگر دفعۃً موت آتی ہے تو اسے توبہ اور اپنی اصلاح کی مہلت نہیں ملتی۔

موت ہے گھات میں نری عاجز
ایک تو ہے کہ محوِ غفلت ہے

کسی کے نیک عمل پر تعجب نہ کرو، فیصلہ خاتمہ پر ہے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَعْجَبُوْا بِعَمَلِ عَامِلٍ حَتّٰی تَنْظُرُوْا بِمَا یُخْتَمُ لَہٗ۔	حضرت ابوامامہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے (نیک) عمل پر تعجب نہ کرو۔ یہاں تک کہ تم یہ نہ دیکھ لو کہ اس کا خاتمہ کس طرح ہوتا ہے۔

(کنز ج ۱۵، ص ۶۸۱)

جانے والا یہاں سے وقتِ سفر
حسرت وغم سے ہاتھ ملتا ہے (جامِ طہور)

جو شخص جس حال پر فوت ہوگا

(اللہ تعالیٰ قیامت کے دن) اُسے اُسی حال پر اُٹھائے گا

عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ	حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ عَلٰی شَیْءٍ بَعَثَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ (کنز ج ۱۵ ص ۶۸۱)

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جس حال پر فوت ہوگا اللہ اسے اسی حال پر اٹھائے گا۔

یُبْعَثُ کُلُّ عَبْدٍ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْہِ (عن جابرٍ عن النبیؐ) (مسلم کتاب الجنۃ)

ہر شخص اس حالت اور اسی عقیدے پر اٹھایا جائے گا جس میں وہ فوت ہوگا۔ یہ روایت بھی حضرت جابر رضہ سے منقول ہے

جس حال پہ ہوتا ہے کوئی فوت جہاں میں
اُٹھے گا اُسی حال میں وہ روزِ قیامت

عالمِ خواب و بیداری

عمر کی میعادِ معین اسی طرح بیداری و خواب کے درمیان پوری ہو جاتی ہے

ارشادِ ربانی ہے:

وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفّٰكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضٰى أَجَلٌ مُّسَمًّى ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (الانعام ۶۰)

وہ وہی تو ہے جو رات کو تمہیں وفات دے دیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اسے جانتا ہے پھر تمہیں اس سے جگا دیتا ہے کہ میعادِ معین تمام کر دی جائے۔ پھر اسی کی طرف تمہاری واپسی ہے، پھر وہ بتا دے گا جو کچھ تم کرتے رہتے تھے۔

یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری روحِ نفسیاتی کو جس سے احساس و ادراک متعلق ہیں، معطل کر دیتا ہے یا اسے قبض کر لیتا ہے۔ جدید نفسیات کی اصطلاح میں تمہارے شعور کو باطل کر دیتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَیَتَوَفّٰی اَنْفُسَکُمُ الَّتِیْ بِھَا تَقْدِرُوْنَ عَلَی الْاِدْرَاکِ وَالتَّمْیِیْزِ (کبیر)

پھر وہ تمہارے نفسوں کو وفات دیتا ہے جن کے ساتھ تم فہم وشعور کی قوت رکھتے ہو۔

آیت کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ موت وبعثتِ مجازی کے کرشمے تو تمہیں رات دن خواب اور بیداری کے ذریعے دکھاتا ہی رہتا ہے، اس کے لیے کیا مشکل ہے کہ وہ تمہیں آخری طور پر موت دے کر حشر میں اٹھا کھڑا کرے۔

اللہ پاک فرماتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو رات کے وقت بوقتِ خواب وفات دیتا ہے اور یہ وفاتِ اصغر ہے۔

فَذَکَرَ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ الْوَفَاتَیْنِ الْکُبْرٰی وَالصُّغْرٰی (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۲۸)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دو وفاتوں کبریٰ اور صغریٰ کا ذکر فرمایا ہے۔

بدن سے اخراجِ روح کا نام وفاتِ کبریٰ ہے اور حالتِ نیند حالتِ صغریٰ ہے

اِنَّہٗ یَتَوَفّٰی عِبَادَہٗ بِاللَّیْلِ فِیْ مَنَامِھِمْ وَھٰذَا ھُوَ التَّوَفِّی الْاَصْغَرُ کَمَا قَالَ اللہُ تَعَالٰی اِذْ قَالَ یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ

ابن کثیر ج ۲ ص ۱۲۸

بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو رات کے وقت ان کی نیند کی حالت میں وفات دیتا ہے اور یہ وفاتِ اصغر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جب اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اے عیسیٰ میں تمہیں وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف تمہیں اٹھانے والا ہوں

زندگی، موت، برزخ اور موت کے بعد اٹھائے جانے کا تمثیلی مشاہدہ ہر شخص کو ہر روز کرایا جا رہا ہے۔ یہ گردشِ لیل ونہار اُن تمام حقائق کا درس دے رہی ہے۔ جن کی طرف ربِّ کائنات نے اہلِ بصیرت کو دعوت دی ہے۔

اللہ تعالیٰ موت کے وقت نفوس کو وفات دے دیتا ہے اور جو بحالتِ خواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرنہیں جاتے وہ ایسے نفوس ہوتے ہیں کہ ان پر طاری ہونے والی موت روک دی جاتی ہے اوران پر دوسری موت بھیجی جاتی ہے۔ یعنی نیند۔ اور یہ مقررہ موت تک ہوتا رہتا ہے۔ ارشاد ہو رہا ہے کہ وہ رات کے وقت تم کو وفات دے دیتا ہے، تم کاروبار سے رُک جاتے ہو اور دن میں تم اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہو۔

ارشادِ خداوندی ہے:

وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝ (النبا ۹۔۱۰)	اور ہمیں نے تمہاری نیند کو راحت کا ذریعہ بنا دیا ہے اور ہمیں نے رات کو پردہ کی چیز بنا دیا اور ہمیں نے دن کو معاش کا وقت بنا دیا۔

انسان دن بھر اپنے کاروبار میں محنت ومشقت سے تھک ہار جاتا ہے تو رات کو خود بخود اسے نیند آگھیرتی ہے اور وہ سو جاتا ہے۔ صبح جب بیدار ہو جاتا ہے تو دن بھر کی تھکاوٹ دور کہ بدن میں نشاط وتازگی ہوتی ہے اور وہ تازہ دم از سرِ نو ایک نئے ولولے اور مسرت وخوشی کے ساتھ اپنے کام میں لگ جاتا ہے۔

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا۔ یعنی رات ہر چیز کو اپنی تاریکی کی چادر سے ڈھانپ لیتی ہے۔ لباس کے معنی آرام وتسکینِ خاطر کے بھی کیے گئے ہیں۔ بفحوائے آیتِ قرآنی

لِبَاسًا ای سَكَنًا (ابن قتیبہ) لباس یعنی آرام وسکون

رات کا وقت جو فاطرِ کائنات نے انسان کے تھکے ہوئے جسم اور دماغ کے لیے سکون وراحت کا اور عبادت وخلوص کا وقت بنا دیا ہے نام نہاد روشن خیال اور مہذب دنیا نے عین اسی کو اپنے تعیشات اور نفس پرستیوں سینما، تھیٹر، نائٹ کلبوں وغیرہ کے لیے مخصوص کر لیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عام طور پر یہی رات کا وقت شقی القلب، سفاک و ظالم لوگوں نے ڈاکہ، چوری نقب زنی، قتل، اغوا وغیرہ کے لیے منتخب کر رکھا ہے۔

قبض روح اور ملائکہ

قبضِ روح کا عمل اور مرنے والے کے ساتھ اچھا یا بُرا سلوک فرشتوں کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۔	جب تم میں سے کسی کو موت آجاتی ہے تو اس کی روح ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرا بھی کوتاہی نہیں کرتے (حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں)
(الانعام - ٦١)	

قبضِ روح کا عمل اور متوفیٰ کے ساتھ اچھا یا بُرا سلوک فرشتوں کی اپنی مرضی سے نہیں ہوتا بلکہ یہ صرف حق تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتا ہے اور وہی اس کا فاعل ہے قبضِ روح کا عمل اللہ کے حکم سے ملک الموت کرتے ہیں۔ باقی دوسرے فرشتے ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ بعض صوفیہ کہتے ہیں کہ قبضِ ارواح کبھی حق تعالیٰ خود فرماتے ہیں کبھی ملک الموت اور کبھی دوسرے فرشتے اور یہ متوفی کے احوال کے فرق پر موقوف ہے۔ ان صوفیہ کی یہ بات صحیح نہیں، ملائکۂ موت کا کچھ بھی اختیار نہیں، ان کا کام محض تعمیل احکام ہے جس میں نہ وہ کمی کرتے ہیں، نہ زیادتی۔

کسی کی روح سختی سے نکالنا اور کسی کی نرمی سے ان کا اپنا کام نہیں۔ بلکہ وہ سب کچھ حکم الٰہی سے کرتے ہیں۔ درج ذیل آیت سے بھی اسی حقیقت کا اظہار ہو رہا ہے

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ	اے پیغمبرؐ آپ کہہ دیجیے تمہاری جان موت کا فرشتہ قبض کرتا ہے، جو تم پر متعین کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُرْجَعُوْنَ ۔ | دیا گیا ہے، پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (السجدہ - ۱۱)

قبضِ روح کے لیے فرشتے کا تعین اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اسی کے حکم سے وقتِ مقررہ پر انسان کی روح قبض کی جاتی ہے۔ اَلْحُکْمُ لِلّٰہِ لہٰذا حکم اللہ ہی کا چلتا ہے۔

فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہیں۔ وہ جب انہیں حکم دیتا تو وہ تعمیل کرتے ہیں، حدیث میں آتا ہے:

اَنَّ اَعْوَانَهٗ يَنْتَزِعُوْنَ الْاَرْوَاحَ مِنْ سَائِرِ الْجَسَدِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ تَنَاوَلَهَا مَلَكُ الْمَوْتِ ۔

ملک الموت کے مددگار فرشتے روحوں کو کھینچتے ہیں جسموں سے جب وہ حلق تک پہنچتی ہیں۔ تو ملک الموت انکو لے لیتا ہے،

اسی مضمون کی تائید میں ابن کثیرؒ نے ایک طویل حدیث ابن ابی حاتم کے حوالہ سے نقل کی ہے، اس میں ملک الموت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں:

وَاللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ لَوْ اَنِّيْ اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَ بَعُوْضَةٍ مَا قَدَرْتُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُوْنَ اللّٰهُ هُوَ الْاٰمِرُ بِقَبْضِهَا ۔ (ابن کثیر)

قسم ہے اللہ کی اگر میں ایک مچھر کی جان بھی اپنے ارادہ سے لینا چاہوں تو نہیں لے سکتا جب تک اللہ ہی کے ہاں سے اس کا حکم نہ ہو۔

قبض عزرائیلؑ کر سکتا نہیں مچھر کی روح
ہو نہ جب تک اسکو حاصل حکمِ ربِّ دوجہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عجزِ ابنِ آدم

انسان کے ہاتھ میں نہ اس کی زندگی ہے اور نہ موت

وہ نہ اپنی مرضی سے دنیا میں آیا، اور نہ ہی اپنی خواہش سے جب تک چاہے یہاں رہ سکتا ہے۔

جیسا کہ سورۃ جاثیہ میں فرمایا:

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ (الجاثیہ۔ ۲۶)	آپ کہہ دیجیے، اللہ ہی تم کو زندگی دیتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ پھر وہ تمہیں قیامت کے روز جمع کرے گا۔

سورۃ حج میں فرمایا:

وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ۔ (الحج۔ ۶۶)	وہ وہی تو ہے جس نے تم کو زندگی دی پھر تمہیں موت دے گا۔ پھر تم کو زندہ کرے گا۔

لیتی ہے آنکھ لطفِ جمال و کمالِ دوست
نیرنگِ فصلِ گل سے بھی جورِ خزاں سے بھی (جامِ طہور)

نیند اور موت کا فرق

بحالتِ نیند بعض جانوں کی گرفت اور بعض کی رہائی

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ	اللہ جانوں کو قبض کرتا ہے ان کی موت کے وقت اور ان (جانوں) کو بھی جن کی موت نہیں آئی ہے ان کے سونے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَّتِیْ قَضٰی عَلَیْهِ الْمَوْتَ	وقت پھر وہ ان (جانوں) کو تو روک لیتا
وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰی اَجَلٍ	ہے جن پر موت کا حکم کر چکا ہے اور باقی
مُّسَمًّی	(جانوں) کو ایک میعاد معین کے لیے رہا
(الزمر - ۴۲)	کر دیتا ہے ۔

نفس کا مفہوم بہت وسیع ہے وہ روح کے مرادف ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں ایک نفس حیاتی (یا فزیکل لائف) دوسرے نفس شعوری (یا سائیکل لائف)

وَلِکُلِّ اِنْسَانٍ نَفْسَانِ اِحْدٰهُمَا	ہر انسان کے دو نفس ہوتے ہیں - ایک تو
نَفْسُ الْحَیَاةِ وَهِیَ الَّتِیْ	نفس حیاتی جو موت کے وقت اس سے
تُفَارِقُهٗ عِنْدَ الْمَوْتِ فَتَزُوْلُ	سلب ہو جاتا ہے کہ اس کے جانے سے
بِزَوَالِهَا النَّفْسُ وَالْاُخْرٰی	جان چلی جاتی ہے، اور دوسرا نفس ادراک
نَفْسُ التَّمْیِیْزِ وَهِیَ الَّتِیْ	وہ نیند کے وقت اس سے جدا ہو جاتا ہے
تُفَارِقُهٗ اِذَا نَامَ وَهُوَ بَعْدَ النَّوْمِ	اور نیند کے بعد واپس آ جاتا ہے ۔
یَتَنَفَّسُ ۔ (معالم ومدارک)	

یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا یہ سلب رُوح مِنْ کُلِّ الْوُجُوْہِ ہوتا ہے جس کے بعد نہ حیات جسمانی باقی رہ جاتی ہے نہ شعور نہ ادراک، وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا ۔ یہ سلب روح جزئی حیثیت سے ہوتا ہے جس سے حیات جسمانی جوں کی توں باقی رہتی ہے لیکن شعور و ادراک باقی نہیں رہتا ۔ نیند کے وقت سلب صرف حیات شعوری کا ہوتا ہے ۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ :

یَخْرُجُ الرُّوْحُ عِنْدَ النَّوْمِ	اصل روح تو نیند کے وقت بھی جسم سے نکل
وَیَبْقٰی شُعَاعُهٗ فِی الْجَسَدِ	جاتی ہے لیکن اس کا تعلق جسم کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَبِذَالِكَ يَرَى الرُّؤْيَا فَإِذَا انْتَبَهَ مِنَ النَّوْمِ عَادَ الرُّوْحُ إِلَى جَسَدِهٖ بِأَسْرَعِ مِنْ لَحْظَةٍ.

(معالم، مدارک)

باقی رہتا ہے جیسے آفتاب کا شعاعی تعلق کروڑوں میل دور ہونے کے باوجود زمین سے قائم رہتا ہے اور سوتا ہوا انسان اس جزئی تعلق کی بنا پر خواب دیکھتا رہتا ہے پھر جب بیداری کا وقت آتا ہے تو یہ روح چشم زدن سے بھی کم میں جسم میں واپس آجاتی ہے۔

نفس اور رُوح میں امتیاز

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ:

فِي ابْنِ آدَمَ نَفْسٌ وَرُوْحٌ بَيْنَهُمَا شُعَاعٌ مِثْلُ شُعَاعِ الشَّمْسِ فَالنَّفْسُ هِيَ الَّتِي بِهَا الْعَقْلُ وَالتَّمْيِيْزُ، وَالرُّوْحُ هِيَ الَّتِي بِهَا النَّفَسُ وَالتَّحَرُّكُ فَإِذَا نَامَ الْعَبْدُ قَبَضَ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَلَمْ يَقْبِضْ رُوْحَهٗ (مدارک)

ابن آدم میں نفس بھی ہوتا ہے اور روح بھی اور دونوں کا ایک شعاعی تعلق مثل شعاع آفتاب کے ہوتا ہے، بس نفس تو وہ ہے جس سے تنفس و حرکت قائم ہے اور انسان جب سوتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے نفس کو قبض کر لیتا ہے نہ کہ اس کی روح کو۔

نیند اور خواب کی باریکیوں پر ماہرین فن نے جو دفتر کے دفتر لکھ ڈالے ہیں، وہ سب حکمتِ خداوندی ہی کی شرحیں اور تفسیریں ہیں۔

حقیقتِ نفس

اَلنَّفْسُ الْاِنْسَانِيَّةُ عِبَارَةٌ عَنْ

نفس انسانی ایک چمکدار روحانی جوہر سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَوْهَرٌ مُشْرِقٌ رُوْحَانِيٌّ إِذَا
تَعَلَّقَ بِالْبَدَنِ حَصَلَ ضَوْءُهُ
فِي جَمِيْعِ الْأَعْضَاءِ وَهُوَ الْحَيَاةُ
إِنَّهُ فِي وَقْتِ الْمَوْتِ يَنْقَطِعُ
تَعَلُّقُهُ عَنْ ظَاهِرِ هٰذَا الْبَدَنِ
وَعَنْ بَاطِنِهِ وَذٰلِكَ هُوَ
الْمَوْتُ وَأَمَّا فِي وَقْتِ النَّوْمِ
فَإِنَّهُ يَنْقَطِعُ ضَوْءُهُ عَنْ
ظَاهِرِ الْبَدَنِ مِنْ بَعْضِ
الْوُجُوْهِ وَلَا يَنْقَطِعُ ضَوْءُهُ
عَنْ بَاطِنِ الْبَدَنِ فَثَبَتَ
أَنَّ الْمَوْتَ وَالنَّوْمَ مِنْ جِنْسٍ
وَاحِدٍ إِلَّا أَنَّ الْمَوْتَ انْقِطَاعٌ
تَامٌّ كَامِلٌ - وَالنَّوْمُ انْقِطَاعٌ
نَاقِصٌ مِنْ بَعْضِ الْوُجُوْهِ
وَإِذَا ثَبَتَ هٰذَا ظَهَرَ أَنَّ
الْقَادِرَ الْعَالِمَ الْحَكِيْمَ دَبَّرَ
تَعَلُّقَ جَوْهَرِ النَّفْسِ بِالْبَدَنِ
عَلٰى ثَلَاثَةِ أَوْجُهٍ (أَحَدُهَا)
أَنْ يَقَعَ ضَوْءُ النَّفْسِ عَلٰى جَمِيْعِ
أَجْزَاءِ الْبَدَنِ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً

عبارت ہے۔ کہ جب بدن سے اس کا تعلق پیدا ہو جاتا ہے تو تمام اعضاء میں اس کی روشنی پھیل جاتی ہے، اور اسی کا نام زندگی ہے۔ پھر موت کے وقت جب ظاہری اور باطنی طور پر اس کا تعلق بدن سے منقطع ہو جاتا ہے، تو اسی کا نام موت ہے لیکن نیند کی حالت میں صرف ظاہر بدن سے اس کا تعلق منقطع ہوتا ہے۔ اور باطنی طور پر بدن کے ساتھ اس کی روشنی قائم رہتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیند اور موت جنس کے اعتبار سے تو ایک ہی ہیں تاہم موت کے وقت انقطاع تام اور کامل ہوتا ہے ـــــ اور نیند کی حالت میں بعض وجوہ کے اعتبار سے انقطاع ہوتا ہے مندرجہ بالا تفصیل سے ثابت ہو گیا کہ قادر مطلق علیم و حکیم نے جوہر نفس کا بدن سے تین طرح کا تعلق پیدا کیا ہے۔ اول یہ کہ جمیع اجزاء بدن سے ظاہری اور باطنی طور پر اس کا تعلق قائم ہو اور یہ حالت بیداری ہے۔ دوم یہ کہ ظاہری طور پر بعض وجوہ سے اس کا تعلق منقطع ہو جائے اس کا نام نیند ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَذٰلِكَ الْيَقْظَةُ (وَثَانِيْهَا) اَنْ يَّرْتَفِعَ ضَوْءُ النَّفْسِ عَنْ ظَاهِرِ الْبَدَنِ مِنْ بَعْضِ الْوُجُوْهِ دُوْنَ بَاطِنِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ النَّوْمُ۔ (وَثَالِثُهَا) اَنْ يَّرْتَفِعَ ضَوْءُ النَّفْسِ عَنِ الْبَدَنِ بِالْكُلِّيَّةِ وَهُوَ الْمَوْتُ، فَثَبَتَ اَنَّ الْمَوْتَ وَالنَّوْمَ يَشْتَرِكَانِ فِيْ كَوْنِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا تَوَفِّيًا لِلنَّفْسِ، ثُمَّ يَمْتَازُ اَحَدُهُمَا عَنِ الْاٰخَرِ بِخَوَاصٍ مُعَيَّنَةٍ فِيْ صِفَاتٍ مُعَيَّنَةٍ، وَمِثْلُ هٰذَا التَّدْبِيْرِ الْعَجِيْبِ لَا يُمْكِنُ صُدُوْرُهٗ اِلَّا عَنِ الْقَادِرِ الْعَلِيْمِ الْحَكِيْمِ، وَهُوَ الْمُرَادُ مِنْ قَوْلِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (الزمر) وَيُحْتَمَلُ اَنْ يَّكُوْنَ الْمُرَادُ بِهٰذَا اَنَّ الدَّلِيْلَ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْعَاقِلِ اَنْ يَّشْتَغِلَ بِعِبَادَةِ الْاِلٰهِ الْمَوْصُوْفِ بِهٰذِهِ الْقُدْرَةِ وَهٰذِهِ الْحِكْمَةِ (تفسیر کبیر جلد ۲۶ صفحہ ۲۸۴)

سوم یہ کہ ظاہری اور باطنی طور پر کلیتہً اس کا تعلق منقطع ہو جائے اس تیسری حالت کا نام موت ہے۔ مندرجہ بالا تفصیل سے ثابت ہوا کہ موت اور نیند اس بات میں دونوں شریک ہیں کہ ہر ایک میں توفی نفس کا مفہوم پایا جاتا ہے، لیکن اپنے معیّن خواص اور صفات کے اعتبار سے دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں پھر اس قسم کی عجیب و غریب تدبیر جو کہ قادرِ مطلق اور علیم و حکیم کے سوا کسی دوسری ذات سے صادر نہیں ہو سکتی۔ اسی بنا پر قرآن نے فرمایا ہے۔

(بیشک اس میں غور کرنے والوں کے لیے پند و نصائح ہیں) اور اس سے یہ دلیل نکلتی ہے کہ ہر عقلمند پر یہ واجب ہے، کہ وہ اسی اللہ کی عبادت کرے جو کہ اس قدرت اور اس حکمت سے موصوف ہے۔

کیا نفس اور روح دونوں ایک چیز ہے یا الگ الگ چیزیں

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ

حضرت ام سلمہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَلَمَۃَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُہٗ فَاَغْمَضَہٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَہُ الْبَصَرُ۔ (مسلم)

صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہؓ کے پاس (ان کی وفات کے وقت) تشریف لائے تو ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ آپ نے انہیں بند کر دیا اور فرمایا کہ جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر روح کے پیچھے لگ جاتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَوْا الْاِنْسَانَ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُہٗ قَالَ فَذَالِكَ حِیْنَ یَتْبَعُ نَفْسَہٗ۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب انسان وفات پاتا ہے تو اس کی آنکھ کھلی رہ جاتی ہے اور اس وقت وہ اپنے نفس کے پیچھے لگ جاتی ہے

یہ دونوں حدیثیں امام قرطبی اپنی تفسیر میں نقل فرما کر لکھتے ہیں وَالْاَظْھَرُ اِنَّھُمَا شَیْءٌ وَّاحِدٌ وَّھُوَ الَّذِیْ تَدُلُّ عَلَیْہِ الْاٰثَارُ الصِّحَاحُ۔ یعنی صحیح حدیثوں سے یہی ثابت ہوتا ہے (کہ نفس اور روح) دونوں ایک چیز ہے۔

نیند اور قبضِ رُوح کا فرق

اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِھَا

تَوَفِّیْ کے لفظی معنے لے لینے اور قبض کر لینے کے ہیں، اس آیت میں حق تعالیٰ نے یہ بتلایا ہے کہ جانداروں کی ارواح ہر وقت اللہ تعالیٰ کے زیر تصرف ہیں، وہ جب چاہے ان کو قبض کر سکتا ہے اور واپس لے سکتا ہے۔ اس تصرفِ الٰہی کا ایک مظاہرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ہر جاندار روزانہ دیکھتا اور محسوس کرتا ہے کہ نیند کے وقت اس کی روح ایک حیثیت سے قبض ہو جاتی ہے، پھر بیداری کے وقت لوٹ آتی ہے اور آخر کار ایک وقت ایسا آئے گا کہ بالکل قبض ہو جائے گی اور واپس نہ آئے گی۔

تفسیر مظہری میں ہے کہ قبضِ روح کے معنی اس کا تعلق بدنِ انسانی سے قطع کر دینے کے ہیں، کبھی یہ ظاہراً و باطناً بالکل منقطع کر دیا جاتا ہے۔ اسی کا نام موت ہے۔ اور کبھی صرف ظاہراً منقطع کیا جاتا ہے باطناً باقی رہتا ہے اسے موت کہتے ہیں جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ صرف حس اور حرکت ارادیہ جو ظاہری علامتِ زندگی ہے وہ منقطع کر دی جاتی ہے اور باطناً روح کا تعلق جسم سے باقی رہتا ہے جس سے وہ سانس لیتا ہے اور زندہ رہتا ہے اور صورت اس کی یہ ہوتی ہے کہ روحِ انسانی کو عالمِ مثال کے مطالعہ کی طرف متوجہ کر کے اس عالم سے غافل اور معطل کر دیا جاتا ہے تاکہ انسان مکمل آرام پا سکے اور کبھی یہ باطنی تعلق بھی منقطع کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے حیاتِ جسمانی بالکل ختم ہو جاتی ہے۔

ہے تارِ نفس سے ثبوتِ حیات
سکوتِ نفس ہے وقوعِ ممات

خواب میں ارواح کا ملاپ

اِنَّ اَرْوَاحَ الْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ	زندوں اور مردوں کی روحیں خواب میں ملتی
تَلْتَقِیْ فِی الْمَنَامِ فَتَتَعَارَفُ	ہیں تو ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں باتیں کرتی
مَا شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَاِذَا	ہیں جب تک اللہ چاہتا ہے پھر جب
اَرَادَتِ الرُّجُوْعَ اِلٰی اَجْسَادِهَا	اپنے جسموں کی طرف لوٹنے کا ارادہ کرتی
اَمْسَكَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَرْوَاحَ	ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْاَمْوَاتِ عِنْدَهٗ وَاَرْسَلَ اَرْوَاحَ الْاَحْيَآءِ اِلٰى اَجْسَادِهَا اِلٰى حِيْنِ اِنْقِضَآءِ مُدَّةِ اٰجَالِهَا۔ (تفسیر الخازن جلد ۴ صفحہ ۶۰)

روک لیتا ہے جن کی موت کا وقت آجاتا ہے اور ایسے زندوں کی ارواح کو ان کے جسموں کی طرف بھیج دیتا ہے۔ جن کی مدت حیات ابھی باقی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بحالتِ نیند خواب میں نفس جو کچھ آسمان پر دیکھتا ہے وہ سچا خواب ہوتا ہے اور زمین پر لوٹ آنے کے بعد جو کچھ دیکھتا ہے شیطان اس میں ملاوٹ کر دیتا ہے وہ خواب جھوٹا ہوتا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا رَاَتْ نَفْسُ النَّائِمِ فِي السَّمَاءِ فَهِيَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ وَمَا رَاَتْ بَعْدَ الْاِرْسَالِ فَيُلْقِنُهَا الشَّيْطٰنُ فَهِيَ كَاذِبَةٌ (مدارک جلد ۴)

حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ نیند کی حالت میں نفس جو کچھ آسمان پر دیکھتا ہے وہ سچا خواب ہوتا ہے اور جو کچھ وہاں سے لوٹ آنے کے بعد دیکھتا ہے اس میں شیطان کی ملاوٹ ہوتی ہے۔ وہ خواب جھوٹا ہوتا ہے۔

فی الحقیقت بالیقین وہ صدق ہے وہ سچ ہے
روحِ طاہر دیکھتی ہے جو فلک پر خواب میں

مومن کی پاکیزہ روح کو بحالتِ خواب سیرِ آسمان میں سجدہ کی اجازت

اَنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ تَعْرُجُ عِنْدَ النَّوْمِ فِي السَّمَآءِ فَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ طَاهِرًا اُذِنَ لَهٗ فِي السُّجُوْدِ فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْهُمْ طَاهِرًا لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ (مدارک جلد ۱)

بیشک مومنوں کی روحیں خواب کی حالت میں جب آسمان کی سیر کرتی ہیں تو ان میں سے جو پاک ہوتی ہیں انہیں سجدہ کی اجازت دی جاتی ہے اور جو ان میں سے پاک نہیں ہوتیں انہیں اس کی اجازت نہیں ملتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاہر (پاک) سے مراد شرک و بدعت فسق و فجور اور ہر قسم کی معصیت کی آلائشوں سے پاک ہونا یا باطنی روحانی پاکیزگی بھی ہو سکتی ہے اور ظاہری جسمانی بھی۔ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنا اور اس کی اجازت ملنا، یہ عزت و شرف ایک طاہر روح کی ہی سعادت ہے، ملوث عصیاں گندی روحیں اس خوش نصیبی سے محروم رہتی ہیں

خواب میں رُوحِ مسلماں کی یہ عزت یہ شرف
اِذن سجدہ اُسے ملتا ہے دمِ سیرِ فلک

نیند موت کی چھوٹی بہن

قَالَ ابْنُ زَيْدٍ اَلنَّوْمُ وَفَاتٌ وَالْمَوْتُ وَفَاتٌ (قرطبی) نیند بھی وفات ہے اور موت بھی وفات۔

وَقَالَ عُمَرُ اَلنَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ (قرطبی) حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ نیند موت کی بہن ہے۔

جس طرح تم سو جاتے ہو اسی طرح تم مر جاؤ گے، جس طرح تم نیند سے بیدار ہو کر اُٹھ جاتے ہو اسی طرح قیامت کے دن قبروں سے اُٹھو گے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَا تَنَامُوْنَ فَكَذَالِكَ تَمُوْتُوْنَ وَكَمَا تُوْقَظُوْنَ فَكَذَالِكَ تُبْعَثُوْنَ (قرطبی ۸ ص ۲۶۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس طرح تم سوتے ہو اسی طرح مرو گے اور جس طرح تم جاگ اٹھتے ہو، اسی طرح (قبروں سے) اُٹھائے جاؤ گے۔

نیند آجاتی ہے جیسے موت آئے گی یونہی
قبر سے اُٹھیں گے جیسے نیند سے اُٹھتے ہیں ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنّت میں اہل جنّت کے لیے نہ نیند ہوگی اور نہ موت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیَنَامُ اَهْلُ الْجَنَّةِ، قَالَ لَا، اَلنَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ وَالْجَنَّةُ لَا مَوْتَ فِیْهَا۔ (قرطبی)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا اہل جنت سوتے بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں، نیند تو موت کی بہن ہے اور جنت میں موت نہیں ہے۔

مقامِ فردوس میں کسی کو
نہ نیند ہوگی نہ موت ہوگی

اَدعیہ مسنونہ

سونے اور نیند سے بیدار ہونے کے وقت کی مسنون دُعائیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَوٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَلْیَاْخُذْ دَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فَلْیَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهٗ وَلْیُسَمِّ اللّٰهَ فَاِنَّهٗ لَا یَعْلَمُ مَا خَلَفَهٗ بَعْدُ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّضْطَجِعَ فَلْیَضْطَجِعْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی تم میں سے سونے کے خیال سے اپنے بستر پر آئے تو اپنے تہبند کے اندرونی حصے سے اسے جھاڑ لے اس لیے کہ نہ جانے اس پر کیا کچھ ہو۔ اور جب کوئی سونے کا ارادہ کرے تو وہ داہنی کروٹ پر لیٹے اور یہ دعا پڑھے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ فَلْيَقُلْ

دُعا:- بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهُ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ (بخاری ومسلم)

اے میرے پروردگار تو ہی لائق حمد ہے تیرے ہی نام سے میں لیٹتا ہوں اور تیری ہی رحمت سے میں جاگوں گا، اگر تو میری روح کو روک لے تو اسے بخش دے اور اگر تو اسے بھیج دے تو اس کی ایسی ہی حفاظت کر جیسی تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

نیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نیند سے بیدار ہونے کے وقت درج ذیل دعا پڑھنے کا حکم فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَرَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ وَاَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهٖ۔

سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے میرے بدن کو تندرستی بخشی اور میری روح کو مجھ پر واپس لوٹا دیا اور اپنے ذکر کی مجھے توفیق دی۔

اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ

بخاری میں بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ منقول ہے کہ جب رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بچھونے پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ مبارک اپنے (داہنے) رخسارے کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے:

دُعا: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى

الٰہی تیرے نام سے مرتا ہوں اور زندہ ہوں گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: جب آپ نیند سے بیدار ہوتے درج ذیل دُعا پڑھتے:

دُعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔ الترغیب ۴/ ۲۵۷ بحوالہ بخاری

تمام تعریفوں کے لائق وہی ہے جس نے ہمیں ہماری موت (نیند) کے بعد زندہ (جگایا) کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

ہر اک تعریف کے لائق وہی ذاتِ مقدّس ہے
کیا بیدار جس نے نیند یعنی موت سے ہم کو

وقوعِ موت میں نیک و بد سب برابر ہیں مگر انجام میں یکساں نہیں

ایک فاسق، فاجر، کافر، مومن، شہید، ولی اور نبی وقوعِ موت میں اگرچہ سب برابر ہیں مگر انجام میں مختلف ہیں۔ موت کے وقت اور موت کے بعد ہر شخص کے اعمال کے مطابق اچھا یا برا سلوک ہوتا ہے۔ عدل و انصاف کا تقاضا بھی یہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرشتے اللہ کے حکم کے مطابق پورا کرتے ہیں، قرآن و احادیث کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کی روح کو پرواز کرتے ہی جنت اور اس کی نعمتوں اور رضوانِ الٰہی کی بشارت دی جاتی ہے اور اس کی روح بکمالِ انبساط بدن سے کوچ کر جاتی ہے، حدیث میں آتا ہے کہ موت مومن کے لیے تحفہ ہے کیوں کہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور موت ہی اس قید خانے سے آزادی کا پروانہ لے کر آتی ہے بخلاف ایک کافر کے کہ دنیا ہی اس کے لیے بہشت ہے، کیوں کہ وہ دنیا میں آخرت سے بے پروا، آزاد اور گمراہ ہوتا ہے، نفس کی ہر جائز و ناجائز خواہش پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے اور عیش و عشرت کی زندگی گذارتا ہے، موت ایسے شخص کے لیے اس کی تمام خوشیوں کو غارت کر دینے والی ہے، لہٰذا وہ موت سے ڈرتا ہے اور بھاگتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتے ایسے نافرمان اور سرکش انسان کی روح نہایت سختی اور درشتی سے نکالتے ہیں اور مرنے کے وقت ہی اس کے اعمال کی پاداش میں اسے جہنمی ہونے کی اطلاع دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ناہنجار و نافرمان انسان موت کا ذکر سننا بھی پسند نہیں کرتا لیکن وہ موت سے کتنا بھی گریز کرے۔ موت سے کہاں بھاگ سکتا ہے؟

موت اس سے بھی ملاقات کرے گی اک دن
موت کا نام بھی سننے کو جو تیار نہیں

موت کے دو پہلو

موت کے وقت مومن کو اکرام الٰہی کی خوشخبری اور کافر کو عذاب الٰہی کی اطلاع دی جاتی ہے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَالِكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ

عبادہ بن صامت سے روایت ہے، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو محبوب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو کوئی اللہ سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا۔ حضرت عائشہ رضی نے کہا کہ ہم موت کو تو پسند نہیں کرتے حضور نے فرمایا یہ بات نہیں بلکہ جب مومن کو موت آتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے الطاف و اکرام کی بشارت دی جاتی ہے تو اسے کوئی چیز محبوب نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ	رہتی اس سے جو کہ اس کے آگے ہے
لِقَاءَ اللهِ وَأَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ	تو وہ اللہ کی ملاقات کو (اس وقت) زیادہ
وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حَضَرَهُ	پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات
الْمَوْتُ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ	چاہتا ہے اور جب کافر کے پاس موت
وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ	آتی ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس
أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ	کی سختی کی خبر دی جاتی ہے تو اس کے نزدیک
فَكَرِهَ لِقَاءَ اللهِ وَكَرِهَ	اس سے زیادہ مکروہ (اس وقت) کوئی چیز
اللهُ لِقَاءَهُ۔	نہیں ہوتی جو کہ اس کے آگے ہے تو وہ اللہ
(أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا أَبَا	کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا، اللہ بھی اس کی
دَاوُد)	ملاقات کو پسند نہیں کرتا۔

قید سے رہائی کسے پسند نہیں۔ موت سے مومن کو قید خانۂ دنیا سے آزادی ملتی ہے۔ کلھم تکالیف کا سدباب ہو رہا ہوتا ہے اور اسے دنیا کے شر پسند لوگوں سے امن و امان میسر آ رہا ہوتا ہے اور اسے افضل ترین مقام جنت الفردوس اور اس میں انبیاء، شہداء و صالحین کی رفاقت کی سعادت سے نوازا جا رہا ہوتا ہے۔

اس کے مقابلہ میں موت کے وقت اللہ کا نافرمان کیوں پریشان حال نہ ہو کہ اس کا اب ایسے مقام کی طرف کوچ ہو رہا ہوتا ہے جہاں اب اس سے تعیش کی زندگی کے لمحہ لمحہ کا حساب لیا جائے گا، اس سے پوچھا جائے گا، کیا تجھے زندگی اسی لیے عطا کی گئی تھی کہ نفس کی ہر خواہش کی پیروی کرے اور اپنے خالق کے ہر حکم کو پس پشت ڈالے، اب اسے اس کی بداعمالیوں کی سزا جہنم کے دائمی خوفناک عذاب کی صورت میں دی جائے گی۔ جہاں سے وہ کبھی نہ نکلے گا۔ العیاذ باللہ! کوئی دوست اور رشتہ دار اب اس کی حمایت نہ کر سکے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرگِ مومن

موت مسلمان کے گناہوں کا کفارہ ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَوْتُ کَفَّارَۃٌ لِکُلِّ مُسْلِمٍ۔

اَخْرَجَہٗ اَبُوْ نُعَیْمٍ۔

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت مسلمان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

یعنی موت کے وقت نزع کی تکلیف سے اللہ تعالیٰ مومن کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور یہ معاملہ علیٰ اختلاف الاحوال ہے۔ بعض کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں بعض کے کچھ کم جس طرح اللہ چاہتا ہے اور وہ آدمی جس کے گناہ جس حیثیت کے ہوں ویسا ہی اس سے سلوک ہوتا ہے۔

جیسا کوئی بوئے گا ویسا ہی وہ کاٹے گا\
اللہ کسی پر بھی کچھ ظلم نہیں کرتا

موت کے وقت کسی مومن پر سختی اور کسی کافر پر نرمی کی مصلحت

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیَعْمَلُ الْخَطِیْئَۃَ فَیُشَدَّدُ بِھَا عَلَیْہِ عِنْدَ الْمَوْتِ لِیُکَفِّرَ بِھَا وَاِنَّ الْکَافِرَ لَیَعْمَلُ الْحَسَنَۃَ

حضرت ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بعض اوقات) مومن سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے تو اس کے کفارہ میں موت کے وقت اس پر شدت کی جاتی ہے (اور بعض اوقات) کافر کوئی نیکی کرتا ہے تو اس کے صلہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيُسَهَّلُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَوْتِ لِيُجْزٰى بِهَا (طبرانی)

موت کے وقت اس پر نرمی کی جاتی ہے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موت کے وقت نہ درد و کرب علامت مذمومہ ہے اور نہ سکون و سہولت علامت محمودہ ہے۔ سکرات موت کا معاملہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ پاس بیٹھنے والوں اور دیکھنے والوں کو حقیقت حال کا علم نہیں ہو سکتا مگر مومن پر ہمیشہ نیک گمان رکھنے کا حکم ہے۔

پاس بیٹھا ہوا سمجھ نہ سکا
نزع میں مبتلا پہ کیا گزری

مومن کی موت پر اس کے سجدہ کی جگہ روتی ہے

عَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِي قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً فِي بُقْعَةٍ مِنْ بِقَاعِ الْاَرْضِ اِلَّا شَهِدَتْ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَبَكَتْ عَلَيْهِ يَوْمَ يَمُوْتُ (اخرجہ ابو نعیم)

حضرت عطاء خراسانی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جو شخص زمین کے کسی ٹکڑے پر سجدہ کرتا ہے وہ ٹکڑا قیامت کے دن اس کے لیے گواہی دے گا اور وہ اس کے مرنے کے دن اس پر روتا ہے۔

ذرا دیکھیں تو آکر اہل دنیا عظمت مومن
زمین سجدہ مومن ہے گریاں موت مومن پر

صالحین و ابرار کا انجام خیر

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ

بیشک جن لوگوں نے کہا ہمارا پروردگار اللہ ہے۔ پھر اس پر قائم رہے۔ ان پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۔ (حٰمٓ السجدۃ ۳۰)	فرشتے (موت کے وقت) اترتے ہیں، (اور کہتے ہیں) تم اندیشہ کرو اور نہ غم اور خوش ہو جاؤ جنت کے ملنے پر جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا ہے، ہم تمہارے رفیق تھے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی رہیں گے اور تمہارے لیے اس جنت میں وہ سب کچھ موجود ہے جس کو تمہارا جی چاہے اور تمہارے واسطے موجود ہے جو کچھ بھی تم مانگو، یہ بطور مہمانی کے خدائے غفور و رحیم کی طرف سے ہے۔

استقامت کا لفظ گو مختصر ہے مگر تمام شرائع اسلامیہ کو جامع ہے جس میں تمام احکام الٰہیہ پر عمل اور تمام محرمات و مکروہات سے بالکل اجتناب شامل ہے۔ تفسیر کشاف میں ہے کہ انسان کا رَبُّنَا اللّٰهُ کہنا تب صحیح ہو سکتا ہے جب کہ وہ دل سے یقین کرے کہ میں ہر حال اور ہر قدم میں اللہ تعالیٰ کے زیر بار احسان ہوں۔ مجھے ایک سانس بھی اس کی رحمت کے بغیر نہیں آسکتا اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ انسان طریق عبادت پر ایسا مضبوط و مستحکم رہے کہ اس کا قلب اور قالب دونوں اللہ کی عبودیت و اطاعت سے سرمو انحراف نہ کریں۔ حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ مجھے اسلام کی ایک جامع بات فرما دیجیے جس کے بعد مجھے کسی اور سے کچھ نہ پوچھنا پڑے تو آپ نے فرمایا:

قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ (رواہ مسلم)	تم اللہ پر ایمان لانے کا اقرار کرو پھر اس پر مستقیم رہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی ایمان اور اُس کے تقاضے اعمالِ صالحہ پہ جمے رہو)

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ (ابراہیم۔ ۲۷)

اللہ ایمان والوں کو اس پکی بات (کی برکت) سے مضبوط رکھتا ہے۔ دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔

یعنی دنیا کے ہر امتحان میں بھی اور آخرت کے امتحان میں بھی، اسی دنیا کی زندگی میں ہر انسان کو کئی قسم کی مشکلات کا سامنا ہوتا رہتا ہے۔ ایمان ہی کی صراطِ مستقیم ایسی ہے جو اسے ہر امتحان میں ثابت قدم رکھتی اور ہر تاریکی میں روشنی دکھلاتی رہتی ہے۔ اور پھر برزخ اور محشر میں بڑے بڑے ہولناک مناظر کے وقت بھی کلمۂ توحید و ایمان ہی سہارا بنے گا۔ نجات کی راہ دُنیا اور آخرت دونوں میں بجز دین توحید کے اور کوئی نہیں، دنیا و آخرت دونوں میں بے دین حقیقی چین اور آرام سے محروم رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر انسان کو دولتِ ایمان نصیب فرمائے اور نعمتِ توحید سے سرفراز فرمائے۔

غریقِ معصیت، بے دین و ملحد، فاسق و فاجر
سکونِ ہر دو عالم سے سدا محروم رہتا ہے

استقامت کا مفہوم

حضرت علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ استقامت کی تعریف ادائیگیِ فرض فرماتے ہیں اور حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ تمام اعمال میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اس کی نافرمانی سے بچو۔ حضرت صدیقِ اکبرؓ اور حضرت عثمان غنیؓ اس آیت کی تعریف میں ایمانِ راسخ اور عملِ صالح کے ساتھ اخلاص کی بھی تاکید کرتے ہیں حقیقت میں اعمالِ صالحہ سے بھی پہلے اخلاص کی ضرورت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشنودیٔ خالق کے لیے جس کا عمل ہو
انسان سے وہ اجر کا خواہاں نہیں ہوتا (جام طہور)

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۔ فرشتوں کا نزول اور وہ خطاب جو اس آیت میں آیا ہے ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ موت کے وقت ہوگا اور حضرت قتادہؒ کا قول ہے کہ محشر میں قبروں سے نکلنے کے وقت ہوگا۔

حضرت وکیع بن جراح فرماتے ہیں کہ نزولِ ملائکہ تین وقتوں میں ہوگا، اوّل موت کے وقت، پھر قبروں کے اندر، پھر محشر میں قبروں سے اٹھنے کے وقت۔

ابو نعیم نے ثابت البنانی رضؒ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے سورہ حٰم السجدہ کی تلاوت کی یہاں تک کہ آیت تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ پر پہنچے تو فرمایا کہ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ مومن جس وقت اپنی قبر سے اُٹھے گا تو وہ فرشتے جو دنیا میں اس کے ساتھ رہا کرتے تھے ملیں گے اور اس سے کہیں گے کہ تم خوف وغم نہ کرو، بلکہ جنت کی بشارت سنو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا ہے ۔ ان کا کلام سن کر مومن کو اطمینان ہو جائے گا (مظہری) غرض خوف امن سے بدل جائے گا، آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی دل مطمئن ہوگا قیامت کا تمام خوف ودہشت دور ہو جائے گا، اعمالِ صالحہ کا بدلہ اپنی آنکھوں سے دیکھے گا اور خوش ہوگا، الحاصل موت کے وقت قبر میں اور قبر سے اٹھتے وقت سرآن ملائکۂ رحمت اس کے ساتھ رہیں گے اور اسے بشارتیں سناتے رہیں گے ۔ ان سے فرشتے یہ بھی کہیں گے کہ حیاتِ دنیا میں ہم تمہارے رفیق اور دوست اور ساتھی تھے نعمتوں والی جنت میں پہنچا دینے تک ہم تم سے علیحدہ نہیں ہوں گے۔ وہاں جو کچھ تم طلب کرو گے تمہیں ملے گا، دل میں جو بھی خواہش پیدا ہوگی پوری کی جائیگی یہ مہمانی، یہ عطا، یہ انعامات، یہ ضیافت، یہ عزت افزائی اس خدا کی طرف سے ہے جو بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے، اس کا لطف وکرم، اس کی بخشش وعطابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسیع ہے، جس کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔

ذرا بھی ڈر کسی بھی شے کا اب دل میں نہیں میرے
ہوئی حاصل مجھے یہ شے مرے مولا ترے ڈر سے

دین پر استقامت کا صلہ

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا یعنی شرک چھوڑ کر دین توحید اختیار کیا اور اسی پر ثابت قدم رہے۔ اس سے ان کے قدم ڈگمگانے نہیں پائے۔ ثُمَّ ثَبَتُوْا عَلَى الْاِقْرَارِ وَلَمْ يَرْجِعُوْا اِلَى الشِّرْكِ (رح) پھر وہ اپنے قول پر قائم رہے اور شرک کی طرف نہیں لوٹے۔

مگر منافق سے استقامت ممکن ہی نہیں اور مرتدوہ ہے جو اقرار ایمان پر قائم نہ رہا۔ باقی اخفاءِ ایمان کا وہ بھی لفظ "قالوا" سے ظاہر ہو رہا ہے، یعنی کوئی شخص دل سے تو توحید کا قائل ہو مگر زبان سے اقرار نہ کر رہا ہو، وہ اس بشارت کا مستحق نہیں۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے شرح الصدور میں تمیم داری صحابیؓ کے حوالہ سے ایک بڑی طویل حدیث اس مضمون کی نقل کی ہے کہ مومن صالح کی روح کے قبض کے وقت فرشتہ موت اس کے پاس اس کی دلچسپیوں کا بہتر سے بہتر سامان لے کر آتا ہے اور جس طرح بچہ کے نشتر لگنے کے وقت اسے بہلا پھسلا لیا جاتا ہے۔ اسی طرح قبضِ روح کے وقت مومن کو انہیں دلچسپیوں میں بہلا کر چپکے سے روح جسم سے باہر لے آتا ہے، اس گھڑی جسم روح کو مبارک باد دیتا ہے اور روح جسم کو، فرشتے اس کے حق میں دعائیں اور طلب مغفرت کرتے ہیں اور شیطان کف افسوس ملتا ہے کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا۔

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ یہ فرشتے رحمت اور بشارت کے ہوں گے اور ان کا نزول موت کے وقت ہوگا، پھر قبر میں، پھر بعثت (قیامت کو قبروں) سے اٹھنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت جیسا کہ تفسیر کبیر میں ہے:

عِنْدَ الْمَوْتِ وَ فِي الْقَبْرِ وَعِنْدَ الْبَعْثِ إِلَى الْقِيَامَةِ (کبیر)

موت کے وقت اور قبر میں اور قیامت کے لیے قبروں سے اٹھنے کے وقت

اَلَّا تَخَافُوْا کسی عذاب کا اندیشہ نہ کرو۔ نہ قبر میں نہ آخرت میں۔

وَلَا تَحْزَنُوْا۔ دنیا اور یہاں کے مانوسات و مالوفات کی جدائی کا ذرا غم نہ کرو

امام رازیؒ نے کہا ہے کہ یہ آیت مومن کے حق میں عظیم بشارت ہے اور ایک وعدہ اس امر کا ہے کہ اسے کوئی حزن و ملال نہ موت کے وقت ہوگا، نہ قبر میں اور نہ حشر میں، بلکہ ان سارے موقعوں پر وہ مطمئن اور پُر سکون ہوگا۔ نیکی کے فرشتے مومن صالح کے رفیق اس دنیا میں برابر رہا کرتے ہیں اور ہر وقت اسے صالحیت کی ترغیب بطریق الہام دیتے رہتے ہیں اور آخرت میں ان کی ملاقات و رفاقت کا ذکر تو قرآن مجید میں بار بار آیا ہے، جنت کی نعمتوں کی نہ کوئی حد ہے اور نہ شمار، ارشاد ہو رہا ہے کہ جو کچھ بھی تم طلب کرو گے ہر چیز تمہارے لیے حاضر و مہیا ہوگی اور اس میں ساری ہی مادی اور روحانی، حسی اور معنوی لذتیں آگئیں اور پھر اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر، جو کچھ تمہارا جی چاہے گا وہ بھی، خواہ زبان سے مانگو یا نہ مانگو۔

مَا تَشْتَهِيْ اَنْفُسُكُمْ۔ اس کے اندر وہ ساری لذتیں اور راحتیں آگئیں، جن کی طلب انسان کے لیے طبعی اور اضطراری ہے۔ مَا تَدَّعُوْنَ۔ اس کے تحت میں وہ ساری نعمتیں شامل ہیں جن کی طلب انسان کے لیے شعوری اور اختیاری ہے یہ بے حساب و بے انداز نعمتیں ملیں گی بھی تو اس طرح نہیں جیسے سائل یا گداگر کو بھیک مل جاتی ہے، بلکہ بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ ملیں گی، جیسے معزز مہمان کو میزبان کی طرف سے ہوتی ہیں اور میزبان کون ہوگا؟ خود حق تعالیٰ سارے خزانوں کا مالک، صفاتِ مغفرت و رحمت سے خاص طور پر متصف، ـــــ نُزُلًا بمعنی مہمانی فرما کر اس طرف اشارہ کر دیا کہ

www.KitaboSunnat.com

بہت سی وہ نعمتیں بھی ملیں گی جس کی تمنا بھی تمہارے دل میں پیدا نہیں ہوئی جیسا کہ مہمان کے سامنے بہت سی وہ چیزیں بھی آتی ہیں جن کا پہلے سے کوئی تصور نہیں ہوتا خصوصاً جب کہ کسی بڑے کا مہمان ہو۔

حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں کسی پرندے کو اڑتا ہوا دیکھ کر تمہارے دل میں اس کا گوشت کھانے کی خواہش پیدا ہو گی تو وہ اسی وقت بھنا بھنایا تمہارے سامنے آ گرے گا۔ بعض روایات میں ہے کہ وہ نہ آگ سے مس ہو گا نہ دھوئیں سے، خود بخود پک کر سامنے آ جائے گا۔ (رواہ البزار والبیہقی عن ابن مسعود منذری)

کس درجہ دل پذیر ہیں جنت کی نعمتیں
بے مثل و بے نظیر ہیں جنت کی نعمتیں

مقامِ عبودیت

موت کے وقت مومن کو جنت کی بشارت

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ	اے اطمینان والی روح تو اپنے پروردگار
ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً	کی طرف چل خوش ہوتی ہوئی اور خوش
مَّرْضِیَّةً ۚ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ	کرتی ہوئی۔ پھر تو میرے خاص بندوں میں
وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۠	شامل ہو جا اور میری جنت میں جا داخل
(الفجر۔ ۲۷)	ہو۔

یہ خطاب اس روح سے ہو گا جسے حقانیتِ اسلام پر ایقان واذعان ہو گا اور کسی طرح کا شک ہو گا نہ انکار اور ان شاء اللہ اس کا اطلاق ہر مومن کی روح پر ہو گا، اصطلاحِ صوفیہ میں نفوسِ مطمئنہ ونفوسِ مقدسہ ہیں جو رضائے الٰہی اور احکامِ شرعیہ میں ایسے مطمئن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے ہیں کہ مخالفت کیا معنی، کراہت وگرانی کا بھی وہم وگمان باقی نہیں رہا ہے اور ایسے نفوس حضرات انبیاء علیہم السلام کے علاوہ اولیاء کاملین کے بھی ہوتے ہیں۔

اِرْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ یعنی اے مطمئن روح، اپنے پروردگار کے جوار رحمت کیطرف چل، اس حالت میں چل کہ اللہ تجھ سے خوش ہو اور تو اللہ سے خوش، فِیْ عِبَادِیْ مرتبہ عبدیت کی فضیلت بالکل اس لفظ سے ظاہر ہے۔ عارفین محققین نے کہا ہے کہ مرتبہ عبودیت مراتب عالی کا آخر واعلیٰ ترین مقام ہے اس لیے کہ اس میں داخلہ کا حکم مقام اطمینان کے بعد ہو رہا ہے، مقام عبدیت کی رفعت ومنزلت اس سے بھی ظاہر ہے کہ سید الکونین خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو خود پروردگار نے کتنے اہم مواقع پہ لفظ عبد سے یاد فرمایا ہے۔ جیسا کہ سورۂ اسرا کے ابتداء میں ارشاد ہے۔ سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وہی ذات تعریف کے لائق بے عیب ہے جو کہ اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) لے گیا، اس آیت میں معراج کے واقعہ کا ذکر ہے اور سورۂ اسرا کی پہلی آیت ہے۔ آپ کی علو شان کا اظہار ہے اس موقع پہ آنحضورؐ کا ذکر بعبدہٖ سے کیا یعنی میرا بندہ۔

صداقت قرآن کے بیان میں ارشاد ہو رہا ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ۔ اگر تم شک میں ہو اس میں جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا ہے تو اس جیسی ایک سورت ہی بنا کر لے آؤ۔ یہ سورۂ بقرہ کی آیت ہے اس میں عرب وعجم کے فصحاء وبلغاء کو چیلنج ہے کہ قرآن کے بارے میں اگر تمہیں اختلاف ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں کیا تو اس جیسی ایک سورت بنا کر دکھلا دو اس موقع پہ بھی فرمایا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا، وہ قرآن جو ہم نے اپنے بندے پہ اتارا، یہاں بھی اللہ رب العزت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لفظ عَبْدِنَا (یعنی اپنا بندہ) سے یاد فرمایا علاوہ ازیں اور کئی ایک مقام پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے لفظ عبد سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخاطب فرمایا ہے۔۔۔۔ قرآن مجید کی جو آیتیں ہر عاصی و مایوس کے لیے آخری سہارا اور تن مردہ کے لیے حیات بخش ہیں، ان میں سورۃ الفجر کی یہ چار مختصر آیات بھی ہیں۔ اے اللہ تو آخری وقت اس صدائے دلنواز سے ہر کلمہ گو کو مشرف فرما۔

نگاہ اپنے گریباں پہ جب اٹھی میری
وفورِ شرم سے چہرہ چھپا لیا میں نے

مومنین کے لیے بشارتیں

اہلِ ایمان کو موت کے وقت فرشتے خود سلام کہتے ہیں اور جنت کی بشارت دیتے ہیں

اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ (النحل۔ ۳۲)

(یعنی وہ لوگ) جن کی روحیں فرشتے قبض کرتے ہیں اس حال میں کہ وہ پاک ہوتے ہیں (فرشتے) کہتے جاتے ہیں تم پر سلام ہو تم جنت میں داخل ہو جاؤ اپنے اعمال کے سبب سے۔

یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو آخر وقت تک توحید و ایمان پر قائم رہتے ہیں اور کفر و شرک، فسق و فجور کی آلودگیوں سے جن کا دامن پاک ہوتا ہے ان کی روحیں صحیح معرفت خداوندی و محبتِ الٰہی سے معمور رہتی ہیں اور یہ اپنی جانیں بڑے سرور و شوق کے ساتھ جانِ آفرین کو سپرد کرتے ہیں۔ قبضِ روح کے وقت مومنین کو فرشتوں کا سلام کہتے جانا اور جنت کی خوشخبری دیتے جانا۔ ظاہر ہے یہ مومنین کی تعظیم و اکرام کے لیے ہوگا۔

یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ۔ محققین کا بیان ہے کہ منامی، رویائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا روحانی حیثیت سے تو مومن وفات پاتے ہی جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ خود برزخ جس عالم کا نام ہے وہ آخرت ہی کی ایک ہلکی منامی، رویائی شکل ہے، البتہ پوری طرح مادی اور جسمانی طور پر قیامت کے بعد جنت میں داخل ہو گا۔

بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ۔ یعنی جنت میں یہ آپ کی باریابی خود بخود یا کسی کے طفیل یا کسی کے احسان سے نہیں ہو رہی ہے بلکہ خود اپنے ہی حسن عمل و شیوۂ طاعت کا ثمرہ ہے، یہ کہہ کر مومنین اہل جنت کے دل کو اور مسرور کیا جائے گا۔

براء بن عازبؓ کی حدیث میں ہے کہ جو فرشتے مومن کی روح قبض کرنے کو آتے ہیں، حسین وجمیل ہوتے ہیں۔ سورج کی طرح ان کے چہرے روشن ہوتے ہیں۔ ان کے پاس بہشت کے کفن اور بہشت کی خوشبو ہوتی ہے وہ آکر میت کے ارد گرد بیٹھ جاتے ہیں اور اتنی دور تک بیٹھ جاتے ہیں جہاں تک مرنے والے کی نگاہ پہنچتی ہے۔ پھر حضرت عزرائیل (ملک الموت) علیہ السلام اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں اے جانِ پاک اللہ کی رضا اور مغفرت کے لیے نکل۔ یہ سن کر روح اس طرح جسم سے نکلتی ہے جس طرح پانی کا قطرہ مشک کے منہ سے بسہولت نکل آتا ہے۔ جب اسے ملک الموت قبض کر لیتے ہیں تو فوراً ان کے ہاتھ سے ان کے ہمراہی دوسرے فرشتے لے لیتے ہیں۔ پھر اس روح کو اس کفن میں لپیٹ لیتے ہیں جو کہ جنت سے اپنے ہمراہ لے کر آتے ہیں اور جنت کی خوشبو اسے لگاتے ہیں جو کہ دنیا کی تمام خوشبوؤں سے زیادہ عمدہ اور بہتر ہوتی ہے۔ پھر اسے آسمانِ اول کی طرف لے کر مائلِ پرواز ہوتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت کے قریب سے گزرتے ہیں، فرشتے پوچھتے ہیں یہ نیک روح کس کی ہے۔ وہ بڑی تعظیم سے اس کا مع اس کے والد کے نام بتاتے ہیں۔ (احسن التفاسیر)

ایک حدیث میں یہ مذکور ہے کہ جب مومن کی روح بدن سے نکلتی ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی خوشبو آسمان کے فرشتوں تک پہنچتی ہے جسے سونگھ کر فرشتے آپس میں کہتے ہیں آج کسی نیک روح نے بدن کو چھوڑا ہے ۔ یہ خوشبو اسی کی ہے اور آسمان کے ہر دروازے کے فرشتے آرزو کرتے ہیں کہ یہ روح ہمارے پاس سے گزرے ۔

(احسن التفاسیر جلد سوم صفحہ ۳۲۴)

ہر آسمان کے فرشتے اس پاک روح کو عزت واحترام سے دوسرے آسمان تک پہنچاتے ہیں ۔ اسی طرح ساتویں آسمان تک روح پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کا نام دفتر علیین میں لکھو ۔ پھر اسے زمین کی طرف لے جاؤ کیوں کہ میں نے اسے زمین سے پیدا کیا اور اسی میں اسے لوٹاؤں گا اور اسی سے اس کو دوسری مرتبہ نکالوں گا ۔ جیسا کہ سورۂ طٰہٰ میں فرمایا :

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ	اسی زمین سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی
وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً	کی طرف ہم تمہیں لوٹائیں گے اور اسی میں سے
أُخْرَىٰ ۔ (طٰہٰ ۔ ۵۵)	دوسری دفعہ تمہیں نکالیں گے ۔

علّیین کتاب کا نام ہے جو ساتویں آسمان پر ہے ۔ نیک روح ساتویں آسمان پر پہنچ کر اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتی ہے ۔

صاحب احسن التفاسیر رقم طراز ہے کہ فرشتے ساتویں آسمان پر مومن کی روح کو لے جا کر اللہ عزوجل کے حضور پہنچاتے ہیں تو وہ نیک روح اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتی ہے ، اس پاکیزہ روح کا علیین میں نام لکھنے کے بعد حکم ہوتا ہے کہ اب اسے منکر نکیر کے سوال وجواب کے لیے اس کے بدن کی طرف واپس لٹا دو ۔ بدن میں روح داخل کر دی جاتی ہے ۔ منکر نکیر کے سوال وجواب کے وقت اللہ تعالیٰ اسے ثابت قدمی کی توفیق عطا فرماتا ہے اور یہ روح ان کے سوالات کا صحیح صحیح باحسن طریق جواب دیتی ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبر میں

مومن کے پاس اُس کا نیک عمل خوبصورت آدمی کی شکل میں آتا ہے

اس کے بعد ایک نہایت شکیل و جمیل انسان قبر میں اس مردہ کے پاس آتا ہے، یہ نیک مردہ اس سے پوچھتا ہے تو کون ہے، وہ کہتا ہے میں تیرا نیک عمل ہوں جیسا کہ مشکوٰۃ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ - براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

يَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُولُ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ حَتّٰى أَرْجِعَ إِلٰى أَهْلِي وَمَالِي

(مشکوٰۃ)

مومن میت کے پاس قبر میں ایک انسان آتا ہے جس کا چہرہ بھی نہایت خوب صورت ہوتا ہے اور اس کا لباس بھی بہترین وہ اسے خوشخبری دیتا ہے کہتا ہے کہ تو آج خوش ہو جا اس بات سے کہ یہ وہ دن آگیا ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا رہا ہے یہ سن کر وہ مومن کہتا ہے کہ تو کون ہے تیرا چہرہ بڑا شکیل و جمیل ہے ایسا چہرہ تو خوشخبری ہی لیکر آتا ہے تو وہ آنیوالا انسان جواب دیتا ہے میں تیرا نیک عمل ہوں (مومن یہ سن کر) کہتا ہے اے اللہ قیامت جلد قائم کر اے اللہ قیامت جلد قائم کر تاکہ میں اپنے اہل و عیال سے ملاقات کروں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ کی شرح میں صاحب لمعات فرماتے ہیں :

اَحْیِنِیْ حَتّٰی اَرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا وَاَزِیْدَ فِی الْعَمَلِ الصَّالِحِ حَتّٰی یَزِیْدَ ثَوَابًا وَدَرَجَةً لٰکِنَّهٗ لَمَّا عَلِمَ اَنْ لَیْسَ الْاِحْیَاءُ بَعْدَ الْمَوْتِ اِلَّا بِالْبَعْثِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ طَلَبَ قِیَامَ السَّاعَةِ ۔	قبر میں مومن کہتا ہے اے اللہ مجھے زندہ کر دے تاکہ میں دنیا میں جا کر نیک عمل کروں تاکہ اس کا ثواب اور بڑھ جائے اور درجات میں اضافہ ہو مگر جب اسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب موت کے بعد دوبارہ زندگی نہیں مل سکتی اور قیامت ہی کے دن اب دوبارہ زندگی حاصل ہوگی تو وہ قیامت کے قائم ہونے کی طلب کرتا ہے ۔

٭ ٭ ٭

اس کی طلب زندگی سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ وہ اس لیے یہ لفظ کہتا ہے حَتّٰی اَرْجِعَ اِلٰی اَھْلِیْ وَمَالِیْ (یہاں تک کہ میں واپس لوٹ جاؤں اپنے اعزا و اقارب کی طرف) کہ وہ انہیں اپنے آرام و آسائش اور عیش و سرور کی خوشخبری دے اور اپنی اس خوشی میں انہیں بھی شریک کرے جس طرح کسی مسافر کو پردیس میں اگر کوئی خوشی حاصل ہوتی ہے تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ جلد از جلد گھر پہنچے اور اپنے اقربا و احباب کو اس کی خبر کرے ۔

قیام حشر کی مومن دعا کرتا ہے مرقد میں
کہ انعامات مولا میں اضافہ اور ہو جائے

مومن کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ اس کو سلام بھیجتا ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ کَعْبِ الْقُرَظِیِّ قَالَ اِذَا اسْتَنْقَعَتْ نَفْسُ الْعَبْدِ جَاءَهُ الْمَلَكُ وَقَالَ اَلسَّلَامُ	محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ جب کسی نیک آدمی کا سانس ختم ہو جاتا ہے تو ملک الموت اس کے پاس حاضر ہوتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْكَ وَلِيُّ اللّٰهِ۔ اللّٰهُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ ثُمَّ نَزَعَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ۔

اور کہتا ہے سلام ہو تم پر اے اللہ تعالیٰ کے ولی اللہ تمہیں سلام کہتا ہے پھر یہ آیت پڑھ کر اس کی روح قبض کر لیتا ہے " وہ لوگ جن کی روحیں فرشتے قبض کرتے ہیں۔ اس حال میں کہ وہ پاکیزہ ہوتے ہیں کہتے ہیں ، سلام ہو تم پر جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(کتاب الزہد لابن المبارک صفحہ: ...)

موت کے وقت نیک لوگوں کو خود فرشتے سلام کہتے ہیں

موت کے وقت مومن کو فرشتے خوشخبری دیتے ہیں

اے پاکیزہ رُوح تو نے جو (نیک عمل) آگے بھیجا ہے اب اس کا اجر و ثواب جنت کی نعمتوں کی صورت میں حاصل کرنے کے لیے نکل ، تیرا رب تجھ پر خوش ہے

عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَنِيَتْ اَيَّامُ الدُّنْيَا عَنْ هٰذَا الْمُؤْمِنِ بَعَثَ اللّٰهُ اِلٰى نَفْسِهٖ مَنْ يَتَوَفَّاهَا قَالَ فَقَالَ صَاحِبَاهُ اللَّذَانِ يَحْفَظَانِ عَلَيْهِ عَمَلَهٗ اِنَّ

حضرت سعد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مومن (کی زندگی) کے دن دنیا میں تمام ہو جاتے ہیں ، تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف اُن دو فرشتوں کو اس کی روح قبض کرنے کے لیے بھیجتا ہے جو کہ اس کے عمل کی حفاظت (یعنی دنیا میں ریکارڈ) کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا قَدْ كَانَ لَنَا أَخًا وَصَاحِبًا
وَقَدْ حَانَ الْيَوْمَ مِنْهُ فِرَاقٌ
فَأْذَنُوا لَنَا أَوْ قَالَ دَعُونَا
نُثْنِيْ عَلٰى أَخِيْنَا فَيُقَالُ
أَثْنِيَا عَلَيْهِ فَيَقُوْلَانِ جَزَاكَ
اللّٰهُ عَنَّا خَيْرًا وَرَضِيَ عَنْكَ
وَغَفَرَ لَكَ وَأَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ
فَنِعْمَ الْأَخُ كُنْتَ وَالصَّاحِبُ
مَا كَانَ أَيْسَرَ مُؤْنَتَكَ وَ
أَحْسَنَ مَعُوْنَتَكَ عَلٰى نَفْسِكَ
مَا كَانَتْ خَطَايَاكَ تَمْنَعُنَا
أَنْ نَصْعَدَ إِلٰى رَبِّنَا وَنُسَبِّحَ
بِحَمْدِهٖ وَنُقَدِّسَ لَهٗ وَ
نَسْجُدَ لَهٗ وَيَقُوْلُ يَتَوَفّٰى
نَفْسَهٗ أُخْرُجْ أَيُّهَا الرُّوْحُ
الطَّيِّبُ إِلٰى خَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ
عَلَيْكَ نِعِمَّا مَا قَدَّمْتَ
لِنَفْسِكَ أُخْرُجْ إِلَى الرَّوْحِ
وَالرَّيْحَانِ وَجَنّٰتِ النَّعِيْمِ
وَرَبٍّ عَلَيْكَ غَيْرِ غَضْبَانٍ ۔

کتاب الزہد عبداللہ بن مبارک ص ۱۴۱

(مومن) ہمارا بھائی اور ساتھی تھا، اور آج اس سے جدائی کا وقت آ گیا ہے پس ہمیں اجازت دو اور چھوڑ دو کہ ہم اپنے اس بھائی کی تعریف کریں، انہیں کہا جاتا ہے کہ تم اس کی توصیف کرو تو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہماری طرف سے بہترین جزا دے اور تجھ پر راضی ہو جائے اور تیرے گناہ معاف فرمائے اور تجھے جنت میں داخل کرے تو ہمارا بہت اچھا بھائی اور ساتھی تھا۔ تو نے نیکیوں کے حصول میں بہت محنت کی اور اس سلسلہ میں اپنی جان کی اچھی مدد کی۔ تیری خطائیں ایسی نہیں تھیں کہ ہمیں اپنے رب کے پاس پہنچنے سے روکتیں تاکہ ہم اس کی تسبیح و تقدیس کریں اور اسے سجدہ کریں اور وہ فرشتہ جو اس کی روح نکالتا ہے کہتا ہے اے پاکیزہ روح اب تو بہترین دن کے لیے نکل جو کہ تجھ پر آ رہا ہے۔ وہ بہت ہی اچھا (توشہ) ہے جو تو نے اپنے لیے آگے (اللہ کے پاس) بھیجا ہے نکل تو خوشی اور خوشبو کی طرف اور جنت کی نعمتوں کی طرف اس حال میں کہ تیرا پروردگار تجھ سے خوش ہے ناراض نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن کعب القرظیؒ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص جب زمین پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے، تو وہ اُس پر روتی ہے، اور جب کوئی اللہ کی اطاعت کرنے والا فوت ہوتا ہے، تو اس پر بھی روتی ہے

پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ۔

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ — پس نہ روئے اُن پر آسمان اور زمین اور نہ انہیں مہلت دی گئی، (الدخان ۲۹)(کتاب الزھد عبد اللہ بن مبارک ص ۱۵۰)

مومن کی موت پر

زمین و آسمان آنسو بہاتے ہیں

مومن کی زندگی بھی مبارک ہے اور اس کی موت بھی مبارک

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ صَاحِبِ سُلَيْمَانَ أَنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا مَاتَ تَنَادَتْ بِقَاعُ الْأَرْضِ مَاتَ عَبْدُ اللهِ الْمُؤْمِنُ قَالَ فَتَبْكِي عَلَيْهِ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ فَيَقُولُ الرَّحْمٰنُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَا يُبْكِيكُمَا عَلٰى عَبْدِي فَيَقُولَانِ يَا رَبَّنَا لَمْ يَمْشِ عَلٰى نَاحِيَةٍ مِنَّا قَطُّ إِلَّا وَهُوَ يَذْكُرُكَ (کتاب الزھد عبد اللہ بن مبارک ص ۱۵۰)

حضرت ابو عبید سے روایت ہے کہ جب مومن مرجاتا ہے تو زمین کا وہ خطہ جس پہ وہ چلتا پھرتا ہے، پکارتا ہے۔ اللہ کا بندہ مومن فوت ہوگیا تو اس پہ آسمان اور زمین روتے ہیں تو رحمٰن تبارک وتعالیٰ پوچھتا ہے تم کس وجہ سے میرے بندے پہ رو رہے ہو؟ (آسمان اور زمین) دونوں کہتے ہیں، اے ہمارے پروردگار! یہ ہمارے کسی کنارے پہ جب چلتا تھا تیرا ہی ذکر کرتا تھا۔

بندہ مومن دنیا میں چشمہ برکات و فیوض ہوتا ہے وہ زمین کی پشت پہ ایک فرشتہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو محوِ خرام رہتا ہے۔ مومن کے اعضاء جسمانی سے کسی ذی روح کو کبھی بھی تکلیف نہیں پہنچتی۔ مومن امن کا دلدادہ اور پیغامبر ہے۔ مومن سے ہر دوسرا مومن ہمیشہ مامون و محفوظ رہتا ہے بلکہ کفار و مشرکین تک بھی مومن سے ایذا نہیں پاتے۔ برخلاف اس کے ایک کافر، مشرک، اللہ تعالیٰ کا باغی اس سرزمین پر آوارہ درندہ ہے۔ اسے جب بھی موقع ملتا ہے فساد و فتنہ پھیلاتا ہے۔ اس سے کسی شریف آدمی کی زندگی محفوظ نہیں ہوتی۔ وہ زمین کی پیٹھ پر ایک وبال ہے اور ایک عذاب ہے۔ وہ جب مرتا ہے تو اس کی موت پر زمین و آسمان خوش ہوتے ہیں، چرند پرند، شجر و حجر، خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ایک خبیث ایک شریر، ایک گندے آدمی سے نجات ملی۔

بدکردار و سرکش فرعونیوں کو اللہ تعالےٰ نے مصر کے دریائے نیل میں غرق کر دیا اور فرمایا فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ ۝ (الاسراء ۴۴) نہ تو اُن پر آسمان و زمین روئے اور نہ انہیں مہلت ہی دی گئی۔

ثابت ہؤا کہ کائنات کی ہر چھوٹی بڑی چیز کسی نہ کسی درجہ میں احساس و شعور رکھتی ہے

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ۚ وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيحَهُمْ ۔ (بنی اسرائیل)	اُسی کی پاکی بیان کرتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی بھی اُن میں موجود ہیں، اور کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو حمد کے ساتھ اُسکی پاکی نہ بیان کرتی ہو، البتہ تم اُن کی تسبیح کو نہیں سمجھتے

اب رفتہ رفتہ جدید سائنس بھی قرآن کریم کے اس بیان کی تصدیق کرتی جارہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کے وقت کافر کو اس کے انجام کی اطلاع دی جارہی ہے

وَاِذَا فَنِيَتْ اَيَّامُ الدُّنْيَا عَنِ الْعَبْدِ الْكَافِرِ بُعِثَ اِلٰى نَفْسِهٖ مَنْ يَتَوَفَّاهَا، فَيَقُوْلُ صَاحِبَاهُ اللَّذَانِ كَانَ يَحْفَظَانِ عَلَيْهِ عَمَلَهٗ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَنَا صَاحِبًا وَّقَدْ حَانَ مِنْهُ فِرَاقٌ فَائْذَنُوْا لَنَا اَوْ دَعُوْنَا نُثْنِيْ عَلٰى صَاحِبِنَا فَيَقُوْلُ اَثْنِيَا عَلَيْهِ فَيَقُوْلَانِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهٗ عَلَيْهِ وَلَا غَفَرَ لَهٗ وَاَدْخَلَهُ النَّارَ بِئْسَ الصَّاحِبُ مَا كَانَ اَشَدَّ مُؤْنَتَهٗ وَمَا كَانَ يُعِيْنُ عَلٰى نَفْسِهٖ اِنْ كَانَ خَطَايَاهُ وَذُنُوْبُهٗ لَتَمْنَعُنَا اَنْ نَصْعَدَ اِلٰى رَبِّنَا فَنُسَبِّحَ لَهٗ وَنُقَدِّسَ لَهٗ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ يَتَوَفّٰى نَفْسَهٗ اُخْرُجْ اَيُّهَا الرُّوْحُ الْخَبِيْثُ اِلٰى شَرِّ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ

اور جب کافر کی زندگی کے دن دنیا میں ختم ہوتے ہیں اس کے پاس ان دو فرشتوں کو بھیجا جاتا ہے جو اس کی روح قبض کرتے ہیں اور جو دنیا میں اس کے عمل کی نگہبانی کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں یہ ہمارا ساتھی تھا اور اب اس سے جدائی کا وقت آگیا ہے پھر وہ اجازت طلب کرتے ہیں کہ ہم اپنے اس ساتھی کی تعریف کریں، تو ان میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ اس کی تعریف کرو۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اور اس کا غضب ہو اور وہ اس کی مغفرت نہ کرے اور اسے دوزخ میں داخل کرے، پس برا ہے ساتھی، کتنی سخت محنت کیا کرتا تھا۔ اور نیک کام کر کے اپنی آپ مدد نہیں کیا کرتا تھا۔ بلاشبہ اس کے گناہ اس بات سے روکتے ہیں کہ ہم اپنے پروردگار کے پاس جائیں اور اس کی تسبیح و تقدیس کریں۔ پھر وہ فرشتہ جو اس کی روح قبض کرتا ہے کہتا ہے اے خبیث روح اب تو جسم سے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَبِئْسَ مَاقَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ اُخْرُجْ اِلَى الْحَمِيْمِ وَ تَصْلِيَةِ الْجَحِيْمِ وَرَبُّ عَلَيْكَ غَضْبَانُ۔

کتاب الزہد لابن المبارک، ص ۱۴۱

نکل بدترین دن کے لیے جواب تجھ پر گزرے گا۔ بہت برا ہے (وہ عمل) جو تو نے اپنے لیے آگے (اللہ کے پاس) بھیجا ہے اب تو نکل جہنم کے کھولتے ہوئے گرم پانی کی طرف (جو تجھے پلایا جائیگا) اور جہنم میں داخل ہونے کے لیے اس لیے کہ تیرا رب (تیرے بداعمال کے سبب) تجھ پر سخت ناراض ہے۔

کوئی دیکھے تو حالِ قبضِ رُوح کافر و مشرک
فرشتوں کا جھڑکنا ڈانٹنا اور مارنا اُن کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن کی موت پر

آسمان کے دو دروازے روتے ہیں

عَنْ اَنَسٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ اِنْسَانٍ اِلَّا لَہٗ بَابَانِ فِی السَّمَآءِ بَابٌ یَصْعَدُ مِنْہُ عَمَلُہٗ وَبَابٌ یَنْزِلُ مِنْہُ رِزْقُہٗ فَاِذَا مَاتَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ بَکَیَا عَلَیْہِ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر انسان کے لیے آسمان میں دو دروازے ہیں، ایک دروازہ سے اس کے عمل چڑھتے ہیں اور ایک دروازے سے اس کا رزق اترتا ہے۔ جب بندۂ مومن مر جاتا ہے تو وہ دونوں دروازے اس پر روتے ہیں۔

مومن کی موت پر

زمین کا ہر قطعہ تمنا کرتا ہے کہ وہ مجھ میں دفن ہو!

عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا مَاتَ تَجَمَّلَتِ الْمَقَابِرُ بِمَوْتِہٖ فَلَیْسَ مِنْہُ بُقْعَۃٌ اِلَّا وَھِیَ تَتَمَنّٰی اَنْ یُّدْفَنَ فِیْھَا (ابن عساکر)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن جب مرتا ہے تو تمام مواقع قبر اس کے لیے آرائش کرتے ہیں ان میں سے کوئی حصہ زمین ایسا نہیں جو یہ تمنا نہ کرتا ہو کہ وہ اس میں مدفون ہو۔

اللہ اللہ زندگی بھی مومن کی زندگی ہے کہ تنگی ہو یا خوشحالی ہر حال میں صابر و شاکر راضی برضا مولا ہر وقت ذکر الٰہی کے نشہ میں مست و مطمئن اور موت بھی مومن کی موت ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس کی موت کے وقت فرشتے جنت کی بشارت دے رہے ہیں اور اس کے ساتھ اسے دائمی رضاء الٰہی کی خوشخبری بھی دی جا رہی ہے اور اس کی موت پہ آسمان و زمین رو رہے ہیں۔

شہادت کی موت

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِھِمْ مِّنْ خَلْفِھِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْھِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

(آل عمران ۱۶۹)

جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں انہیں ہرگز مردہ نہ خیال کرو بلکہ وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں۔ رزق پاتے ہیں ان نعمتوں سے مسرور ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کی ہیں اور جو اپنے بعد والوں سے ابھی نہیں ملے۔ ان سے بھی بشارت حاصل کر رہے ہیں کہ ان پر نہ (قیامت میں) کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی (دنیا کا) کوئی غم ہوگا۔ وہ بشارت حاصل کر رہے ہیں اللہ کی نعمت اور اس کے فضل کی اور اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے اجر کو ضائع نہیں کرے گا۔

ان آیاتِ شریفہ میں شہداء کے فضائل بیان ہو رہے ہیں۔ امام قرطبی فرماتے ہیں شہداء کے اُخروی حالات و درجات مختلف ہوتے ہیں، روایاتِ احادیث میں جو مختلف صورتیں آئی ہیں، وہ مختلف حالات کی بنا پر ہیں۔

یہاں شہداء کی پہلی فضیلت تو یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں زندگی بھی دائمی حاصل ہوئی ہے۔ دوسری یہ کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق عطا ہوتا ہے۔ تیسری فضیلت یہ کہ وہ ہمیشہ خوش و خرم رہیں گے۔ ان نعمتوں میں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمائی ہیں، چوتھی فضیلت یہ ہے کہ وہ اپنے جن متعلقین کو دنیا میں چھوڑ گئے تھے، ان کے متعلق بھی انہیں خوشی ہوتی ہے کہ وہ ان کے بعد دنیا میں رہ کر نیک اعمال اور جہاد میں مصروف ہیں۔ لہٰذا انہیں بھی یہاں (آخرت میں) پہنچ کر یہی انعامات اور درجات عالیہ حاصل ہوں گے۔

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ شہداء کا بظاہر مرنا اور قبر میں دفن ہونا تو مشاہد اور محسوس امر ہے۔ پھر قرآن کی متعدد آیات میں انہیں مردہ نہ کہنے اور نہ سمجھنے کی جو ہدایت آئی ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ اگر کہا جائے کہ حیاتِ برزخی مراد ہے تو وہ ہر شخص مومن و کافر کو حاصل ہے کہ مرنے کے بعد اس کی روح زندہ رہتی ہے اور قبر کے سوال و جواب کے بعد مومنین صالحین کے لیے سامانِ راحت اور کفار و فجار کے لیے عذاب قرآن و سنت سے ثابت ہے، تو یہ حیاتِ برزخی جب سب کے لیے عام ہے تو شہدا کی کیا خصوصیت ہوئی؟

جواب یہ ہے کہ قرآن کریم کی انہیں آیات نے بتلایا ہے کہ شہدا کو اللہ کی طرف سے جنت کا رزق ملتا ہے اور رزق زندہ آدمی کو ملا کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس دنیا سے منتقل ہوتے ہی شہید کے لیے جنّت کا رزق جاری ہو جاتا ہے اور ایک خاص قسم کی زندگی اسی وقت سے اسے مل جاتی ہے جو عام مُردوں سے یقیناً ممتاز ہوتی ہے۔

امام قرطبی اپنی تفسیر القرطبی الجامع لاحکام القرآن میں وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا کی تفسیر کے تحت لکھتے ہیں:

فَقَدْ اَخْبَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهَا — اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں شہدا کے بارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ الشُّهَدَآءِ اَنَّهُمْ فِي	میں خبر دی ہے کہ بیشک وہ زندہ ہیں اور
الْجَنَّةِ يُرْزَقُوْنَ ہ وَلَا مَحَالَةَ	جنت میں رزق پاتے ہیں اور یہ چیز ظاہر
اَنَّهُمْ مَاتُوْا وَاَنَّ اَجْسَادَهُمْ	ہے کہ وہ مرچکے ہوتے ہیں اور ان کے جسم
فِي التُّرَابِ وَاَرْوَاحُهُمْ	مٹی میں ہوتے ہیں، ان کی روحیں زندہ
حَيَّةٌ كَاَرْوَاحِ سَائِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ	ہوتی ہیں دوسرے تمام مومنین کی طرح ۔
وَفُضِّلُوْا بِالرِّزْقِ فِي	انہیں فضیلت عطا ہوئی ہے رزق کے
الْجَنَّةِ مِنْ وَقْتِ الْقَتْلِ	ساتھ جو وہ قتل کے وقت میں جنت میں پاتے
حَتّٰى كَاَنَّ حَيَاةَ الدُّنْيَا	ہیں، گویا ان کے لیے زندگی دنیا کی طرح
دَائِمَةٌ لَهُمْ (قرطبی جز ۴ ص ۲۶۹)	دائمی زندگی حاصل ہے

ہے جام شہادت ترے پینے کی فقط دیر

وہ سامنے عاجزؔ ہے درِ باغِ جناں دیکھ

حضرت جابرؓ کے والد شہید اُحد حضرت عبداللہؓ جن سے اللہ تعالیٰ نے بغیر حجاب بالمشافہ گفتگو فرمائی اور ان کے جسدِ اطہر پر فرشتوں نے سایہ فرمایا

حضرت جابرؓ خود بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد عبداللہؓ غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تو میں نے چہرے سے چادر اٹھائی اور بے اختیار رو پڑا ۔ میری یہ حالت دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تَبْكِيْهِ اَوْ لَا تَبْكِيْهِ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تُظِلُّهٗ حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ تم ان پر آنسو بہاؤ یا نہ بہاؤ، جب تک تم انہیں دفن نہیں کرتے ۔ فرشتے ان پر سایہ کیے رہیں گے ۔ میری پریشانی کو دیکھ کر حضورؐ نے ارشاد فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم اس قدر غمگین کیوں ہو، میں نے عرض کیا:

يَا رَسُوْلَ اللهِ قُتِلَ اَبِيْ وَ تَرَكَ دَيْنًا وَعِيَالًا فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ مَا كَلَّمَ اللهُ اَحَدًا اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَ اِنَّهُ كَلَّمَ اَبَاكَ كِفَاحًا وَقَالَ لَهُ يَا عَبْدِيْ سَلْنِيْ اُعْطِكَ فَقَالَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرُدَّنِيْ اِلَى الدُّنْيَا فَاُقْتَلَ ثَانِيَةً فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي الْقَوْلُ اَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُوْنَ۔ قَالَ يَا رَبِّ فَاَبْلِغْ مَنْ وَّرَائِيْ فَاَنْزَلَ اللهُ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ۔

(آل عمران - ۱۶۹)

(البدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۴۴ و ابن کثیر ج ۱ ص ۴۲۷ طبع مصر)

اے اللہ کے رسول میرے والد شہید ہو گئے ہیں اور ان پر بار قرض بہت ہے اور میرے چھوٹے چھوٹے بہن بھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا سنو! میں تجھے بتاؤں، جس کسی سے خدا نے کلام کیا۔ پردے کے پیچھے سے کلام کیا لیکن تمہارے باپ سے بالمشافہ آمنے سامنے بات چیت کی۔ فرمایا میرے بندے مجھ سے مانگ، جو مانگے گا دوں گا، تمہارے باپ نے کہا، خدایا میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے دنیا میں دوبارہ بھیجے اور میں تیری راہ میں دوسری مرتبہ شہید ہو جاؤں اللہ عزوجل نے فرمایا۔ یہ فیصلہ تو میں پہلے کر چکا ہوں کہ دنیا میں دوبارہ لوٹ کر نہیں جائیگا

میرے والد کہنے لگے، پھر خدایا میرے بعد والوں (یعنی میرے احباب واقارب) کو ہمارے ان مراتب واعزاز واکرام کی خبر پہنچا دی جائے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت۔ ولا تحسبن الذین الخ نازل فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں۔ انہیں ہرگز مردہ خیال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کرو وہ لوگ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں

رزق پاتے رہتے ہیں۔

کیا پوچھتے ہیں آپ شہادت کا مرتبہ
موتِ شہید اصل میں اس کی حیات ہے

شہداء کی موت عام انسانوں کی موت کی طرح نہیں

بلکہ انہیں برزخ میں ایک مخصوص قسم کی زندگی حاصل رہتی ہے۔ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ۔ یہ حیات اور یہ رزق سب اسی عالم برزخ کے متناسب ہوتے ہیں۔ اور یہ اپنے پروردگار کے مقرب بھی ہوتے ہیں۔

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ اِنَّا سَاَلْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ) فَقَالَ اَمَا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرْوَاحُهُمْ فِیْ جَوْفِ طَیْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِیْ اَیِّهَا شَاءَتْ ثُمَّ تَاْوِیْ اِلٰی قَنَادِیْلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ۔ (البدایہ والنهایہ ج ۴ ص ۴۵)

مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ (آل عمران) (جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے تم انہیں مردہ نہ خیال کرو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور رزق پاتے ہیں) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا تھا آپ نے فرمایا تھا شہداء کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے قالب میں ہوتی ہیں وہ جنت میں جہاں چاہتی ہیں گھومتی پھرتی ہیں (گھوم پھر کر) پھر عرش کے نیچے معلق قنادیل میں آرام کرتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت کی قدر و قیمت

دمِ رحلت تو پچھتائیگا پھر حاصل نہ کچھ ہوگا
عمل کا وقت اے عاجز تری عمرِ رواں تک ہے

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ
(الانشقاق۔ ۶)

اے انسان! تو کشاں کشاں اپنے پروردگار کی طرف چلا جا رہا ہے اور اس سے ملنے والا ہے۔

يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّ كَدْحَكَ لَضَعِيفٌ فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَكُونَ كَدْحُهُ فِي طَاعَةِ اللهِ فَلْيَفْعَلْ۔
(تفسیر القرطبی ج ۱۹ ص ۲۷۱)

اے ابن آدم (آخرت کے لیے) تیری محنت ضعیف ہے جس کی یہ خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اس کی سعی بار آور ہو تو اس کے لیے اسے ہمت کرنی چاہیے۔

إِنَّكَ كَادِحٌ أَيْ جَاهِدٌ فِي عَمَلِكَ مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ إِلَىٰ رَبِّكَ أَيْ طُولَ حَيَاتِكَ إِلَىٰ لِقَاءِ رَبِّكَ وَهُوَ أَجَلُ مَوْتِكَ فَمُلَاقِيهِ أَيْ جَزَاءَ كَدْحِكَ مِنْ ثَوَابٍ وَعِقَابٍ۔
(بحر المحیط ج ۸ ص ۴۴۶)

تو محنت و کوشش کرنے والا ہے اپنے نیک یا بد عمل میں اپنے رب کے پاس پہنچنے کے وقت تک، یعنی زندگی بھر یہاں تک کہ تیری ملاقات تیرے پروردگار سے ہو جائے اور وہ تیری موت کا وقت ہے جب کہ تیری محنت (تیرے عمل) کا بدلہ ثواب یا عذاب کی شکل میں تجھے دیا جائے۔

تَعْمَلُ عَمَلًا تَلْقَى اللهَ بِهِ خَيْرًا كَانَ أَوْ شَرًّا (عَنِ ابْنِ

تو عمل کر رہا ہے یہاں تک کہ تیری اللہ سے ملاقات ہوگی۔ اب یہ تیرا کام ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عباسؓ۔ تفسیر طبری ج ۱۳ ص ۱۳)

کہ تو اچھے عمل کرے یا برے

تَرٰی مَا عَمِلْتَ فَاکْدَحْ لِذَالِكَ الْیَوْمِ اَیُّهَا الْاِنْسَانُ لِتَفُوْزَ بِالنَّعِیْمِ (تفسیر کبیر ج ۳۱ ص ۱۰۴)

تو دیکھے گا اپنے عمل کو پس محنت کر اس روز کے لیے اے انسان؛ تا کہ تو انعامات (الٰہی) کا مستحق ہو جائے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰی رَبِّكَ كَدْحًا قَالَ عَامِلٌ عَمَلًا فَمُلَاقِیْهِ قَالَ مُلَاقٍ عَمَلَكَ۔

(دُرِّ منثور ج ۶ ص ۳۲۹)

حضرت ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰی رَبِّكَ كَدْحًا فرماتے ہیں تو عمل کرتا رہ اس لیے کہ تو اپنے عمل سے ملنے والا ہے (یعنی اس کی جزا سے ہمکنار ہونے والا ہے)

فَیُجَازِیْكَ بِعَمَلِكَ۔

(ابن کثیر ج ۴ ص ۴۸۸)

(اے انسان) تجھے تیرے عمل کا بدلہ دیا جائے گا۔

یعنی وہ ساری تگ و دو اور دوڑ دھوپ جو تو دنیا میں کر رہا ہے اس کے متعلق چاہے تو یہی سمجھتا ہے کہ یہ صرف دنیا کی زندگی تک ہے اور دنیوی اغراض کے لیے ہے لیکن درحقیقت تو شعوری یا غیر شعوری طور پر جا رہا ہے اپنے رب ہی کی طرف اور آخر کار وہیں تجھے پہنچ کر رہنا ہے۔

اور لحظاتِ زیست کن مشاغل میں صرف کیے۔ ان سے متعلق بازپرس ہو کر رہنی ہے اگرچہ متقین و مقربین کو بغیر محاسبہ جنت الفردوس میں داخل کر دیا جائے گا۔ یہ اس کی رحمتِ بے کراں کا مظہر ہے لیکن انسان کے لیے یہی لائق ہے کہ وہ یومِ حساب کے خوف سے ہر قسم کی نافرمانی سے کلیتہً اجتناب کرتا رہے اور ہر نوع کی نیکی سے دامن بھرتا رہے ؎

بے سود ہے اُس دم کسی نیکی کی تمنا
جب نطق و اشارے کی بھی قوت نہیں رہتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں حق تعالیٰ نے بنی نوعِ انسان کو خطاب فرما کر اس کے غور وفکر کے لیے ایک ایسی راہ دکھائی ہے کہ اس میں کچھ بھی عقل وشعور ہو تو وہ اپنی جد وجہد کا رخ صحیح سمت کی طرف پھیر سکتا ہے جو اس کو دنیا ودین میں سلامتی اور عافیت کی ضمانت دے پہلی بات تو یہ ارشاد فرمائی کہ انسان نیک ہو یا بد، مومن ہو یا کافر اپنی فطرت سے اس کا عادی ہے کہ کچھ نہ کچھ حرکت کرے، اور کسی نہ کسی چیز کو اپنا مقصود بنا کر اسے حاصل کرنے کے لیے جد وجہد کرے اور اس سلسلہ میں محنت ومشقت برداشت کرے جس طرح ایک شریف خو انسان اپنے معاش اور ضروریاتِ زندگی کی تحصیل میں فطری اور جائز طریقے اختیار کرتا ہے۔ اور ان میں اپنی صلاحیت وتوانائی صرف کرتا ہے۔ بدکار و بد خو انسان بھی اپنے مقاصد بغیر محنت اور بجز سعیِ پیہم حاصل نہیں کر سکتا، چور، ڈاکو، لوٹ کھسوٹ کرنے والوں کو دیکھو، کیسی کیسی ذہنی اور جسمانی مشقت برداشت کرتے ہیں تب کہیں وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔

دوسری بات یہ بتائی کہ عاقل انسان اگر غور کرے تو اس کی تمام حرکات وسکنات ایک سفر کی منزلیں ہیں جسے وہ غیر شعوری طور پر طے کر رہا ہے جس کی انتہا اللہ تعالیٰ کے روبرو حاضری یعنی موت ہے۔ (اِلٰی رَبِّکَ) میں اسی طرف اشارہ ہے اور یہ انتہا ایسی حقیقت ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ انسان کی ہر محنت ہر جد وجہد کا اختتام موت پر یقینی ہے۔

تیسری بات یہ بتائی کہ موت کے بعد اپنے رب کے سامنے حاضری کے وقت اس کی تمام حرکات وسکنات اعمال وافعال اور ہر کوشش وسعی کا حساب ہونا ازروئے عقل وانصاف ضروری ہے تاکہ نیک وبد کا انجام معلوم ہو سکے ورنہ دنیا میں تو اس کا کوئی امتیاز نہیں ہوتا۔ ایک نیک آدمی ایک مہینہ محنت مزدوری کر کے اپنا رزق اور ضروریات حاصل کرتا ہے چور ڈاکو اسے ایک رات میں حاصل کر لیتے ہیں، اگر کوئی وقت حساب کا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جزاوسزا کا نہ آئے تو دونوں برابر ہو گئے، جو عقل وانصاف کے خلاف ہے، آخر میں فرمایا فَمُلٰقِیْهِ ملاقیہ کی ضمیر کدح کی طرف بھی راجع ہو سکتی ہے تو معنی یہ ہوں گے، کہ جدوجہد انسان دنیا میں کر رہا ہے۔ بالآخر اپنے رب کے پاس پہنچ کر اپنی اس کمائی (عمل) سے ملے گا اور اس کے اچھے یا برے نتائج اس عمل کے مطابق اس کے سامنے آجائیں گے اور یہ بھی ممکن ہے کہ مُلٰقِیْهِ کی ضمیر رب کی طرف راجع ہو، اور معنی یہ ہوں کہ ہر انسان آخرت میں اپنے رب سے ملاقات کرنے والا اور حساب کیلیے اس کے سامنے پیش ہونے والا ہے اس کے آگے آیات میں نیک وبد اور مومن و کافر کے الگ الگ انجام کا ذکر ہے جس کی ابتدا اعمال نامے کا دائیں یا بائیں ہاتھ میں آ جانا ہے جن کو ان کے اعمال نامے داہنے ہاتھ میں ملیں گے انہیں جنت کی دائمی نعمتوں کی بشارت اور جنہیں ان کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں ملیں گے انہیں جہنم کے عذاب کی اطلاع مل جاتی ہے۔ ان آیات کے مفہوم پر اگر انسان غور کرے کہ ضروریات زندگی بلکہ نفس کی غیر ضروری مرغوبات کو بھی حاصل تو نیک وبد دونوں ہی کر لیتے ہیں اس طرح دنیا کی زندگی دونوں کی گزر جاتی ہے مگر ان دونوں کے انجام میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک کے نصیب میں دائمی اور غیر منقطع راحت ہی راحت اور دوسرے کے لیے عذاب لامتناہی ہے۔ پھر کیوں نہ انسان دونوں قسم کے اعمال اور ان کے دونوں طرح کے انجام پر آج ہی سوچ سمجھ کر اپنی سعی وعمل کا رُخ پھیر دے جو دنیا میں بھی اس کی ضروریات و حاجات پوری کر دے اور آخرت کے لازوال انعامات بھی وہ حاصل کر لے۔

فکرِ عقبیٰ کو نہ سمجھے کوئی فکرِ بے سود
فکرِ عقبیٰ تو سعادت کا نشاں ہوتا ہے (جامِ طہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی کی عظمت کو سمجھو اور اوقات کی قدر کرو

انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنی زندگی کی عظمت کو سمجھے اور اپنے اوقات کی قدر کرے، وہ ایک لمحہ بھی قربتِ الٰہی کے ماسوا ضائع نہ کرے۔ کوئی ایسا کام نہ کرے جس کے سبب اپنے رحیم وکریم آقا کی نظر میں گرتا چلا جائے اور اس سے قربت کی بجائے دوری ہوتی جائے۔ اللہ سے اگر دور ہو گیا تو پھر نارِ جہنم سے قریب ہو جائے گا۔ العیاذ باللہ۔

نُقِلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ قَيْسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ كَلِّمْنِي فَقَالَ اَمْسِكِ الشَّمْسَ۔

عامر بن عبد قیس سے منقول ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا مجھ سے بات کریں انہوں نے فرمایا پہلے سورج کو ٹھہرا لو۔

(صید الخاطر لابن الجوزی ص ۲۰)

عامر بن عبد قیس نے ان سے کلام کرنے والے خواہش مند کو (یہ کہہ کر کہ ذرا سورج کو ٹھہرا لو) سمجھایا کہ میں فکرِ آخرت میں اس قدر مشغول ہوں کہ مجھے اتنی بھی فرصت نہیں کہ آپ سے کچھ بات کر سکوں۔ ممکن ہے وہ شخص ان سے کوئی لاحاصل بات کرنا چاہتا ہو اور انہیں اس کا اندازہ ہو گیا ہو، اسی لیے انہوں نے سائل سے فرمایا کہ پہلے سورج کی رفتار کو روک لو تو میں تم سے بات کروں۔ ؎

سمجھتا ہے جو اپنا لمحہ لمحہ قیمتی عاجز
وہ کب بے فائدہ اشغال میں مشغول ہوتا ہے (مجاہد صور)

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی شان میں فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ (المومنون ۳)

اور جو لغو (بات) سے گریز کرنے والے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا — اور جب وہ لغو مشغلوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو شرافت سے گزر جاتے ہیں (الفرقان: ۷۲)

لغو فعلی ہو یا قولی. لغو ہر اس حرکت کو کہتے ہیں جو لایعنی، بے ہودہ ہو، آخرت یا صرف دنیا کے اعتبار سے بھی

اَللَّغْوُ مَا لَا يُعْنِيْكَ مِنْ قَوْلٍ وَفِعْلٍ. کشاف ج ۳ ص ۲۹۵ — بے ہودگی وہ ہے جو قولاً اور فعلاً تجھے کچھ نفع نہ پہنچائے۔

انسان کا ہر لمحۂ حیات نہایت قیمتی ہے لہذا عقلمند آدمی اسے بے فائدہ دبے مقصد کام میں ضائع کر کے اپنی آخرت خراب نہیں کرتا"

؎ کرتا نہیں آغاز برے کام کا انساں
گر فکر ہو انجام کی انجام سے پہلے (جامِ طہور)

زندگی ایک دولتِ عظمیٰ اور مقدّس حقیقت ہے

مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ انمول زندگی کا ایک لمحہ بھی کسی غیر مفید بات یا کسی بیہودہ کام میں صرف کرے، سیر و تفریح، مشاغل کیف و نشاط جس حد تک مدِ صحت اور نشاطِ قلب کے لیے ضروری ہیں، ظاہر ہے کہ ان کا شمار لغو میں نہیں ہے، لغو کا ادنیٰ درجہ مباح ہے مگر ترک اس کا اولیٰ اور لائقِ ستائش ہے، لغو کا اصلی درجہ معصیت ہے اور اس کا ترک واجب ہے وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا. یعنی نظریں نیچی کیے ہوئے سلامت روی کے ساتھ ان بیہودگیوں سے گزر جاتے ہیں نہ ان لایعنی مشاغل کی طرف مشغول ہوتے ہیں، نہ زیر دستوں کی تحقیر کر کے اپنا کبر ظاہر کرتے ہیں۔

دورِ حاضر کے میلے ٹھیلے، ناچ رنگ کی محفلیں، تھیٹر، سینما، حقہ، سگریٹ، تاش شطرنج، مرغ بازی، بٹیر بازی وغیرہ سب ان آیات کے تحت لغویات میں شامل ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا ان سب سے یکسر اجتناب ضروری ہے

امام ابن جوزی صید الخاطر میں فرماتے ہیں:

دَخَلُوْا عَلٰی بَعْضِ السَّلَفِ عِنْدَ مَوْتِہٖ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَقِیْلَ لَہٗ، فَقَالَ، اَلْاٰنَ تُطْوٰی صَحِیْفَتِیْ۔

(صید الخاطر)

(ص ۲۰)

کچھ لوگ سلف (اکابر) میں سے ان کی وفات کے وقت ان کے پاس آئے، دیکھا تو وہ اس وقت نماز ادا کر رہے ہیں، پوچھا (اس شدید تکلیف کے وقت بھی) یہ کام؟ فرمایا اس وقت میرا نامۂ اعمال لپیٹا جا رہا ہے یعنی بند ہو رہا ہے (اس لیے میری تمنا ہے کہ آخری وقت میں میرے نامۂ اعمال میں میرا نیک عمل درج ہو۔)

جب یہ انسان سمجھ لے کہ اس کا ہر لمحۂ حیات بہت قیمتی ہے۔ اگر اُسے بیہودہ اشغال میں ضائع کیا گیا تو قیامت میں اس کے متعلق اس سے سوال ہوگا اور سزا دی جائے گی اور اسے یہ یقین ہو جائے کہ موت اس کے عمل کو منقطع کر دے گی تو وہ عَمِلَ فِیْ حَیَاتِہٖ مَا یَدُوْمُ لَہٗ اَجْرُہٗ بَعْدَ مَوْتِہٖ وہ اپنی زندگی میں ایسا عمل کرتا ہے جس کا ثواب اسے حیات بعد از ممات بھی ملتا رہے گا۔

گزار دے اسے اللہ کی اطاعت میں
گر ایک جنبشِ لب کی ملے تجھے مہلت

اگر اس کے پاس کچھ مال ہے تو وہ اس سے کوئی مسجد، شفا خانہ، دینی مدرسہ تعمیر کرواتا ہے یا درخت لگا دیتا ہے کہ لوگ اس کے برگ و بار سے مستفید ہوں۔ کوئی نہر جاری کرا دیتا ہے کہ مخلوقِ خدا اس سے سیراب ہو، کوئی اپنی اولاد کو علمِ دین پڑھاتا ہے تاکہ وہ اس پر عمل کریں اور اس کے لیے صدقہ جاریہ ہو جائے اور ان کے لیے عذاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہنم سے حفاظت کا ذریعہ بن جائے۔

بلاشبہ تصنیف وتالیف بھی علمائے کرام کی رحلت کے بعد ان کے صدقات جاریہ کی ایک سدابہار شاخ ہے۔

أَوْ أَنْ يُصَنِّفَ كِتَابًا مِنَ الْعِلْمِ فَإِنَّ تَصْنِيفَ الْعَالِمِ وَلَدُهُ الْمُخَلَّدُ وَأَنْ يَكُونَ عَامِلًا بِالْخَيْرِ عَالِمًا فِيهِ فَيُنْقَلُ مِنْ فِعْلِهِ مَا يَقْتَدِي الْغَيْرُ بِهِ فَذَلِكَ الَّذِي لَمْ يَمُتْ قَدْ مَاتَ الْقَوْمُ وَهُمْ فِي النَّاسِ أَحْيَاءٌ۔ (صید الخاطر لابن الجوزی ص ۲۰)

یا وہ کوئی دینی علمی تصنیف چھوڑ جائے۔ عالم کی تصنیف ہمیشہ اس کے زندہ رہنے والے بیٹے کی طرح ہے یا وہ خود نیک عمل کرنے والا ہو، عالم دین ہو، اس کے افعال کی دوسرے لوگ اقتدا کریں۔ ایسا عالم دین اور مصنف مرتا نہیں ہے۔ دوسرے لوگ مرتے ہیں مگر وہ ان میں زندہ جاوید ہو جاتا ہے۔

مراد یہ کہ لوگ اس کی تصنیف کا مطالعہ کرتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں اور وہ اپنے نیک عمل کا جو اثر ان میں چھوڑ جاتا ہے، لوگ اس کی اقتدا کرتے ہیں اس کی روشنی میں نیک اعمال بجا لاتے ہیں تو گویا ایسا نیک بخت انسان مرنے کے بعد زندوں کی طرح ہے جب کہ اس کے اعمال وصدقات جاریہ کا اجر وثواب اسے قیامت تک برابر ملتا رہے گا۔

www.KitaboSunnat.com

ہے علم ہی اللہ کے ولیوں کی وراثت
یہ علم ہی اللہ کے ولیوں کی ہے ثروت
ہر دل میں ہے عالم کے لئے عزت وعظمت
ہر گام پہ جاہل کے مقدر میں ہے نکبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا ایک خواب

آخرت بیداری اور موت دونوں کے درمیان رابطہ ہے

كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى أَخٍ لَهُ. أَمَّا بَعْدُ	ایک شخص نے اپنے بھائی کو لکھا بیشک دنیا
فَإِنَّ الدُّنْيَا حُلُمٌ وَالْآخِرَةَ	ایک خواب ہے اور آخرت بیداری اور
يَقْظَةٌ وَالْمُتَوَسِّطُ بَيْنَهُمَا الْمَوْتُ	ان دونوں کے درمیان موت ہے اور ہم
وَنَحْنُ فِي أَضْغَاثِ أَحْلَامٍ.	پریشان خوابوں میں مبتلا ہیں۔ والسلام

والسلام۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۵۵)

عاجز نہیں اس گلشن عالم کی حقیقت
انساں کے لیے خوابِ پریشاں سے زیادہ

اس سے پہلے کہ پیغامِ الوداع آپہنچے

سفرِ آخرت کی تیاری کر لو

وَكَتَبَ أَخٌ إِلَى أَخٍ	ایک اور شخص نے اپنے بھائی کو لکھا کہ دنیا پر
لَهُ أَنَّ الْحُزْنَ عَلَى الدُّنْيَا	غم کرنا بہت طویل ہے (یعنی دنیا کی نعمتوں کے
طَوِيْلٌ وَالْمَوْتَ مِنَ	حصول کی فکر یا ان کے چھن جانے کا غم ایک
الْإِنْسَانِ قَرِيْبٌ وَلِلنَّقْصِ	نہ ختم ہونے والا رنج ہے) اور موت انسان
فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْهُ نَصِيْبٌ	سے قریب ہے (اور زندگی سے) ہر روز
وَلِلْبَلَاءِ فِي جِسْمِهِ دَبِيْبٌ	کچھ نہ کچھ کم ہو رہا ہے اور جسم میں بلا (بیماری)
فَبَادِرْ قَبْلَ أَنْ	ٹہل رہی ہے (یعنی اس پر تسلط کے لیے
تُنَادِيَ بِالرَّحِيْلِ۔	پر تول رہی ہے) اس سے پہلے کہ کوچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالسَّلَامُ کا نقارہ بج جائے (دنیا سے الوداع کا پیغام آ جائے) سفر آخرت کی تیاری کر لینی چاہیے۔

(احیاء ج ۴ ص ۵۵۵)

حیف چھاتا جا رہا ہے رہ گزاروں پر دھواں
ہائے ڈھلتا جا رہا ہے آفتاب زندگی (جام طہور)

آخرت کی ندامت

مرنے کے بعد نیک و بد دونوں پشیمان ہوں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ اِزْدَادَ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا نَدِمَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ نَزَعَ۔

(الترغیب ۴/ ۲۵۳ بحوالہ ترمذی والبیہقی۔)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص موت کے بعد (اپنی زندگی پر) پشیمان ہوتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ اسے کیا ندامت ہو گی۔ حضورؐ نے فرمایا اگر مرنے والا نیک ہے تو اسے یہ حسرت ہو گی کہ اس نے نیکی زیادہ کیوں نہ کی اور اگر وہ بدکار ہے تو وہ پشیمان ہو گا کہ اس نے برائی چھوڑ کیوں نہ دی۔

دانشمندی کا تقاضا یہی ہے کہ یَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِیَ الْاَمْرُ اس حسرت کے دن جس میں کہ فیصلہ کیا جائے گا۔ شرمندگی اٹھانے اور احباب و اقارب کے سامنے ذلیل و رسوا ہونے سے بچنے کے لیے اللہ کی معصیت سے قطعی اجتناب کیا جائے اور اس چند روزہ زندگی کی مہلت کو اللہ تعالیٰ کی طاعت و عبادت میں گزارا جائے، موت کے وقت اور موت کے بعد حسرت و ندامت کا کچھ حاصل ہے اور نہ فائدہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْوَقْتُ اَثْمَنُ مِنَ الذَّهَبِ ۔ وقت سونے سے بھی زیادہ قیمتی ہے اسے بے مقصد لہو ولعب اور غفلت میں ضائع کرنا داناؤں کا شیوہ نہیں ۔

رہِ عشرت میں جس نے زندگی اپنی لٹا ڈالی
ملے گا ہاتھ محشر میں ندامت سے تحسّر سے (جام طہور)

دم موت سے قبل جو دم میسر آجائے غنیمت ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو نصیحت فرما رہے تھے ۔ ارشاد فرمایا پانچ وقتوں سے قبل پانچ (وقتوں) کو غنیمت جان ، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اور صحت کو بیماری سے پہلے اور غنا کو تنگدستی سے پہلے اور فراغت کو مشغولیت سے پہلے اور اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے

(الترغیب ج ۴، ص ۲۵۱)

کیا خبر پھر نہ اُٹھ سکے پردہ
دیکھ اے دل یہ دم غنیمت ہے

انسان جس وقت جس حال میں ہے ، وہ وقت وہ حال اس کے لیے غنیمت ہے ممکن ہے آئندہ وہ وقت اور وہ حال بھی نہ رہے ، سماعت جاتی رہے ۔ بصارت ختم ہو جائے گویائی سلب ہو جائے ۔ اعضاء جسم ساکت ہو جائیں ۔ نہ اصلاح احوال کا وقت رہے نہ توبہ و استغفار کا ۔ اور یہ ممکن ہے لہذا توبہ و استغفار میں لمحہ بھر کے لیے بھی تاخیر مناسب نہیں ممکن ہے پھر جنبش لب کی بھی قوت نہ رہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحییٰ بن معاذ رازیؒ فرماتے ہیں وقت کا فوت ہو جانا موت سے بھی زیادہ سخت ہے کیوں کہ وقت فوت ہونے سے اللہ تعالیٰ سے تعلق ٹوٹتا ہے اور موت سے مخلوق سے قطع تعلق ہوتا ہے۔

ضیاعِ وقت کا غم بھی ضیاعِ وقت ہی ہے
ضیاعِ وقت کا انجام ہے غم و حسرت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نصیحت فرما رہے ہیں کہ مذکورہ بالا حالات کے ظہور سے پہلے پہلے قبر و قیامت کے لیے اعمالِ صالحہ کے ساتھ تیاری کر لو کہیں ایسا نہ ہو کہ غفلت ہی میں یہ اوقات آپہنچیں اور تم حسرت و ندامت سے ہاتھ ملتے رہ جاؤ۔

گوہر سے گراں تر ہیں تری عمر کے لمحات   ہشیار! کہ ہو جائیں نہ یہ نذرِ خرافات
کٹ جائے نہ غفلت ہی کے رستے میں یہ مہلت   لب پر نہ کہیں وقتِ اجل ہو ترے ہیہات

اگر ساری زندگی بھی اعمالِ صالحہ میں بسر کر دی جائے، عمر کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت میں گزار دیا جائے تو حق یہ ہے کہ زندگی عطا کرنے والے حق تعالیٰ کا ہم ادنیٰ سے ادنیٰ حق بھی ادا نہیں کر سکتے۔ موت کا جب وقتِ معین آجاتا ہے تو پھر عمرِ دراز کر بھی انسان یوں محسوس کرتا ہے گویا وہ دنیا میں ایک دن سے بھی کم مدت رہا ہے۔

وہ لوگ منزل پہ جا ہی پہنچے جو صبح دم چل پڑے سے نکلے عاجز
رہے گا تو محوِ خوابِ غفلت ارے تغافل شعار کب تک

غنیمت ہے برائے تو یہ بس اک جنبشِ لب بھی
یہ صحت بھی غنیمت ہے علالت بھی غنیمت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوشیار! قیامت قریب آگئی ہے

چاند بے نور ہو گیا ہے، دنیا نے مفارقت کا اعلان کر دیا ہے

حضرت حذیفہؓ کا خطبہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّؒ قَالَ نَزَلْنَا مِنَ الْمَدَائِنِ عَلٰی فَرْسَخٍ فَلَمَّا جَاءَتِ الْجُمُعَةُ حَضَرْنَا فَخَطَبَنَا حُذَیْفَةُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ اَلَا وَاِنَّ السَّاعَةَ قَدِ اقْتَرَبَتْ، اَلَا وَاِنَّ الْقَمَرَ قَدِ انْشَقَّ اَلَا وَاِنَّ الدُّنْیَا قَدْ اٰذَنَتْ بِفِرَاقٍ اَلَا وَاِنَّ الْیَوْمَ الْمِضْمَارُ وَغَدًا السِّبَاقُ

(الترغیب ج ۴ ص ۲۴۷)

عبدالرحمٰن سلمیؒ سے مروی ہے کہ ہم نے (سفر کے دوران) مدائن سے تین میل کے فاصلے پر قیام کیا، جمعہ کا دن تھا تو حضرت حذیفہؓ نے خطبہ فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ، خبردار قیامت قریب آگئی ہے۔ خبردار! چاند شق ہو گیا ہے سنو! دنیا نے جدائی کا اعلان کر دیا (یعنی تم ایک دن ضرور دنیا چھوڑ جاؤ گے) سنو! آج عمل کا دن ہے، کل جزا کا (یعنی آج دنیا میں جو عمل کرو گے کل آخرت میں اس کا صلہ پاؤ گے، لہٰذا عمر کا ایک لمحہ بھی غفلت میں ضائع نہ کرو۔)

پہنچنا ہے تجھے منزل پہ منزل دور ہے عاجزؔ
سنبھل اُٹھ، جاگ اے محوِ جمالِ جنتِ دنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیک اعمال کیلیے جدوجہد کرو فتنوں کی آمد سے پہلے پہلے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا یَبِیْعُ دِیْنَهٗ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْیَا۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمالِ صالحہ کے لیے سبقت کرو (جلدی کرو) اس سے پہلے کہ اندھیری رات کی طرح فتنوں کا ظہور شروع ہو جائے، صبح کوئی مومن ہو اور شام کو کافر، شام کو کوئی مومن ہو تو صبح کافر اور وہ دنیا کے حقیر مال کے لالچ میں اپنے دین کو فروخت کر بیٹھے

یعنی طرح طرح کے فتنوں کے خطرناک طوفان اور لرزہ خیز فساد و شر کی تند و تیز آندھیاں آنے سے قبل اعمالِ صالحہ کے لیے سعی بہیم کرو اور لمحہ بھر ضائع کیے بغیر محنتِ شاقہ اور وفورِ انہماک سے ہر معمولی سے معمولی نیکی کے حصول میں تن من دھن کی بازی لگا دو، کہ یہی مقصودِ حیات اور فتح و ظفرمندی کا نشان ہے۔ کسی کا قول ہے،

اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

جو شخص وقت پر بیج بوتا ہے وقت پر ہل چلاتا ہے، وقت پر پانی دیتا ہے اور اپنے کھیت کی صحیح نگہداشت کرتا ہے وہی اس کا پھل کھاتا ہے اور جو شخص لمحاتِ حیاتِ فانی کی قدر کرتا ہوا انہیں دنیائے دوں کے چند روزہ عیش و نشاط میں رائیگاں نہیں کرتا بلکہ عبادات و اطاعتِ الٰہی میں صرف کرتا ہے۔ وہی خوش نصیب بعد از ممات جنت الفردوس کی لازوال اور غیر مختتم نعمتوں سے محظوظ ہوگا۔

نہ لا لب پر کبھی زنہارے دل سوالِ ثروتِ دنیا
کہ ثروت ساتھ لاتی ہے خیالِ عشرتِ دنیا
(کلامِ ظہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تم عمل کے لیے مرگِ ناگہانی کا انتظار کر رہے ہو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یَنْتَظِرُ اَحَدُکُمْ اِلَّا غِنًی مُّطْغِیًا اَوْ فَقْرًا مُّنْسِیًا اَوْ مَرَضًا مُّفْسِدًا اَوْ هَرَمًا مُّفَنِّدًا اَوْ مَوْتًا مُّجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ وَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ یُّنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةَ وَ السَّاعَةُ اَدْهٰی وَ اَمَرُّ

الترغیب ج ۴ ص ۲۵۰ بحوالہ ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عمل کے لیے اس خوشحالی اور دولت مندی کا انتظار کرتے ہو جو آدمی کو سرکش کر دیتی ہے؛ یا انتظار کرتے ہو اس ناداری اور مفلسی کا جو سب کچھ فراموش کرا دیتی ہے؛ یا انتظار کرتے ہو ایسی علالت کا جو سب کچھ بگاڑ کر رکھ دیتی ہے؛ یا ایسے بڑھاپے کے منتظر ہو جو عقل و حواس کھو دیتا ہے؛ یا اچانک آنے اور فنا کر دینے والی موت کے انتظار میں ہو؛ یا تم دجال کے منتظر ہو؛ اور دجال بدترین غائب (چیزوں میں سے) ہے جس کا انتظار ہے۔ یا تم قیامت کے منتظر ہو؛ (یاد رکھو!) قیامت بڑا ہولناک حادثہ ہے۔ اور بڑا کڑوا گھونٹ ہے۔

(اس وقت عمل کا وقت کہاں)

مقصود یہ ہے کہ جو بدبخت واحق فرصت اور فراغت کو غنیمت نہیں سمجھتے اور اس سے مستفید نہیں ہوتے، رضائے الٰہی اور فلاحِ عقبیٰ کے لیے عملی جد و جہد سے غافل رہ کر تن آسانی میں اپنا قیمتی وقت رائیگاں کر رہے ہیں گویا وہ اس کے منتظر ہیں کہ مذکورہ بالا بلاؤں اور آفتوں میں سے جب کوئی بلا اور آفت ان پر ٹوٹ پڑے گی تب وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیدار ہوں گے اور اس وقت آخرت کی فکر اور تیاری کریں گے۔

کمالِ ہوش و خرد کی یہی علامت ہے
ہو رائیگاں نہ تری زندگی کی اک ساعت (عاجز)

عمر کہاں صرف کی؟

جوانی کہاں لٹائی، مال کس طرح کمایا اور کہاں خرچ کیا اور علم کے مطابق کیا عمل کیا؟

قیامت کے دن احکم الحاکمین تختِ عدالت پر جلوہ فرما ہوں گے اور بذاتِ خود اپنے ہر بندے سے یہ پانچ سوال کرینگے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ۔

(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن (جب بارگاہِ خداوندی میں پیشی ہو گی تو) آدمی کے پاؤں سرک نہ سکیں گے اس کی پوری زندگی کے بارے میں کہ کن کاموں میں بسر کی اور اس کی جوانی (کی قوت) کے بارے میں کہ وہ کن مشاغل میں صرف کی اور اس کے مال کے بارے میں کہ وہ کن طریقوں سے حاصل کیا اور کن کاموں میں خرچ کیا اور اس کے علم کے متعلق (جس قدر بھی جسے حاصل تھا) کہ اس پر کہاں تک عمل کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا إِلَى اللهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ تُشْغَلُوْا وَصِلُوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهُ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُرْزَقُوْا وَتُنْصَرُوْا (ابن ماجہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا۔ فرمایا کہ اے لوگو! دربارِ خداوندی میں (اپنے گناہوں سے) توبہ کرو، اس سے قبل کہ تمہیں موت آگھیرے اور صالح اعمال کے لیے عجلت کرو اس سے پہلے کہ تم (کسی کام میں) مصروف ہو جاؤ۔ اپنے پروردگار سے اس کے کثرتِ ذکر کے ساتھ اور ظاہر و باطن کثرتِ صدقہ و خیرات کے ساتھ تعلق پیدا کر لو (اس طرح) تمہیں رزق عطا کیا جائیگا اور (مصائب میں) تمہاری امداد بھی کی جائے گی۔

گنوا نہ لہو و لعب میں تو اس کو اے عاجز
کہ نعمتوں میں ہے انمول نعمتِ فرصت

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ إِلَّا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ ۔ (ابوداؤد۔ حاکم، بیہقی و الترغیب ج ۴ ص ۲۵۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کے کاموں میں تاخیر اور آخرت کے امور میں تعجیل بہتر ہے (اس لیے کہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں)

امورِ آخرت میں سبقت و عجلت سعادت ہے
مگر دنیا کے کام انجام دو فہم و تاخّر سے

(جامِ طہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقفۂ حیات

حضرت داؤد طائیؒ چلے جا رہے تھے۔ کسی نے سرِ راہ انہیں ٹھہرا کر مائل بکلام کرنے کی کوشش کی، فرمایا: مجھے جانے دو میں اپنی عمر مستعار کو غنیمت سمجھ چکا ہوں۔

مالک بن دینارؒ حضرت منذر بیان فرماتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینارؒ کو دیکھا کہ وہ اپنے نفس سے فرما رہے تھے ارے کمبخت اپنے عمل پر مبادرت کر (یعنی صالح اعمال بجا لانے میں جلدی کر مبادا اچانک موت آ جائے اور تو کفِ افسوس ملتا رہ جائے) پہلے اس سے کہ وہ امر (موت) آ جائے، اسی جملے کو بار بار دہرا رہے تھے یہاں تک کہ میں نے ساٹھ بار شمار کیا۔ انہیں یہ علم نہ تھا کہ میں انہیں قریب سے دیکھ رہا ہوں۔

حضرت حسنؒ اپنے وعظ میں فرمایا کرتے کہ نیک اعمال کی بجا آوری میں جلدی کرو، اگر زندگی کے یہ چند سانس رُک گئے تو یہ موقع ہاتھ سے نکل جائے گا جس سے کہ تم قربِ الٰہی حاصل کر سکتے ہو۔

ابو موسیٰ اشعریؓ ایامِ کہولت (پیرانہ سالی) میں پہنچے تو نیک اعمال کی بجا آوری میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ ان کے احباب ان سے کہتے کہ اس عمر میں اس درجہ محنت؟ اپنے نفس پر نرمی کیجیے۔ آپ فرماتے گھوڑ دوڑ میں سمجھدار گھوڑا جب منزلِ مقصود کے قریب پہنچتا ہے تو وہ اپنے حریف سے پہلے منزل پر پہنچنے کی کوشش کرتا ہے، لہٰذا میری منزل (موت و مدفن) بھی قریب ہے میں بھی اس کیلیے تگ و دو کر رہا ہوں۔

(احیاء العلوم جلد ۴ صفحہ ۴۶۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کی تیاری

شرح صدر کی علامت ہے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۔ (الانعام ۱۲۵)

مولا کریم جسے نور ہدایت سے منور فرمانا چاہتے ہیں اس کا سینہ اسلام کے لیے کشادہ فرماتے ہیں یعنی اسلام کو سمجھنا اور اس کے احکام پر عمل کرنا اس کے لیے آسان ہو جاتا ہے۔

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا حضورؐ! اس کی پہچان کیا ہے؟ تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ فریب دنیا سے گریزپا ہونا اور دارالبقاء (آخرت) کی طرف رجوع کرنا (یعنی اس کے لیے نیک اعمال کے ساتھ تیاری کرنا) اور موت آنے سے قبل موت کے بعد پیش آنے والے مراحل کی تیاری میں مصروف رہنا۔

ہائے یہ زندگی گھڑی بھر کی ۔۔۔ باعثِ صد ہزار کلفت ہے
موت ہے گھات میں تری عاجز ۔۔۔ ایک تو ہے کہ محوِ غفلت ہے

(جامِ طہور)

جو اینٹ یا تختہ تیری لحد کی تعمیر میں استعمال ہونا ہے شاید وہ تیار ہو چکا ہو!

اپنی جوانی، صحت اور قوت پر نہ اترا، اور توبہ کو مؤخر نہ کر، صبح، شام، رات، دن، گرمی، سردی، بہار، خزاں، دھوپ، سایہ اور برسات وغیرہ موت کی راہ میں کوئی شے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حائل نہیں۔ اپنی کوتاہ اندیشی کے سبب موت سے غفلت نہ برت، یہ ضروری نہیں کہ پہلے علالت آئے اور پھر موت، موت بغیر کسی مرض اور بے خبری میں بحالتِ صحت اچانک بھی دبوچ لیتی ہے۔ اگر تو غور کرے اور شمار کرے تو بہت سے تیرے دوست اس محفل ہستی سے بحالتِ صحت اچانک لقمۂ اجل بن گئے، لہذا تیرے ساتھ بھی یہی معاملہ ہو سکتا ہے۔

سپردِ خاک ہوئے کتنے ہمرہانِ حیات
ترے لیے بھی وہی راستہ مقدر ہے (جامِ طہور)

جانے والوں کے حال پر غور کر، ان میں سے کتنوں کے پاس موت ایسے وقت اور اس طرح اچانک آئی کہ انہیں اس کا قطعی خیال نہ تھا اور انہیں اصلاحِ احوال تو کجا توبہ کی مہلت بھی نہ ملی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کل کی روزی کا اہتمام نہ کرو اس لیے کہ اگر تمہیں کل کی مہلت یعنی اگر تمہاری زندگی کل تک کے لیے باقی ہے تو تمہارا رزق اور مہلت دونوں تمہیں ملیں گی اور اگر کل تک کے لیے تمہارے لیے مہلت نہیں ہے تو تمہیں اس کا اہتمام بھی نہیں کرنا چاہیے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے حضورؐ نے فرمایا کہ صبح آجائے تو شام تک اپنی زندگی کی امید نہ رکھو اور شام آجائے تو صبح تک بقائے حیاتِ فانی کا کیا بھروسہ، ممکن ہے تو راہِ حیاتِ مستعار کی مسافت طے کر چکا ہو اور اب تیرے قدم منزلِ قبر کے کنارے پہنچ گئے ہوں۔

کھڑی ہے سر پہ اجل زندگی ہے پا بہ رکاب
نہ کوئی رختِ سفر ہے نہ کوئی ہمدم ہے
(جامِ طہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

شب و روز کی گردش تمہاری زندگی کم کر رہی ہے اور تمہارے اعمال محفوظ ہو رہے ہیں اور موت اچانک آجاتی ہے جس شخص نے نیکی کا بیج بویا وہ اسکا ثمر مسرت کی صورت میں حاصل کرے گا اور جس نے برائی کا بیج بویا وہ اس کا پھل ندامت و حسرت کی صورت میں پائے گا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ کَانَ يَقُوْلُ اِذَا تَعَدَّ يَعْنِيْ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ فِيْ مَمَرِّ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِيْ اٰجَالٍ مُّنْتَقِصَةٍ وَ اَعْمَالٍ مَحْفُوْظَةٍ وَالْمَوْتُ يَاْتِيْ بَغْتَةً فَمَنْ يَزْرَعْ خَيْرًا يُوْشِكُ اَنْ يَحْصُدَ رَغْبَةً وَمَنْ زَرَعَ شَرًّا فَيُوْشِكُ اَنْ يَحْصُدَ نَدَامَةً وَلِكُلِّ زَارِعٍ مِثْلُ الَّذِيْ زَرَعَ۔	حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ جب کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو فرماتے تم اس کیفیت میں ہو کہ رات دن کا آنا جانا تمہارے لمحات حیات کم کر رہا ہے اور تمہارے اعمال اللہ کے ہاں تحریر ہو رہے ہیں اور موت اچانک آگھیرتی ہے پس جس شخص نے نیکی بوئی وہ اس کا ثمر فرحت سے کاٹے گا اور جس نے بُرائی بوئی وہ اس کا پھل ندامت و حسرت کی شکل میں حاصل کرے گا۔ ہر بونے والا اسی کا پھل پائے گا جو اس نے بویا ہوگا۔

(کتاب الزہد للامام احمد بن حنبل صفحہ ۱۶۱)

نہیں یہ فطرت کہ بوئیں جو ہم اُگیں مگر خوشہ ہائے گندم
بغیر اطاعت کے مغفرت کا رہے گا امیدوار کب تک؟

جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقلمند وہ ہے جس نے برائی سے اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفس کو روکا اور موت کے بعد پیش آنے والے مراحل کے لیے تیاری میں مصروف ہو گیا اور بے وقوف وہ ہے جو نیک عمل تو کرتا نہیں نفس کی ناجائز خواہشات کا غلام بنا ہوا ہے اور اللہ کی رحمت کا امیدوار ہے (اس کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ یونہی بیاہ کار تو کے ساتھ بھی بغیر توبہ، بغیر اصلاحِ احوال بخش دے گا۔)

(الترغیب والترہیب ۴/۲۵۲)

یہ ایک فریبِ نفس اور شیطان کا دھوکہ ہے جس میں بیشمار روگ مبتلا ہیں۔ اگر بغیر اعمالِ صالحہ کے نجات ممکن تھی تو یہ انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ اور جملہ آسمانی کتب بے معنی ہیں۔

امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

لِمَنْ كَانَ لَهٗ عَقْلٌ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ عُمُرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّهَيِّئَ كَفَنَهٗ (روح البیان ج ۷ ص ۱۵۳)

عقلمند وہ ہے کہ جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کو پہنچ جائے تو وہ اپنا کفن تیار کر کے رکھ لے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶۳ سال کی عمر مبارک پائی ہے۔

حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ

نے اپنے گھر میں ایک قبر تیار کر رکھی تھی اور روزانہ اس میں کئی بار لیٹا کرتے تھے تاکہ موت کسی وقت بھولنے نہ پائے اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں ایک لمحہ کے لیے موت کو بھول گیا تو خطرہ ہے کسی گناہ میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔

(کیمیائے سعادت للامام غزالیؒ)

عَنْ عِيْسَى بْنِ فَرُّوْخٍ قَالَ — عیسیٰ بن فروخ بیان کرتے ہیں کہ ربیع بن خثیمؒ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ إِذَا كَانَ اللَّيْلُ وَجَدَ غَفْلَةَ النَّاسِ خَرَجَ إِلَى الْمَقَابِرِ فَيَجُولُ فِي الْمَقَابِرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ كُنْتُمْ وَكُنَّا فَإِذَا أَصْبَحَ كَأَنَّهُ نُشِرَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ۔	رات کو جب لوگوں کو محوِ خواب پاتے تو وہ قبرستان کی طرف نکل جاتے وہاں پہنچ کر پکارتے اے اہلِ قبور تم اور ہم سب ایک ہی ہیں (یعنی ہم بھی عنقریب تم سے ملنے والے ہیں) اور جب صبح ہوتی تو وہ ایسے معلوم ہوتے کہ قبر سے نکل کر آئے ہیں (یعنی سخت پریشان حال ہوتے)

(کتاب الزہد لاحمد بن حنبلؒ ص ۳۴۳)

عبداللہ بن مسعودؓ

أَبْصَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَجُلًا يَضْحَكُ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ تَضْحَكُ فِي جَنَازَةٍ لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا۔	عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شریکِ جنازہ شخص کو دیکھا کہ وہ ہنس رہا ہے (طیش میں آکر) فرمایا کہ تو جنازے کی حالت میں ہنس رہا ہے۔ میں تجھ سے تمام عمر کلام نہیں کروں گا۔

(کتاب الزہد لابن حنبل ص ۲۶۲)

حضرت حسنؒ

سَأَلَ رَجُلٌ عَنِ الْحَسَنِ كَيْفَ حَالُكَ قَالَ وَمَا حَالُ مَنْ أَصْبَحَ وَأَمْسَى يَنْتَظِرُ الْمَوْتَ لَا يَدْرِي مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِهِ (کتاب الزہد لابن حنبل ص ۲۶۲)	حضرت حسنؒ سے کسی نے پوچھا آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا اس کا کیا حال ہوگا؟ جو کہ صبح و شام موت کا منتظر ہے اور اسے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کیا سلوک کرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن سیرین — ذکرِ موت کے وقت ہر عضوِ بدن کی موت

عَنِ ابْنِ زُهَيْرٍ كَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ إِذَا ذَكَرَ الْمَوْتَ مَاتَ كُلُّ عُضْوٍ لَهُ عَلَى حِدَتِهِ۔	حضرت ابن زہیر سے مروی ہے کہ جب محمد بن سیرین موت کا ذکر کرتے تو ایسا معلوم ہوتا (کہ شدتِ خوف سے) ان کے جسم کے ہر عضو پر موت مسلط ہے

(کتاب الزہد لاحمد بن حنبل ص ۳۰۹)

موت کے بعد میں دوبارہ زندہ نہ کیا جاؤں

صحابیٔ رسولؐ عبداللہ بن مسعودؓ کی تمنا

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَيْتَنِيْ مِنْ أَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَيْتَنِيْ إِذَا مِتُّ لَمْ أُبْعَثْ۔ (کتاب الزہد لابن حنبل ص ۱۵۶)	حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ایک شخص نے اظہار خیال کیا کاش میں اصحاب یمین (اہل جنت) میں سے ہو جاؤں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کاش میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہ کیا جاؤں

اتنے بڑے اولوالفضل صحابیٔ رسولؐ کی یہ آرزو کہ موت کے بعد میں زندہ نہ کیا جاؤں تاکہ قبر و قیامت میں عذاب و ثواب سے محفوظ رہوں، ہمارے لیے درسِ عبرت ہے وہ عامل ہوتے ہوئے قبر و قیامت کے احوال سے خائف اور ہم ہیں کہ بے عمل بےخوف ہیں۔

موت کا ذکر بھی ہو فکر بھی ہو محشر کی
ہے تقاضا یہی عاجزؔ تری دانائی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوبکرؓ

كَانَ اَبُوْبَكْرٍ رضى اللہ عنہ اِذَا اَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُوْلُ

كُلُّ امْرِءٍ مُّصَبَّحٌ فِىْ اَهْلِهٖ
وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ

(مستدرک ج ۱، ص ۳۸۲)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کبھی بخار میں مبتلا ہوتے تو یہ شعر پڑھتے جس کا ترجمہ ہے کہ ہر شخص اپنے اہل وعیال میں دن گزارتا ہے، (مگر اسے کچھ خبر نہیں) کہ موت اس کے تسمہ پا سے بھی قریب ہے)

موت انسان کی تاک میں ہے مگر وہ عریض وطویل منصوبے تعمیر کرنے میں منہمک رہتا ہے اور ستم بالائے ستم کہ کوئی منصوبہ ابھی تشنہ تکمیل ہی ہوتا ہے کہ موت اچانک اُسے دبوچ لیتی ہے۔

حضرت صفوان بن سلیم

مسجد سے نکلتے ہوئے اس خوف سے ڈر رہے ہیں کہ مسجد میں دوبارہ آنا نصیب ہو کہ نہ ہو!

عَنْ اَبِىْ عَلْقَمَةَ الْمَدِيْنِىِّ قَالَ كَانَ صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ لَا يَكَادُ يَخْرُجُ مِنْ مَّسْجِدِ النَّبِىِّ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ بَكٰى وَقَالَ اَخْشٰى اَنْ لَّا اَعُوْدَ اِلَيْهِ (صفۃ الصفوۃ ج ۲ ص ۱۵۳)

ابی علقمہ مدینی بیان کرتے ہیں کہ حضرت صفوان بن سلیم مسجد نبوی سے نہ نکلتے تھے لیکن بامر مجبوری باہر نکلنے کا ارادہ کرتے تو اس خوف سے کہ ممکن ہے دوبارہ مسجد آنا نصیب نہ ہو۔ بے اختیار اشکبار ہو جاتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو حازم

دنیا سے الوداع کی گھنٹی بج چکی ہے، دوستوں کے چلے جانے کے بعد اپنی بقا کے لیے کیا کوئی ضمانت ہے؟

قَالَ اَبُوْحَازِمٍ اِنَّكَ لَسْتَ فِیْ دَارِ مَقَامٍ قَدْ اُوْذِنْتَ بِالتَّرْحِیْلِ فَمَا بَقَاءُ الْمَرْءِ بَعْدَ قَرَانِهٖ ۔ عَجَبًا لِقَوْمٍ یَعْمَلُوْنَ لِدَارٍ یَرْحَلُوْنَ عَنْهَا كُلَّ یَوْمٍ مَرْحَلَةً وَ یَدَعُوْنَ اَنْ یَعْمَلُوْا لِلدَّارِ یَرْحَلُوْنَ اِلَیْهَا كُلَّ یَوْمٍ مَرْحَلَةً ۔

ابو حازم فرماتے ہیں۔ تیرا قیام (اس دنیا میں) ہمیشہ کے لیے ممکن نہیں۔ کوچ (سفر) کا نقارہ بج چکا ہے، دوستوں کے جاتے کے بعد کیا کوئی خود دنیا میں رہ سکتا ہے؟ تعجب ہے ان لوگوں پر جو اس گھر کے لیے محنت کر رہے ہیں کہ جس سے ہر روز ایک منزل (کا سفر) طے کر رہے ہیں اور ایسے گھر کے لیے کچھ بھی عمل نہیں کر رہے جس کی طرف ہر روز ایک منزل (کا سفر) طے کر رہے ہیں۔

وَقَالَ كُلُّ عَمَلٍ تَكْرَهُ الْمَوْتَ مِنْ اَجْلِهٖ فَاتْرُكْهُ ثُمَّ لَا یَضُرُّكَ مَتٰی مِتَّ ۔

(صفۃ الصفوۃ ج ۲، ص ۱۶۲)

اور فرمایا کہ ہر وہ عمل جس کی سزا کے خوف سے تو موت پسند نہیں کرتا اسے ترک کر دے پھر تجھے کوئی خطرہ نہیں رہے گا کسی بھی وقت تیرے پاس موت آجائے۔

کر عمل ایسے جہاں میں گر تجھے کچھ ہے شعور
موت جب آئے جہاں جس حال میں کچھ ڈر نہ ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کے وقت اُمیدِ مغفرت

اور زندگی میں اللہ تعالیٰ کا خوف غالب ہونا بہتر ہے

قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ إِذَا رَأَیْتُمُ الرَّجُلَ بِالْمَوْتِ فَبَشِّرُوْہُ حَتّٰی یَلْقٰی رَبَّہٗ وَھُوَ حَسَنُ الظَّنِّ بِہٖ وَ إِذَا کَانَ حَیًّا فَخَوِّفُوْہُ بِرَبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ۔

(کتاب الزہد لعبداللہ بن المبارک ص ۱۴۹)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تم کسی کو موت کے قریب دیکھو تو اسے خوشخبری دو یہاں تک وہ اپنے رب سے ملاقات کرے (یعنی فوت ہو جائے) اس وقت اس کا اللہ سے اچھا گمان ہو اور اس کی زندگی میں اسے اللہ تعالیٰ سے ڈراؤ (تاکہ وہ اس کی نافرمانی سے مجتنب رہے)

اللہ تعالیٰ کا خوف برائیوں سے حفاظت اور اس کے قرب کا ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی بھی چیز کا خوف اس سے دور کرتا ہے لہذا اللہ تعالیٰ کا خوف محمود اور کسی دوسری چیز کا خوف مذموم ہے اور جو اللہ سے ڈر جاتا ہے وہ پھر کسی سے نہیں ڈرتا۔

جسے جس قدر عرفانِ الٰہی میسر ہوتا ہے وہ اسی قدر اس ذاتِ بے نیاز سے خائف ہوتا ہے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

إِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر ۲۸)

اللہ تعالیٰ سے فی الحقیقت اہلِ علم ہی ڈرتے ہیں۔

العلماء سے اصطلاحی علماء مراد نہیں جو بے شمار کتابیں پڑھ چکے ہیں یا فلاں امتحان کی سند رکھتے ہیں بلکہ وہ اشخاص مراد ہیں جو اللہ کے احکام کی معرفت رکھتے ہیں اور ان کا عمل بھی ان کے مرتبہ علم و معرفت کے مطابق ہوتا ہے۔

اَلْعُلَمَاءُ ھُمُ الَّذِیْنَ عَلِمُوْہُ

علماء وہ ہیں جنہوں نے اس (اللہ) کو اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِصِفَاتِهٖ وَتَوْحِيْدِهٖ وَمَا	صفات اور توحید سے پہچانا اور اس کے
يَجُوْزُ عَلَيْهِ وَمَا يَجِبُ لَهٗ وَمَا	لیے کیا جائز ہے اور کیا واجب ہے اور
يَسْتَحِيْلُ فَعَظَّمُوْهُ وَقَدَرُوْهُ	کیا محال ہے ۔اس کی تعظیم کی ۔ اور اس کی قدر
حَقَّ قَدْرِهٖ ۔ (بحر)	کی جیسا کہ قدر کرنے کا حق ہے
اَلْعَالِمُوْنَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ	علماء وہ ہیں جو اللہ عزوجل کو اس کی تمام صفاتِ
بِمَا يَلِيْقُ بِهٖ مِنْ صِفَاتِهِ	جمیلہ اور افعال حمیدہ اور اس کی اس شان
الْجَمِيْلَةِ وَاَفْعَالِهِ الْحَمِيْدَةِ	سے جس کے وہ لائق ہے پہچانتے ہیں
وَسَائِرِ شُئُوْنِهِ الْجَمِيْلَةِ	نہ کہ وہ علماء جو ظاہری علوم (صرف ونحو کی)
لَا الْعَالِمُوْنَ بِالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ	ورق گردانی کرتے ہیں ۔

(روح)

فقہاء و مفسرین کا قول ہے ۔ کہ یہ علم کی دلیل ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کی خشیت و تقویٰ اسی راہ سے حاصل ہوتا ہے جس شخص کو جس قدر عظمتِ الٰہی کا علم ہوتا ہے وہ اسی قدر دلائلِ قدرت میں غور کرتا رہتا ہے ۔ اس کے بعد فرمایا :

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۔ (فاطر ۲۸)	بے شک اللہ تعالیٰ زبردست بڑا بخشنے والا ہے ۔

بعض عارفین نے یہاں یہ نکتہ پیدا کیا ہے کہ اس میں علماء خائفین کے لیے بشارتِ تسکین ہے کہ ان کی خطائے اجتہادی معاف کر دی جائے گی ۔

در اصل ہے عالم وہی اللہ کے نزدیک
اللہ سے ڈرتا ہے جو جلوت ہو کہ خلوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدائش کے وقت رونا اور موت کے وقت ہنسنا

کسی عربی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

وَلَدَتْكَ أُمُّكَ يَا ابْنَ آدَمَ بَاكِيًا
وَالنَّاسُ حَوْلَكَ يَضْحَكُونَ سُرُورًا

اے ابنِ آدم، تیری ماں نے جب تجھے جنا تھا تو رو رہا تھا
اور تیرے اردگرد لوگ خوشی سے ہنس رہے تھے

فَاجْهَدْ لِنَفْسِكَ أَنْ تَكُونَ إِذَا بَكَوْا
فِي يَوْمِ مَوْتِكَ ضَاحِكًا مَسْرُورًا

تُو کوشش کر کہ جب تیری موت کے دن لوگ رو رہے ہوں
تو تُو اُس وقت مُسرّت سے ہنس رہا ہو۔

نیک آدمی کے مرنے پر نیک لوگ ہی نہیں وہ زمین بھی روتی ہے جس پر وہ چلتا پھرتا بیٹھتا اُٹھتا اور لیٹتا اپنے پیارے آقا رب السموات والارض کا محبت و مسرت سے ذکرِ جمیل کرتا ہے اور وہ آسمان بھی آنسو بہاتے ہیں جن پر اس کے نیک اعمال پہنچتے ہیں۔ اور خود وہ مسرت سے جھومتا ہے۔ اس لئے کہ اُس وقت اُسے دنیا کے آلام و مصائب سے نجات اور آخرت میں اکرام و انعام کی بشارت مل رہی ہوتی ہے۔

مومن کے لئے موت ہے اک تحفۂ خوش تر
اور قبر ہے راحت کدہ بستاں سے زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ

ولادت ــــــ ۹۷ھ وفات (ملک شام) ۱۶۲ھ

حضرت ابراہیم ادھم رحمتہ اللہ علیہ اپنے زمانہ کے نہایت متقی اور خدا پرست تھے ابراہیم بن ادھمؒ اُن عقلاء میں سے تھے۔ جنہوں نے دنیا کی فانی شان و شوکت، جاہ و حشمت پر آخرت کی جاوداں لذتوں، جنت کی بے نظیر نعمتوں کو ترجیح دی ......ابراہیم بن ادھمؒ اُن اولیاء اللہ میں سے تھے۔ جنہوں نے اپنے حقیقی محبوب ربِ کائنات سے اس طرح پیمانِ محبت باندھا کہ راہِ محبت کی ہر صعوبت کو فرطِ محبت و فورِ مسرت سے گلے لگایا اور زبان پر کبھی حرفِ شکایت نہیں آنے پایا۔

آپ بلخ کے فرمانروا تھے۔ بڑے کر و فر اور شان و شوکت سے حکومت کرتے تھے۔ ایک رات اپنے محل میں محوِ خواب تھے "

خواب میں دیکھتے ہیں کہ کوئی چھت کے اوپر ٹہل رہا ہے ــــ پوچھا تو کون ہے! اور یہاں اس وقت کیا کر رہا ہے۔" اُس نے کہا آپ کا دوست ہوں اور یہاں اپنا اونٹ تلاش کر رہا ہوں ــــ ــــ آپ نے فرمایا، بھلا یہ ممکن ہے کہ شاہی محلات کی چھتوں پر اُونٹ آجائیں" اُس آدمی نے جواب دیا بھلا یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ جامۂ اطلس و کمخواب پہن کر عیش و عشرت میں خدا مل جائے! یہ جواب سن کر آپ کے دل میں ایک خوف سا پیدا ہو گیا۔

ایک دن جب آپ بصد شان و شوکت تختِ شاہی پر جلوہ افروز تھے۔ یکایک ایک بارعب آدمی اندر داخل ہوا۔ امراء و وزراء اور خدام وغیرہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ اس طرح بے باکانہ طور پہ اندر آنے کی اُس سے باز پُرس کریں، چنانچہ وہ اسی انداز میں آپ کے تخت تک پہنچ گیا، آپ نے نہایت تعجب سے پوچھا، تُو کون ہے؟ اور یہاں کس طرح آیا ہے؟ اُس نے کہا، مَیں اس سرائے میں ذرا ٹھہرنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا یہ سرائے نہیں بلکہ شاہی محل اور دربار ہے۔ اُس آدمی نے کہا، آپ سے پہلے اس محل میں کون رہتا تھا؟ آپ نے فرمایا، میرا باپ، اُس نے کہا آپ کے باپ سے پہلے کون تھا؟ —— آپ نے فرمایا میرا دادا، اسی طرح کئی پشتوں تک پہنچ کر اُس نے پوچھا آپ کے بعد یہاں کون رہے گا؟ آپ نے فرمایا میری اولاد، یہ سُن کر اس آنے والے آدمی نے کہا، ذرا خیال کرو جس مقام میں اتنے آدمی آئیں اور جائیں اور کسی کا مستقل قیام نہ ہو، تو پھر وہ مقام سرائے نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ کہہ کر جلدی سے باہر نکل گیا —— اس کے بعد آپ حزن و ملال اور درد و کرب میں مبتلا ہو گئے۔ اور سکونِ خاطر کے لیے لیٹ گئے۔ مگر سکون کہاں، ناچار گھوڑے پر سوار ہو کر ہوا خوری کے لیے باہر نکل گئے۔ اس دوران آپ نے ایک آواز سُنی —— ابراہیمؒ اس وقت سے پہلے جاگو کہ تمہیں موت کے ذریعہ جگایا جائے، چنانچہ آپ نے تختِ حکومت کو ٹھکرا دیا۔ اور شاہانہ لباس اُتار کر فقیرانہ لباس زیبِ تن کیا اور شہر سے نکل گئے۔ اپنے گناہوں پر روتے جاتے تھے۔ اور جنگلوں، وادیوں سے پا پیادہ گزرتے جا رہے تھے۔ یہاں تک کہ صحرا نوردی کرتے ہوئے نواحِ نیشاپور پہنچ گئے، یہاں تقریباً نو سال قیام فرمایا ہر جمعہ کو جنگل سے لکڑیاں اکٹھی کر کے لاتے۔ اور شہر میں فروخت کر کے جو کچھ حاصل ہوتا۔ اس میں سے نصف راہِ خدا میں لٹا دیتے اور نصف سے روٹی وغیرہ کا سامان کرتے۔ پھر یہاں سے آپ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ مکہ مکرمہ پہنچ کر حرم میں مقیم ہو گئے۔ اور وہاں بھی محنت و مشقت سے روزی کما کر اپنا اور دوستوں کا پیٹ پالتے رہے۔ کبھی کھیتوں کی رکھوالی کرتے۔ اور کبھی جنگل سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکڑیاں کاٹ لاتے اور فروخت کرتے۔ (انوار اصفیاء)

ایک شخص آپ کے پاس ہزار درہم لایا اور کہا کہ قبول فرمایئے، آپ نے فرمایا میں محتاجوں سے کچھ نہیں لیا کرتا۔ اُس نے کہا میں محتاج نہیں دولت مند ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا تو اپنی دولت میں زیادتی کا خواہشمند نہیں؟ اُس نے کہا ضرور ہوں، آپ نے فرمایا روپیہ اٹھا لے کیونکہ تو محتاجوں کا سردار ہے ...... فرمایا جس شخص کا دل تین حالتوں میں خدا کی طرف حاضر نہ ہو تو یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اس پر دروازہ بند کیا جا چکا ہے۔ اوّل تلاوتِ قرآنِ کریم کے وقت، دوئم نماز کے وقت، اور سوئم ذکرِ الٰہی کے وقت ...... پھر فرمایا عارف کی نشانی یہ ہے کہ وہ تفکر کرے، اور ہر شئے سے درسِ عبرت حاصل کرے، اور خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا رہے۔

فرمایا کہ دو حجابوں سے اُٹھ جانے سے سالک کے دل پر انوارِ الٰہی کی بارش ہوتی ہے۔ اوّل یہ کہ دو جہان کی حکومت پر بھی راضی نہ ہو، دوسرے یہ کہ اگر چھین لی جائے۔ تو غمگین نہ ہو، کیوں کہ کسی چیز پر خوش ہونا حریص ہونے کی اور غمگین ہونا غصے کی علامت ہے۔

ایک دفعہ خلیفہ معتصم باللہ نے آپ سے پوچھا آپ کیا کام کرتے ہیں؟ فرمایا دنیا طالبانِ دنیا کے سپرد کر چکا ہوں، اور عاقبت طالبانِ عاقبت کے سپرد کر دی ہے دنیا میں میں نے صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر اپنے لیے اختیار کیا ہے۔ اور عاقبت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار پسند کیا ہے۔

ایک دفعہ آپ نے متوکل زاہد سے دریافت کیا، تم کہاں سے کھاتے ہو اور تمہارے گزارے کی کیا صورت ہے؟ زاہد نے جواب دیا مجھے کچھ علم نہیں روزی رساں سے جا کر پوچھو!

ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ اپنی زندگی کیسے بسر کرتے ہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا میرے پاس چار سواریاں ہیں۔ جب مجھ پر کوئی سختی آتی ہے۔ تو شکر کی سواری پر بیٹھ جاتا ہوں، جب کوئی طاعت ظہور میں آتی ہے۔ تو اخلاص کی سواری اختیار کر لیتا ہوں۔ اگر کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے۔ تو توبہ کی سواری کام میں لاتا ہوں، اور جب کوئی بلا نازل ہوتی ہے تو صبر کی سواری استعمال کرتا ہوں۔

ایک دفعہ کسی شخص نے آپ سے وصیت کے لیے درخواست کی — فرمایا بندھے ہوئے کو آزاد کر دے۔ اور آزاد کو بند کر دے۔ اُس نے عرض کیا، میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا، فرمایا کہ بندھی ہوئی تھیلیاں کھول دے۔ (یعنی اللہ کی راہ میں خیرات کیا کر) اور کھلی ہوئی زبان بند کر دے۔ یعنی زبان سے کوئی ناجائز کلام نہ کر، کہ اس کے بارے میں سوال ہوگا۔

ایک دفعہ ایک شخص نے عرض کیا، اے شیخ میں اپنے آپ پر بہت ظلم کر چکا ہوں، مجھے کچھ نصیحت فرمایئے! ..... فرمایا اگر تم منظور کرو تو چھ باتیں بتاتا ہوں، اوّل یہ کہ جب حق تعالیٰ کی نافرمانی کرو تو اس کی عطا کی ہوئی روزی نہ کھاؤ، اُس نے کہا پھر کہاں سے کھاؤں؟ فرمایا زیبا نہیں جس کی روزی کھاؤ اُس کی نافرمانی کرو، — دوم یہ کہ جب گناہ کا ارادہ کرو تو اُس کی حکومت سے باہر نکل کر گناہ کرو، .... اُس نے عرض کیا ساری کائنات اُسی کی اور ہر جگہ اسی کی بادشاہت ہے۔ کوئی کہاں جائے؟ فرمایا یہ مناسب نہیں کہ اس کے ملک میں رہ کر اُس کی خلاف ورزی کی جائے تیسرے یہ کہ گناہ ایسی جگہ کیا جائے جہاں وہ دیکھ نہ سکے، اُس نے کہا یہ ناممکن ہے وہ تو دلوں کے بھید تک سے واقف ہے ...... فرمایا جب اس کا رزق کھاؤ اور اس کے ملک میں رہو تو پھر اُس کے سامنے گناہ کرنا کہاں تک انصاف پر مبنی ہے! چوتھے یہ کہ جب موت کا فرشتہ آئے تو اس سے کہو کہ ذرا توبہ کر لینے کی مہلت دیدو.... اُس نے عرض کیا یہ بھی ناممکن ہے، وہ میرا کہا ماننے کا مکلف نہیں ہے، — فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب یہ حالت ہے، تو اس کے سامنے آنے سے پہلے توبہ کر لینی چاہیئے ...... پنجم یہ کہ جب قبر میں منکیر نکیر آئیں تو انہیں باہر نکال دیں، اُس نے کہا میں یہ بھی نہیں کر سکتا.... فرمایا پھر اُن کے سوالات کے جوابات دینے کے لیے تیار رہو، چھٹے یہ کہ قیامت کے دن حساب کتاب کے بعد گنہگاروں کو دوزخ کی طرف بھیجا جائے گا تم دوزخ میں جانے سے انکار کر دینا ___ اُس نے کہا یہ بھی نہیں ہو سکتا، .... فرمایا تو پھر گناہ نہ کرو،

کچھ لوگوں نے آپ سے پوچھا، کیا سبب ہے اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول نہیں فرماتا؟ آپ نے فرمایا، تم خدا تعالیٰ کو جانتے ہو لیکن اس کی اطاعت نہیں کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتے ہو، مگر اُن کی پیروی نہیں کرتے، قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہو مگر اس پر عمل نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کھاتے ہو، مگر شکر نہیں کرتے۔ جانتے ہو کہ دوزخ گنہگاروں کے لیے ہے۔ مگر گناہوں سے باز نہیں آتے، شیطان کو دشمن سمجھتے ہو، مگر اس سے بھاگتے نہیں، موت کو برحق سمجھتے ہو مگر اس کے لیے تیاری نہیں کرتے، خویش و اقارب کو اپنے ہاتھوں دفن کرتے ہو لیکن عبرت نہیں پکڑتے، بھلا جو شخص اس طرح کا ہو اس کی دُعا کس طرح قبول ہو؟ (انوار اصفیاء)

لطفِ گنہ قلیل ہے

رنجِ گنہ طویل ہے! (عاجز)

مولانا رومؒ

اپنی مثنوی میں سلطان ابراہیم بن ادھمؒ کے حالات میں رقمطراز ہیں۔

ملک را برہم زن ادھم دار زود

تا بیابی ہمچو او ملک خلود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ :۔ اے لوگو! سلطنت کو ابراہیم بن ادھمؒ کی طرح خیرباد کہدو تاکہ ان کی طرح تم بھی دائمی سلطنت یعنی باطنی سلطنت سے مشرف ہوجاؤ...... اگر حق تعالیٰ کی محبت کی لذت وحلاوت کا ایک قطرہ دل کو نصیب ہوجائے، تو جانِ عزیز نگاہوں میں بے قیمت ہوجائے۔

گر بہ بینی یک نفس حسن ودود
اندر آتش افگنی جان ودود

ترجمہ :۔ اگر محبوبِ حقیقی کی تجلیات کا قلب میں ایک لمحہ کے لیے مشاہدہ ہوجائے توغلبۂ شوق میں تم اپنی جان کو آتشِ محبت کی نذر کردو۔

گر بہ بینی کرّ وفرِ قرب را!
جیفہ بینی بعد ازیں ایں شرب را

ترجمہ :۔ اے لوگو! اگر قربِ خداوندی کی شان وشوکت کا بصیرتِ قلب سے تم ادراک کرلو تو کائنات کی تمام لذتیں تمہیں مُردار نظر آنے لگیں، ——— حضرت سلطان ابراہیم بن ادھمؒ کے باطن کو ترکِ سلطنت سے حق تعالیٰ کے قرُب کی جو سلطنتِ لازوال حاصل ہوئی اسے محسوس کرکے اُن کی جانِ پاک بزبانِ حال کہہ رہی تھی،

مُلکِ دنیا تن پرستاں را حلال
ما غلامِ عشق ومُلکِ لازوال!

ترجمہ :۔ دنیا کا ملک تن پرستوں کو مبارک ہو کہ ایک دن یہ ملک اور اہلِ ملک دونوں فنا ہوجائیں گے ۔اور ہمیں محبت کا مُلکِ لازوال مبارک ہو کہ جس کے لیے کبھی فنا نہیں، اور جان اس سلطنتِ محبّت کو اپنے ساتھ لیکر اپنے محبوب (اللہ) کے پاس جاتی ہے اگر چھوٹی سی سلطنت ترک کرنے سے ایک بڑی اور لازوال سلطنت حاصل ہوجائے تو یہ سودا بہت نفع بخش ہے! جیسے کسی مکان کی بنیاد میں اگر گراں بہا خزانہ مدفون ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اُس مکان کے انہدام سے کسی عاقل کو غم نہیں ہو سکتا،

سہ قصر چیزے نیست ویراں کن بدن
گنج در ویرانی است اے میر من

اے دوست خزانہ ہمیشہ ویرانے میں ہی دفن کیا جاتا ہے، پس محل کوئی چیز نہیں ہے، جسم اور اس کی قوتوں کو یعنی خواہشاتِ نفسانیہ کو ویران کر دو، یعنی ان خواہشات کے تقاضوں پر عمل نہ کرو، اور تقویٰ اختیار کرو، پھر خواہشات کے محل کو ویران کرنے کے بعد اسی ویرانے میں قربِ حق اور تعلق مع اللہ کا عظیم خزانہ مشاہدہ کرو گے، حضرت سلطان ابراہیم بن ادھمؒ کو ترکِ سلطنت سے جو نعمت ملی اور صحرا میں دریا کے کنارے ذکر و عبادت کی حلاوت ان کے باطن کو عطا ہوئی اس کا لطف انہیں سے پوچھنا چاہئے۔

سہ آہ را جز آسماں ہمدم نبود
راز را غیرے خدا محرم نبود

ترجمہ:۔ اُن کی محبت اور دردبھری آہ کا سوائے آسمان کے کوئی ہمدم و ہمراز نہ تھا یعنی ان کی محبت کے راز سے سوائے خدا کے کوئی آگاہ نہ تھا، اُس صحرا کی تنہائی میں کمالِ صدق و اخلاص سے اپنے مالکِ حقیقی کو یاد کر رہے تھے۔ ایک محبِ صادق کے لیے تمام کائنات میں سب سے بہتر وہ مقام ہوتا ہے۔ جہاں اسے اپنے محبوب کے ساتھ مناجات و سرگوشی کا شرف حاصل ہو۔

سہ خوشتر از ہر دو جہاں آنجا بود
کہ مرا با تو سرو سودا بود

ترجمہ:۔ اے میرے محبوب! دونوں جہاں میں سب سے اچھا وہ مقام ہے۔ کہ جہاں سجدہ میں آپ کے سامنے ہمارا سر ہو، اور آپ کی اور ہماری راز و نیاز اور محبت

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی باتیں ہو رہی ہوں۔ (معارف مثنوی مولانا روم حصہ اول ص ۶۲ - ۷۰)

بے کیف ہے یہ جلوہ گہِ حسن و محبت
پروانہ اگر شمع پہ قرباں نہیں ہوتا

اے ابراہیم بن ادھمؒ کیا تمہیں اس لیے پیدا کیا گیا ہے

امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری المتوفی ۴۶۵ھ اپنے رسالہ قشیریہ میں رقمطراز ہیں ابواسحاق ابراہیم بن ادھم بن منصور بلخ کے رہنے والے تھے۔ اور شاہِ وقت کے چشم و چراغ اور شہزادۂ نامدار تھے۔ ایک روز شکار کے لیے نکلے اور شکار کا پیچھا کیا وہ ابھی اس کی تلاش میں تھے۔ کہ ہاتف نے آواز دی، اے ابراہیم! کیا تو اسی لیے پیدا کیا گیا ہے۔ یا کیا تجھے اسی بات کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ پھر ایک آواز آئی، اللہ کی قسم نہ تو اس لیے پیدا ہوا ہے۔ اور نہ تجھے یہ حکم دیا گیا ہے یہ سن کر وہ گھوڑے سے اتر آئے۔ راستہ میں انہیں اپنے باپ کا ایک چرواہا ملا جس سے انہوں نے اس کا صوف کا چوغہ لے کر پہن لیا۔ اور اُسے اپنا گھوڑا مع ساز و سامان دے دیا۔ اور جنگل کی راہ لی، چلتے چلتے مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ وہاں سفیان ثوریؒ اور فضیل بن عیاضؒ کی صحبت میں رہے۔ پھر شام آ گئے اور وہیں وفات پائی ـــــ سلطان ابراہیم ادھمؒ اپنے ہاتھ کی کمائی سے رزق حلال کھاتے تھے۔ مثلاً فصل کی کٹائی، اور باغوں کی نگہبانی وغیرہ۔

ابراہیم ادھمؒ فرمایا کرتے تھے ـــ حلال کھاؤ، اگر دن کو روزہ نہ رکھو اور رات کو قیام نہ کرو تو کوئی نقصان نہیں ـــ وہ بالعموم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ خدایا مجھے اپنی نافرمانی کی ذلت سے نکال کر اپنی تابعداری کی عزت کی طرف منتقل کر دے ـــ کسی نے ابراہیم ادھمؒ سے کہا کہ گوشت مہنگا ہو گیا ہے۔ فرمایا اُسے سستا کر دو، اور خریدنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے گریز کرو، اور اپنی دلیل میں یہ شعر پڑھا۔

وَاِذَا غَلَا شَیْءٌ عَلَیَّ تَرَکْتُہٗ

فَیَکُوْنُ اَرْخَصَ مَا یَکُوْنُ اِذَا غَلَا

ترجمہ:- جب کوئی چیز مہنگی ہو جاتی ہے۔ تو میں اسے چھوڑ دیتا ہوں لہٰذا وہ چیز مہنگی ہونے کے باوجود میرے لیے بہت سستی ہوتی ہے۔

امید کا دروازہ بند کر دو

اور موت کی تیاری کا دروازہ کھول دو

قَالَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَدْهَمَ اُغْلُقْ بَابَ الْاَمَلِ وَافْتَحْ بَابَ الْاِسْتِعْدَادِ لِلْمَوْتِ (ابن [illegible])

ابراہیم بن ادہمؒ فرماتے ہیں امید کا دروازہ بند کر دے اور موت کی تیاری کا دروازہ کھول دے۔

گر رہی ہے کس طرح بن بن کے ہر موجِ حیات
مٹ رہا ہے کیسے بن بن کر حبابِ زندگی!

ایک واقعہ سہل بن ابراہیم کا بیان ہے کہ میں ابراہیم بن ادھمؒ کی صحبت میں ایک مدت رہا۔ ایک بار بیمار ہوا تو انہوں نے تمام سرمایہ میری بیماری پر صرف کر ڈالا۔ مجھے کچھ کھانے کی خواہش ہوئی تو انہوں نے اپنا گدھا بیچ کر میری تیمارداری کی اور علاج کروایا جب میں روبصحت ہوا۔ تو پوچھا۔ ابراہیم! گدھا کہاں ہے؟ فرمایا بیچ دیا۔ میں نے کہا اب میں کس پر سوار ہوں گا، جواب دیا میرے بھائی میری گردن پر، اور آپ مجھے اٹھا کر تین منزل تک لے گئے۔ (رسالہ قشیریہ ص ۲۱-۲۳)

ابراہیم بن ادھمؒ اور ایک فوجی

اَنَّ اِبْرَاهِیْمَ بْنَ اَدْهَمَ رح

ابراہیم بن ادھمؒ باغوں میں مالی کا کام

www.KitaboSunnat.com

كَانَ يَعْمَلُ فِي الْحَصَادِ وَيَحْفَظُ	کرتے تھے ایک دن وہاں سے ایک
الْبَسَاتِيْنَ وَجَاءَ يَوْمًا جُنْدِيٌّ	فوجی کا گزر ہوا اُس نے آپ سے کچھ
وَطَلَبَ مِنْهُ اَنْ يُعْطِيَهُ شَيْئًا	میوے طلب کئے۔ آپ نے مالک کی
مِّنَ الْفَوَاكِهِ فَاَبٰى اَنْ يُّعْطِيَهُ	اجازت کے بغیر دینے سے انکار کر دیا۔
فَقَلَبَ الْجُنْدِيُّ سَوْطَهٗ وَ	سپاہی نے کوڑے مارنے شروع
ضَرَبَ رَأْسَهٗ فَطَأْطَأَ لَهٗ	کر دیئے۔ آپ نے اپنا سر جھکا دیا
اِبْرَاهِيْمُ رَأْسَهٗ وَقَالَ اِضْرِبْ	اور فرمایا کہ اِس سر کی خوب پٹائی کرو کہ
رَأْسًا ظَالِمًا عَصَى اللّٰهَ عَزَّ	اِس نے کافی مدت تک اللہ تعالےٰ
وَجَلَّ فَلَمَّا عَرَفَهُ الْجُنْدِيُّ	کی نافرمانی کی ہے، جس وقت سپاہی
اَعْتَذَرَ اِلَيْهِ، فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ	نے آپ کو پہچانا۔ تو وہ بحرِ ندامت میں
اِنَّ الرَّأْسَ الَّذِيْ يَحْتَاجُ اِلَى	ڈوب گیا۔ آپ نے فرمایا وہ سر جو
الْاِعْتِذَارِ تَرَكْتُهٗ بِبَلْخَ۔	عُذر کا طالب تھا میں اُسے بلخ چھوڑ
(روض الریاحین ص۔ ۱۵۰)	آیا ہوں،

علامہ عبدالوہاب الشعرانی الطبقات الکبریٰ میں رقمطراز ہیں، کہ ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ بلخ کے رہنے والے تھے اور شہزادے تھے۔ ان کے اقوال میں سے ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والے کی نشانی یہ ہے۔ کہ اُسے سب سے زیادہ فکر نیکی اور عبادت کی ہو، اور کلامِ الٰہی سے زیادہ رغبت ہو، اکثر ایک عربی شعر جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ اُن کی زبان پر رہتا ہے۔

ہیں خشک و تلخ لقمہ میں کچھ بڑھ کے لذتیں خرمائے تر سے جن میں ہوں لپٹی ہوئی بھڑیں

ان کا قول ہے، کہ میزان میں وہی عمل سب سے زیادہ بھاری ہے۔ جو سب سے زیادہ دشوار ہوگا۔ یعنی جس نے جس عمل کی بجا آوری میں جس قدر مشقت اُٹھائی ہوگی، جس قدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جان اڑائی ہوگی۔ وہ عمل اسی قدر میزان میں بھاری ہوگا۔ اور جس نے زندگی میں نیک عمل نہیں کئے۔ خواہ اس کے پاس مال و دولت کے بے شمار خزانے ہوں۔ وہ دنیا سے جب جاتا ہے تو خالی ہاتھ ہوگا۔ آپ لوگوں سے زیادہ میل ملاپ پسند نہیں فرماتے تھے۔ جلوت پر خلوت کو ترجیح دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ باہر سے دروازہ بند کر دیا کرتے تھے۔ اور لوگ اسے بند پا کر واپس چلے جایا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالےٰ کے اس قول

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا (عنکبوت ۸۳)

وہ آخرت کا گھر ہم نے ان لوگوں کے لیے خاص کر رکھا ہے۔ جو دنیا میں تفاخر و تکاثر اور فساد سے گریز کرتے ہیں۔

کی تفسیر میں فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر تم اپنے جوتے کے تسمے کو اپنے بھائی کے جوتے کے تسمے سے بہتر سمجھتے ہوئے اس پر فخر و تکبر کرو۔ تو تمہارا یہ فعل بھی قابلِ مذمت اور لائقِ سرزنش ہے۔

اور آپ فرمایا کرتے کہ تین شخصوں کی بے قراری قابلِ ملامت نہیں، بیمار، مسافر اور روزہ دار کی۔ فرمایا کرتے۔ کہ اللہ کے نافرمان کا قیامت کے دن اُس کے احباب و اقارب کے روبرو محاسبہ ہوگا۔ تاکہ اُس کی رسوائی ہو، جو شخص عالم یا عمل یا بخشش کے ذریعہ شہرت کا خواہشمند ہے۔ اُس نے اللہ تعالیٰ کی تصدیق نہیں کی،..... آپ کو جب حلال کھانا میسر نہ آتا تو مٹی کھا کر بھوک مٹاتے۔ اور فرماتے کہ جب تک مجھے حلال نہ حاصل ہوتا۔ تو میں مٹی ہی کھاتا رہتا، آپ کھانا بہت کم کھایا کرتے تھے فرمایا کرتے۔ کہ حلال میں فضول خرچی کی گنجائش نہیں۔ آپ فرمایا کرتے۔ کہ عمل کرنے کے لیے علم کی جستجو کرو، کیوں کہ بہت سے آدمی غلطی میں مبتلا ہو گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے علم پہاڑوں کے برابر اور ان کا عمل چیونٹی کے برابر ہے۔ انہیں اگر کوئی دیکھتا تو کہتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اُن میں گویا جان ہی نہیں، ہوا کے جھونکے سے گر جاتے۔ آپ سے ایک عالم نے کہا کہ مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ دُم بننا اور سر بننے کی کوشش نہ کرنا۔ اس لیے کہ دُم بچ جاتی ہے اور سر چلا جاتا ہے۔

کسی اہلِ دل نے آپ کو لکھا کہ میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں۔ آپ نے اُنہیں لکھ بھیجا کہ چڑیا جب دوسری جنس کے پرندوں میں ملنا چاہتی ہے تو پرندے اُڑ جاتے ہیں اور اُسے تنہا چھوڑ جاتے ہیں۔ (الطبقات الکبریٰ للشعرانی صفحہ ۴۶)

عجیب منظر باغ جہاں ہے اے عاجزؔ
ہر ایک سینۂ گل میں مزارِ شبنم ہے

ابراہیم بن ادھمؒ شکار کی تلاش میں

امام ابن جوزیؒ صفۃ الصفوۃ میں رقمطراز ہیں کہ ابراہیم بن ادھم كَانَ مِنَ الْاَشْرَافِ وَكَانَ اَبُوْهُ كَثِيْرَ الْمَالِ وَالْخَدَمِ۔ حسب و نسب والے تھے، اُن کے والد امیر کبیر تھے اور اُن کے بہت سے خدمتگار تھے۔ ایک روز ابراہیم بن ادھم شکار کے لیے نکلے اس شان سے کہ اُن کے اردگرد بے شمار اُن کے غلام، خدام اور گھوڑے وغیرہ تھے، اِذَا هُوَ بِصَوْتٍ مِّنْ فَوْقِهٖ يَا اِبْرَاهِيْمُ مَا هٰذَا الْعَبَثُ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ (المؤمن ۱۱۵)۔ اُوپر سے آواز آئی کہ اے ابراہیم یہ بیہودہ مشغلہ کیا ہے؟ ــــ کیا ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا ہے۔ اور تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے؟ اے ابراہیم اللہ سے ڈرو! اور لازم ہے کہ روزِ قیامت کے لیے توشہ (ضروری سامان) مہیا کرو۔ چنانچہ یہ سُن کر ابراہیم ادھم اپنے گھوڑے سے اُتر آئے،

وَرَفَضَ الدُّنْيَا وَاَخَذَ فِيْ عَمَلٍ اور دنیا سے کوئی رغبت نہ رہی اور آخرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْاٰخِرَۃِ۔ | کے لیے تیاری شروع کر دی،
قَالَ بَشِیْرُ بْنُ الْمُنْذِرِ کُنْتُ | بشیر بن منذر بیان کرتے ہیں کہ جب
اِذَا رَأَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ بْنَ | میں ابراہیم بن ادھم کو دیکھتا مجھے اس طرح
اَدْھَمَ کَاَنَّہٗ لَیْسَ فِیْہِ رُوْحٌ۔ | معلوم ہوتا۔ جیسے کہ اُن میں رُوح نہیں ہے
(یعنی آخرت کی فکر نے اُن کی یہ حالت کر دی تھی)

ابراہیم بن ادھمؒ اور دو۲ روٹیاں

ابن بشار بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ابراہیم بن ادھمؒ کے ساتھ طرابلس کی طرف سفر کر رہا تھا۔ وَمَعِیَ رَغِیْفَانِ مَالَنَا شَیْءٌ غَیْرُھُمَا۔ (اس موقع پر) میرے پاس صرف دو۲ روٹیاں تھیں۔ اس کے علاوہ سفر کے دوران کھانے کے لیے کچھ نہ تھا۔ وَاِذَا سَائِلٌ یَسْأَلُ فَقَالَ لِیْ اِدْفَعْ اِلَیْہِ مَا مَعَکَ فَتَلَبَّثْتُ، فَقَالَ لِیْ مَالَکَ، اَعْطِہٖ فَاَعْطَیْتُہٗ وَاَنَا مُتَعَجِّبٌ مِنْ فِعْلِہٖ

ایک سائل نے آکر سوال کیا۔ آپ نے مجھے فرمایا یہ دونوں روٹیاں جو تمہارے پاس ہیں۔ اس سائل کو دے دو۔ میں نے کچھ تأمل کیا۔ تو مجھے فرمایا۔ تم رُک کیوں گئے ہو، کیا سوچ رہے ہو؟ یہ روٹیاں سائل کو دے دو، چنانچہ میں نے وہ دونوں روٹیاں سائل کے حوالے کر دیں، اور آپ کے اس عمل پر تعجب کرنے لگا۔ اور سوچنے لگا کہ ہمارے پاس صرف یہی دو روٹیاں تھیں۔ اور ابھی سفر کافی طے کرنا باقی ہے، کس طرح گزرے گی؟ آپ نے میری حالت ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا۔

ابن بشار! جو تم نے آگے بھیجا یعنی راہِ خدا میں صرف کر دیا۔ وہ تمہیں مل جائے گا وہ تمہارا مال ہے۔ اور جو تم نے پیچھے چھوڑا۔ وہ تمہیں نہیں ملے گا وہ تمہارا مال نہیں، اور فرمایا اللہ کی اطاعت پر اپنے نفس کو مجبور کر، اس لیے کہ فَاِنَّکَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تَدْرِیْ مَتٰی یَفْجَئُكَ اَمْرُ رَبِّكَ تجھے کچھ خبر نہیں کب اللہ تعالیٰ کا حکم (موت) تیرے پاس آجائے، میں آپ کا یہ کلام سن کر رو پڑا۔ اور دنیا کی کوئی وقعت میری نظر میں نہ رہی۔ آپ نے جب مجھے اشکبار دیکھا۔ تو فرمایا ھٰکَذَا فَکُنْ بس یہی حال مناسب ہے

مال وہی تیرا جو کھا لیا خود تو نے
یا راہِ خدا میں جو خود تو نے دیا ہو گا (جام طہور)

ابراہیم بن ادھمؒ قبرستان میں

ابن لشار بیان کرتے ہیں، کہ ہم ابراہیم بن ادھمؒ کے ہمراہ ایک قبرستان سے گزر رہے تھے۔ آپ نے ایک قبر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا۔ اے فلاں تجھ پر اللہ رحم فرمائے پھر دوسری قبر پر اسی طرح ہاتھ رکھا۔ اور اسی طرح فرمایا یہاں تک کہ یہ عمل سات قبروں پر کیا۔ پھر بلند آواز سے فرمایا لَقَدْ مِتُّمْ وَخَلَّفْتُمُوْنَا وَنَحْنُ بِكُمْ سَرِيْعًا لَاحِقُوْنَ۔ تم فوت ہو چکے ہو اور ہمیں پیچھے چھوڑ گئے ہو، ہم بھی بہت جلد تم سے ملنے والے ہیں۔ یہ فرما کر بے اختیار رو پڑے۔ اور اہل قبور کے حالات کی فکر میں غرق ہو گئے۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ وَدُمُوْعُهٗ تَنْحَدِرُ كَاللُّؤْلُؤِ الرَّطْبِ وَقَالَ اِخْوَتِیْ عَلَيْكُمْ بِالْمُبَادَرَةِ وَالْجِدِّ وَالْاِجْتِهَادِ، سَارِعُوْا وَسَابِقُوْا بِاَنْ نَعْلَا نَقْدَتْ اُخْتُهَا سَرِيْعَةَ اللِّحَاقِ بِهَا اس حال میں کہ آپ کے آنسو چہرہ مبارک پر موتیوں کی طرح گر رہے تھے، اور فرمایا میرے بھائیو! تم پر لازم ہے، کہ حصولِ آخرت کے لیے دوڑو، محنت کرو اور پوری کوشش کرو۔ جلدی کرو اور سبقت کرو سنو! جب کسی کا کوئی عزیز فوت ہوتا ہے۔ اور عالم بقا میں پہنچ جاتا ہے۔ تو اس کے بعد اس کا دوسرا عزیز بھی فوت ہو کر اس سے جا ملتا ہے۔ اور یکے بعد دیگرے اسی طرح فوت ہوتے جاتے ہیں۔ اور عالمِ بقا میں پہنچ کر ایک دوسرے سے ملتے جاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ـــــ لہٰذا جس عالمِ بقا میں باری باری لازماً پہنچنا ہے۔ اور وہاں کی زندگی بھی غیر مختتم اور عذاب و ثواب بھی دائمی اور لازوال ہے۔ عقلمندی کا تقاضا ہے کہ وہاں کی فکر کرو۔ اور جس سامان حسن اعمال کی وہاں ضرورت درپیش آئے گی۔ اس حیاتِ مستعار اور اس تھوڑی سی مہلت، اور قلیل وقفہ میں اُس کی فکر کر لو، اور اس کے لیے تن من دھن کی بازی لگا دو، کہیں یہ وقت غفلت میں نہ گزر جائے اور پھر کفِ افسوس ملنا پڑے،

لگا دے جان کی بازی حصولِ عقبیٰ میں
اسی میں خیر اسی میں تری بھلائی ہے

ابراہیم بن ادھم رحؒ اور اُن کا غلام

علی بن بکار بیان کرتے ہیں، ہم ابراہیم بن ادھمؒ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص خراسان سے آیا۔ اور پوچھنے لگا کہ تم لوگوں میں ابراہیم بن ادھمؒ کون ہیں؟ ہم نے اسے بتایا یہ بیٹھے ہیں۔ تو وہ ابراہیم بن ادھمؒ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کی کہ آپ کے بھائیوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ آپ یہ سن کر اُٹھے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب ایک طرف بٹھا لیا اور دریافت فرمایا۔ کہو کس طرح آئے ہو؟ وہ کہنے لگا، میں آپ کے غلاموں میں سے ہوں اور میرے پاس یہ گھوڑا اور خچر اور دس ہزار درہم ہیں، جو کہ آپ کے بھائیوں نے آپ کی خدمت میں ارسال کئے ہیں، آپ نے فرمایا اگر تو اپنے قول میں سچا ہے۔ فَاَنْتَ حُرٌّ وَ مَا مَعَكَ لَكَ، اِذْهَبْ فَلَا تُخْبِرْ اَحَدًا، فَذَهَبَ تو تو آج کے بعد ہماری غلامی سے آزاد ہے، اور جو کچھ تو اپنے ہمراہ لایا ہے۔ وہ سب تیرا ہے۔ اور تو اس کا مالک ہے، چنانچہ وہ سب لایا ہوا مال لے کر اور آزاد ہو کر چلا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم بن ادھمؒ اور انار

یحییٰ بن کدیر بن اسود الکلابی العسقلانی بیان کرتے ہیں۔ (عسقلان ایک شہر ہے۔ جو کہ جنوبی ساحل فلسطین پر واقع ہے) کہ ابراہیم بن ادھمؒ ایک سال سے میرے باغ میں باغ کی حفاظت پر مامور تھے۔ ایک مرتبہ میری زیارت کے لیے میرے بھائی میرے پاس آئے، میں نے ابراہیم بن ادھمؒ سے کہا کہ ہمارے لیے میٹھے انار توڑ کر لاؤ وہ کھٹے انار توڑ کر لے آئے، میں نے کہا اے ابراہیم تم اس باغ میں ایک سال سے کام کر رہے ہو، تمہیں اب تک یہ علم نہیں ہو سکا کہ کھٹے انار کہاں ہیں اور میٹھے کہاں۔ ابراہیم بن ادھم نے جواب دیا مجھے کچھ خبر نہیں۔ اس لیے کہ آج تک میں نے آپ کے باغ سے کبھی ایک انار نہیں کھایا۔ آپ بتائیے میٹھے انار کس جگہ ہیں میں وہاں سے توڑ لاتا ہوں۔ اتنے میں ایک آدمی اعلیٰ قسم کے گھوڑے پر سوار آیا اور اس نے ابراہیم بن ادھم کے بارے میں پوچھا کہ کہاں ہیں۔ میں نے بتایا کہ یہ ہیں۔ تو وہ گھوڑے سے اترا اور ابراہیم کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ آپ کے بعض اقرباء فوت ہو گئے۔ ان کی میراث میں سے آپ کا حصہ تیس ہزار درہم لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، ابراہیم بن ادھمؒ یہ سن کر فرمانے لگے میں تو عرصہ سے بلخ چھوڑ چکا ہوں تم اب تک میرے پیچھے لگے ہوئے ہو، پھر آپ نے آنے والے شخص سے کہا۔

أُبْسُطْ إِزَارَكَ وَصُبَّ عَلَيْهِ مَا مَعَكَ نَفْعَلْ، فَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ اِقْسِمْهُ ثَلَاثَةَ أَقْسَامٍ فَقَسَمَهُ، فَقَالَ ثُلُثٌ لَكَ لِعَنَائِكَ مِنْ بَلْخٍ إِلٰى هٰهُنَا وَثُلُثٌ اِقْسِمْهُ عَلَى الْمَسَاكِيْنِ بِبَلْخٍ، وَثُلُثٌ أَنْتَ يَا يَحْيٰى اِقْسِمْهُ فِيْ مَسَاكِيْنِ أَهْلِ عَسْقَلَانَ۔

تم اپنا دامن پھیلاؤ اور جو کچھ تم ساتھ لائے ہو (یعنی تیس ہزار درہم) اس میں ڈال دو چنانچہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس نے وہ درہم اپنے دامن میں ڈال لیے۔ آپ نے فرمایا۔ اس رقم کے تین حصّے کرلو۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ اس مال کا تیسرا حصّہ تیرا ہے۔ اور یہ تیری اس محنت و مشقت کا صلہ ہے جو تم نے یہاں تک پہنچنے میں برداشت کی ہے۔ اور اس مال کا تیسرا بلخ کے مساکین پر صرف کر دینا۔ اور پھر آپ باغ کے مالک یحییٰ بن کدیر کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ اے یحییٰ اس مال کا تیسرا حصّہ یعنی دس ہزار درہم آپ لے جائیں اور عسقلان کے غرباء پر تقسیم کر دیں،

کیا دلِ مشتاق بغیر اپنے حبیب آرام پا سکتا ہے

ابراہیم بن ادھمؒ فرماتے ہیں۔ کہ ایک دن میں نے اپنے دل میں کچھ سکون محسوس کیا میں اللہ تعالیٰ کے اس کرم پر خوش ہوا۔ اور میں نے کہا اے اللہ جس طرح تو نے آج اپنے ایک محب کو اپنی ملاقات سے قبل راحت پہنچائی ہے، کاش تو میرے دل کو یہ سکون یہ راحت ہمیشہ کے لیے نصیب فرما دے۔ فَلَقَدْ اٰ تَرْنِیَ الْقَلَقُ مجھے مستقل غم والم نے نڈھال کر رکھا ہے۔ ابراہیم بن ادھمؒ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے خواب میں اپنے پروردگار سے ملاقات کی اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا اے ابراہیم تمہیں کچھ خیال نہیں کہ تم میری ملاقات سے قبل سکونِ قلب کی درخواست کرتے ہو! هَلْ یَسْکُنُ قَلْبُ الْمُشْتَاقِ اِلٰی غَیْرِ حَبِیْبِہٖ کیا کسی مشتاق کا دل بغیر اپنے حبیب آرام پا سکتا ہے۔ اور کیا کوئی حبیب اپنے محب کے بغیر آرام سے ہے! میں نے کہا اے اللہ میں تیری محبت میں یہاں تک محو ہوں کہ مجھے یہ تمیز نہیں رہی کہ میں کیا کہہ رہا ہوں! (صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی ج ۴ ص ۱۵۲ — ۱۵۸)

دل میں ترا غم، لب پہ ترا نام ہمیشہ
کٹتے ہیں مرے یوں سحر و شام ہمیشہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقوالِ زرّین

(ابراہیم بن ادہمؒ)

جبکہ تم اقرار کرتے ہو کہ موت کا ایک دن معیّن ہے تو اس کیلئے تیاری کیوں نہیں کرتے؟ تم اپنے مُردوں کو دفن کرتے رہتے ہو لیکن خود کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے؟ اللہ تعالیٰ کے وجود کا اقرار کرتے ہو، پھر اس کی عبادت سے کیوں گریزاں ہو؟ پیارے نبیؐ سے پیار کا دعویٰ کرتے ہو پھر آپ کی اطاعت اور سُنّت سے احتراز و اعراض کیوں ہے؟ جنّت اور اس کی نعمتوں کی تمنّا رکھتے ہو، پھر اس کے حصول کے لیے نیک اعمال بجا نہیں لاتے؟ جہنّم کی شدّت وہیبت کا ذکر کرتے ہو لیکن گناہوں سے گریزاں کیوں نہیں ہوتے؟ جو کہ جہنّم میں داخل ہونے کا سبب ہے۔ لوگوں کے عیب ڈھونڈتے ہو تمہیں اپنے عیوب کیوں نظر نہیں آتے؟ افسوس ان حالات میں تمہاری یہ شکایت کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں!

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَدْهَمَ رَحِمَهُ اللّٰهُ حِيْنَ سَأَلُوْهُ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّا نَدْعُوْا فَلَمْ يُسْتَجَبْ لَنَا فَقَالَ مَاتَتْ قُلُوْبُكُمْ مِنْ عَشَرَةِ اَشْيَاءٍ اَوَّلُهَا اَنَّكُمْ عَرَفْتُمُ اللّٰهَ وَلَمْ تُؤَدُّوْا حَقَّهٗ وَقَرَأْتُمْ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَمْ تَعْمَلُوْا بِهٖ وَادَّعَيْتُمْ عَدَاوَةَ اِبْلِيْسَ وَوَالَيْتُمُوْهُ وَادَّعَيْتُمْ حُبَّ الرَّسُوْلِ وَتَرَكْتُمْ اَثَرَهٗ وَسُنَّتَهٗ وَادَّعَيْتُمْ حُبَّ الْجَنَّةِ وَلَمْ تَعْمَلُوْا لَهَا وَادَّعَيْتُمْ خَوْفَ النَّارِ وَلَمْ تَنْتَهُوْا عَنِ الذُّنُوْبِ وَادَّعَيْتُمْ اِنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَلَمْ تَسْتَعِدُّوْا لَهٗ وَاشْتَغَلْتُمْ بِعُيُوْبِ غَيْرِكُمْ وَتَرَكْتُمْ عُيُوْبَ اَنْفُسِكُمْ وَتَاْكُلُوْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رِزْقَ اللّٰهِ وَلَا تَشْكُرُوْنَهُ وَتَدْفِنُوْنَ مَوْتَكُمْ وَلَا تَعْتَبِرُوْنَ ۔ (المنبہات)

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

(میرے بندو! تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا.....

ہم بہت سی دعائیں کرتے ہیں، لیکن قبول نہیں ہوتیں، ارشاد فرمایا تمہاری دعائیں اس لیے قبول نہیں ہوتیں، کہ دس امور کی وجہ سے تمہارے دلوں پر مُردنی چھائی ہوئی ہے جب دل ہی مر جائیں جن کی گہرائیوں سے دعائیں نکلتی ہیں۔ تو پھر دعاؤں میں تاثیر و قبولیت کا جوہر کیسے پیدا ہو، وہ دس امور یہ ہیں، (۱) اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا عرفان حاصل ہونے کے باوجود تم اس کے حقوق و فرائض ادا نہیں کرتے، (۲) اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطالعہ کے باوصف تم اس کے احکام پر عمل پیرا نہیں ہوتے، (۳) ابلیس لعین سے عداوت و نفرت کا زبان سے اعلان کرتے ہو لیکن عملاً اُسی کے ہو کر رہ گئے ہو، (۴) محبتِ رسول کا دعویٰ ہے۔ لیکن زندگی میں کہیں بھی حبِ رسول کی جھلک نظر نہیں آتی، زندگی کا ہر گوشہ سنّتِ رسول سے خالی اور صورت و سیرت اسوۂ رسول کے خلاف ہے، (۵) حصولِ جنّت کی تمناؤں کو تو اپنے سینوں میں جگہ دیتے ہو لیکن اس کے لیے جد و جہد اور سعیٔ پیہم کی ضرورت تمہیں محسوس نہیں ہو رہی (۶) آتشِ جہنم کی شدت و ہیبت کا تذکرہ کرتے ہو لیکن اُن گناہوں، ان بدکرداریوں سے دامنِ حیات داغدار کرتے ہو، جو آخرت کی زندگی میں جہنم کے دہکتے ہوئے انگاروں میں تبدیل ہو کر تمہیں جھلسانے والے ہیں، (۷) یہ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ موت کا ایک دن معیّن ہے۔ لیکن اس کے لیے تم کوئی تیاری نہیں کرتے۔ اور موت کی آمد سے پہلے اعمالِ صالحہ کا سروسامان فراہم نہیں کرتے۔ بلکہ زندگی اس طرح بسر کرتے ہو جیسے کبھی مرنا ہی نہیں، (۸) تم غیروں کے عیوب کی کھوج میں لگے رہتے ہو، لیکن اپنے عیوب پر تمہاری نگاہ نہیں پڑتی دوسروں کے تنکے بھی تمہیں شہتیر نظر آتے ہیں لیکن اپنے شہتیر کو نظر انداز کرتے ہو (۹) اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ رزق کھاتے ہو، اس کی ہواؤں میں سانس لیتے ہو، اُسی کے چشمۂ شیریں سے پانی پیتے ہو، اور اس کی گوناگوں نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہو، مگر کبھی سجدۂ شکر بجا نہیں لاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰) تم اپنے مُردوں کو دفن کرتے رہتے ہو، لیکن ذرا بھی عبرت حاصل نہیں کرتے جس طرح وہ لوگ سب کچھ دنیا میں چھوڑ شہر خموشاں میں جا بسے اسی طرح تمہیں بھی ایک دن دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کرنا ہے جہاں ایمان وعمل صالح کے علاوہ اور کوئی چیز کام نہیں آئے گی یہی اسباب ہیں میرے عزیز و! جن کی وجہ سے تمہاری دعائیں قبول نہیں ہوتیں، ہاں تم اپنی اصلاح کرلو اور ان امور سے باز رہ جاؤ تو پھر ان شاء اللہ ضرور تمہاری دعائیں بابِ اجابت پر دستک دیں گی۔

وحشتِ قبر اور حضرت ابراہیم بن ادھم رح

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْاَدْهَمِ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ قِيْلَ لَهُ كَيْفَ وَجَدْتَ الزُّهْدَ قَالَ بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ رَأَيْتُ الْقَبْرَ مُوْحِشًا وَلَيْسَ مَعِيَ مُوْنِسٌ وَرَأَيْتُ طَرِيْقًا طَوِيْلًا وَلَيْسَ مَعِيَ زَادٌ وَرَأَيْتُ الْجَبَّارَ قَاضِيًا وَلَيْسَ مَعِيَ حُجَّةٌ۔

(المنبہات)

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ سے پوچھا گیا کہ آپ زاہد و متقی کیسے بنے، جوابًا فرمایا تین چیزوں سے۔ (۱) قبر کو وحشت کدہ پایا اور وہاں میرے ساتھ کوئی مونس و غمخوار نہیں ہوگا۔ (۲) اور (آخرت کا) راستہ بہت طویل پایا۔ اور اس کے لیے میرے پاس زاد نہیں، (۳) اور (اپنے اعمال کا) فیصلہ کرنے والا زبردست جبّار (اللہ تعالیٰ) پایا (آہ افسوس) میرے پاس کوئی حجت کوئی بہانا کوئی دلیل نہیں جسے پیش کرکے اُس کی سزا سے چھٹکارا حاصل کرلوں،

آخرت کا راستہ سب راستوں سے ہے کٹھن
آخرت کے راستے میں ہی نہاں ہیں راحتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا ایک خواب گاہ

اور انسان کی زندگی ایک خواب ہے

جس طرح انسان خواب دیکھتا ہے کہ وہ ایک امیر ترین آدمی بن گیا ہے۔ اس کے پاس کار ہے۔ بنگلہ ہے کارخانہ ہے۔ نوکر چاکر ہیں۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ وہ خواب میں بادشاہ بن بیٹھتا ہے۔ اور امرار وزرار اس کے سامنے کانپ رہے ہوتے ہیں اور فوجیں اس کے زیر نگین ہوتی ہیں اور وہ آسمان غرور و ناز پر جلوہ افروز ہوتا ہے۔ مگر جب آنکھ کھلتی ہے تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔ وہی چارپائی، وہی بستر اور وہی ایک مسکین و مفلس آدمی کا سا حال۔

اسی طرح دنیا میں کوئی کتنا بڑا امیر ہو اس کے پاس کاریں ہوں، بنگلے ہوں، کارخانے ہوں، خادم ہوں، خواہ وہ بادشاہ ہی کیوں نہ ہو اور اسے ہر قسم کی راحت و نعمت میسر ہو مگر جب اسے موت آتی ہے تو یہ سب کچھ اس سے چھن جاتا ہے اور وہ تنہا قبر کے گڑھے میں جاگتا ہے۔

تو گویا یہ دنیا کی چند روزہ زیب و زینت اور اس کی عیش و عشرت ایک خواب تھا جو آیا ختم ہوا۔

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز تصنیف الدار والدوار میں فرماتے ہیں:

وَاَمَّا الرَّابِحُوْنَ فَاِنَّهُمْ	اپنی تجارتوں میں نفع اٹھانے والے وہ ہیں
بَاعُوْا فَانِيًا بِبَاقٍ وَخَسِيْسًا	جنہوں نے آخرت کے باقی کے بدلے میں دنیا
بِنَفِيْسٍ وَحَقِيْرًا بِعَظِيْمٍ وَ	کے فانی کو، آخرت کے نفائس کے عوض
قَالُوْا مَا مِقْدَارُ هٰذِهِ	دنیا کے خسائس کو، آخرت کے عظیم و
الدُّنْيَا مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى	برتر کے عوض دنیا کے حقیر کو فروخت کر دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أخرها حتى نبيع حظنا من الله تعالى والدار الآخرة بها؟ فكيف بما ينال العبد منها في هذا الزمن القصير الذي هو في الحقيقة كغفوة حلم لا نسبة له إلى دار القرار (الدار والدوار لابن قیمؒ ص ۱۵۲)

اور کہہ دیا کہ اس ساری دنیا کی حیثیت ہی کیا ہے جو ہم آخرت میں ملنے والے حصہ کو اس حقیر کے عوض دے ڈالیں ؟ ..... بندہ اس مختصر سے زمانہ میں کیا پاتا ہے ؟ اور جو کچھ اسے حاصل ہوتا ہے اس کی حیثیت آخرت کے مقابلہ میں کیا ہے ؟ دنیا کی حیثیت ایک خواب سے زیادہ نہیں ہے ۔ اس دار القرار یعنی آخرت سے دنیا کی کوئی نسبت نہیں ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۔ (سورہ یونس ۴۵)

انہیں اس دن کی یاد دلا یئے جب اللہ انہیں قیامت کے روز اپنے حضور جمع کرے گا تو انہیں معلوم ہوگا کہ دنیا میں پورا دن بھی نہیں صرف گھڑ بھر رہے ہے ، آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے ، واقعی وہ لوگ گھاٹے میں آ گئے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا اور وہ ہدایت پانے والے تھے ہی نہیں ۔

باوجود دنیا میں بڑی بڑی لمبی عمریں پاتے کے جب وہ حشر میں اٹھائے جائیں گے اور خواب برزخ وخواب ناسوت (دنیا) سے بیدار ہوں گے تو اب انہیں اپنے اندازہ میں جو زمانِ حشر کے مطابق و ماتحت ہوگا ۔ ایسا معلوم ہوگا کہ جیسے دنیا میں کچھ رہے ہی نہیں ، بہت رہے تو بس ایک گھڑی بھر ۔

رأوا أن طول أعمارهم في

وہ اپنی لمبی لمبی عمروں کو آخرت کی دائمی لازوال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُقَابَلَةِ الْخُلُوْدِ كَسَاعَةٍ (قرطبی عن ابن عباسؓ)

زندگی کے مقابلہ میں بس ایک گھڑی بھر سمجھیں گے۔

حشر چوں کہ مدید بھی ہوگا اور شدید بھی اس لیے دنیا اور برزخ کی مدت اور تکلیف بھول کر ایسا سمجھیں گے کہ وہ زمانہ بہت جلد گزر گیا۔ آج بھی انسان نیند کی حالت میں بڑے بڑے خواب دیکھتا ہے، لیکن جب بیدار ہوتا ہے تو احساس یہ ہوتا ہے کہ ابھی دم بھر ہی تو سویا تھا۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ۝ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ۝ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ۝ اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا ۝ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ۝ (النازعات ۴۲ تا ۴۶)

یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں وہ کب واقع ہوگی سو اس کے بیان کرنے سے آپ کو کیا سروکار؟ اس کا مدار تو صرف آپ کے پروردگار کی طرف ہے، آپ تو بس اسی کو ڈرا سکتے ہیں جو اس سے خوف کھاتا ہے جس روز یہ اسے دیکھیں گے انہیں ایسا معلوم ہوگا گویا یہ لوگ ایک شام یا (دن کے) اول حصہ میں رہے ہیں۔

یعنی آپ کو جب خود ہی اس (قیامت) کا علم تعین کے ساتھ نہیں دیا گیا ہے تو آپ انہیں کیا بتائیں گے جن کے دلوں میں سرے سے قیامت کا عقیدہ اور اس کی طرف سے اندیشہ ہی نہیں، ان کے لیے آپ کی ساری تبلیغ بے اثر ہے۔

دنیوی عمر کی ساری مدتِ طویل انہیں سمٹ سمٹا کر بہت ہی مختصر معلوم ہوگی۔ انتہائے ہراس و یاس کے وقت دنیا میں بھی طویل گذشتہ مدت چشم زدن میں گزری ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ

جس روز یہ دیکھیں گے اس (عذاب) کو جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ (الاحقاف ۳۵)

کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو اس وقت انہیں ایسا معلوم ہو گا گویا دن بھر میں کل ایک گھڑی رہے ہیں۔

یعنی مشاہدہ عذاب آخرت کے وقت دنیوی زندگی کی طویل مدت بھی دن کا ایک لمحہ، ایک گھڑی معلوم ہو گی۔

قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِى الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ۝ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَادِّيْنَ ۝ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

ارشاد ہو گا کہ (اچھا) تم برسوں کے حساب سے کتنی مدت زمین پر رہے؟ وہ کہیں گے ہم ایک دن رہے ہوں گے یا دن کا بھی کچھ عرصہ، سو تو گننے والوں سے پوچھ لے ارشاد ہو گا بے شک تم دنیا میں تھوڑی ہی مدت رہے۔ کاش تم اسے سمجھ رہے ہوتے

(المؤمنون ۱۱۲ تا ۱۱۴)

مجرموں سے کہا جائیگا تم یہ بتاؤ کہ دنیا میں تم کتنی مدت رہے؟ وہ کہیں گے ہمیں اب کچھ یاد نہیں، یہ جواب ان کی زبان سے شدتِ سراسیمگی اور حواس کی پریشانی میں ادا ہو گا ارشاد ہو گا کہ یہاں کی طویل مدت کے مقابلہ میں تم دنیا میں بے شک بہت ہی قلیل مدت کے لیے رہے لیکن کاش تم نے دنیا ہی میں دنیا کی بے ثباتی اور فانی ہونے کا احساس کر لیا ہوتا۔

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝ يَتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ۝ نَحْنُ

جس روز صور پھونکا جائے گا اور مجرموں کو ہم اس روز یوں جمع کریں گے کہ وہ نیلی آنکھوں والے ہوں گے۔ آپس میں چپکے چپکے باتیں کر رہے ہوں گے کہ تم لوگ تو بس دس ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ	دن رہے ہو گے، ہم ہی خوب جانتے ہیں
اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ	(اس مدت کو) جس کی نسبت وہ باتیں کر رہے
اِلَّا يَوْمًا ہ	ہیں جبکہ ان میں کا سب سے زیادہ صائب الرائے
(طٰہٰ ۱۰۲ تا ۱۰۴)	یہ کہتا ہو گا کہ تم تو بس ایک دن رہے

قرآن کے مخاطبین اول قوم عرب میں نیلی آنکھ خاص طور پر مبغوض و مکروہ سمجھی جاتی تھی اس لیے کہ ان کے دشمن بنی احمر یا اہل روم (یورپ والے) نیلی آنکھیں رکھتے تھے اور اسی سے ازرق العین ان کے ہاں دشمن کا عام لقب ہی پڑ گیا تھا (کشاف)

زرق کے دوسرے معنی (عُمیاً) اندھے کے بھی کیے گئے ہیں۔ (راغب۔ ابن جریر) اس صورت میں مطلب یہ ہو گا کہ حشر کی کسی منزل میں اہلِ کفر کی آنکھیں نہ ہوں گی۔ مجرم اس روز فرطِ ہیبت و دحشت سے آہستہ آہستہ آپس میں کر رہے ہوں گے کہ ہمارا اندازہ تو یہ تھا کہ مرنے کے بعد زندہ ہی نہ ہوں گے، خیر وہ خیال تو تمام تر باطل تھا ہی، زندہ بھی ہوئے تو قبر میں بھی دیر تک رہنے نہ پائے۔ بس رہے ہوں گے کوئی دس دن، اس مدت کا یہ مختصر معلوم ہونا یوم قیامت کے ہولناکیوں کی بنا پر ہو گا قیامت کے دن دنیا کی حقیقت اور اصل خفیفت معلوم ہو گی۔ اس دن معلوم ہو گا کہ دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کتنی مختصر ہے اور انسان کا اصل گھر دنیا میں نہیں بلکہ آخرت ہے جہاں ہمیشہ رہنا ہے۔

مسند امام احمد اور سنن الکبریٰ للبیہقی میں حضرت عائشہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ	فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا
وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَّا دَارَ لَهٗ	اس کا گھر ہے، جس کا پھر کوئی گھر نہیں

(الترغیب جلد ۴/۱۷۸)

یعنی اس دارِ فانی کو وہی اپنا مستقل گھر سمجھ کر اس کی فانی زیب و زینت پر فریفتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر آخرت کے دائمی گھر کو بھول جاتا ہے جو بے عقل اور بدنصیب ہے جس نے اس دنیا ہی کو اپنا گھر سمجھ لیا اور یہاں عیش و عشرت کی زندگی میں مستغرق ہو گیا، آخرت میں پھر اس کا کوئی (آرام دہ) گھر نہیں۔

ہیں سامنے جن کے رہِ عقبیٰ کے مناظر
وہ رونقِ آفاق پہ مائل نہیں ہوتے

موت سے خوف کی وجہ

سلیمان بن عبدالملک اپنے دورِ حکومت میں مدینہ منورہ آیا اور ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ جو علماء وقت میں سب سے بڑے عالم تھے، ان کو بلا کر دریافت کیا کہ موت سے ڈرنے کی وجہ بتائیے؟ آپ نے جواب دیا چونکہ تم دنیا کو آباد کر رہے ہو اور آخرت کو ویران لہٰذا ظاہر ہے جو آدمی ویرانے کی طرف جائے گا کیسے خوش ہو گا۔

اس کے بعد خلیفہ نے دریافت کیا کہ دنیا والے خدا کے سامنے کیسے جائیں گے تو جواب دیا کہ نیک اس طرح جس طرح کوئی سفر سے واپس آکر اپنے عزیزوں سے بخوشی ملتا ہے اور برے لوگ اس طرح پکڑ جکڑ کر بلائے جائیں گے جیسے کوئی چور غلام گرفتار ہو کر اپنے مالک کے سامنے آتا ہے، خلیفہ نے کہا کتنا اچھا ہوتا کہ میں اپنے متعلق جان لیتا کہ میرا کیا حال ہو گا؟ تو ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں دیکھ معلوم ہو جائے گا۔ خداوند عالم فرماتا ہے:

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۝ (المطففین ۱۳-۱۴) یقیناً نیک آدمی بہشت میں جائیں گے اور برے دوزخ میں۔

پھر خلیفہ نے دریافت کیا کہ رحمتِ خدا کس پر ہو گی تو ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ نیک کام کرنے والوں پر۔ (کیمیائے سعادت ص ۳۰۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری لمحاتِ حیات

عالمِ نزع کے بعض واقعات

(رسالہ قشیریہ ۴۶۳-۴۷۵)

اَلَّذِیۡنَ تَتَوَفّٰهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيۡنَ۔ (النحل ۳۲)

جب ان کی روح فرشتے نکالتے ہیں تو وہ مسرور ہوتے ہیں (انہیں اپنے مولا کی طرف لوٹ کر جانا بار خاطر نہیں ہوتا)۔

مُحبِ صادق کی یہ علامت ہے کہ وہ ہمہ وقت محبوب کی ملاقات کا مشتاق رہتا ہے۔

کس قدر مجبوب ہے انجام موت
جلوہ محبوب ہے انعام موت (ماجز)

نزع کے وقت لوگوں کے مختلف حالات ہوتے ہیں کہیں ہیبت اور خوف کا غلبہ ہوتا ہے اور کہیں امید کا کہیں اس وقت وہ حالات منکشف ہوتے ہیں جن کے باعث وہ مسرور اور مطمئن ہو جاتا ہے اور اس کا اضطراب دور ہو جاتا ہے اور اسے سکون میسر آجاتا ہے اور وہ آنے والے خطرات کے لیے اللہ پر بھروسہ کرتا ہے چنانچہ حدیث میں ایک نوجوان کی حالت نزع کا واقعہ اس طرح آیا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی شَابٍّ وَھُوَ فِی الْمَوْتِ فَقَالَ کَیْفَ تَجِدُکَ؟ قَالَ اَرْجُوا اللّٰہَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنِّیْ اَخَافُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے جو کہ موت کے قریب تھا فرمایا تو اس وقت کس حال میں ہے؟ اس نے کہا اے اللہ کے رسول اس وقت مجھے اپنے گناہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذُنُوبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ مَا یَرْجُوْا وَاٰمَنَہٗ مِمَّا یَخَافُ۔

(الترغیب ج ص ۲۶۸ بحوالہ الترمذی)

کا خوف بھی ہے اور اللہ سے رحمت کی امید بھی، یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ ایسے وقت جس بندے کے قلب میں یہ دونوں چیزیں (خوف اور امید) جمع ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرما دیتا ہے جس کی وہ امید کرتا ہے اور اس چیز سے اسے مامون فرماتا ہے جس کا اسے خوف ہوتا ہے۔

حضرت جنیدؒ

ابو محمد حریریؒ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت جنیدؒ کے پاس ان کی حالت نزع کے وقت موجود تھا، یہ جمعہ اور نوروز کا دن تھا، حضرت جنیدؒ اس وقت قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے تھے، چنانچہ وہ تلاوت سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا۔ اے ابوالقاسم! اس حالت میں بھی؟ (یعنی قرآن کی تلاوت جب کہ نزع کی سخت تکلیف ہے) فرمایا:

مجھ سے زیادہ کون اس کا حق دار ہو سکتا ہے؟ جب کہ میرا صحیفۂ اعمال لپیٹا جا رہا ہے۔

حضرت شبلیؒ

ابو محمد سروریؒ بیان کرتے ہیں کہ جس رات شبلیؒ کی وفات ہوئی میں ان کے پاس موجود تھا۔ آپ رات بھر یہی دو شعر پڑھتے رہے ؎

کُلُّ بَیْتٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ ۔۔۔ غَیْرُ مُحْتَاجٍ اِلَی السُّرُجِ
وَجْھُکَ الْمَاْمُوْلُ حُجَّتُنَا ۔۔۔ یَوْمَ یَاْتِی النَّاسُ بِالْحُجَجِ

(باری تعالیٰ جس گھر (دل) میں تو ساکن ہو اسے کسی دوسری روشنی کی ضرورت نہیں۔ اس دن کہ لوگ اپنی اپنی حجت (نیک اعمال) لے کر آئیں گے، تیرا چہرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کہ جس کی زیارت کی ہمیں تمنا اور امید ہے) ہماری محبت ہوگی (یعنی ہمارے پاس ایک یہی عمل ہوگا)

خانۂ دل میں ہے روشن تیری الفت کا چراغ
اب یہاں ہر روشنی کا داخلہ ممنوع ہے

آخری وقت میں حقوق العباد کی فکر

جعفر بن نصیر نے بکران الدینوری سے پوچھا (یہ شبلیؒ کی خدمت کیا کرتے تھے) تم نے شبلیؒ میں کون سی بات دیکھی، تو فرمایا شبلیؒ نے مجھے بتایا کہ میرے ذمہ ایک درہم تھا جو ناحق اور ناجائز طور پر میرے پاس تھا مگر مجھے اس کا مالک نہ ملا۔ اور میں نے اس کے مالک کی طرف سے ہزاروں درہم خیرات کر دیے، بس اس سے زیادہ مجھے کوئی غم کوئی فکر لاحق نہیں، اس کے بعد فرمایا مجھے نماز کے لیے وضو کراؤ، میں نے انہیں وضو کرا دیا مگر داڑھی کا خلال کرنا بھول گیا۔ اس وقت ان کی زبان بند ہو چکی تھی، آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنی داڑھی میں داخل کیا اس کے بعد آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی، یہ بیان کر کے حضرت جعفر اشکبار ہو گئے اور فرمایا تم ایسے شخص کے متعلق کیا کہتے ہو جس سے آخر وقت میں بھی شریعت کا کوئی رُکن نہیں چھوٹا؟

یہ تھے وہ مسلمان جنہیں فرائض کے علاوہ سنت پر عمل کا بھی اس قدر اہتمام تھا کہ زندگی کے آخری لمحات میں بھی غفلت نہیں کی، وہ یہ اچھی طرح جانتے تھے کہ نجات محبت رسولؐ میں ہے محبت رسولؐ اطاعت رسولؐ میں ہے اور اطاعت رسولؐ آپ کی ہر سنت سے پیار اور اس پر عمل کا نام ہے۔ کاش ہم اپنا محاسبہ خود کریں اور دیکھیں کہ ہماری زندگی کا کوئی گوشہ ایسا تو نہیں جس میں ہمارے پیارے رسولؐ کی کسی پیاری سنت کی خلاف ورزی ہو رہی ہو۔؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمدؐ کے اشارے پر یہ سر قربان ہو جائے
یہ ہے طاعت محمد کی یہ ہے الفت محمدؐ کی (عاجز)

شرفا مرضِ محبت ہی میں وفات پاتے ہیں

مزین کبیر بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے لیے نکلا تو بیر میمونہ پہنچ کر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نوجوان گرا پڑا ہے۔ قریب جا کر معلوم ہوا کہ وہ حالتِ نزع میں ہے۔ میں نے اسے لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کی تو اس نے آنکھیں کھولیں اور کہا کہ اگر میں مر جاؤں تو کوئی بات نہیں کیونکہ محبت دل کو معمور کر چکی ہے اور شرفا مرضِ محبت ہی میں وفات پاتے ہیں یہ کہہ کر ایک چیخ ماری اور فوت ہو گیا۔ میں نے اسے غسل دیا کفن پہنایا اور نمازِ جنازہ ادا کی۔ جب اسے دفن کر چکا تو سفر کا ارادہ ملتوی ہو گیا اور میں مکہ مکرمہ واپس آ گیا۔

ایک صوفی سے پوچھا گیا تو موت کو پسند کرتا ہے؟ اس نے جواب دیا ایسے خدا کے پاس جانا جس سے نیکی ہی کی امید کی جا سکتی ہے ان لوگوں کے پاس رہنے سے بہتر ہے جن سے ہر وقت شر کا خطرہ ہے۔

حضرت حسن بن علیؓ | وفات کا وقت قریب آیا تو رو پڑے، کسی نے پوچھا، اس موقع پر آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا میں ایسے آقا کے حضور میں جا رہا ہوں جسے میں نے کبھی دیکھا نہیں۔

حضرت بلالؓ | انتقال کے وقت ان کی اہلیہ نے کہا وَاحُزْنَاہُ (ہائے غم) حضرت بلالؓ نے فرمایا نہیں، بلکہ وَاطَرَبَاہُ (ہائے خوشی)

غَدًا نَلْقَى الْأَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَهُ۔ (ہم کل ہی دوستوں سے ملیں گے (یعنی حضرت محمدؐ اور آپ کی جماعت سے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن مبارک موت کے وقت آنکھیں کھولیں، ہنسے اور فرمایا:

لِمِثۡلِ هٰذَا فَلۡيَعۡمَلِ الۡعٰمِلُوۡنَ (الصافات ٦١)

(عمل کرنے والوں کو جنت کی دائمی نعمتوں کے لئے عمل کرنے چاہئیں۔

حضرت مکحول شامی حزن و ملال کی کیفیت طاری رہتی تھی۔ مرض موت میں لوگ ان کے پاس حاضر ہوئے تو دیکھا کہ وہ اس وقت ہنس رہے ہیں، کسی نے اس موقع پر ہنسی کا سبب پوچھا، فرمایا میں کس طرح نہ ہنسوں جب کہ اب اس (شیطان یا ہوائے نفس) سے چھٹکارے کا وقت آگیا ہے اور جس ذاتِ اقدس سے میری امیدیں وابستہ تھیں، میں عنقریب اس کے پاس پہنچ رہا ہوں۔

بشر حافیؒ بشر حافیؒ کی وفات کے وقت کسی نے عرض کیا ملے ابونصر! شاید آپ زندگی کو پسند کرتے ہیں؟ (موت سے گھبراتے ہیں، فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حضور میں جانا بڑا کٹھن ہے۔

ابوسفیان ثوریؒ ان کا کوئی شاگرد سفر کے وقت عرض کرتا کہ حضرت کوئی کام فرمائیے تو فرماتے کہ اگر تمہیں کہیں موت مل جائے تو میرے لیے خرید لائیں جب نزع کا وقت آیا تو فرمایا کہ ہم اس کی خواہش کیا کرتے تھے، دیکھا تو یہ بڑی سخت چیز ہے۔

بہ آشکار ہُوا وقتِ جاں کنی عاجز!
کہ جاں کنی ہے ہر اک سخت شے سے سخت تریں

۵ انکساری کرتے ہوئے بھی خیال کرو کہ کوتاہی ہوئی ہے

ابوحفص ابوعثمان حیریؒ فرماتے ہیں کہ ابوحفصؒ سے نزع کی حالت میں کہا گیا کہ آپ ہمیں کچھ نصیحت فرمائیں، انہوں نے فرمایا مجھ میں بات کرنے کی قوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں، پھر انہوں نے اپنے اندر طاقت محسوس کی تو میں نے کہا کچھ تو فرمایئے تا کہ میں آپ کی وصیت آگے پہنچا سکوں تو فرمایا: دل سے ہمہ تن انکساری کرتے ہوئے بھی یہ خیال کرو کہ تم سے کوتاہی ہوئی ہے۔

غرور و فخر علامات ہیں جہالت کی
نشاں بزرگی و عزت کا خاکساری ہے (جام طہور)

حضرت اویس قرنیؒ

تو بھی مر جائے گا اور میں بھی

حیان بن ھرم کو حضرت اویسؒ قرنی کی نصیحت

عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّاْتِيَ مَسْجِدَهٗ اَوْ مُصَلَّاهُ مِنَ الْعُرْيِ يَحْجِزُهٗ اِيْمَانُهٗ اَنْ يَّسْئَلَ النَّاسَ مِنْهُمْ اُوَيْسُ الْقَرَنِيُّ وَفُرَاتُ بْنُ حَيَّانَ الْعَجَلِيُّ (کتاب الزہد لابن حنبل ص ۱۴۳)

محارب بن دثار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت میں بعض ایسے لوگ ہیں جو لباس نہ ہونے کے سبب نماز کے لیے مسجد میں نہیں جا سکتے (لیکن اس حال میں بھی) ان کا ایمان انہیں لوگوں کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے سے مانع ہے ان میں سے ایک اویس قرنی اور دوسرے فرات بن حیان عجلی ہیں۔

حضرت صعصعہ بن معاویہ فرماتے ہیں:

كَانَ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ الْقَرَنِيُّ

حضرت اویس بن عامر قرنی قرن قبیلہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَجُلٌ مِّنْ قَرْنٍ وَّكَانَ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَكَانَ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

اور تابعین میں سے تھے اور کوفہ کے رہنے والے تھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر صحابہ کرام سے جن میں حضرت عمرؓ بھی شامل تھے فرمایا تھا کہ تمہاری اویس قرنی سے ملاقات ہوگی اپنے لیے ان سے دعا کرانا اور ان کی یہ نشانی بتائی کہ ان کے جسم پر دینار کے برابر برص کا داغ باقی ہوگا۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق برص کے سفید داغ سے انہیں پہچانا اور پھر اُن سے اپنے لیے بخشش کی دُعا کے لیے عرض گذار ہوئے۔ مورخین اسلام بیان کرتے ہیں کہ ان کی ایک بوڑھی والدہ تھی وہ ان کی خدمت میں حاضر رہتے تھے اور اسی لیے تمام عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کر سکے، انہیں یہ عظیم مرتبہ ملا کہ حضرت عمرؓ جیسے ذی شان اور امیر المؤمنین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ اویس قرنیؓ سے اپنے لیے بخشش کی دُعا کے لیے کہیں یہ درجہ اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت کے سبب ملا، ماں کا مقام کیا ہے؟ اس واقعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ جنت ماں کے قدموں میں ہے۔ یعنی ماں کی اطاعت میں ہے۔ امام احمد بن حنبل کتاب الزہد میں رقمطراز ہیں:

عَنْ اَصْبَغَ يَعْنِيْ اِبْنَ زَيْدٍ قَالَ اِنَّمَا مَنَعَ اُوَيْسَ اَنْ يَّقْدَمَ عَلَى النَّبِيِّ بِرُّهٗ بِاُمِّهٖ۔

اصبغ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت اویس قرنی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری سے ماں کی خدمت نے روک رکھا تھا۔ (کتاب الزہد لابن حنبل ص ۳۴۴)

قدموں میں تیری ماں کے ہیں جنت کی بہاریں
لائق نہیں خدمت میں کوئی ماں سے زیادہ

والدہ ماجدہ کی خدمت ہی کا یہ صلہ ہے۔ حضرت حسنؓ سے روایت ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَكْثَرُ مِنْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ ۔	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت سے قبیلہ ربیعہ اور مضر کے آدمیوں سے بھی زیادہ جنت میں چلے جائیں گے ۔

حضرت حسنؒ سے سوال کیا گیا وہ ایسا عظیم المرتبہ اور خوش نصیب کون ہے حضرت حسنؒ نے فرمایا وہ اویس قرنی ہے ۔

(کتاب الزہد لابن حنبل ص ۳۴۴)

ہرم بن حیان

حضرت اویسؒ قرنی کی تلاش میں بصرہ سے نکلتے ہیں تاکہ انہیں مل کر ان کے کلمات طیّبات سے نصیحت حاصل کریں

ہرم بن حیان بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت اویس قرنیؓ کی تلاش میں بصرہ سے کوفہ پہنچا ۔ چند روز میں انہیں اِدھر اُدھر ڈھونڈتا رہا مگر وہ کہیں نہ مل سکے ۔ شدید گرمی میں جب کہ سورج اپنی نصف مسافت طے کر کے اپنی تمازت سے لہلہاتے کھیت ، گلستانوں میں مہکتے ہوئے پھول جلا کر خاکستر کر رہا تھا ۔ دریائے فرات کے کنارے گھنی داڑھی ، پراگندہ بال ، دو کپڑوں (چادر و تہبند) میں ملبوس پا رہا ہوں ، میں نے خیال کیا یہ وہی درویش ہے جس کی جستجو میں وطن سے دور پریشان حال پھر رہا ہوں ، ان کے قریب رک گیا ۔

انہوں نے میری طرف دیکھا اور فرمایا :

سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۔	پاک ہے ہمارا پروردگار اور ہمارے پروردگار کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد فرمایا تمہیں میرا پتہ کس نے بتایا ہے؟ میں نے عرض کیا آپ کا پتہ مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ یہ کہہ کر میں نے اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھایا مگر انہوں نے اپنا ہاتھ (میری طرف نہیں بڑھایا) کھینچ لیا۔ یہ عقدہ میں نہ سمجھ سکا کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ میں یہ دیکھ کر رو پڑا۔ تو فرمانے لگے، میرے بھائی ہرم بن حیان! تم کو کیا ہوا، رو کیوں رہے ہو؟ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ نے یہ کس طرح معلوم کر لیا کہ میں ہرم بن حیان ہوں؟

قَالَ إِنَّ نَفْسِي عَرَفَتْ نَفْسَكَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي ثُمَّ بَكَى فَبَكَيْتُ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ يَا هَرِمُ بْنَ حَيَّانَ مَاتَ أَبُوكَ آدَمُ يَا هَرِمُ بْنَ حَيَّانَ مَاتَ نُوحٌ يَا هَرِمُ بْنَ حَيَّانَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ يَا هَرِمُ بْنَ حَيَّانَ مَاتَ مُوسٰى نَجِيُّ الرَّحْمٰنِ يَا هَرِمُ بْنَ حَيَّانَ مَاتَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا هَرِمُ بْنَ حَيَّانَ مَاتَ أَبُو بَكْرٍ خَلِيفَةُ الْمُسْلِمِينَ يَا هَرِمُ بْنَ حَيَّانَ مَاتَ خَلِيلِي وَ صَفِيِّي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَحِمَهُ

اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے نفس نے تیرے نفس کو پہچان لیا۔ یہ فرما کر میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اشکبار ہو گئے۔ میں بھی رونے لگ گیا۔ پھر فرمایا اے ہرم بن حیان تمہارے باپ حضرت آدمؑ فوت ہو چکے، اے ہرم بن حیان حضرت نوحؑ بھی فوت ہو چکے، اے ہرم بن حیان حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰنؑ بھی وفات پا چکے، اے ہرم بن حیان حضرت موسیٰ نجی الرحمٰن بھی اللہ کے پاس چلے گئے۔ اے ہرم بن حیان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی رحلت فرما گئے، اے ہرم بن حیان خلیفۃ المسلمین حضرت ابو بکرؓ بھی جام اجل پی چکے، اے ہرم بن حیان میرے مقدس دوست حضرت عمر بن خطاب رحمۃ اللہ علیہ بھی عالم بقا کی جانب سدھار گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہُ قَالَ قُلْتُ رَحِمَكَ اللّٰہُ	میں نے کہا اللہ آپ پر رحم کرے حضرت
اِنَّ عُمَرَ لَمْ یَمُتْ قَالَ وَ	عمرؓ فوت نہیں ہوئے (اور یہ واقعہ دبات
ذٰلِكَ اٰخِرُ خِلَافَةِ عُمَرَ	چیت) حضرت عمرؓ کے آخری زمانہ خلافت
قَالَ وَاَنَا وَاَنْتَ فِی الْاَمْوَاتِ	کا ہے) اس کے بعد فرمایا میں اور تو دونوں
اِنْ کُنْتَ تَفْقَهُ یَا هَرِمُ مَاتَ	مرنے والے ہیں (اے ہرم بن حیان تمہیں
اَبُوْكَ فَاِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَ	کچھ خبر ہے۔ تمہارے والد مر چکے ہیں اور ان کا
اِمَّا اِلَی النَّارِ۔	ٹھکانا جنت ہے یا جہنم۔

حضرت اویس قرنیؒ کے خاتمہ کلام پر ہرم بن حیان نے کہا آپ مجھے کوئی حدیث سنائیے۔ حضرت اویس قرنیؒ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود کچھ نہیں سنا لیکن اس سے سنا ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ ہرم بن حیان نے کہا تو وہ سنائیے۔ حضرت اویس قرنی فرمانے لگے میں اپنے لیے ایسا دروازہ نہیں کھولنا چاہتا کہ میں قاضی یا مفتی یا محدث کہلاؤں۔ میں خود اپنے نفس کی اصلاح میں مشغول ہوں۔

ہرم بن حیان نے پھر کہا کہ آپ قرآن کریم کی کچھ آیات تلاوت فرمائیں تو حضرت اویس قرنیؒ نے اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورۃ دخان کی ابتدائی آیات اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰہُ اِنَّہٗ ھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ تک تلاوت فرمائیں۔

ان آیات کی تلاوت کے ساتھ ہی آپ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے حرم بن حیان سمجھے کہ حضرت اویسؒ فوت ہو گئے ہیں، کچھ دیر کے بعد آپکو ہوش آیا تو فرمایا، میرے بھائی! لوگوں میں رہنے سہنے سے مجھے پریشانی ہوتی ہے، مجھے تنہائی محبوب ہے لہذا آج کے بعد مجھے تلاش نہ کریں، آپ مجھے یاد رکھیں میں آپکو یاد رکھونگا، حرم بن حبان نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا آپ میرے لئے دعا کیجئے " چنانچہ آپ نے یہ دعا کی ،

" اَللّٰھُمَّ اِنَّ اَخِیْ ھٰذَا زَعَمَ اَنَّہٗ زَارَنِیْ فِیْکَ وَاَحَبَّنِیْ فِیْکَ فَاجْمَعْ لَہٗ اَمْرَہٗ وَاَدْخِلْہُ فِیْ دَارِکَ دَارَالسَّلَامِ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ فِی الطَّرِیْقِ وَھُوَ یَبْکِیْ وَاَنَا اَبْکِیْ قَالَ ثُمَّ لَمْ نَتَرَاءَیٰ اَنَا وَھُوَ اِلَّا اَنْ نَتَرَاءَیٰ فِی النَّوْمِ "

ترجمہ : اے اللہ بے شک میرے اس بھائی نے تیرے لئے مجھ سے ملاقات کی ہے اور مجھ سے تیرے لئے محبت کرتا ہے . تو اس کا معاملہ درست کر دے اور تو اسے اپنے گھر میں (جنت میں) داخل کر جو کہ سلامتی کا گھر ہے ، حرم بن حیان بیان کرتے ہیں اس دعاء کے بعد اویس قرنی روتے ہوئے ایک طرف کو چل دیئے ، اور میں روتا ہوا لوٹ آیا - اس کے بعد ہماری کبھی ملاقات نہیں ہوئی ، مگر خواب میں

وفات و مدفن

حضرت عبداللہ بن سلمہؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ کے دورِ خلافت میں ہم آذربائیجان کے معرکہ پر گئے تو ہمارے ساتھ اویس قرنی رضؓ بھی تھے - دورانِ سفر آپ علیل ہوئے اور رحلت فرما گئے - ہم نے انہیں غسل دیا ، کفن پہنایا اور نمازِ جنازہ ادا کی اور انہیں دفن کر دیا ، جنگ سے واپسی پر ہمارے ساتھیوں نے آپ کے مزار پر پہنچ کر آپ کے لیے دعا کی خواہش کا اظہار کیا - چناں چہ تلاش کے باوجود نہ آپ کی قبر ملی اور نہ اس کا کوئی نشان -

(کتاب الزہد للامام احمد بن حنبل ص ۳۴۶)

روشن ہے نام اُنہیں کا گلستانِ دہر میں
جو گلستانِ دہر میں کچھ کام کر گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تذکرۂ موت

قلب کی بیماریوں کا ہے یہ اے عاجز علاج
ہر گھڑی ہو موت کا منظر نظر کے سامنے

حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حسن بصری رحمہ اللہ کی خدمتِ عالیہ میں حاضری دیا کرتے تھے تو وہاں صرف دوزخ، آخرت اور موت ہی کا تذکرہ ہوتا۔ حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ میں جن صاحبِ بصیرت سے بھی ملا ہوں اسے موت سے لرزہ براندام پایا ہے

حق الیقیں کہ زندگی یہ معتبر نہیں — عین الیقیں کہ موت سے ہرگز مفر نہیں
جب موت ناگزیر ہے تو فکرِ موت کر — ہے فکرِ موت تجھ کو تو کوئی خطر نہیں

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے کہاں ہیں وہ لوگ جن کے چہروں کی چمک دمک پر لوگ رشک کیا کرتے تھے اور جو اپنی بھرپور جوانی پر مغرور تھے کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے میدانِ جنگ میں بڑے بڑے محیر العقول بہادری کے جوہر دکھائے۔ زمانے نے ان کو پامال کر دیا اور وہ قبروں کے اندھیروں میں گم ہو گئے لوگو! جلدی کرو، غفلت میں وقت ضائع نہ کرو، اپنے لیے نجات کی راہ تلاش کرو

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۵۶)

خاک نما قصر میں بڑی تمکنت سے تھے جو مقیم کل تک
وہ آج دیکھو تو کس طرح قبر کے گڑھے میں اتر رہے ہیں!

سلیمان بن عبدالملک مسجدِ حرام میں

ابوزکریا تیمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سلیمان بن عبدالملک مسجد حرام میں بیٹھے تھے کہ اتنے میں کوئی شخص ایک پتھر جس پر کچھ کندہ تھا ان کے سامنے لایا۔ اسے پڑھنے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے وہب بن منبہ بلائے گئے۔ اس پر یہ لکھا تھا کہ اے انسان اگر تو احوالِ قربِ موت کی حقیقت کو پالے تو لمبی امید اور طویل و عریض منصوبے ترک کر دے اور آخرت کے لیے عمل کرنے میں منہمک ہو جائے۔ اس وقت کو یاد کر، جب تیرے والدین، رشتہ دار اور احباب تجھ سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو جائیں گے اور جب تو دنیا سے جائے گا تو پھر کبھی واپس نہیں آئے گا۔ لہٰذا قیامت کے دن حسرت و ندامت سے پیشتر کچھ نیک عمل کر لے، پتھر پر کندہ تحریر کو پڑھ کر خلیفہ سلیمان بے اختیار رو پڑے

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۵۵)

جو جان چھڑکتے تھے ترے نقشِ قدم پر
وہ دے گئے ایک ایک تجھے داغ جدائی

مرنے کے بعد تمام اسرار سے پردہ اٹھ جائے گا

محمد بن یوسف کا ایک خط عبد الرحمن بن یوسف کے نام

خط میں لکھا تھا، حمد و ثنا کے لائق وہی ذات مقدس ہے، جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، ہوشیار، خبردار، میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ عنقریب تم دار العمل سے دار الجزاء میں منتقل ہونے والے ہو، آج تم جس زمین کی پشت پر چل رہے ہو، کل تم اس کے پیٹ میں داخل ہونے والے ہو، وہاں منکر نکیر (اللہ کے فرشتے) آکر تجھے اُٹھا کر بٹھا دیں گے۔ اگر تیرے نیک اعمال کے سبب اس وقت اللہ تیرے ساتھ ہوا تو کوئی خوف و وحشت نہیں، اگر معاملہ اس کے برعکس ہوا تو بُرے اعمال ساتھ لے کر لحد میں اتر گیا، تو اس کا نتیجہ سامنے ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں اس سے پناہ دے، پھر تیری قبر تجھ پر تنگ ہو جائے گی اور عذاب قبر شروع ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی حشر کے میدان میں جہنم بھڑکتی ہوئی لائی جائے گی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعمال وزن کرنے کے لیے میزان نصب کر دی جائے گی۔ انبیاء و شہداء کو لوگوں کے اعمال پر شہادت کے لیے بلایا جائے گا۔ اس روز کتنے لوگ رسوا ہوں گے اور کتنے انعام واکرام سے سرفراز ہوں گے، کتنے تباہ و برباد ہو جائیں گے اور کتنے کامیاب و کامران! والسلام۔

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۶۴۲)

کوئی ذلت اٹھائے گا کوئی انعام پائے گا
کوئی دوزخ میں جائیگا کوئی جنت میں جائے گا

یادِ رفتگاں اور موت

وہ خوشنما صورتیں، وہ خوش پوش ہستیاں اور صاحب مراتب لوگ یاد کرو کہاں گئے، قبر کی خاک نے ان کی خوب صورتی خاک میں ملا دی۔ ان کے اعضاء منتشر و پراگندہ ہو گئے، ان کا گوشت و پوست کیڑوں نے چاٹ لیا۔ ہڈیاں تک مٹی کھا گئی۔ بیگمات کو سپردِ دگر یہ پیہم کر گئے اور اولاد کو وقفِ رنج و محن کر گئے۔ دیوان خانوں کے در و بام نوحہ کناں رہتے ہیں۔ وہ کرّ و فر، یا اب یہ قبر کی تنہائی جن کے محلات کی تابندگی میں آفتاب عالمتاب نظر آتے تھے، آہ آج وہ زیرِ زمین یکہ و تنہا ہیں، وہ خدام کہاں گئے جو ہر جنبشِ لب پر جانثار کرتے تھے۔ اُف ایک حکمران، ایک سلطان، ایک جابر و قاہر بادشاہ جس کے فرمانِ خسروی کے تحت لاکھوں آدمی تہ تیغ کرا دیے جاتے تھے جس کا فاخرانہ لباس اور عشرتِ دنیوی ضرب المثل بن گئی تھی۔

هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ اَحَدًا — کیا آپ ان میں سے کسی کو بھی دیکھتے ہیں
اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا (مریم ۹۸) — یا ان کی آہٹ تک بھی سنتے ہیں۔

اک لاش ہے کہ بے حس و حرکت پڑی ہوئی
یہ جبر و قہر و ظلم و ستم کا مآل ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نافرمانوں کا عبرتناک انجام

اللہ کے نافرمانوں کا خوفناک انجام ان کی موت کے وقت ہی انہیں بتا دیا جاتا ہے

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِىْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمُ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۔ (الانعام۔۹۳)	کاش اس وقت آپ دیکھیں جب یہ ظالم موت کی سختیوں میں ہوں ، اور فرشتے اپنے ہاتھ ان کی طرف بڑھا رہے ہوں کہ اپنی جانیں جلد نکالو۔ آج تمہیں ذلت کا عذاب ملے گا اس لیے کہ تم اللہ پر جھوٹ اور اللہ کے ذمے ناحق باتیں جوڑا کرتے تھے اور تم اللہ کی نشانیوں کے مقابلہ میں تکبر کیا کرتے تھے۔
وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ (الانعام۔۹۴)	اور اب تو تم ہمارے پاس تنہا آئے جیسا کہ ہم نے تمہیں اوّل بار پیدا کیا تھا اور اپنے پیچھے چھوڑ آئے جو کچھ ہم نے تمہیں دیا تھا اور ہم تمہارے ساتھ ان شفاعت کرنے والوں کو نہیں دیکھتے جن کی نسبت تم دعوٰی کرتے تھے کہ وہ تمہارے معاملہ میں (ہمارے) شریک ہیں۔ اب تمہارا آپس کا تعلق ٹوٹ کر رہا اور تم سے گئے گزرے وہ دعوے جو تم کرتے تھے وہ بھی سب ٹوٹ گئے

یہ ان ظالموں کی موت کا بیان ہو رہا ہے جنہوں نے قرآن و حدیث کو دل سے سچا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ جانا اور اللہ و رسولؐ کے احکام پر عمل نہ کیا جو انہیں کے فائدے کے لیے انہیں دیے گئے تھے بلکہ اس کے خلاف کفر و شرک، فسق و فجور، بغاوت و سرکشی اور غفلت ہی میں قیمتی زندگی ضائع کر دی اور مقصدِ زندگی پر کبھی غور نہ کیا۔ اصلاحِ اعمال تو کیا توبہ کرنے کا موقعہ بھی نہ ملا سکراتِ موت کا وقت آ پہنچا۔ ملک الموت بمعہ اپنے رفقائے کار سامنے آ موجود ہوئے۔ ایسے بدکاروں اور روسیاہوں کی جان کس طرح نکالی جاتی ہے۔ ان آیات میں اس کی منظر کشی کی جا رہی ہے "ظالموں کا حال یہ ہے کہ اگر آپؐ اُن کو اس وقت دیکھیں (تو بڑا ہولناک منظر دکھلائی دے) جب کہ یہ ظالم لوگ موت کی روحانی سختیوں میں گرفتار ہوں گے۔ (غمرات کے معنی شدائد کے ہیں جیسا کہ امام جوہری نے فرمایا قال الجوھری الغمرۃ الشدۃ (قرطبی) موت کے فرشتے جو ملک الموت کے معاونین ہیں ان کی روح نکالنے کے لیے ان کی طرف ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے اور شدت کے ظاہر کرنے کو یوں کہیں گے کہ جلدی کر دو اور اپنی جانیں نکالو انہیں کہاں بچاتے اور چھپاتے پھرتے تھے دیکھو آج تمہیں مرنے کے ساتھ ہی ذلت کی سزا دی جائے گی جس میں تکلیف جسمانی بھی ہو اور ذلتِ روحانی بھی اس لیے کہ تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹی باتیں بکتے تھے اور تم اللہ تعالیٰ کی آیات قبول کرنے میں جو ہدایت کا ذریعہ تھیں تکبر کرتے تھے۔

اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَکُمْ یہ بطورِ امر نہیں بلکہ بطورِ زجر و توبیخ ہے اور یہ اللہ کے شدائد نزع کو اور بڑھانے کے لیے ہے ورنہ ظاہر ہے کہ جان تو فرشتے نکالتے ہیں اپنی جان خود نکالنا انسان کا کام نہیں لَیْسَ بِاَمْرٍ بَلْ ھُوَ وَعِیْدٌ وَّتَقْرِیْعٌ کَقَوْلِ الْقَآئِلِ اَمْضِ اَلْاٰنَ لِتَرٰی مَا یَحِلُّ بِکَ (کبیر) یہ حکم نہیں بلکہ ڈانٹ پلائی گئی ہے جیسا کہ کوئی کہنے والا کہے کہ یہ کام ابھی کر دے ورنہ تو دیکھے گا اس کا نتیجہ کیا ہو گا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ الْمُفَسِّرُوْنَ اِنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ تَنْشَطُ فِی الْخُرُوْجِ لِلِقَآءِ رَبِّهٖ وَنَفْسَ الْکَافِرِ تَکْرَهُ ذٰلِکَ فَیَشُقُّ عَلَیْهِ الْخُرُوْجُ لِاَنَّهَا تَصِیْرُ اِلٰی اَشَدِّ الْعَذَابِ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ لِقَآءَ اللّٰهِ اَرَادَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ کَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ کَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ

بعض مفسرین کہتے ہیں مومن کی روح اپنے رب سے ملنے کے لیے بدن سے نکلنے میں خوش ہوتی ہے اور کافر کی روح ناخوش اس لیے کہ اس کا کام سخت عذاب —— ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات چاہتا ہے اللہ بھی اس کی ملاقات پسند فرماتا ہے اور جو شخص اللہ پاک سے ملنا نہیں چاہتا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔

(تفسیر کبیر)

روح و جسم

روح جسم سے الگ ایک مستقل چیز ہے

اَخْرِجُوْا اَنْفُسَکُمْ سے یہ ظاہر ہو رہا ہے انسان کی روح یا جان جسم سے الگ چیز ہے جیسا کہ تفسیر کبیر میں ہے۔

هٰذَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ النَّفْسَ مُغَایِرَةٌ لِلْاَجْسَادِ۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ روح جسموں سے الگ چیز ہے۔

(الکبیر)

تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ فرما کر قبل از وقت نافرمانوں کو مطلع کر دیا گیا کہ دنیا میں آیاتِ قرآنی سے اعراض و استکبار کا نتیجہ آخرت میں ذلت و رسوائی کے عذاب کی صورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ظاہر ہوگا۔

جس وقت اللہ کے نافرمان، سرکش، کافر کی روح نکالنے کے لیے فرشتے آتے ہیں۔ روح نکالنے سے پہلے اللہ کی ناراضگی اور اس کے شدید ترین عذاب کی اسے خبر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے باغی کی روح جسم سے نکلنا نہیں چاہتی اور جسم میں ادھر ادھر دوڑتی پھرتی ہے۔

اللہ کے باغی کو دمِ نزع فرشتے
دیتے ہیں خبر تیرا ٹھکانا ہے جہنم

قبضِ روح کے وقت فرشتوں کا کفار کو پیٹنا

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰۤئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ۔ (الانفال - ۵۰)

اور کاش آپ دیکھیں جب فرشتے ان کافروں کی جان نکالتے ہیں مارے جاتے ہیں ان کے چہروں پر اور ان کی پشتوں پر اور کہتے جاتے ہیں کہ اب آگ کی سزا کا مزہ چکھو۔

خروجِ روحِ کفارِ لعیں کے وقت مل جل کر
فرشتے مارتے ہیں ان کے چہروں اور پیٹھوں پر

کفار پر عذابِ مرگ

اَنَّ الْكَافِرَ اِذَا احْتُضِرَ بَشَّرَتْهُ الْمَلٰۤئِكَةُ بِالْعَذَابِ وَالنَّكَالِ وَالْاَغْلَالِ وَالسَّلَاسِلِ وَ

جب کافروں کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو فرشتے آکر عذاب اور بیڑیوں اور زنجیروں اور جہنم اور رحمٰن کے غضب کی خبر دیتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجَحِيْمِ وَغَضَبِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَتَفَرَّقُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَ تَعْصِيْ وَتَابِي الْخُرُوْجَ فَتَضْرِبُهُمُ الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ اَرْوَاحُهُمْ مِنْ اَجْسَادِهِمْ۔ (ابن کثیر)

تو اس کی روح اس کے جسم میں بھاگی پھرتی ہے اور نکلنے سے انکار کرتی ہے تو فرشتے انہیں مارتے ہیں یہاں تک کہ ان کی روحیں ان کے جسموں سے نکل آتی ہیں۔

یعنی یہ تکلیفیں تو صرف نزع وسکرات کی ہیں، ابھی کیا ہے، ابھی آگے چل کر عذاب جہنم کو برداشت کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ واضح رہے کہ قرآن مجید نے جہاں نزع وسکرات کی یہ ہولناک تفصیلات بیان کی ہیں وہاں یہ تصریح بھی کر دی ہے کہ یہ کفار اور دشمنانِ دین کے لیے ہے، موتِ مطلق کا جہاں ذکر ہے وہاں الفاظ "غمرات یا سکرات" ایسے رکھے ہیں جن کا مفہوم لازمی طور پر تکلیف ہی کا نہیں، بلکہ مطلق غفلت، غشی اور بے ہوشی کو شامل ہے

فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ

(محمد - ۲۸)

سو ان کا کیا حال ہو گا جب فرشتے ان کی جان قبض کر رہے ہوں گے اور ان کے چہروں پر اور پشتوں پر مارتے جاتے ہوں گے۔ یہ (سب) اس سبب سے ہو گا کہ یہ (لوگ) اس راہ پر چلے جو عیقۃً اللہ کی ناخوشی کا تھا، سو اللہ نے ان کے اعمال اکارت کر دیے۔

بظاہر ان کے اعمال احسن اور مقبول معلوم ہوتے تھے ان کو بالکل بے معنی و بے حقیقت کر کے رکھ دیا اور ان کا انہیں کچھ صلہ نہ دیا۔ یہ اعمال حقیقۃً مردود و غیر مقبول تو شروع ہی سے تھے اس لیے کہ ان کا منشا و مبنیٰ ایمان تھا ہی نہیں۔ البتہ ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نافرمانی کا فیصلہ آخرت ہی میں ظاہر ہوگا

جھومتا ہوگا مسرت سے کوئی روزِ جزا
شرم کے مارے کسی کا سر جھکا رہ جائے گا

قبولِ عمل کی شرائط

قبولِ عمل کے لیے دو شرطوں کا ہونا ضروری ہے

۱۔ رضائے الٰہی ۲۔ اتباعِ سنت

جس عمل میں ان دونوں شرطوں میں سے ایک بھی شرط مفقود ہو وہ عمل باطل ہے خواہ کتنا ہی عظیم و ارفع ہو۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلٰى — عمل کرتے کرتے تھک جانے والے
نَارًا حَامِيَةً (الغاشیہ ۴) — جلتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک نصرانی درویش کے گرجا کے پاس سے گزرے اور اس کو آواز دی کہ اے درویش، اس نے اپنے گرجا سے جھانکا تو حضرت عمرؓ اسے دیکھ کر رونے لگ گئے کسی نے ان سے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ اسے دیکھ کر رونے کیوں لگ گئے ہیں، فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کا قول یاد آ گیا۔ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ مطلب یہ کہ اس عابد کی تمام عبادت کا کوڑی مول نہیں جب کہ یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان نہیں لایا اور اس کی عبادت و ریاضت سنت کے خلاف ہے۔

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ — جو کوئی اپنے پروردگار سے ملنے کی
رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا — امید رکھتا ہے سو اسے چاہیے کہ نیک کام
وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ — کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبِّہٖ اَحَدًا ۔ (الکہف ۱۱۰) بھی شریک نہ کرے۔

عمل کثیر ہیں جن کے مگر ریا آلود
انہیں وہ حشر میں مثلِ غبار دیکھیں گے

بحالتِ کفر مرنے والے

قطعی جہنمی ہیں خواہ اُن میں کتنی ہی خوبیاں ہوں

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۔ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا لَا یُخَفَّفُ عَنْھُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ یُنْظَرُوْنَ (البقرہ ۱۶۱، ۱۶۲)

بیشک جو لوگ کفر کرتے ہیں اور مر جائیں اسی حال میں کہ وہ کافر ہیں سو یہی لوگ ہیں کہ اُن پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی سب کی وہ اس میں پڑے رہنے والے ہیں کہ نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہونے پائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

جب کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کے لیے رسولوں کو بھیجا اور پھر ان کے ساتھ آسمانی کتابیں نازل فرمائیں نیکی و بدی کی بخوبی وضاحت فرما دی۔ اطاعت و نافرمانی کا انجام وصلہ بھی بتا دیا۔

اس قدر اللہ تعالیٰ کی شفقت و رحمت کے باوجود پھر بھی کوئی کج روی اختیار کرے اور برائیوں میں مبتلا رہے نیکی و سلامتی کا راستہ نہ اپنائے، کفر و عناد ہی کی حالت میں مر جائے تو ایسے بدنصیب پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس قسم کے لوگ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہیں گے۔ نہ ان پہ عذاب نرم کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہٹایا جائے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

لعنت کے معنی ہیں اَلطَّرْدُ عَنْ رَّحْمَةِ اللهِ۔ اللہ کی رحمت سے دوری۔ تو جو شخص کفر پر مصر رہا اور اسی حالت میں مر گیا یقیناً وہ اللہ کی رحمت سے دور ہے۔

اِنَّ الْكَافِرَ الْمُعَيَّنَ لَا يَجُوْزُ لَعْنُهٗ لِاَنَّ حَالَهٗ عِنْدَ الْوَفَاةِ لَا نَعْلَمُ۔

امام قرطبی اپنے بہت سے اساتذہ کا قول نقل کرتے ہیں بیشک کسی کافر معیّن پر لعنت کرنا جائز نہیں اس لیے کہ اس کی وفات کا حال تجھے کچھ معلوم نہیں۔

(القرطبی جلد ۲ صفحہ ۵۶۸)

چونکہ ہمیں کسی شخص کے خاتمے کا قطعی علم ہونے کا کوئی ذریعہ نہیں اس لیے کسی کا نام لے کر اس پر لعنت کرنا جائز نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کافروں پر ان کا نام لے کر لعنت کی ہے آپ کو ان کے کفر پر مرنے کا اللہ کی طرف سے علم دیا گیا تھا جیسا کہ تفسیر قرطبی میں ہے۔

اَنَّهٗ لَعَنَ اَقْوَامًا بِاَعْيَانِهِمْ مِنَ الْكُفَّارِ فَاِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لِعِلْمِهٖ بِمَآلِهِمْ۔

آنحضرتؐ نے ان اقوام وقبائل پر لعنت فرمائی جن کے انجام کے متعلق آپ کو علم دے دیا گیا تھا۔

(قرطبی، جلد اوّل ص ۱۸۸)

اس سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ جب لعنت بھیجنے کا معاملہ اتنا شدید ہے کہ کسی کافر پر بھی اس وقت تک جائز نہیں جب تک اس امر کا یقین نہ ہو جائے کہ اس کی موت کفر پر ہی ہو گی تو کسی مسلمان پر یا کسی جانور پر لعنت کیسے جائز ہو سکتی ہے؟ اور عوام اس سے بالکل غفلت میں ہیں خصوصاً عورتیں کہ بات بات پر لعنت کے کلمات اپنے متعلقین کے لئے استعمال کرتی رہتی ہیں (اور لعنت صرف لفظ لعنت ہی کے کہنے سے نہیں ہوتی بلکہ اس کے ہم معنی جو الفاظ ہیں وہ بھی لعنت ہی کے حکم میں ہیں۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لعنت کے اصلی معنی خدا تعالیٰ کی رحمت سے دور کرنے کے ہیں اس لیے کسی کو مردود، راندۂ درگاہ، اللہ مارا وغیرہ کے الفاظ کہنا بھی لعنت ہی کے حکم میں ہے حضرت قتادہؒ اور حضرت ابوالعالیہؒ فرماتے ہیں قیامت کے دن کافر کو ٹھہرایا جائیگا پھر اس پر اللہ تعالیٰ لعنت کریگا پھر فرشتے پھر سب لوگ (ابن کثیر)

کافروں پر لعنت بھیجنے کے مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور آپ کے بعد کے آئمہ کرام سب کے سب قنوت وغیرہ میں کفار پر لعنت بھیجتے تھے۔

لیکن کسی معین کافر پر لعنت بھیجنے کے بارے میں علماء کرام کا ایک گروہ کہتا ہے یہ جائز نہیں اس لیے کہ اس کے خاتمے کا کسی کو علم نہیں اور اس آیت کی یہ قید کہ مرتے دم تک وہ کافر رہے۔ دلیل ہے کسی معین کافر پر لعنت نہ بھیجنے کی۔

جب کہ کسی معین کافر پر بھی لعنت بھیجنے کی اجازت نہیں کیوں کہ اس کے خاتمہ کا کسی کو علم نہیں اسلام پر ہوگا یا کفر پر۔ تو پھر کسی مسلمان، مومن پر لعنت بھیجنا کتنا بڑا جرم ہوگا؟ بلکہ حدیث صحیح میں تو مومن پر لعنت اس کے قتل کے مثل بتائی گئی ہے یہ صحیح مسلم میں ہے۔

لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهٖ ۔ (ابن العربی) مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے برابر ہے۔

عبرت حاصل کرنا چاہیے ان مسلمانوں کو جو اپنے کسی بھائی کو لغزش میں مبتلا دیکھ کر جھٹ اس پر لعنت بھیجنے لگتے ہیں اور اس فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ان ماؤں بہنوں کو بھی سوچنا چاہیے اور اپنی اصلاح کرنی چاہیے جو معمولی بات پر اپنے ہی بچوں پر لعنت بھیجتی رہتی ہیں۔

کچھ جاہل مرد بھی اس قبیح فعل میں شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت عطا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائے، آمین۔

اک مسلماں کا مسلمان کو کہنا ملعون
کر دیا ایک مسلماں نے مسلماں کا خون

جس نے دوسروں کو اللہ کے راستے

سے روکا اور اس کی موت کفر پر ہوئی اللہ اسے ہرگز نہیں بخشے گا

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ مَاتُوْا وَھُمْ کُفَّارٌ فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ

بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور اللہ کے راستے سے انہوں نے روکا پھر وہ کافر ہی مر بھی گئے تو اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔

(محمد ۳۴)

مغفرت کی پہلی اور لازمی شرط ایمانِ محکم ہے۔ اس کی تصریح قرآن مجید میں بار بار ہوئی ہے۔ ایمان تخم کے درجہ میں ہے اور مغفرت اسی تخم کا شجر وثمر ہے۔ بغیر تخم کے شجر وثمر کے وجود میں آجانے کی کوئی شکل ہی نہیں، کفر عدمِ ایمان کا نام ہے اسی لیے مومن کے لیے مغفرت اور جنت ہے اور کافر کے لیے غضبِ الٰہی اور عذابِ جہنم ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ خبر دے رہا ہے کہ کفر کرنے والے راہِ خدا سے دوسروں کو روکنے والے رسول کی مخالفت کرنے والے ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرنیوالے خدا کا تو کچھ نہیں بگاڑتے بلکہ اپنی آخرت برباد کر رہے ہیں۔ کل قیامت کے دن یہ اپنے احباب واقارب کے روبرو ذلت ورسوائی میں ہوں گے، خالی ہاتھ ہوں گے کوئی بھی ان کو ایک نیکی نہیں دے گا جس طرح نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں اسی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی برائیوں نے ان کی نیکیاں برباد کر دیں۔

کفر کی حالت میں مرنے والا فدیہ میں زمین بھر سونا دے کر بھی جہنم کے دردناک عذاب سے نہیں بچ سکے گا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ۔ (آل عمران۔ ۹۱)

بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور وہ مر گئے اس حال میں کہ وہ کافر تھے سو ان میں سے کسی سے ہرگز نہ قبول کیا جائے گا زمین بھر سونا اگرچہ وہ اسے معاوضہ میں دینا چاہے یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے عذاب دردناک ہے اور جن کے لیے کوئی بھی مددگار نہ ہوں گے۔

ارشاد ہو رہا ہے کفر کی حالت میں مرنے والا قیامت کے دن بالفرض مال کا مالک ہو (حالاں کہ ایسا نہیں ہوگا) اور اسے دے ڈالنے کا بھی اختیار حاصل ہو اور وہ زمین کے برابر بطور معاوضہ سونا راہِ خدا میں خرچ کر دے اور یہ چاہے کہ عذابِ جہنم سے اسے نجات مل جائے، ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔

اَلذَّهَبُ كِنَايَةٌ عَنْ اَعَزِّ الْاَشْيَاءِ (کبیر)

ذھب سے مراد زیادہ سے زیادہ محبوب ترین شے ہے۔

دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ کوئی شخص آج چاہے کہ حالتِ کفر میں قائم رہ کر دنیا کے زمین کے برابر روپیہ کارِ خیر میں خرچ کر دے اور اس کے معاوضہ میں قیامت میں نجات حاصل کرے تو ایسا ہرگز ممکن نہیں۔

يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ سے امام رازیؒ نے یہ نکتہ بھی پیدا کیا ہے کہ کافر کی روح جب دنیا سے روانہ ہوتی ہے تو دنیا کے چھوٹنے کا صدمہ تو اسے ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی ہے۔ ادھر آخرت پر جب نظر کرتی ہے تو ادھر بھی تاریکی ہی تاریکی نظر آتی ہے، اس طرح اس پر آگے اور پیچھے، دونوں طرف سے مار پڑتی ہے۔

سورۂ انفال کی آیتِ سابقہ کے بعد فرمایا:

ذَالِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ۔ (الانفال - ۵۱)

یہ (عذاب) اس کے پاداش میں ہے جو کچھ تمہارے ہاتھوں نے سمیٹا ہے اور اللہ ہرگز ظالم نہیں ہے بندوں کے حق میں۔

اس آیت میں تشریح کردی ہے کہ عذاب جو کچھ ہوگا وہ تمہارے بداعمال کا نتیجہ ہے خواہ مخواہ ہرگز نہ ہوگا۔

ربُّ العالمین کا خطاب

کافروں، مشرکوں، بے دینوں اور بدکاروں سے

لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی اب تمہارے ساتھ نہ وہ جتھے اور پارٹیاں ہیں نہ بڑے بڑے لاؤ لشکر جن پر تمہیں گھمنڈ رہا کرتا تھا۔ نہ خود تمہارے پاس کوئی لباس اور وردی ہے، خالی خولی اسی طرح آئے ہو جس طرح دنیا میں پیدا ہوئے تھے۔

وَعُرِضُوْا عَلٰی رَبِّكَ صَفًّا ۗ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا۔ (سورۂ کہف، ۴۸)

اور وہ تیرے پروردگار کے روبرو برابر کھڑے کرکے پیش کیے جائیں گے آخر تم ہمارے ہی پاس آئے جیسا کہ ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا لیکن تم تو یہ خیال کرتے رہے کہ ہم تمہارے لیے وقتِ موعود نہ لائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے بھی تو مال، جاہ، اولاد اور اپنی ہر اس چیز سے خالی ہاتھ ہو کر جس پر دنیا میں فخر و ناز کیا کرتے تھے۔

منکروں کے حق میں منظرِ حشر کی یہ کس درجہ مؤثر و پُر حسرت تصویر ہے۔

ہمارے سامنے محشر میں خالی ہاتھ آئے ہو
بتاؤ محفلِ دنیا سے کیا ہمراہ لائے ہو

مشرکین کی موت اور سزا

مشرکین و متکبرین کو انکی موت کے وقت ان کے جہنم میں ٹھکانے کی خبر دی جا رہی ہے

اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ۔

(النحل۔ ۲۹)

وہ لوگ جنہیں فرشتے اس حال میں وفات دیں گے کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم ڈھا رہے ہوں گے تو اس وقت وہ سپر ڈال دیں گے کہ ہم تو کوئی برائی نہیں کر رہے تھے۔ ہاں بیشک اللہ اچھی طرح باخبر ہے جو تم کرتے رہے ہو۔ اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ اسی میں ہمیشہ رہنے والے بن کر بس کیا ہی برا ٹھکانا ہے تکبر کرنے والوں کا۔

مشرکین کی حالتِ نزع کا ذکر ہو رہا ہے کہ جس وقت فرشتے ان کی روح قبض کرنے کے لیے آتے ہیں تو اس وقت دعوتِ حق کو مان لینے اور عمل کرنے کا اعتراف کرتے ہیں ، ساتھ ہی اپنی کرتوت چھپاتے ہوئے اپنی بے گناہی بیان کرتے ہیں۔ فرشتے کہیں گے بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ تم کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے ہو اللہ اس سے بخوبی خبردار ہے۔ ان کا یہ سب غرور، رعونت، طنطنہ اور سارا گھمنڈ صرف اس وقت تک ہے جب تک کہ انہیں موت کے فرشتوں کا سامنا نہیں ہوتا جب ان سے سابقہ پڑتا ہے اور وہ ان کے چہرے اور پشت پر مارتے ہیں جیسا کہ دوسرے مقامات میں ذکر ہے۔ ان کی جان نکالتے ہیں تو پہلے ہی مرحلہ میں سارا نشہ ہرن ہو جاتا ہے اور وہ نہایت لجاجت سے معذرت پیش کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ ہم پر رحم کیا جائے، ہم تو کوئی بُرائی نہیں کرتے رہے ہیں فرشتے جواب دیتے ہیں تمہارا یہ قول غلط ہے تم بُرائی کرتے رہے ہو اللہ اس سے خبردار ہے۔ جان کنی کے وقت ہی انہیں یہ خبر دے دی جاتی ہے فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا۔ اب تم جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اور یہ جہنم تمہارا دائمی ٹھکانا ہے اور یہ نتیجہ ہے تمہارے عناد عن الحق توحید سے اعراض اور شرک میں مبتلا رہنے اور اسی حالت میں بغیر توبہ اور اصلاحِ احوال یہ وقت (موت) آجانے کا "لفظ ابواب جمع ہے باب کا" باب دروازہ کو کہتے ہیں، اس سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ مجرمین اپنے اپنے جرائم کے لحاظ سے اور ان کی انواع و اقسام کے اعتبار سے اس میں الگ الگ دروازوں سے داخل ہوں گے۔ اسی طرح اہلِ جنت کے لیے ان کے خصوصی اعمال کی حیثیت کے اعتبار سے جنت کے مخصوص دروازے مختص ہیں وہ جنت میں انہیں دروازوں سے الگ الگ داخل ہوں گے۔

وَتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ۔	اور تم اپنے پیچھے چھوڑ آئے جو کچھ ہم نے تمہیں دیا تھا۔
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انسان کہتا ہے میرا مال میرا مال تیرا کوئی مال نہیں مگر وہی جو تو نے کھالیا اور ختم کر دیا یا پہن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَالَكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ	لیا اور بوسیدہ کر دیا یا راہِ خدا میں صرف کر دیا وہ
اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ	جمع کر دیا اور اس کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ
فَاَبْقَيْتَ وَمَا سِوَا ذٰلِكَ فَذَاهِبٌ	سب کا سب تو لوگوں کے لیے چھوڑ کر
وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ۔ ابن کثیر	جانے والا ہے۔

دنیا کے مال و اسباب کی کیا حقیقت ہے، سفر آخرت میں یہ کچھ بھی تو کام نہیں آتا سابقہ مذکورہ سورۃ انعام کی آیت نمبر ۹۴ کے آخری الفاظ مبارک وَمَا نَرٰی مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا اللہ تعالیٰ ان ظالموں سے فرمائے گا کہ اب وہ تمہارے دمساز و مددگار کہاں ہیں جن کو تم میرے شریک کار سمجھتے تھے اب وہ تمہاری کوئی مدد اور شفاعت کیوں نہیں کرتے؟

وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ	اور ان سے کہا جائے گا کہ اب تمہارے وہ
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ هَلْ	معبودانِ باطل کہاں ہیں وہ کیا اس وقت
يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ	تمہاری کوئی مدد کر سکتے ہیں یا تم ان کی مدد
(الشعراء ۹۲)	کر سکتے ہو۔

وہ وقت ہی ایسا ہوگا کہ باہمی تعلقات و اسباب کلھم منقطع ہو جائیں گے نہ کوئی کسی کی مدد کر سکے گا اور نہ سفارش ہر انسان اپنی نجات کے لیے فکر مند ہوگا کاش انسان آنے والے اس ہولناک وقت کی فکر زندگی ہی میں کرے۔ اس زہرہ گداز منزل کے زادِ سفر کا اہتمام تن دہی سے کرنے لگے۔

منزل ہے دور راہ عدم کی ہے پُر خطر
رختِ سفر نہ ساتھ کوئی غمگسار ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برائی انسان خود کرتا ہے

اُس رحیم وکریم آقا نے انسان پر معصیت مسلط نہیں کی۔ گناہ کا ارتکاب انسان خود کرتا ہے، کسی خطا کار وبدکار کا یہ کہنا کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں تقدیر میں یوں ہی لکھا ہوا ہے۔ لہٰذا میں مجبور و معذور میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ سراسر غلط اور تقدیر پر الزام تراشی ہے تقدیر کے معنی انداز ے کے ہیں۔ یعنی انسان اچھا یا برا جو عمل کرے گا۔ اس کا اندازہ علم اللہ تعالیٰ کو پہلے سے ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کا کمال علم ہے نہ کہ تقدیر کا فعل!

تقدیر کی دو قسمیں

تقدیر کی دو قسمیں ہیں مُبرم و مُعلق، مبرم کے معنی قطعی کے ہیں اور مُعلق کسی دوسری شرط کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ تقدیر مُبرم و معلق کے بارے میں لوح محفوظ میں اس طرح تحریر ہوتا ہے کہ فلاں شخص نے اگر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی تو اس کی عمر مثلاً ستر سال ہوگی اور اگر نافرمانی کی تو پچاس سال کی ہوگی ـــــ اس دوسری قسم تقدیر میں شرط نہ پائے جانے پر تبدیلی ہوسکتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دونوں قسم کی تقدیر کا اس آیت میں ذکر فرما دیا ہے۔

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝ (الرعد ۳۹)	اللہ جس حکم کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے اور اصل کتاب اسی کے پاس ہے۔

چھوٹی بڑی ہر شے اسی کی مشیت اور قدرت کے ماتحت ہے تمام اکائنات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے عموماً لوحِ محفوظ مراد ہے۔

محو و اثبات (ترمیم و تبدیلی)

اللہ تعالیٰ لوحِ محفوظ میں محو و اثبات یعنی ترمیم اور تبدیلی کرتا رہتا ہے۔ اور اصل کتاب اللہ کے پاس اصل کتاب سے مراد وہ کتاب ہے جس میں تقدیر مبرم لکھی ہوئی ہے۔ کیونکہ تقدیر معلق میں جو شرط لکھی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو پہلے ہی سے یہ بھی معلوم ہے کہ وہ شخص یہ شرط پوری کرے گا یا نہیں۔ اس لیے تقدیر مبرم میں قطعی فیصلہ لکھا جاتا ہے

دُعا سے تقدیر بدل جاتی ہے اور نیکی سے عمر بڑھ جاتی ہے

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت سلمان فارسی رض روایت کرتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقدیر کو کوئی چیز نہیں ٹالتی مگر دعا، اور عمر نہیں بڑھتی مگر نیکی کے ساتھ۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ یُصِیْبُہٗ وَلَا یَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ۔ (ابنِ ماجہ و ابنِ حبان)

حضرت ثوبان رض سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان گناہ کے سبب رزق سے محروم ہو جاتا ہے اور قضاء کو کوئی چیز نہیں ٹال سکتی مگر دُعا اور عمر نہیں بڑھتی مگر نیکی کے ساتھ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں حدیثوں کا تعلق تقدیرِ معلّق کے ساتھ ہے۔

برائی اور اچھائی پر انسان مجبور نہیں

اگر انسان نیک و بد اعمال پر مجبورِ محض ہے۔ تو پھر جملہ آسمانی کتب کا نزول' اور انبیاء و رسل کی کثیر تعداد کا ورود، یہ سلسلۂ رشد و ہدایت بے معنی ہو کر رہ جائے گا۔ اس مسئلہ کو سمجھانے کے لئے قرآن و احادیث میں بے شمار ہدایات اور واقعات موجود ہیں۔ ہم یہاں مختصراً حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا واقعہ قرآن کریم سے نقل کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید بیان کر رہا ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی سرکش و نافرمان قوم سے فرمایا۔ اے میری قوم اگر تم بت پرستی چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، متقی بن جاؤ، اور میرا کہا مانو تو اللہ پاک تمہارے گناہ معاف فرما دے گا۔ یہ تقدیرِ معلّق ہے جو کہ نیک اعمال کے ساتھ مشروط ہے۔

عبث ہیں ساری عذاب و ثواب کی باتیں
اگر بشر کا ہر اک فعل اضطراری ہے

اے ہمارے پروردگار! اے ہمارے رحیم و کریم آقا ہم تیرے گنہگار بندے ہیں، اپنی خطاؤں کا اقرار کرتے ہیں۔ ہماری خطائیں معاف فرما، اور ہمیں اپنے صالح بندوں میں شامل فرما۔ تو با اختیار مالک الملک ہے اور سب سے زیادہ مہربان ہے۔ تجھ سے تیرے رحم و کرم کی درخواست ہے، تقدیر بھی تیری ہے۔ اور ہم بھی تیرے ہیں، (مؤلف)

عبث ہیں ساری عذاب و ثواب کی باتیں
اگر بشر کا ہر اک فعل اضطراری ہے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت نوح علیہ السلام کی دربارِ الٰہی میں فریاد

اپنی قوم کی حالت زار کے بارے میں

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ	ہم نے بھیجا نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف
أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ	کہ ڈرا اپنی قوم کو اس سے پہلے کہ پہنچے ان
أَن يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١﴾	پر دردناک عذاب۔ بولا اے قوم میری
قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ	میں تمہیں واضح طور پر ڈرا رہا ہوں کہ
مُّبِينٌ ﴿٢﴾ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَ	عبادت کرو اللہ کی اور اس سے ڈرو
اتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ﴿٣﴾ يَغْفِرْ	اور میرا کہا مانو تاکہ وہ تمہارے گناہ
لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ	معاف فرما دے اور مہلت دے تم کو
إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ أَجَلَ	ایک مقررہ وعدہ تک، جو وعدہ کیا
اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنتُمْ	ہے اللہ نے جب آ پہنچے گا تو پھر مہلت
تَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ (نوح ۱:۴)	نہ ہوگی کاش تم سمجھ جان لو

حضرت آدم علیہ السلام کے بعد سب سے پہلے رسول حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔

يَا نُوحُ أَنتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى	اے نوح تو زمین پر سب سے پہلا رسول
الْأَرْضِ ۔	بنایا گیا۔

نوح علیہ السلام کا قصہ قرآن مجید میں ۲۸ سورتوں میں تینتالیس (۴۳) جگہ بیان ہوا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے طویل عمر عطا فرمائی تھی۔ آپ نے ساڑھے نو سو سال ۹۵۰ اپنی قوم میں تبلیغ دین کی۔ جیسا کہ قرآن مجید بیان کر رہا ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ	اور بلاشبہ ہم نے نوح علیہ السلام کو اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا. (عنکبوت ۱۴)
قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا وہ اُن میں پچاس کم ایک ہزار سال رہا۔

نوح علیہ السلام کی بعثت سے پہلے تمام قوم توحیدِ الٰہی اور صحیح راہِ ہدایت سے دور جا گری تھی۔ اور خود ساختہ بتوں کی پرستش میں مبتلا ہو گئی تھی، اور ان کے پانچ بت تھے وَدّ۔ سواع۔ یغوث۔ یعوق۔ نسر۔

نوح علیہ السلام نے قوم کو ان بتوں کی پرستش سے روکا اور توحید کی دعوت دی، مگر قوم کے سرداروں نے قوم سے کہا کہ ان کی بات نہ مانیں بلکہ اپنے ان بتوں کی پرستش جاری رکھیں۔

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۝ (نوح ۲۳)
اور انہوں نے (اپنے عوام سے) کہا ہر گز اپنے معبودوں ودّ، سواع یغوث۔ یعوق اور نسر کو نہ چھوڑ دو۔

نوح علیہ السلام رات دن تبلیغ کرتے رہے مگر وہ سرکشی میں اور بڑھتے گئے۔ حضرت ابنِ عباسؓ سے منقول ہے۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطا ہوئی۔ اور قرآنی تصریح کے مطابق ساڑھے نو سو سال ان کی عمر ہوئی اس پوری مدتِ دراز میں نہ اپنی کوشش میں کمی کی اور نہ کبھی مایوس ہوئے۔ قوم کی طرف سے طرح طرح کی ایذائیں دی گئیں۔ ان کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا اور کبھی حرفِ شکایت زبان پر نہیں لائے۔

حضرت نوحؑ کی قوم کے سرکش لوگ خود خدا کا عذاب طلب کر رہے ہیں

قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي
(نوح علیہ السلام) بولے اے میرے پروردگار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَاءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ۝ وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝ (نوح - ۵ - ۹)	میں بلاتا رہا اپنی قوم کو رات اور دن مگر وہ میرے بلانے سے اور زیادہ بھاگنے لگے۔ اور میں نے جب کبھی ان کو بلایا تاکہ تو ان کو بخشے، ڈالنے لگے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں اور لپیٹنے لگے اپنے اوپر کپڑے۔ اور ضد کی اور غرور کیا بڑا غرور پھر میں نے انہیں (حق کی طرف) برملا بلایا، پھر میں نے انکو جلوت میں دعوتِ (حق) دی اور خلوت میں بھی

نوح علیہ السلام بارگاہِ الٰہی میں التجا کر رہے ہیں کہ اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو تیری عبادت تیری پرستش کی طرف رات دن بلایا۔ برملا بلایا۔ چھپ کر دعوتِ حق دی۔ اور چپکے چپکے سمجھایا۔ مگر ان متکبرین پر کوئی اثر نہیں ہوا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی قوم اس قدر مارتی کہ وہ گر جاتے تو انہیں ایک کمبل میں لپیٹ کر مکان میں ڈال دیتے تھے۔ اور یہ سمجھتے تھے یہ مر گئے مگر جب دوسرے روز انہیں ہوش آتا تو وہ پھر بدستور انہیں اللہ کی طرف بلاتے۔ اور تبلیغِ حق میں مصروف ہو جاتے، ایک روایت میں ہے کہ نوح علیہ السلام کی قوم نوح علیہ السلام کا گلا تک گھونٹ دیتی تھی۔ جس سے وہ بیہوش ہو جاتے، جب ہوش آتا تو زبان پر یہ دعا ہوتی۔

رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ اِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (معارف القرآن ج ۸ ص ۵۶۵)	اے میرے رب میری قوم کو معاف کر دے کیونکہ وہ جانتے نہیں۔

نوح علیہ السلام کی ہر وقت کی تبلیغ سے تنگ آ کر ان کی قوم اُن سے خدا کا عذاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلب کر رہی ہے۔

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ (ھود۔ ۳۲)	وہ کہنے لگے اے نوح تو نے ہم سے جھگڑا کیا اور بہت جھگڑا کیا اب اس کو ختم کر۔ اور جو تو نے ہم سے عذاب الٰہی کا وعدہ کیا ہے وہ لے آ۔

حضرت نوح علیہ السلام یہ سن کر جواب دیتے ہیں کہ عذاب الٰہی میرے قبضہ میں نہیں ہے۔ وہ تو اس کے اختیار میں ہے جس نے مجھے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اگر وہ چاہے تو تمہاری یہ خواہش بھی پوری ہو جائے گی اور تم عذاب کا مزہ بھی چکھ لو گے۔

قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ (ھود۔ ۳۳)	نوح علیہ السلام نے کہا ضرور اگر اللہ چاہے گا تو اس عذاب کو بھی لے آئے گا اور تم اسے تھکا دینے والے نہیں ہو۔

جب قوم کی ہدایت سے نوح علیہ السلام بالکل مایوس ہو گئے اور ان کا عناد اور ہٹ دھرمی بخوبی واضح ہو گئی اور ساڑھے نو سو سال تک شب و روز ظاہر خفیہ تبلیغ کرتے کرتے کوئی نتیجہ نہ نکلا تو سخت ملول و پریشان خاطر ہوئے تو اللہ تعالٰی نے ان کی تسلی کے لیے فرمایا:

وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ (ھود۔ ۳۶)	اور نوح علیہ السلام پر وحی کی گئی کہ جو ایمان لے آئے سو لے آئے اب باقی میں سے کوئی ایمان لانے والا نہیں ہے۔ پس ان کی حرکات پر غم نہ کر۔

اللہ تعالٰی کے بتلانے پر نوح علیہ السلام کو جب یہ معلوم ہو گیا کہ ان کی تبلیغی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرگرمیوں میں کوتاہی نہیں ہوئی بلکہ خود نہ ماننے والوں کی سمجھ وشعور کا قصور ہے۔ اور ان کی بغاوت وہٹ دھرمی کا نتیجہ ہے تب انکی بداعمالیوں سے متأثر ہوکر درگاہ الٰہی میں یہ دُعا فرمائی :۔

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ (نوح - ۲۶)

اے پروردگار تو کافروں میں سے کسی کو بھی زمین پر زندہ نہ چھوڑ تو ان کو یونہی چھوڑ دے گا تو یہ تیرے بندوں کو بھی گمراہ کریں گے اور ان کی نسل بھی انہیں کی طرح نافرمان پیدا ہوگی۔

مٹا دے صفحۂ ہستی سے اپنے باغیوں کو تو
کہ ان کی زیست اوروں کے لیے وجہ ضلالت ہے،

کشتی نوحؑ

(نوح علیہ السلام اللہ کے حکم سے کشتی تیار کرنے لگے ہیں)

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی دُعا کو شرف قبولیت بخشا اور نوح علیہ السلام کو بتایا کہ ہم عنقریب ان سرکشوں کو سخت سزا دینے والے ہیں ان پر آسمان سے بھی پانی برسایا جائے گا۔ اور زمین بھی اپنا پانی اُگل دے گی۔ اور یہ سب معاندین حق اس پانی میں غرق کر دئے جائیں گے۔ تجھے اور تیرے ساتھ ایمان داروں کو بچا لیں گے

نوح علیہ السلام کو کشتی بناتے دیکھ کر کفار مذاق اڑا رہے ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ کے حکم پر اور اس کی ہدایت کے مطابق کشتی تیار کرنا شروع کردی کفار جو اس طرف سے گزرتے ہنسی اڑاتے اور مذاق کرتے۔ اور کہتے کیا خوب ہم جب غرق ہونے لگیں گے تو تُو اور تیرے پیرو اس کشتی میں محفوظ رہ کر نجات پا جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیسا احمقانہ خیال ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام ان کے انجام کار سے ان کی غفلت اور نافرمانی پر جرأت دیکھ کر ان ہی کے طرز پر انھیں جواب دیتے اور اپنے کام میں مشغول رہتے۔

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ۝ (ھود - ۳۷)	اے نوح تو ہماری حفاظت میں ہماری وحی کے مطابق سفینہ تیار کئے جا اور اب مجھ سے ان ظالموں کے متعلق کچھ نہ کہہ یہ بلاشبہ غرق ہونے والے ہیں۔

نوحؑ کی قوم کے سرکش لوگ غرق آب ہو رہے ہیں

آخر کار حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی تیار کر لی اب خدا کے وعدۂ عذاب کا وقت قریب آیا۔ اور حضرت نوح علیہ السلام نے اس پہلی علامت کو دیکھا۔ جس کا ذکر ان سے کیا گیا تھا یعنی زمین کی تہہ میں سے پانی کا چشمہ اُبلنا شروع ہو گیا۔

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ۝ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ۝ ۔ (ھود - ۴۰)	تا آنکہ جب ہمارا حکم (عذاب) آ پہنچا اور تنور سے پانی اُبل پڑا تو ہم نے (نوحؑ سے) کہا کہ ہر جاندار میں سے ایک ایک جوڑا کشتی میں اٹھا لو۔ اور سوائے اس شخص کے جس پر خدا کا فرمان ناطق ہو چکا ہے ،، اپنے اہل کو بھی اور جو تجھ پر ایمان لائے ہیں۔ اُن کو بھی اور وہ بہت تھوڑے ہیں

وحی کے ذریعہ نوح علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ اب کشتی میں اپنے خاندان اور ان لوگوں کو جو ایمان لے آئے ہیں۔ بیٹھنے کا حکم دو۔ ساڑھے نو سو سال کی تبلیغ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف نوح علیہ السلام پر چالیس آدمیوں کی مختصر جماعت ایمان لائی، چنانچہ ان لوگوں کو کشتی میں سوار کرلیا گیا۔ اور اللہ کے حکم سے ہر جاندار کا ایک ایک جوڑا (نر مادہ) بھی کشتی میں سوار کر دیا گیا تاکہ ہر جاندار کی نسل باقی رہے۔

جب وحی الٰہی کی تعمیل پوری ہوگئی تو اب آسمان کو حکم ہوا کہ پانی برسائے اور زمین کے چشموں کو کہ وہ پوری طرح ابل پڑیں۔

خدا کے حکم سے جب یہ سب کچھ ہوتا رہا تو کشتی بھی اس کی حفاظت میں پانی پر ایک مدت تک تیرتی رہی یہاں تک کہ تمام منکرین و معاندین ڈوب گئے اور خدائے تعالیٰ کے قانون "جزاء اعمال" کے مطابق اپنے کیفر کردار کو پہنچ گئے۔

اللہ تعالےٰ کی آیات کو جھٹلانے والوں کا عبرت وحسرتناک انجام

وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۔	اور ہم نے ان لوگوں کو (پانی میں) غرق کر دیا جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا
(یونس ۷۳)	

یہ الفاظ خود اس پر دلالت کر رہے ہیں کہ طوفان صرف مکذبین و منکرین کے لئے بطور سزا کے آیا تھا ساری دنیا سے اسکا تعلق نہ تھا، عراق کی سرزمین خصوصاً کوہ ارارات کی وادیوں میں اب تک ایک ہیبت طوفان کے نشانات اہل فن کو ملتے رہتے ہیں۔

طوفانِ نوحؑ کا تخمینی سال ۳۲۰۰ ق۔م ہے یعنی ۱۹۸۳ء سے پورے ۵۱۸۳ سال قبل فِي الْفُلْكِ کشتی کے لفظ سے یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھوکہ نہ ہو کہ یہ کوئی چھوٹی موٹی ڈونگیا ناؤ تھی محققین اثریات کا خیال ہے کہ یہ خاصہ بڑا جہاز اوپر نیچے تین درجوں کا تھا اور اس کی پیمائش توریت میں حسب ذیل دی ہوئی ہے، اس کی لمبائی ۳۰۰ ہاتھ اس کی چوڑائی ۵۰ ہاتھ، اس کی اونچائی ۳۰ ہاتھ (پیدائش ۶۰: ۱۵) گویا اتنا بڑا مسافروں کا جہاز Liner تھا جو برطانیہ اور امریکہ کے درمیان عموماً چلتے رہتے ہیں حسب روایت توریت یہ جہاز ۱۵۰ دن یا ۵ مہینہ تک چلتا رہا (ماجدی ص ۴۳۹)

حضرت نوحؑ کا حقیقی بیٹا

بھی اپنی بداعمالیوں کے باعث کفّار کے ساتھ ہی غرقِ آب ہوگیا

وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ۝ قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنِّیْ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝

(ھود۔ ۴۵-۴۶)

اور نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا اور کہا اے پروردگار میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے، اور تیرا وعدہ سچا ہے۔ اور تو سب سے بہتر حاکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا اے نوحؑ یہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے، یہ بدکردار ہے۔ پس تجھ کو ایسا سوال نہ کرنا چاہیئے جس کے بارے میں تجھ کو علم نہ ہو۔ میں بلاشبہ تجھ کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تو نادانوں میں سے نہ بن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام سے خدا کا وعدہ تھا کہ وہ ان کے اہل کو نجات دے گا۔ اس لیے حضرت نوحؑ نے اپنے بیٹے کنعان کے لیے دعا مانگی جس پر رب العلمین کی جانب سے عتاب ہوا کہ تم کو جس شے کا علم نہ ہو اس کے متعلق اس انداز سے سوال کرنے کا حق نہیں ہے۔

اس پر حضرت نوحؑ نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور خدائے تعالیٰ سے مغفرت و رحمت طلب کی اور اس کی جانب سے بھی خواہش کے مطابق جواب ملا۔

حضرتِ نوح علیہ السلام کے سامنے یہ حقیقت آشکارا ہو گئی کہ وعدۂ نجات کا منشاء نسل و خاندان نہیں ہے بلکہ ایمان باللہ ہے اس لیے انہوں نے اپنا رُخ بدل کر اپنے بیٹے کنعان کو مخاطب کیا۔ اور اپنا منصبِ دعوت ادا کرتے ہوئے چاہا کہ وہ بھی مومن بن کر نجاتِ الٰہی سے بہرہ ور ہو مگر اس بدبخت نے جواب دیا۔

قَالَ سَاٰوِیْٓ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ ۔ (ھود ۴۳)

کہا میں بہت جلد کسی پہاڑ کی پناہ لیتا ہوں کہ وہ مجھ کو غرقابی سے بچا لے گا۔

حضرت نوح علیہ السلام نے یہ سن کر فرمایا:

قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ وَحَالَ بَیْنَھُمَا الْمَوْجُ فَکَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ ۝ (ھود ۴۳)

آج کوئی خدا کے قہر سے بچانے والا نہیں ہے۔ صرف وہی بچے گا جس پر خدا کا رحم ہو جائے۔ اس دوران ان دونوں کے درمیان موج حائل ہو گئی اور وہ غرق ہونے والوں میں سے ہو گیا۔

پانی کا طوفان اس پہاڑ پر بھی جا پہنچا۔ جہاں نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان اپنی جان بچانے کے لیے جا چڑھا تھا اور سمجھتا تھا کہ پہاڑ کی اس چوٹی تک پانی نہیں آئے گا، لہٰذا میں غرقِ آب ہونے سے بچ جاؤں گا ـــــ نوح علیہ السلام جیسے برگزیدہ رسولِ اوّل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے ان کا لختِ جگر ان کا حقیقی بیٹا غرقِ آب ہو جاتا ہے، اور نوح علیہ السلام حکمِ الٰہی کے سامنے سر بسجود ہیں۔

معلوم ہُوا کہ خدا کے ہاں حسب و نسب کی کوئی قیمت نہیں۔ اس کے حضور اعمال صالح ہی اصل و متاعِ ایمان اور علامتِ عالی نسبی ہیں۔

کوہِ جودی | جب حکمِ الٰہی سے عذاب ختم ہُوا تو سفینۂ نوح کوہِ جودی پر جا کر ٹھہر گیا۔

وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (ھود ۴۴)	اور حکم پورا ہُوا اور کشتی جودی پر جا ٹھہری اور اعلان کر دیا گیا کہ ظالمین کے لیے ہلاکت ہے۔

تورات میں جودی کو ارارا ط کے پہاڑوں میں سے بتایا گیا ہے۔ ارارا ط در حقیقت جزیرہ کا نام ہے۔ یعنی اس علاقہ کا نام جو فرات اور دجلہ کے درمیان دیار بکر سے بغداد تک مسلسل چلا گیا ہے۔ پانی آہستہ آہستہ خشک ہونا شروع ہو گیا اور رجالِ اہلِ سفینہ دوبارہ امن و سلامتی کے ساتھ سرزمین خدائے بزرگ و برتر پر فروکش ہوئے —— اسی بنا پر حضرتِ نوح علیہ السلام کا لقب "ابو البشر ثانی" یا "آدم ثانی" (یعنی انسانوں کا دوسرا باپ) مشہور ہُوا۔ اور غالباً اسی اعتبار سے حدیث میں ان کو اوّل الرسل کہا گیا ہے۔

عذاب کس لیے کیوں قومِ نوح پر آیا ؟
ہر اہلِ دل کے لیے اس میں درسِ عبرت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشتیٔ نوح موجود ہے

قدرت کے عجائب و غرائب جو اس فرش خاکی پر بکھرے ہوئے ہیں لامحدود لاتنقضی عجائبہ پھر چونکہ دنیا کی عمر ہزاروں سال پرانی ہے اور ہر شئے کثرتِ استعمال اور امتدادِ زمانہ سے بوسیدہ ہو جاتی ہے، اس لئے ہونا تو یہ چاہیئے کہ آغاز کار کا زور و شور اور عہد شباب کی طاقت و بشاشت اور رفتارِ کار کی تیزی اب اس عمر میں دنیا اور دنیا کے عجائب و غرائب میں باقی نہ رہتی، مگر اس عام قاعدے کے خلاف قدرت کی قوتِ تخلیق، اس کا بناؤ سنگھار اور بگاڑ، اس کے عجائب و کمالات اور اس کے محیّر العقول کارنامے، اس کی شان و شوکت، اسی زور و شور اور اسی آن بان کے ساتھ مسلسل سامنے آ رہے ہیں گویا قدرت اب تک نہ بناتے تھکی ہے اور نہ ہی بگاڑتے، اس کی قوتِ عمل پر نہ کہنگی طاری ہے اور نہ اس کے ارادوں اور حوصلوں پر بوسیدگی اور کہنگی کا کوئی اثر ہے اور یہی ثبوت ہے قدرتِ الٰہیہ کے اپنے ارادے اور عمل میں خود مختار، اپنے کاموں میں ہر ایک سے بے نیاز، اور اپنی طاقت، و شوکت میں کوئی حد کوئی کنارہ، اور کوئی انتہا نہ رکھنے کی،

یہ قدرت کا اتنا بڑا کرشمہ ہے کہ طوفانِ نوحؑ میں کام آنے والی کشتی جس کی اطلاع صحائفِ آسمانی اور تاریخ نے جا بجا دی ہے، اب ہزاروں سال بعد دستیاب ہو گئی ہے، قدرت نے معمولی لکڑی سے بنائی ہوئی اس کشتی کو ہزاروں سال بعد دنیا کے سامنے رکھ کر بتا دیا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمانی صحائف نے پیغمبر برحق حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت، ان کے مشن، انکی قوم کی نافرمانی اور پھر کشتی کے بنائے جانے اور ساری دنیا میں سیلاب کے آجانے کی جو خبریں تھیں وہ غلط نہیں تھیں اور سا تھ ہی قدرت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنی طاقت کے اظہار کے طور پر ہزاروں سال بعد اس کشتی کو جوں کا توں دنیا کے سامنے رکھ سکتی ہے۔

ذیل کے مضمون میں اس کشتی کی تفصیل ملاحظہ کیجئے

جنگ عظیم کے دوران میں ایک روسی ہوا باز ولاڈی میر نے کوہ اراراٹ (جودی) پر برف میں پھنسی ہوئی ایک کشتی کا انکشاف کیا تھا، اس انکشاف کے بعد روس اور ترکی کے بعض محققین نے یکے بعد دیگرے کشتی کا معائنہ کیا اور جب اس کی حقیقت کا پتہ لگانا چاہا تو انہیں معلوم ہوا کہ یہ وہی کشتی ہے جس کو حضرت نوح علیہ السلام نے بحکم خداوندی طوفان سے بچنے کے لئے تیار کیا تھا۔ پانچ ہزار سال تک یہ کشتی کیونکر محفوظ رہی اس کا جواب بھی ان لوگوں نے دیا ہے ان کی رپورٹ کا خلاصہ فارسی زبان کے ماہنامہ "تاج محل" میں شائع ہوا ہے اس کشتی اور اس کے دریافت کے مقام سے قرآن مجید کے بیان کردہ واقعہ کی حرف بحرف تصدیق ہوتی ہے یہ کشتی کیا ہے اچھا خاصا بحری جہاز ہے۔

۳۰۰ فٹ لمبی، ۵۰ فٹ چوڑی اور ۳۰ فٹ اونچی ہے۔

روسی ہوا باز کی دریافت

مجلہ فارسی تاج محل لکھتا ہے کہ ایک روسی ہوا باز ولاڈی میرا وسکو ولسکی آرمینیا کے پہاڑوں پر گذر رہا تھا ناگاہ، اس کے ایک رفیق سفر نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہاڑ کی چوٹی پر ایک بہت بڑی جہاز نما چیز دیکھی اور وہ چلایا وہ دیکھئے کیا ہے ولاڈی میر نے جب انگلی کے نشان کیطرف دیکھا تو وہ یک لخت حیرت میں ڈوب گیا. پہاڑ کی چوٹی پر ایک بہت ہی بڑی کشتی ایک قریبی یخ بستہ گڑھے میں گری پڑی تھی ہوا باز نے وہاں اپنے طیارے کو نیچے اتارا اور ہوائی جہاز کو اس کے گرد گھما کر اسے چاروں طرف سے دیکھنا شروع کیا معلوم ہوا کہ ٹوٹے ہوئے بادبانوں سے اس کا صحن بھرا ہوا ہے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا یہ کسی بہت بڑے طوفان سے دوچار ہوئی ہے اور اس نے کئی سخت صدمے دیکھے ہیں۔

جب ولاڈی میر اپنے ملک میں واپس گیا تو اس نے حالات سننے کے لئے اپنے دوستوں کو دعوت دی ان سب نے اس کی ہنسی اڑائی اور کپتان کے سوا ایک شخص نے بھی اس اجتماع میں حاضر ہونے کی کوشش نہ کی اس کے دوستوں میں سے ایک شخص بھی اس بات کا اعتبار نہیں کرتا تھا پھر بھی کپتان نے اس کو تسلّی دی اور دوسرے دن چند علم دوست روسیوں کو ساتھ لے کر ہوائی جہازوں پر کوہ ارارات کی طرف روانہ ہو گیا، جب یہ لوگ کشتی کے پاس پہنچے تو کپتان یہ دیکھ کر اتنے اونچے اور ناقابلِ عبور پہاڑ پر اس قدر بڑی کشتی برف میں تھی پڑی ہے غرقِ حیرت ہو گیا، کپتان نے خیال کیا کہ یہ وہی پانچ ہزار سال پہلے کی عظیم الشان تاریخی کشتی ہے جس کا مذہبی کتابوں میں ذکر ہے اور جو کشتی نوح کے نام سے تمام کائنات عالم میں شہرت پذیر ہے۔

روسی علماء انہی ایام میں پہلی جنگ عظیم اور اپنے داخلی انقلابات میں محو ہو گئے اور وہ پوری طرح اس طرف متوجہ نہ ہوئے پھر بھی یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افواہ پھیلی اور ماسکو کے علمی حلقوں تک پہنچ گئی یہاں سے دو علمی مہمات اس کشتی کی تحقیق کے لئے روانہ ہوئیں ان لوگوں نے بے شمار تکلیفیں اٹھائیں یہ لوگ دشوار گذار پہاڑوں برف کے تودوں، گڑھوں اور ہولناک گھاٹیوں کو طے کرتے ہوئے آخر اپنی منزل مقصود تک پہنچ گئے، کشتی کوہ ارارات کی چوٹی کے قریب ایک یخ بستہ گڑھے میں پھنسی ہوئی تھی اور اس کی تقریباً تمام سطح برف اور یخ سے پوشیدہ تھی، روسی علماء نے ضروری آلات کی امداد سے اس کشتی کا معائنہ کیا اس کے طول و عرض اور اونچائی کی پیمائش کی وہ اسکے ایک ایک کمرے میں داخل ہوئے پوری کشتی کا نقشہ بنایا، فوٹو لیئے، کمروں کی پیمائشیں کیں اور پورے امتحان کے بعد یہ وہاں سے واپس آ گئے۔

اس کشتی میں بہت سے کمرے بنے ہوئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان مخصوص حیوانات کی حفاظت کے لئے بنائے گئے تھے جو اس کشتی میں سوار کئے گئے۔ بعض کمرے اس قدر بڑے ہیں کہ ان میں ہاتھی کو جگہ دی جا سکتی ہے۔ بعض کمروں میں چھپیروں کی سی نشانیاں موجود ہیں ممکن ہے کہ یہ درندوں، حیوانوں یا پرندوں کی نگہداشت کے لئے ہوں۔

جب یہ مہمات ماسکو واپس پہنچیں تو اس وقت دارالسلطنت روس سر سے قدم تک خونِ انقلاب میں ڈوب چکا تھا ہر طرف افراتفری برپا تھی، ممبرانِ وفد وہاں پہنچے اور پھر جان کے خوف سے اِدھر اُدھر بھاگ گئے اور ان کے تمام نقشے، فوٹو، کاغذات اور مثلیں حوادث انقلاب کی نذر ہو گئیں اور کشتی نوح ؑ کی تحقیق کا مسئلہ جو اُبھرا تھا ایک دفعہ پھر دنیا کی نگاہ سے اوجھل ہو گیا خوش قسمتی سے پچھلے سالوں میں بعض ترکوں کو اس طرف خیال آیا اور چند سرسری اشارات و اطلاعات کی بناء پر اپنے چند عالموں اور سیاحوں

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو مکمل سروسامان کے ساتھ کوہ ارارات کی طرف روانہ کیا تاکہ وہ کشتی مذکور کا سراغ لگائیں، یہ لوگ چڑھائی کے وقت پھر ویسی ہی مشکلات سے دوچار ہوئے جو اس سے پہلے روسی ارباب تحقیق کو پیش آچکی تھیں، آخر یہ لوگ بھی اس کشتی تک پہنچ گئے اس وقت بھی یہ کشتی برف اور یخ کے ڈھیروں میں بدستور پوشیدہ تھی "

ایک انگریز عالم بھی ترکی وفد کے ہمراہ تھا اس نے کشتی کی لکڑی کے متعلق تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ یہ پوری کشتی گوفر کی لکڑی سے بنی ہوئی ہے گوفر سرو کی قسم کا ایک درخت ہوتا ہے کشتی کا طول ۳۰۰ کیوبٹ عرض ۵۰ کیوبٹ اور بلندی ۳۰ کیوبٹ تھی (کیوبٹ انگریزی فٹ کے برابر سمجھئے) کشتی نوح کی جو پیمائش انجیل میں درج ہے یہ پوری طرح اس کے مطابق ہے کشتی کے اردگرد جو پہاڑی لوگ بستے ہیں وہ اس کشتی سے ناواقف نہیں تھے مگر وہ کبھی اس کے پاس نہیں گئے، ان کا عقیدہ ہے کہ اب یہ کشتی بھوت پریت کا مرکز ہے اور کوئی شخص وہاں پہنچ کر سلامت نہیں بچ سکتا "

ہم تاریخی نقطہ نظر سے طوفان نوحؑ کے وجود سے انکار نہیں کر سکتے پھر بھی یہ سوال ہے کہ یہ کشتی بارش، برف، اندھیری، دھوپ اور اولوں کے ٹکراؤ کے باوجود پانچ ہزار برس تک کیونکر محفوظ رہ سکی علماء تحقیق کہتے ہیں خواہ کچھ بھی ہو، گوفر کی لکڑی ایک ہزار سال سے زائد عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتی، لیکن طوفان نوحؑ پر پانچ ہزار سال گذر چکے ہیں پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہی کشتی اب تک موجود ہو علمائے تحقیق نے ان شبہات کے جواب میں دو قیاسات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش کئے ہیں ایک یہ کہ کشتی کی داخلی اور خارجی سطح پر کوئی ایسا پالش کر دیا گیا تھا جیسا کہ قدیم مصری لوگ اپنی مُردہ لاشوں پر کرتے تھے اور وہ ہزار سالوں کے بعد بھی نہیں بگڑتی تھیں اس پالش کی وجہ سے بیرونی رطوبت نے لکڑی کے مساموں میں سرایت نہیں کی اور یہ کشتی اب تک محفوظ ہے۔ دوسری چیز مقامی روایت کے مطابق وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ ہزار ہا سال تک یہ کشتی برفانی تودوں میں روپوش رہی ۱۸۸۳ء میں یہاں ایک زلزلہ آیا جس نے اس کشتی کو اپنے اصلی مقام سے ہٹا کر نیچے گڑھے میں ڈال دیا۔

اس حساب کے مطابق یہ کشتی صرف ۶۳ سال ہی سے موسمی تبدیلیوں کا مقابلہ کر رہی ہے ورنہ اس سے پہلے وہ پوری طرح منطقہ منجمد شمالی کے حیوانی ڈھانچوں کی طرف برف کے ضخیم تودوں میں مستور تھی اور تمام آسمانی آفتوں سے محفوظ تھی یہ جوابات کافی تسلی بخش ہیں۔

(مولانا سید محمد ازہر شاہ قیصر - ماہنامہ الخیر ملتان)

منقول از ہفت روزہ ایشاء لاہور شمارہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاتِ عبرت تاریخ کا یہ واقعہ اہلِ عقل و شعور کو فراموش نہیں کرنا چاہئے آج سے ہزاروں سال قبل ایک قوم نے خدا کی نافرمانی پر کمر باندھی اور اس کے بھیجے ہوئے ہادی سے حضرتِ نوح علیہ السلام کے رشد و ہدایت کے پیغام کو جھٹلایا، ٹھکرایا، اور قبول کرنے سے انکار کیا۔ تو خدائے تعالیٰ نے اپنی قدرت کا مظاہرہ کیا اور ایسے سرکشوں کو طوفانِ باد و باراں میں غرق کر کے تباہ و برباد کر دیا، اور اسی حالت میں حضرتِ نوح علیہ السلام اور مختصر سی صاحبِ ایمان جماعت کو محفوظ کر کے نجات دی۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی الْاَلْبَابِ: اس میں اہلِ دانش کیلئے سامانِ عبرت ہے

اہم نتائج (۱) ہر ایک انسان اپنے کردار و عمل کا خود ہی جوابدہ ہے۔ اس لیے باپ کی بزرگی بیٹے کی نافرمانی کا مداوا نہیں بن سکتی اور نہ بیٹے کی سعادت باپ کی سرکشی کا بدل ہو سکتی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی نبوت و پیغمبری اُن کے بیٹے کنعان کو عذابِ الٰہی سے نہ بچا سکی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر بھی اپنے والد آذر کے لیے نجات کا باعث نہ بن سکے۔

(۲) بری صحبت زہرِ ہلاہل سے بھی زیادہ مہلک اور اس کا حاصل ذلت اور تباہی کے علاوہ کچھ نہیں ہے، انسان کے لیے جس طرح نیکی ضروری ہے اس سے زیادہ نیکوں کی صحبت ضروری ہے۔ اور جس طرح بدی سے بچنا اس کی زندگی کا نمایاں امتیاز ہے۔ اس سے کہیں زیادہ بُروں کی صحبت سے خود کو بچانا ضروری ہے۔

(۳) خدائے تعالیٰ پر صحیح ایمان اور الیقان کے ساتھ ظاہری اسباب کا استعمال توکل کے منافی نہیں ہے بلکہ توکل علی اللہ کے لیے صحیح طریق کار ہے۔ تب ہی تو طوفانِ نوح علیہ السلام سے بچنے کے لیے کشتیِ نوح ضروری ٹھہری۔

(۴) انبیاء علیہم السلام سے پیغمبرِ خدا اور معصوم ہونے کے باوجود "بہ تقاضائے بشریت لغزش ہو سکتی ہے، مگر وہ اس پر قائم نہیں رہتے بلکہ منجانب اللہ ان کو تنبیہ کر دی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے۔ اور اس سے بچا لیا جاتا ہے، حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے واقعات اس کے لیے شاہد عدل ہیں۔ نیز وہ عالم الغیب بھی نہیں ہوتے جیسا کہ اسی واقعہ میں فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ سے واضح ہے۔

(۵) اگرچہ پاداشِ عمل کا خدائی قانون کائنات کے ہر گوشہ میں اپنا کام کر رہا ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر جرم اور ہر اطاعت کی سزا یا جزا اسی عالم میں مل جائے، کیونکہ یہ کائنات عمل کی سرزمین ہے اور پاداشِ کردار کے لیے معاد اور عالمِ آخرت کو مخصوص کیا گیا ہے تاہم ظلم اور غروران دو عملوں کی سزا کسی نہ کسی نہج سے یہاں دنیا میں بھی ضرور ملتی ہے۔

امام ابو حنیفہؒ فرمایا کرتے تھے کہ ظالم اور متکبر اپنی موت سے قبل ہی اپنے ظلم و کبر کی کچھ نہ کچھ سزا ضرور پاتا ہے اور ذلت و نامرادی اس کا مقدر ہوتی ہے۔ چنانچہ خدا کے برگزیدہ پیغمبروں کے منہ آنے والی اقوام نیز جور و استبداد کے پیکر افراد کے ہولناک انجام کی طویل داستانیں اس صداقت کی منہ بولتی تصویر ہیں۔

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ (السجدہ ۲۱)	اور ہم انہیں قریب کا عذاب (اس دنیا میں) بھی علاوہ اُس بڑے عذاب کے چکھا کر رہیں گے، شاید کہ یہ لوگ باز آجائیں۔

عَذَابِ اَلْاَدْنٰی سے مراد اسی دنیا کا عذاب ہے خواہ قید، قحط، قتل، شکست، بیماری اور رنج و غم کسی بھی صورت میں ہو بہرحال وہ آخرت کے عذاب سے کم ہی ہے دنیا کا شدید عذاب بھی گو آخرت کے عذاب کے مقابلہ میں بالکل خفیف ہے، لیکن قرب کتنا ہے اسے بس آیا ہی سمجھو، اسی طرح عذابِ آخرت جو بجائے آج کل آنے کا، لیکن اس سے کس قدر شدید ہے؟ اُس کے اندازے کی بھی کسی میں قوت نہیں نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو آگاہ کر دیا کہ تم ایمان لائے تو جو اصلی عمر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مقرر فرمائی ہے۔ وہاں تک تمہیں مہلت دے دی اور کسی عذاب دنیوی کے ذریعہ ہلاک نہیں کئے جاؤ گے اور اگر ایمان نہ لائے تو اس اصلی عمر سے پہلے ہی خدا تعالیٰ کا عذاب تمہیں ہلاک کر دے گا اور آخرت کا عذاب اس صورت میں اس کے علاوہ ہو گا۔ اس سے آگے یہ بھی بتا دیا کہ ایمان لانے پر بھی ہمیشہ کے لئے موت سے چھٹکارا نہیں ملے گا۔ بلکہ تقدیر مبرم میں جو تمہاری عمر لکھی ہوتی ہے۔ اس پر تمہاری موت آنا ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ سے اس عالم دنیا کو دائمی نہیں بنایا یہاں کی ہر چیز کے لئے فنا ہونا تقاضائے حکمت ربانی ہے اس میں ایمان و اطاعت ا[illegible] بدی [illegible] کچھ فرق نہیں پڑتا۔

حسرت ناکام

موت کے وقت نیک اعمال کی حسرت ناکام حسرت ہے جس کا کچھ حاصل نہیں

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ	یہاں [illegible] ان میں سے کسی کے
قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ	پاس موت آ کھڑی ہوتی ہے۔ اس وقت ا
صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا	کہتا ہے۔ اے میرے پروردگار مجھے پھر واپس
كَلِمَةٌ هُوَ قَآىٕلُهَا ؕ وَ مِنْ	بھیج دے۔ تا کہ میں اس دنیا کو چھوڑ آیا
وَّرَآىٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى یَوْمِ	ہوں اس میں پھر جا کر نیک کام کروں
یُبْعَثُوْنَ ۝	ہرگز نہیں یہ ایک بات ہے جسے وہ
	کہے جا رہا ہے اور ان کے آگے ایک آڑ ہے
(المؤمنون ۹۹-۱۰۰)	ان کے دوبارہ اٹھائے جانے کے دن تک

آہ وہ انسان جو اپنی حیات مستعار کو لہو ولعب اور عیش ونشاط میں گنوا بیٹھتا ہے۔ مقصد زندگی اللہ کی عبادت وطاعت سے ہمیشہ گریزپا رہا۔ اب موت کے وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمنا کر رہا ہے۔ کہ مجھے کچھ مہلت دی جائے تاکہ میں اپنی اس کوتاہی کا اعمال صالحہ سے تدارک کر سکوں، لیکن کیا اب یہ ممکن ہے ؟ ہرگز نہیں۔

اس سیاہ بخت کی یہ تمنا ہرگز نہ پوری ہوگی اور نہ اسے پورا ہونا چاہیئے تھا، دنیا میں اس پر شامت اسی بنا پر سوار رہی کہ وہ آخرت میں پیش آنے والے واقعات سے غافل رہا۔ نتیجۃً آخرت کے لیے تیاری نہ کی اب موت کے بعد عالمِ برزخ کا سامنا ہے جو کہ قیامِ قیامت تک قائم رہے گا۔

قبر ظلمت بھرا گڑھا ہے۔ جہاں کوئی پرسانِ حال نہیں۔

نَظَرَ ابْنُ مُطِيعٍ ذَاتَ يَوْمٍ إِلَىٰ دَارِهِ فَأَعْجَبَهُ حُسْنُهَا ثُمَّ بَكَىٰ فَقَالَ، وَاللّٰهِ لَوْلَا الْمَوْتُ لَكُنْتُ بِكِ مَسْرُورًا وَلَوْلَا مَا نَصِيرُ إِلَيْهِ مِنْ ضِيقِ الْقُبُورِ لَقَرَّتْ بِالدُّنْيَا أَعْيُنُنَا ثُمَّ بَكَىٰ بُكَاءً شَدِيدًا حَتّٰى ارْتَفَعَ صَوْتُهُ۔ (احیاء العلوم جلد ۴ ص۵۲۲)	ابنِ مطیع نے ایک دن اپنے گھر کی طرف دیکھا تو انہیں اس کی خوبصورتی بہت پسند آئی، پھر وہ رو پڑے اور فرمایا اللہ کی قسم اگر موت نہ ہوتی تو میں تیرے ساتھ خوش ہوتا اور اگر ہمارا تنگ و تاریک قبروں میں جانا ضروری نہ ہوتا تو دنیا کے ساتھ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں (یہ کہہ کر) پھر رو پڑے اور اس قدر شدت سے روئے کہ ان کی آواز بلند ہو گئی۔
قَالَ عِمْرَانُ دَخَلْتُ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ أَعُودُهُ فَبَكَىٰ فَقُلْتُ لَهُ مَا يُبْكِيكَ يَا أَبَا عِمْرَانَ قَالَ أَنْتَظِرُ مَلَكَ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا أَدْرِي بِأَيِّ شَيْءٍ	حضرت عمران بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم تیمی کی بیمار پرسی کے لیے گیا تو وہ (مجھے دیکھ کر) رو پڑے، میں نے پوچھا کہ اے ابوعمران آپ کو کس چیز نے رولایا ہے، فرمایا کہ میں ملک الموت کے انتظار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُبَشِّرُنِي بِالْجَنَّةِ أَوْ بِالنَّارِ ۔ (کتاب الزہد للامام احمدؒ)

میں ہوں مجھے معلوم نہیں کہ مجھے جنت کی خوشخبری دی جائے گی یا جہنم کی ۔

موت کے وقت کفار و مشرکین اور اہل بدعت و بدکردار اپنے اعمال کے انجام کے خوف کے سبب یہ حسرت و آرزو کرتے ہیں ۔ کہ کاش موت مؤخر ہو جائے اور کچھ مہلت مل جائے تو سابقہ سیاہ کاریوں سے توبہ کر کے آئندہ صالح اعمال بجا لا کر اپنے مولا کو راضی کر لیں ۔ اور یہ تمنا و حسرت ان لوگوں کی تین مواقع پر ہو گی ۔ (۱) موت کے وقت (۲) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور پیشی کے وقت (۳) جہنم کے مشاہدے کے وقت جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات سے واضح ہے ۔

(۲) وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ بَلْ بَدَا لَهُم مَّا كَانُوا يُخْفُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ وَقَالُوا إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ۝

(الانعام ۲۷ - ۲۹)

اور اگر آپ ان کو اس وقت دیکھیں جب یہ دوزخ پر کھڑے کیے جائیں گے ۔ اور کہیں گے اے کاش ہم پھر واپس بھیج دیئے جائیں ۔ تو ہم اپنے پروردگار کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں اور ہم ایمان والوں میں سے ہو جائیں ، ہاں اب ان پر وہ چیز ظاہر ہو گئی جسے اس سے قبل چھپایا کرتے تھے اور اگر یہ واپس بھیج دیے جائیں جب بھی یہ وہی کریں جس سے یہ روکے گئے تھے اور یقیناً یہ بالکل جھوٹے ہیں ۔ اور یہ کہتے ہیں کہ زندگی تو بس ہماری اسی دنیا کی زندگی ہے اور ہم زندہ اٹھائے جانے والے نہیں

(۳) وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَىٰ

اور اگر آپ اس وقت دیکھتے ہوں جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبِّهِمْ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۚ
قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوْقُوا
الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝
قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ
اللّٰهِ ۚ حَتّٰى اِذَا جَآءَتْهُمُ
السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا
عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا وَهُمْ
يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى
ظُهُوْرِهِمْ اَلَا سَآءَ مَا
يَزِرُوْنَ ۝ وَمَا الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۚ
وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ
لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۚ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ ۝

(الانعام)
۳۰ - ۳۲

یہ اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے، اور وہ ان سے ارشاد کرے گا کیا یہ (قیامت) امرِ واقعی نہیں؟ یہ کہیں گے بیشک ہے قسم ہے ہمیں اپنے پروردگار کی اور وہ ارشاد کرے گا اچھا تو عذاب کا مزہ چکھو، اُس کفر کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے یقیناً وہ لوگ گھاٹے میں آ گئے جنہوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا۔ یہاں تک کہ جب وہ (مقررہ) گھڑی اُن پر یکایک آپہنچے گی، تو بول اٹھیں گے، ہائے افسوس ہماری کوتاہی پر جو ہم اس کے بارہ میں کرتے تھے، اس حال میں کہ وہ اپنے گناہ اپنی پشتوں پر لادے ہوں گے دیکھو تو کیا ہی برا بوجھ ہے جس کو یہ لادے ہوئے رہے ہوں گے، اور دنیوی زندگی تو کچھ بھی نہیں بجز کھیل تماشہ کے۔ اور تقویٰ رکھنے والوں کے لیے یقیناً آخرت کا گھر بہتر ہے۔ تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

ابن جریر نے بروایت ابن جریجؒ نقل کیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "موت کے وقت مومن جب رحمت کے فرشتے اور سامانِ رحمت اپنے سامنے پائے گا تو فرشتے اُس سے پوچھیں گے کہ کیا تمہاری یہ خواہش ہے۔ کہ دنیا میں دوبارہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں بھیج دیا جائے، تو جواباً عرض کرے گا کہ میں اس رنج وغم اور مشقت وکلفت کی جگہ واپس جانا کیوں پسند کروں، مجھے اب میرے پروردگار کے پاس لے جاؤ۔ اور یہی سوال جب کافر سے کریں گے، تو وہ کہے گا، ارجعون یعنی مجھے دنیا میں بھیج دو۔ اسے کہا جائے گا کلا ایسا اب ہرگز نہ ہوگا۔ تفسیر کبیر میں ہے،

قَالَ الضَّحَّاكُ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يُزَكِّ وَلَمْ يَحُجَّ سَأَلَ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ، فَقَالَ وَاحِدٌ إِنَّمَا يَسْئَلُ ذَالِكَ الْكُفَّارُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَا أَقْرَأُ عَلَيْكَ بِهِ قُرْاٰنًا وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلٰى أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصّٰلِحِينَ ۝ وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝

حضرت ضحاک بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباسؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جس شخص نے نہ زکوٰۃ ادا کی نہ حج کیا وہ موت کے وقت دنیا میں لوٹنے کا سوال کرے گا۔ پاس بیٹھے ہوئے ایک صاحب بولے یہ سوال تو کفار کریں گے۔ اس پر حضرت ابن عباس فرمانے لگے اس کی دلیل میں میں قرآن مجید کی آیت پڑھتا ہوں چنانچہ آپ نے یہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے ہم نے جو تمہیں دیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کے پاس موت آئے اور وہ اس وقت حسرت سے کہنے لگے اے میرے پروردگار کاش تو مجھے تھوڑی سی مہلت دیدے تو میں صدقہ وخیرات دے لوں۔ اور نیکوں میں سے ہو جاؤں۔ اور اللہ ہرگز کسی نفس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(المنفقون ۱۰-۱۱) کو مہلت نہیں دیتا جب اس کی موت
کا وقت آجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ با خبر
(تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۱۱۹) ہے اس سے جو تم عمل کرتے ہو)

کتنا مبارک کس قدر خوش نصیب ہے وہ انسان جو اس دنیا میں سفرِ آخرت کے لیے زادِ راہ فراہم کرتا ہے، جو ہر لمحہ ہر گھڑی فکرِ عقبیٰ میں مستغرق اور اس کی تیاری میں لگا ہوا ہے، اور موت کے وقت اپنے خالق سے ملنے اور اس کے انعامات کی خواہش رکھتا ہے اور دنیا میں واپس لوٹنا اس کے لیے سب سے بڑا سانحہ اور تکلیف دہ مرحلہ ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ فرشتوں کے اس سوال پر کہ کیا تو اس وقت دنیا میں دوبارہ جانے کی تمنا رکھتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ دنیا تو رنج و آلام کا گھر ہے۔ مجھے وہاں سے اب نجات ملی ہے۔ میں وہاں واپس جانا کیونکر پسند کروں گا۔ مجھے جلد از جلد میرے خالق کے پاس لے چلو، برخلاف اس کے کتنا منحوس اور کتنا بدنصیب ہے وہ انسان جس کی ساری کوشش تمام محنت اس دنیا کی عارضی زندگی کی آسائش ہی کے لیے وقف ہے اور آخرت کے ہیبت ناک مرحلے سے بے خبر ہے موت کے وقت جب اس کے سامنے اس کے اعمال کا انجام آئے گا تو وہ کانپ اُٹھے گا۔ اور خواہش کرے گا کہ مجھے دنیا میں پھر بھیج دیا جائے۔ اور تھوڑی سی مہلت عطا کر دی جائے تاکہ میں اچھے عمل کر کے تلافیٔ مافات کر لوں۔ اور مجھے جہنم سے نجات مل جائے۔ جیسا کہ سورۂ سجدہ میں ارشاد ہے۔

وَلَوْ تَرٰىٓ اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ

اور اگر آپ دیکھیں تو عجب حال دیکھیں جب کہ مجرم لوگ اپنے پروردگار کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے اے پروردگار ہمارے آنکھ کان ہو گئے تو ہم کو پھر دنیا میں بھیج دے ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ○ (السجدۃ ۱۲) نیک کام کیا کریں گے، ہم کو پورا یقین آگیا۔

ہم کو پیغمبروں کے قول کی پوری تصدیق ہو گئی ندامت و شرم سے سر جھکائے یوں کہہ رہے ہوں گے۔ ہماری آنکھوں نے وہ سب دیکھ لیا۔ کانوں نے وہ سب کچھ سن لیا۔ دنیا میں دل جس کی تصدیق نہیں کرتا تھا۔ اب اگر ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج دیا جائے، تو ہم ضرور ہی ایمان لے آئیں گے اور نیک اعمال کریں گے۔

قبروں سے اُٹھیں گے جب اور حشر بپا ہو گا
دیکھیں گی وہ آنکھیں جو کانوں نے سُنا ہو گا

دمِ واپسیں

رُوِیَ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِعَائِشَةَ رض اِذَا عَايَنَ الْمُؤْمِنُ الْمَلٰٓئِكَةَ قَالُوْا نَرْجِعُكَ اِلٰى دَارِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اِلٰى دَارِ الْهُمُوْمِ وَالْاَحْزَانِ لَا بَلْ قُدُوْمًا عَلَى اللّٰهِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهٗ نَرْجِعُكَ فَيَقُوْلُ اِرْجِعُوْنِ فَيُقَالُ لَهٗ اِلٰى اَيِّ شَيْءٍ تَرْغَبُ اِلٰى جَمْعِ الْمَالِ اَوْ غَرْسِ الْغِرَاسِ اَوْ بِنَاءِ الْبُنْيَانِ اَوْ شَقِّ الْاَنْهَارِ؟ فَيَقُوْلُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ جب مومن فرشتوں کو (موت کے وقت) دیکھتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کیا تجھے دنیا کی طرف لوٹا دیں؟ تو وہ جواب کہتا ہے۔ رنج و غم کے گھر کی طرف؟ نہیں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف لے چلو۔ اور اسی طرح کافر کو کہا جاتا ہے۔ کیا تجھے (دنیا کی طرف) لوٹا دیں؟ وہ کہتا ہے لوٹا دو۔ تو اُسے کہا جاتا ہے تو کس لیے لوٹنا چاہتا ہے، کیا تیری خواہش ہے (پھر) مال جمع کیا جائے۔ باغ لگائے جائیں۔ یا بڑے بڑے محلات تعمیر کیے جائیں، اور نہریں جاری کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَعَلِّیْ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ، فَیَقُوْلُ الْجَبَّارُ کَلَّا :	جائیں، تو وہ جواب دیتا ہے نہیں، بلکہ میرا ارادہ ہے کہ میں نیک اعمال کروں اُن میں جو میں چھوڑ آیا ہوں۔ فرشتہ جواب دیتا ہے کہ وہ جبار ارشاد فرما رہا ہے۔ کَلَّا اب ایسا ہرگز نہ ہوگا،

(تفسیر کبیر جلد ۲۳، صفحہ ۱۳)

موت کے وقت فرشتوں کا یہ دوٹوک مایوس کن جواب سن کر اللہ کے نافرمان کا اُس وقت کیا حال ہوتا ہوگا؟ اب قبر کا گڑھا اور وہاں کا خوفناک ظلمت بھرا منظر سامنے ہے، جہاں کوئی مونس، غمخوار، حمایتی، ماں، باپ، بہن، بھائی، دوست، خادم، بیوی اور بچوں میں سے کوئی پاس نہ ہوگا وہ ہوگا اور اللہ کے بھیجے ہوئے منکر نکیر (فرشتے)

ہر نفس ہے زندگی کے اک تغیر کا نشاں   زندگی کا ہر تغیر موت کا پیغام ہے

قبر میں عاجز کو رکھ کر لوٹ آئیں گے سبھی

کیا عوامل پیش آئے گا و دل لرزہ براندام ہے   (جام طہور)

اللہ کے نافرمان کی یہ تمنا کہ دنیا میں مجھے پھر لوٹا دیا جائے، ہرگز پوری نہ ہوگی اور نہ اسے پورا ہونا چاہیئے تھا۔ دنیا میں اس پر شامت اسی بنا پر سوار رہی کہ وہ غیب (امورِ آخرت) کو بھول گیا۔ اس کا خیال تھا۔

اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ۝	بس زندگی تو ہماری یہی دنیوی زندگی ہے کہ ہم میں کوئی مرتا ہے اور کوئی پیدا ہوتا ہے، اور ہم دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے،

(المؤمنون ۳۷)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں جب کافر کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور وہ اپنا جہنم کا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے، تو کہتا ہے، میرے رب! مجھے دنیا میں پھر لوٹا دے، میں توبہ کروں۔ اور نیک اعمال کرتا رہوں گا، جواب ملتا ہے۔ کہ جتنی عمر تجھے دی گئی تھی، تو ختم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر چپٹا. پھر اس کی قبر اس پر سمٹ جاتی ہے اور تنگ ہو جاتی ہے۔ اور سانپ بچھو چمٹ جاتے ہیں،

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں:۔

وَیْلٌ لِاَهْلِ الْمَعَاصِیْ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ، تَدْخُلُ عَلَیْهِمْ فِیْ قُبُوْرِهِمْ حَیَّاتٌ سُوْدٌ اَدْهَمُ، حَیَّةٌ عِنْدَ رَأْسِهٖ وَحَیَّةٌ عِنْدَ رِجْلَیْهِ یَقْرِصَانِهٖ حَتّٰی یَلْتَقِیَا فِیْ وَسْطِهٖ۔ فَذٰلِكَ الْعَذَابُ فِی الْبَرْزَخِ۔

گنہگاروں پر اُن کی قبریں بڑی مصیبت کی جگہ ہیں. اُن کی قبروں میں انہیں کالے ناگ ڈسے رہتے ہیں، جن میں سے ایک سانپ اس کے سرہانے ہوتا ہے۔ اور ایک پاؤں کی طرف وہ سر کی طرف سے ڈستا اور اوپر چڑھنا شروع کرتا ہے یہاں تک کہ درمیان میں پہنچ کر دونوں اکٹھے ہو جاتے ہیں، پس یہ ہے برزخ کا عذاب! دائمی عذاب،

(ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۵۶)

خدا کے نافرمانوں کو مستقل عذاب تو جہنم میں قیامت کے دن حساب کے بعد دیا جائے گا۔ لیکن موت کے بعد عالمِ برزخ یعنی قبر میں بھی مختلف صورتوں میں عذاب ہوتا ہے۔ اسی طرح مومن کو لازوال انعامات سے جنت میں تو قیامِ قیامت کے بعد ہی نوازا جائے گا۔ مگر قبر میں بھی اسے آرام وسکون حاصل ہوتا ہے۔ اسے وہاں بھی جنت کی ہوا اور خوشبو پہنچتی ہے، قبر میں عذاب وثواب برحق ہے۔ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

قیامِ حشر سے پہلے کنارِ مرقد میں
ثواب کی بھی جھلک ہے عذاب کی بھی جھلک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرتے دم توبہ نامقبول ہے

جب نزع کا وقت شروع ہو جاتا ہے تو توبہ کا وقت ختم ہو جاتا ہے

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَأُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰٓى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّيْ تُبْتُ الْاٰنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۚ أُولٰٓئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا ۝

(النساء ١٧-١٨)

توبہ اللہ ہی قبول کرتا ہے وہ تو بس اُنہی لوگوں کی ہے، جو بری حرکت نادانی سے کر بیٹھتے ہیں، اور پھر جلدی ہی توبہ کر لیتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کی توبہ اللہ قبول کرتا ہے، اور اللہ بڑا علم والا ہے بڑا حکمت والا ہے ایسے لوگوں کی توبہ نہیں ہے۔ جو (برابر) گناہ کرتے رہیں یہاں تک کہ موت ان میں سے کسی کے سامنے آکھڑی ہو، اور پھر وہ کہنے لگے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں۔ اور نہ ان لوگوں کی توبہ جو اسی حال میں مرتے ہیں، کہ وہ کافر ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سورۂ نساء کی مذکورہ بالا دو آیتوں میں توبہ کے قبول ہونے اور نہ ہونے کی شرائط بیان ہو رہی ہیں۔ فرمایا کہ اللہ پر ان لوگوں کی توبہ قبول کرنے کا حق قائم ہوتا ہے جو ہوائے نفس سے مغلوب ہو کر کوئی گناہ کر بیٹھتے ہیں۔ پھر فوراً ہی دل میں نادم ہوتے ہیں۔ اور زبان سے اپنی معصیت کا اقرار کرتے ہوئے اللہ سے بخشش طلب کرتے ہیں۔ اور سچی توبہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی توبہ قبول کرنے کا وعدہ فرماتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہے۔ اسے سب کچھ معلوم ہے۔ کہ اس کی یہ توبہ بخلوص دل کے ساتھ ہے۔ یا زبان سے نکلی ہے اور وہ حکیم ہے، کوئی کام اُس کا حکمت سے خالی نہیں۔

اُن لوگوں کی توبہ توبہ ہی نہیں جو عمر بھر تو دریائے معصیت میں غرق رہے۔ جب جان نکالنے کے لیے ملک الموت سر پر آ گیا۔ تو زبان پر توبہ کا وظیفہ جاری ہو گیا اسی طرح بحالتِ کفر مرنے والوں کی بھی توبہ نہیں ہے، ان دونوں آیتوں پر غور کرنے سے توبہ کی دو صورتیں معین ہو جاتی ہیں، جو لوگ جذبات سے مغلوب ہو کر کوئی گناہ کر بیٹھتے ہیں، پھر وہ جلدی توبہ اور اپنی اصلاح بھی کر لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جو لوگ ہمیشہ گناہ کئے چلے جاتے ہیں۔ توبہ کرتے ہیں نہ اپنی اصلاح، اسی حالت میں فرشتۂ اجل آ پہنچتا ہے۔ یا وہ لوگ جو کفر کی حالت ہی میں مر جاتے ہیں، ان کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔

یہ دونوں حدیں معین ہو جانے کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ان لوگوں کی توبہ کا کیا حکم ہے، کہ جن لوگوں کو گناہ کے بعد فوراً توبہ کی سعادت تو نصیب نہ ہوئی۔ لیکن توبہ میں اتنی دیر بھی انھوں نے لگائی کہ موت کا وقت آن پہنچا ہو۔

اس سوال کا جواب اس آیت سے نہیں مل رہا۔ یہ خاموشی جس طرح امید پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح خوف بھی پیدا کرتی ہے۔ اور قرآن شریف کا منشا یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ معاملہ بین الخوف والرجاء ہی رہے۔ (تدبر قرآن)

اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے۔

خوف اور امید مومن کے دو بازو ہیں۔ جن کے ذریعہ وہ فضائے عالیہ میں اڑتا ہے اور تقرب الی اللہ حاصل کرتا ہے۔

لیکن کبھی کبھی ذہن اس طرف جاتا ہے۔ کہ اُمتِ محمدیہ کے اس طرح کے لوگ امید ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے نجات پا جائیں گے (اس لیے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے باب میں شفاعت کے ممنوع ہونے کی کوئی وجہ موجود نہیں اجو طبائع غیر سلیم ہیں اور جو دل میں خیال کرتے ہیں کہ جب توبہ قبول ہو ہی جائے گی تو پھر اطمینان سے ہر قسم کے فسق و فجور میں پڑے رہتے ہیں جب موت کا وقت آئے گا توبہ کر لیں گے اس مغالطے کو دور کرنے کے لیے ضرورت تھی کہ توبہ کے شرائط و ضوابط کو بیان کر دیا جاتا۔

ڈھل جاتی ہے توبہ سے گناہوں کی سیاہی
توبہ ہو اگر نزع کے ہنگام سے پہلے

حقیقتِ توبہ

توبہ کی حقیقت شریعت میں یہ ہے۔ کہ ماضی پر ندامت ہو، اور آئندہ ترکِ معصیت کا عزم ہو۔

اَلتَّوْبَةُ عِبَارَةٌ عَنِ النَّدَمِ عَلٰى مَا مَضٰى وَالْعَزْمِ عَلَى التَّرْكِ فِي الْمُسْتَقْبِلِ (کبیر جز ۱۰ ص ۳)

اعمالِ ماضی پر ندامت کا اور آئندہ کے لیے ترکِ معصیت کے عزم بالجزم کا نام توبہ ہے۔

بِجَهَالَةٍ سے مراد یہ ہے کہ معصیت کے ارتکاب کے وقت اس کے نتائج کا ذہن سے ذہول ہو گیا ہو، اور عقل شدّتِ جذبات ریا ہوائے نفس سے اندھی ہو گئی ہو۔ عَلَی اللّٰہ اہلِ حق کا مذہب ہے کہ اللہ پر حقیقۃً واجب تو کوئی چیز نہیں یہاں مقصود صرف وعدہ کی تاکید ہے۔

وَلَيْسَ الْمُرَادُ بِهِ الْوُجُوْبُ اِذْ لَا يَجِبُ عَلَى اللّٰهِ شَيْءٌ وَلٰكِنَّهٗ تَاكِيْدٌ لِلْوَعْدِ۔ (مدارک)

اس سے واجب ہونا مراد نہیں جب کہ اللہ پر کوئی چیز بھی واجب نہیں۔ بلکہ اس سے مراد تاکیدِ وعدہ ہے

معصیت پر ندامت اور اس کے ترک کا عزم عملِ معصیت کے بعد جس قدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی جلد ہو سکے اس کا مطلوب ہونا ظاہر ہے لیکن شریعت نے انتہائی شفقت سے کام لے کر اس قرب (مِنْ قَرِيْبٍ) کی میعاد حضورِ موت سے قبل تک وسیع کر دی ہے صحابۂ کرام اور تابعین سے بھی مروی ہے،

وَالْقَرِيْبُ فِيْ مَابَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ۔ (ابن جریر ۴/۲۰۴)

قریب سے مراد انسان اور اس کا ملک الموت کو دیکھ لینے کا درمیانی وقت مراد ہے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

كُلُّ شَيْءٍ قَبْلَ الْمَوْتِ فَهُوَ قَرِيْبٌ۔ (ابن جریر)

ہر وہ چیز جو موت سے قبل ہے وہ قریب ہے۔

حضرت ضحاک فرماتے ہیں:۔

وَهُوَ مَا قَبْلَ حَضْرَةِ الْمَوْتِ (مدارک)

توبہ کا وقت موت کے آنے سے پہلے ہے۔

معصیت کا صدور اگر ایک آدھ بار ہی ہو لیکن اس سے توبہ نہ کی جائے تو اس کا شمار بھی اصرار علی المعصیت میں ہوگا اور یہ عمل گناہ متواتر کرتے رہنے کے حکم میں داخل ہوگا۔

امام قرطبیؒ اپنی شہرۂ آفاق تفسیر میں فرماتے ہیں، قبولیتِ توبہ کی چار شرطیں ہیں۔

(۱) اَلنَّدَمُ بِالْقَلْبِ (۲) وَتَرْكُ الْمَعْصِيَةِ فِي الْحَالِ (۳) وَالْعَزْمُ عَلٰى اَلَّا يَعُوْدَ اِلٰى مِثْلِهَا، (۴) وَاَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ حَيَاءً مِّنَ اللهِ تَعَالٰى (لا من غيره)

(۱) دل میں ندامت ہونا (۲) اور اسی وقت گناہ چھوڑ دینا (۳) اور یہ پختہ ارادہ کرنا کہ اس گناہ کی طرف پھر نہیں لوٹوں گا (۴) اور یہ صرف اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہوئے ہو کسی دوسرے کے لیے نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تفسیر القرطبی جلد ۵ صفحہ ۱۶۶)

سورۂ طٰہٰ آیت نمبر ۸۲ میں ارشاد ہو رہا ہے۔

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ۔

اور میں بڑا بخشنے والا ہوں اس کا جو توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور پھر اس راہ پر (قائم) بھی رہے،

توبہ اور ایمان اور عمل صالح تو اس سے متعلق ہو سکتے ہیں جو پہلے ہدایت پا چکا اس لیے ثم اہتدیٰ سے مراد ہدایت پانا نہیں بلکہ ہدایت پر قائم رہنا ہے۔

اَلِاهْتَدَاءُ هُوَ الِاسْتِقَامَةُ وَالثَّبَاتُ عَلَى الْهُدَىٰ۔ (کشاف ج ۲ ص ۲۹)

ہدایت پر استقامت اور ثبات کا نام ھدیٰ ہے۔

امام رازی نے یہاں یہ نکتہ تحریر فرمایا ہے کہ جس طرح بندہ کے لیے اس کی کثرت گناہ کی بنا پر تین درجے ہو سکتے ہیں، ایک ظالم، دوسرے ظلوم، تیسرے ظلّام حق تعالیٰ نے بھی اس کے مقابل اپنے تین نام رکھے ہیں، ایک غافر، دوسرے غفور، تیسرے غفّار، (ماجدی)

ہے جیسے ظالم و ظلّام اور ظلوم بشر
غفور و غافر و غفّار ہے خدا کی ذات

سچی توبہ کی علامت

عَنْ مُحَمَّدِ نِ الزَّقَّاقِ قَالَ سَئَلْتُ اَبَا عَلِيٍّ

محمد زقاق کا بیان ہے کہ میں نے ابو علی رودباری سے توبہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التَّرَدُّدُ بَابٍ بَنِیْ عَنِ التَّوْبَۃِ فَقَالَ اَلْاِعْتِرَافُ، وَالنَّدَمُ، وَالْاِقْلَاعُ (طبقات الصوفیہ ص ۷۵)	بارے میں پوچھا، فرمایا کہ توبہ تین کاموں سے مکمل ہوتی ہے اعترافِ (گناہ) ندامت اور ترکِ گناہ

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں:

اَنَّ اِبْلِیْسَ قَالَ حِیْنَ اُھْبِطَ اِلَی الْاَرْضِ لَا اُفَارِقُ ابْنَ اٰدَمَ مَادَامَ رُوْحُہٗ فِیْ جَسَدِہٖ فَقَالَ وَعِزَّتِیْ لَا اُغْلِقُ عَلَیْہِ بَابَ التَّوْبَۃِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ۔ (تفسیر کبیر جز ۱ ص ۷)	شیطان جب زمین کی طرف اتارا گیا تو اس نے کہا تھا کہ جب تک انسان کے جسم میں روح رہے گی میں اسے گمراہ کرتا رہوں گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے بھی اپنی عزت کی قسم ہے جب تک نزع کا وقت نہیں آتا میں بھی اس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں کروں گا

قبولیتِ توبہ کے لیے قربِ موت مانع نہیں ہے۔ مشاہداتِ احوالِ موت یعنی عالمِ سکرات شروع ہونے پر توبہ قبول نہیں ہوتی۔

موت کے وقت جس طرح توبہ قبول نہیں ہوتی، اسی طرح موت کے وقت ایمان بھی قبول نہیں ہوتا۔

امام رازی اپنی تفسیر کبیر میں آیت لَیْسَتِ التَّوْبَۃُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ کی تفسیر کے تحت لکھتے ہیں:

کَمَا اَنَّ التَّوْبَۃَ عَنِ الْمَعَاصِیْ لَا تُقْبَلُ عِنْدَ الْقُرْبِ مِنَ الْمَوْتِ کَذٰلِكَ الْاِیْمَانُ لَا	یعنی گناہوں سے توبہ جس طرح موت کے وقت قبول نہیں ہوتی اسی طرح ایمان بھی قربِ موت کے وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُقْبَلُ عِنْدَ الْقُرْبِ مِنَ الْمَوْتِ (تفسیر کبیر جلد ۱ صـ) | قبول نہیں ہوتا۔

اس دلیل میں یہ آیت پیش کرتے ہیں۔ جو قصۂ فرعون سے وابستہ ہے۔

حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآئِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ (یونس ۹۰)

یہاں تک کہ جب وہ (فرعون) غرق ہونے لگا تو بولا میں ایمان لاتا ہوں، کہ کوئی خدا نہیں بجز اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اور میں تسلیم کرنے والوں میں ہوں۔ (یہ) اب حالانکہ تو تو سرکشی ہی کرتا رہا قبل تک اور تو مفسدوں ہی میں شامل رہا۔

اگر اس گھڑی سے لحظہ بھر پہلے فرعون ایمان لے آتا تو وہ مقبول تھا۔ (تفسیر کبیر)

موت سے قبل توبہ اور مصروفیت سے پہلے نیک اعمال کرو

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خطبہ)

رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا وَصِلُوا الَّذِيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کرو اس سے پہلے کہ تمہیں موت آجائے، اور نیک اعمال کی بجاآوری میں جلدی کرو اس سے قبل کہ تم (کسی کام میں) مشغول ہو جاؤ، اور کثرتِ ذکر اور ظاہر و باطن صدقہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهٗ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُرْزَقُوْا وَتُنْصَرُوْا۔ (الترغیب ج ۲ ص۲۵۲)	ساتھ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان معاملہ درست کر لو، تو تمہیں رزق دیا جائے گا اور تمہاری مدد کی جائے گی،

۵ برائے توبہ بس اک جنبشِ لب بھی غنیمت ہے
وہی جس دم نہ اتنی بھی توانائی تو کیا ہو گا

توبہ واستغفار

توبہ واستغفار کے وقت ایک خطا کار اپنے مالکِ حقیقی سے بے پناہ شرمسار و نادم ہوتا ہے، اور اپنی خطاؤں کے سبب اپنے کریم آقا کو اپنا منہ دکھانے کے قابل نہیں سمجھتا، اور خود کو ایک بدکار مجرم تصور کرتے ہوئے ربِ غفور سے اپنی خطاؤں کی بخشش طلب کرتا ہے کبھی بحالتِ سجدہ، کبھی ہاتھ اٹھا کر، نہایت تضرع عاجزی سے آئندہ کے لیے توبہ کرتا ہے۔ اس لیے بندگی اور تذلل کے احساس کی جو کیفیت توبہ واستغفار کے وقت ہوتی ہے۔ وہ کسی دوسری دُعا کے وقت موجود نہیں ہوتی۔ اس لیے توبہ واستغفار حقیقت میں اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے اور قربِ الٰہی کا ایک مؤثر ترین ذریعہ!

صدقِ دل سے توبہ واستغفار کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے اس کی خطائیں معاف ہو جاتی ہیں بلکہ اس کریم و رحیم آقا کی طرف سے اسے اس کی رحمت و عنایت کی اس دنیا میں بھی خوشخبری دی جاتی ہے۔ جیسا کہ سورۂ نوح میں اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام کا اپنی قوم سے یہ قول نقل فرما رہا ہے۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ	چنانچہ میں نے (اپنی قوم سے) کہا اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝

(نوح ۹ - ۱۲)

پروردگار سے بخشش چاہو۔ بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے بکثرت بارش بھیجے گا۔ اور تمہارے مالُ اولاد میں ترقی دے گا۔ اور تمہارے لیے باغ لگادے گا۔ اور تمہارے لیے دریا بہادے گا۔

سیدنا نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے اپنی قوم کے بارے میں عرض کر رہے ہیں، "کہ میں نے تو یہ بھی کہہ کے دیکھ لیا کہ علاوہ نفع اُخروی کے کہ وہ مقصودِ اصلی ہے تمہارے استغفار کے ساتھ تمہیں دنیوی فوائد بھی حاصل ہوں گے۔ آسمان سے رحمت کا مینہ برسے گا اور تمہاری قحط سالی دور ہو گی۔ کھیت لہلہا اُٹھیں گے۔ خشک باغات سرسبز ہو جائیں گے۔ پودے پھول اور پھل لائیں گے۔ اور تمہارے مالُ اولاد میں بھی فراوانی ہو گی۔

یہ آیت استغفار کی (علاوہ اُخروی رحمت و بخشش کے) مادی اور دنیوی برکتوں کے باب میں نص ہے اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا میں اشارہ ہے کہ یہ نہیں وہ تمہارے گناہ ہی بخش دے گا۔ بلکہ مغفرت تو اس کی عادت اور صفت ہی ہے، اور کچھ آج سے نہیں، ہمیشہ (؟) سے رہی ہے۔

مسند احمد میں حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کہ مجھے اس آیت کے مقابلہ میں ساری دنیا اور اس کی نعمتوں کا لینا بھی پسند نہیں۔

جب آپ نے یہ آیت پڑھی يٰعِبَادِیَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ ....
... هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ تک تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ اَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ (رواہ احمد)	ایک شخص نے عرض کیا۔ حضور! جن لوگوں نے شرک کیا۔ کیا اُن لوگوں کے لیے بھی یہی ارشاد ہے؟ آپؐ نے پہلے تو کچھ سکوت فرمایا پھر تین دفعہ فرمایا اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ سُن لو! مشرکوں کیلئے بھی اللہ کا یہی ارشاد ہے۔ سُن لو مشرکوں کے لیے بھی یہی حکم ہے، ہاں! مشرکوں کے لیے بھی میرے مالک کی یہی بشارت ہے۔

رحمت اللعالمین ﷺ سورۂ زمر کی اس آیت کریمہ کا حوالہ دیتے ہوئے ہر قسم کے گنہگاروں کو بشارت دے رہے ہیں کہ وہ رحمتِ الٰہی سے ہرگز مایوس نہ ہوں اگر وہ سچے دل سے توبہ کریں اور آئندہ اپنی اصلاح کرلیں۔ تو اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے وہ اُن کے سب گناہ معاف کردے گا خواہ انہوں نے سب سے بڑا گناہ شرک ہی کیوں نہ کیا ہو۔

اس آیت سے متصل دوسری آیت میں فرمایا:

وَاَنِيْبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ وَاتَّبِعُوْا اَحْسَنَ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ (الزمر ۵۵)	اور اپنے رب کی طرف رُخ کرلو اس سے پہلے کہ تمہارے پاس عذاب آجائے پھر تمہاری کوئی مدد نہ کرسکے۔ اور پیروی کرو اس بہترین ہدایت کی جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔ اس سے پہلے کہ تمہارے پاس اچانک عذاب آجائے اور تمہیں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خبر بھی نہ ہو۔

اس آیتِ شریفہ سے یہ معلوم ہُوا کہ اگرچہ ہر قسم کے گنہگاروں کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ موت یا عذاب آنے سے پہلے توبہ کرلیں، اور برائیوں کا راستہ چھوڑ کر نیکیوں کی راہ اختیار کرلیں،

توبہ و استغفار کا پانی ہر قسم کے گناہوں کی سیاہی کو مٹا دیتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِیْ قَلْبِهٖ فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰی تَعْلُوَ قَلْبَهٗ فَذٰلِكُمُ الرَّانُ الَّذِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

(ترمذی و ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں اُس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے۔ پھر اگر اُس نے اُس گناہ سے توبہ اور اللہ تعالیٰ سے بخشش کی التجا کی تو وہ سیاہ نکتہ زائل ہو کر قلب صاف ہو جاتا ہے اور اگر اس نے گناہ کے بعد توبہ و استغفار کے بجائے مزید گناہ کئے اور گناہوں کی وادی میں قدم بڑھائے تو دل کی وہ سیاہی اور بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ قلب پر چھا جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا یہی وہ زنگ اور سیاہی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر فرمایا ہے:۔

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیثِ پاک سے ظاہر ہوتا ہے کہ گناہ مومن سے سرزد ہو جاتا ہے۔ لیکن گناہ کے بعد اگر وہ توبہ کرے تو دل پر گناہ کی جو سیاہی جم جاتی ہے۔ وہ دُھل جاتی ہے۔ اور دل اُجلا ہو جاتا ہے۔ توبہ گویا آبِ مُطہر ہے جو دامنِ دل سے گناہوں کے تمام دھبے دھو کر اسے صاف و شفاف کر دیتا ہے۔ ایسا صاف و شفاف گویا کہ اس پر کبھی معصیت کی گرد چھوئی ہی نہ تھی۔ جیسا کہ ابنِ ماجہ کی اس حدیث سے ظاہر ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ۔ (ابنِ ماجہ والبیہقی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی بیان کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے۔ گویا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

بعض روایات اس طرح ہیں كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ یعنی گناہ کے بعد توبہ کرنے سے انسان ایسا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ اپنی پیدائش کے وقت معصوم تھا۔

کیا مژدۂ جاں بخش دیا تو نے الٰہی
دُھل جاتی ہے توبہ سے گناہوں کی سیاہی (جامِ طہور)

توبہ سے اللہ تعالیٰ نے سو آدمیوں کے قاتل کو بخش دیا

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ تم سے پہلی کسی اُمت میں ایک آدمی تھا جس نے ننانویں (۹۹) آدمی قتل کر دیئے تھے پھر اس کے دل میں اپنے اس بدفعل پر ندامت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ وَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً. ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ، فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَحُوْلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ؟ اِنْطَلِقْ إِلٰى أَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاعْبُدِ اللّٰهَ تَعَالٰى مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلٰى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سُوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ

پشیمانی اور آخرت میں جوابدہی کا خوف پیدا ہوا) تو اس نے لوگوں سے دریافت کیا کہ اس علاقہ میں بڑا عالم کون ہے؟ (تاکہ اس سے جاکر پوچھے کہ میری بخشش کی کیا صورت ہے) لوگوں نے اس کو ایک راہب (کسی بزرگ درویش) کے بارے میں بتایا۔ چنانچہ وہ ان کے پاس گیا اور اُن سے عرض کیا کہ میں (ایسا بدبخت ہوں) جس نے ننانویں (۹۹) خون کئے ہیں تو کیا ایسے آدمی کی بھی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ (اور وہ بخشا جا سکتا ہے؟) اس راہب بزرگ نے کہا ہرگز نہیں! تو ننانویں آدمیوں کے اُس قاتل نے اس بزرگ راہب کو بھی قتل کر ڈالا اور سَو کی گنتی پوری کر دی (لیکن پھر اس کے دل میں وہی خلش اور فکر پیدا ہوئی) اور پھر اس نے کچھ لوگوں سے کسی بڑے عالم کے بارے میں پوچھا۔ اُنہوں نے اس کو کسی بزرگ عالم کا پتہ بتا دیا، وہ اُن کے پاس بھی پہنچا اور کہا کہ میں نے سو آدمیوں کو قتل کر دیا ہے۔ تو کیا ایسے مجرم کی توبہ قبول ہو سکتی ہے (اور وہ بخشا جا سکتا ہے) اُنہوں نے کہا ہاں ہاں! (ایسے کی توبہ بھی قبول ہوتی ہے) کون ہے جو اس کے اور قبولیت توبہ کے درمیان حائل ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ اٰدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ۔

(رواہ البخاری و مسلم)

کتاب التوبہ

سکے، (یعنی کسی مخلوق میں یہ طاقت نہیں ہے کہ اس کی توبہ کو قبول ہونے سے روک دے) پھر انہوں نے کہا میں تجھے مشورہ دیتا ہوں کہ (تو فلاں بستی میں چلا جا، وہاں اللہ کے عبادت گزار کچھ بندے رہتے ہیں، تو بھی وہیں جا پڑ اور ان کے ساتھ عبادت میں لگ جا۔ (اس بستی پر خدا کی رحمت برستی ہے) اور پھر اس بستی سے کبھی اپنی بستی میں واپس نہ آ۔ یہ بڑی خراب بستی ہے چنانچہ وہ اس دوسری بستی کی طرف چل پڑا، یہاں تک کہ جب آدھا راستہ اس نے طے کرلیا، تو اچانک اس کو موت آ گئی اب اُس کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں نزاع پیدا ہوا رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ توبہ کرکے آیا ہے اور اس نے صدق دل سے اپنا رُخ اللہ کی طرف کرلیا ہے۔ (اس لیے یہ رحمت کا مستحق ہو گیا ہے) اور عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے کبھی بھی کوئی نیک عمل نہیں کیا ہے۔ اور یہ سو خون کرکے آیا ہے۔ اس لیے یہ سخت عذاب کا مستحق ہے۔ اُسوقت ایک فرشتہ (اللہ کے حکم سے) آدمی کی شکل میں آیا فرشتوں کے دونوں گروہوں نے اُسے اپنا حَکَم مان لیا۔ اُسنے فیصلہ دیا کہ دونوں بستیوں تک کے فاصلہ کی پیمائش کرلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے یعنی شر و فساد اور خدا کے عذاب والی وہ
بستی جس سے وہ چلا تھا اور اللہ کے عبادت گزار
بندوں والی وہ قابلِ رحمت بستی جس کی طرف وہ
جا رہا تھا پھر جس بستی سے وہ نسبتاً قریب ہوگا،
اس کو اسی کا مان لیا جائے، چنانچہ پیمائش کی گئی
تو وہ نسبتاً اُسی بستی سے قریب پایا گیا جس کی طرف
جانے کا اُس کا قصد تھا تو رحمت کے فرشتوں نے
اس کو اپنے دامن میں لے لیا۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اس حدیث سے رحمتِ الٰہی کی وسعت اور اُس کے کمالِ لطف و کرم کا اظہار ہو رہا ہے اور ایک بڑے سے بڑے سیاہ کار مجرم کو بھی تسلّی اور خوشخبری دی گئی ہے۔ کہ اگر وہ صدقِ دل سے اپنے گناہوں کی اللہ جل شانہ سے معافی مانگ لے اور آئندہ اپنی اصلاح کا عزم کرلے تو وہ ارحم الراحمین اس کی تمام سیاہ کاریوں کو مٹا ہی نہیں دیتا بلکہ اس کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔

(توبہ سے گناہ نیکیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں)

سورۂ فرقان میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (الفرقان:۷۰)	مگر جس نے توبہ کی، اور ایمان لے آیا اور نیک اعمال کیے سو اللہ تعالیٰ اُن کی برائیوں کو بھلائیوں میں تبدیل فرما دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

بالفاظِ دیگر گناہوں کی جگہ نیکیوں کی توفیق دے گا، اور حالتِ کفر کے گناہ معاف کر دے گا۔ یا یہ کہ بدیوں کو مٹا کر توبہ اور عمل صالح کی برکت سے ان کی تعداد کے مطابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکیاں ثبت فرمائے گا۔

بحالتِ کفر و شرک ایک کافر و مشرک سے جس قدر بھی گناہ سرزد ہوتے ہیں اسلام و ایمان لانے سے وہ سب معاف ہو جاتے ہیں۔ پچھلے زمانے میں جوان کا نامۂ اعمال سیئات اور معاصی ہی سے لبریز تھا۔ ایمان لانے کے بعد وہ سب گناہ معاف ہو گئے اور نامۂ اعمال بے داغ ہو گیا۔ ازاں بعد معاصی اور سیئات کی جگہ ایمان اور اعمالِ صالحہ نے لے لی۔ سیئات کے حسنات میں تبدیل ہونے کی یہ تفسیر حضرت ابن عباس رضؓ حسن بصری رحؒ، سعید بن جبیر، مجاہد وغیرہ ائمۂ تفسیر سے منقول ہے (مظہری)

ابنِ کثیر نے اس کی ایک دوسری تفسیر یوں نقل کی ہے کہ انہوں نے جتنے گناہ زمانۂ کفر و جاہلیت میں کئے تھے۔ ایمان لانے کے بعد اُن کے سب گناہوں کی بجائے نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ ایمان لانے کے بعد جب کبھی اُن کو اپنے پچھلے گناہ یاد آئیں گے۔ تو اُن پر از خود پشیمان ہوں گے۔ اور توبہ کی تجدید کریں گے پس اُن کے اس عمل سے وہ گناہ نیکیوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔

وہ غفور الرحیم اُن کے نامۂ اعمال سے بہ اقتضائے مغفرت گناہوں کو محو کر دیتا ہے اور بہ اقتضائے رحیمیت حسنات کو ثبت فرماتا رہتا ہے۔

قرآن مجید کی متعدد آیات اور بہت سی احادیثِ صحیحہ اور ننانوے آدمیوں کے قاتل کے اس قصے سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے، کہ کوئی بھی بڑے سے بڑا گناہ ایسا نہیں جو سچی توبہ اور اصلاحِ اعمال کے بعد معاف نہیں ہوتا۔

قولِ فضیل بن عیاض رحؒ

إِذَا كَانَ فِي صِحَّتِهِ مُحْسِنًا عَظُمَ رَجَاؤُهُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَحَسُنَ ظَنُّهُ وَإِذَا كَانَ فِي صِحَّتِهِ مُسِيئًا سَاءَ ظَنُّهُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَلَمْ يَعْظُمْ رَجَاؤُهُ

(حلیۃ الاولیاء ج ۸ صہ ۸۹) جب کوئی شخص اپنی صحت کی حالت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیک اعمال کرتا ہے تو موت کے وقت (اللہ تعالٰی سے رحمت کی) امید اسکی بڑھ جاتی ہے، اور اللہ تعالٰی سے اُس کا اچھا گمان ہوتا ہے۔ اور جب کوئی آدمی صحت کی حالت میں بُرے اعمال بجالاتا ہے تو موت کے وقت وہ (اللہ تعالٰی کے متعلق) بدگمان ہوتا ہے، اور وہ اُس وقت اُس سے اچھی امید نہیں رکھتا، یہی وجہ ہے کہ موت کے وقت ایک مومن اللہ تعالٰی کا فرماں بردار خوش اور مطمئن ہوتا ہے، اسلئے کہ دنیا کے مصائب و آلام سے اُسے چھٹکارا نصیب ہو رہا ہوتا ہے، اور اس وقت اسے دائمی سکون و راحت کی بشارت مل رہی ہوتی ہے، برخلاف اسکے کہ کافر و مشرک، فاسق و فاجر اللہ کے نافرمان کی کافرانہ و باغیانہ زندگی کا خاتمہ ہو رہا ہوتا ہے اور اب اسکی سزا کا خوفناک خاکہ اُس کے سامنے آرہا ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ سخت پریشان ہوتا ہے۔

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا	اور جو کوئی توبہ کرتا ہے اور نیک کام
فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ	کرتا ہے۔ تو وہ بھی اللہ ہی کی طرف
مَتَابًا ۝ (الفرقان ۷۱)	خاص طور پر رجوع کر رہا ہے۔

یہاں ذکر مومن عاصی کا ہے جو اپنی معصیتوں سے تائب اور بھلائیوں پر عمل پیرا ہو رہا ہے۔ یعنی ان معصیتوں کا اعادہ نہیں ہونے دیتا۔ مَتَابًا مصدر ہے جو فعل کی تاکید کیلئے لایا گیا ہے یعنی مومن عاصی، توبۂ نصوح کر رہا ہے، اللہ کیوں نہ اسے قبول کرے گا

جس بستی میں جبتک کوئی پیغمبر یا استغفار کرنے والے موجود ہوتے ہیں وہاں عذاب نہیں آتا

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ	اور اللہ ہرگز ان پر عذاب نہ کرتا جب
وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ	کہ آپ ان میں موجود رہتے۔ اور اللہ ہرگز
مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ	انہیں عذاب نہیں کرے گا جب تک کہ وہ
(الانفال ۳۳)	معافی مانگتے رہیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نضر بن حارث، ابوجہل اور دوسرے معاندینِ اسلام کفار و مشرکین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وعظ و نصیحت سے تنگ آکر دعا کی "اے اللہ اگر یہ دین اسلام اور قرآن سچا ہے۔ اور تیری طرف سے ہے، تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا کر یا کسی دوسرے عذاب میں مبتلا کر کے ہمیں ہلاک کر دے"! ——— اللہ تعالیٰ کی یہ سنت مستمرہ ہے کہ جب تک پیغمبر اور اس کے متبعین مومنین بستی میں موجود ہوں اللہ تعالیٰ عذاب نازل نہیں فرماتا۔ جس بستی میں بھی اس کے سرکشوں پر عذاب آتا ہے۔ وہاں سے پیغمبر اور اس پر ایمان لانے والوں کو نکال لیا جاتا ہے بعد میں اہل بستی پر عذاب آتا ہے ـــ چنانچہ مشرکین خود اپنے منہ سے عذاب مانگ کر مکہ مکرمہ سے نکلے تھے۔ اور میدانِ بدر میں اُن پر اس طرح عذابِ الٰہی نازل ہوا۔

یہ قانونِ الٰہی ہے کسی بستی میں اے عاجز
عذاب آتا نہیں اللہ کا جب تک پیمبر ہو

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کسی وقت اور کسی حالت میں بھی ناامید نہیں ہونا چاہیے (خواہ کوئی مشرک اور کافر ہی کیوں نہ ہو)

اندازِ رحیمیت اور غفوریت دیکھیے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اپنے گنہگار بندوں کو کس محبت و شفقت سے ارشاد فرما رہا ہے۔

يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ (الزمر ۵۳)	اے میرے بندو! جو اپنے اوپر زیادتیاں کر چکے ہو۔ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ۔ بیشک اللہ سارے گناہ معاف فرما دے گا۔ بیشک وہ بڑا غفور ہے، بڑا رحیم ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں اس آیت شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے حسن بصری تابعیؒ کا یہ قول نقل کرتے ہیں۔

اُنْظُرُوْا اِلٰی هٰذَا الْكَرَمِ وَالْجُوْدِ قَتَلُوْا اَوْلِيَآءَهٗ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى التَّوْبَةِ وَالْمَغْفِرَةِ۔	اس وسعت کرم و رحمت کی کوئی انتہا ہے! کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگین کئے انہیں کو دعوت توبہ و مغفرت دی جا رہی ہے۔

مخلوق بھی اسی کی قوانین بھی اسی کے وہ اگر بڑے سے بڑے مجرم کو بھی بخشنا چاہے تو کون ہے اس سے پوچھنے والا؟ اس کی صفت رحم پر کوئی پابندی نہیں۔

قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ مَا فِي الْقُرْاٰنِ اَوْسَعُ مِنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ۔ قرطبی ج ۸ جزء ۵ ا ص ۲۶۹	حضرت علی ابن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں اس سے زیادہ کوئی وسعت والی آیت نہیں۔
وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هٰذِهٖ اَرْجٰى اٰيَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ (قرطبی)	حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کا قول ہے۔ کہ قرآن میں اس سے زیادہ کوئی پُر امید آیت نہیں ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس کے نزدیک ایک اور آیت اس سے بھی بڑھ کر ہے اور وہ یہ ہے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ (الرعد ۶)	اور بیشک آپ کا پروردگار لوگوں کے حق میں باوجود اُن کی زیادتیوں کے صاحب مغفرت ہے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں سب سے بڑھ کر پُر امید اور تسلی دلانے والی یہی آیت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ اٰيَةٌ اَرْجٰى مِنْ هٰذِهٖ (بحر)

فرمایا ابن عباسؓ نے کہ قرآن مجید میں اس سے زیادہ اُمید افزا کوئی آیت نہیں ہے

اللہ تعالیٰ اپنے عام فضل وکرم لطف ورحم کی خبر دے رہا ہے۔ کہ جو شخص بھی اپنے گناہوں پر نادم ہو کر سچے دل سے توبہ کرے اور آئندہ نیکی کا راستہ اختیار کرے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً اس کی توبہ قبول فرمائے گا اور اس کی بخشش فرمائے گا۔ اگرچہ اس کے گناہ زمین سے آسمان تک ہی محیط کیوں نہ ہوں۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ (التوبہ ۱۰۴)

کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔

جب تک زندگی ہے اور موت کا فرشتہ نہیں آتا توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ جو چاہے اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور اصلاحِ احوال کی راہ پر گامزن ہو کر اپنے آقائے رحیم وکریم سے جنت کا پروانہ حاصل کرے۔ یہ انسان کی اپنی ہمت اور اپنی کوشش ہے ـــ

ے کہیں دستِ ندامت اٹھتے اٹھتے — درِ توبہ مقفل ہو نہ جائے
گناہوں کی ہوائے تندہی میں — چراغِ زیست عاجزؔ بجھ نہ جائے

وَرَوَى اَبُوْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ السَّيِّئَاتِ تُبَدَّلُ بِحَسَنَاتٍ (قرطبی)

حضرت ابوذرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ بیشک گناہ نیکیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔

(تفسیر القرطبی جلد ۱۳ ص ۲۷۹)

برائی کے بعد نیکی کر (تو برائی) اُسے مٹا دے گی، اور لوگوں کے ساتھ حسنِ خلق سے رہ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اس شخص کو پہچانتا ہوں جو سب کے بعد جہنم سے نکلے گا اور سب کے بعد جنت میں جائے گا۔ اُسے اللہ تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کے بڑے بڑے گناہوں کو چھوڑ کر چھوٹے چھوٹے گناہوں کے بارے میں بازپرس کرو۔

فَيُقَالُ لَهُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوبِهِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهُ إِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُولُ يَارَبِّ قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هٰهُنَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ

(تفسیر الخازن مع النسفی جلد ۳ صفحہ ۳۸۰)

چنانچہ اس سے سوال کیا جائے گا کہ فلاں دن تو نے فلاں کام کیا تھا فلاں دن فلاں گناہ کیا تھا۔؟ وہ کہے گا ہاں (کیا تھا) کسی ایک گناہ کا بھی انکار نہ کر سکے گا اور وہ اپنے بڑے بڑے گناہ یاد کر کے ڈرے گا کہ وہ مجھ پر پیش نہ کئے جائیں۔ پھر اُس سے کہا جائے گا تیرے ہر گناہ کے بدلے ہم نے تجھے ایک نیکی دی۔ یہ سن کر وہ اس قدر خوش ہو گا اور کہہ اُٹھے گا۔ اے میرے پروردگار میں نے اور بھی بہت سے اعمال کئے ہیں جنہیں یہاں نہیں پا رہا۔ یہ فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر ہنسے کہ آپ کی ڈاڑھیں دیکھی جانے لگیں۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ انسان کو نامۂ اعمال دیا جائے گا وہ پڑھنا شروع کرے گا نامۂ اعمال کے اوپر کے حصہ میں اس کی برائیاں درج ہوں گی جنہیں پڑھ کر وہ گھبرائے گا اور ناامید ہونے لگے گا۔ اسی وقت اُس کی نظر نامۂ اعمال کے نچلے

www.KitaboSunnat.com

حصہ پر پڑے گی تو وہاں اُسے اپنی نیکیاں لکھی ہوئی نظر آئیں گی جس سے اس کی ڈھارس بندھے گی۔ اور اسے اطمینان ہوگا اب دوبارہ جو صحیفے کے اوپر کے حصہ پر نظر اٹھائے گا تو وہاں اپنی برائیوں کو نیکیوں سے بدلہ ہوا پائے گا۔ (ابن کثیر)

حضرت مکحولؒ نے ایک مرتبہ حدیث بیان کی کہ ایک بہت بوڑھے ضعیف آدمی جن کی بھویں آنکھوں پر آگئی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہؐ! میں ایک ایسا شخص ہوں جس نے کوئی غداری، کوئی گناہ اور کوئی بدکاری باقی نہیں چھوڑی۔ میرے گناہ اس قدر ہیں کہ اگر تمام انسانوں میں تقسیم کیے جائیں تو سب کے سب غضب الٰہی میں گرفتار ہو جائیں۔ کیا میری بخشش کی بھی کوئی صورت ہے؟ کیا میری توبہ بھی قبول ہو سکتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ اسنے فوراً کلمۂ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھ لیا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تیری تمام برائیاں اور بدکاریاں معاف فرما دے گا۔ بلکہ جب تک تو اس پر قائم رہے گا اللہ تعالیٰ تیری برائیاں بھلائیوں سے بدل دیگا۔ اُس نے پھر پوچھا حضور میرے چھوٹے بڑے گناہ سب معاف ہو جائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اسکے سب معاف ہو جائیں گے۔ پھر تو وہ شخص خوشی خوشی تکبیر و تہلیل پکارتا ہوا لوٹ گیا۔ (ابن کثیر بحوالہ ابن جریر)

حضرت ابو فروہؓ حاضر حضور ہو کر عرض کرتے ہیں کہ اگر کسی نے ہر قسم کے گناہ کیے ہوں، جو جی میں آیا ہو پورا کیا ہو، کیا ایسے شخص کی توبہ بھی قبول ہو سکتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا تم مسلمان ہو گئے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا اب نیکیاں کرو اور برائیوں سے بچو تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل کر دے گا۔ اُس نے پھر سوال کیا کیا میری غداریاں اور بدکاریاں بھی؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ اب وہ اللہ اکبر کہتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہُوا واپس چلا گیا (ابن کثیر بحوالہ طبرانی جلد ۴ صفحہ ۲۲)

يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ کا مفہوم یہ ہے کہ جو لوگ توبہ کر کے ایمان و عمل صالح کی زندگی اختیار کر لیتے ہیں۔ اُن کی نیکیاں اُن کے نامۂ اعمال سے پچھلے گناہوں کو محو کر دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی جگہ اُن کی نیکیوں کو رکھ دیتا ہے۔ جو اُن کے گناہوں کو ڈھانک لیتی ہیں۔

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صٰلِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا۔ اس میں توبہ کرنے والوں کے لیے عظیم بشارت ہے جو لوگ اپنے گناہوں کے ساتھ ہی مریں گے۔ وہ تو بہر حال اپنے گناہوں کی سزا بھگتیں گے۔ لیکن جو توبہ کر لیں گے اور اصلاحِ اعمال کر لیں گے وہ نہایت سرخروئی کے ساتھ اپنے رب کی طرف لوٹیں گے۔ اس آیتِ مبارکہ میں توبہ کے لیے حوصلہ افزائی کا یہ پہلو بھی ہے کہ لبا اوقات آدمی گناہ کی زندگی چھوڑنے سے اس لیے گھبراتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اگر اس نے یہ زندگی چھوڑ دی تو اسے اپنے لیے ایک نیا ماحول تلاش کرنا پڑے گا جو ایک نہایت مشکل کام ہے۔ یہ آیت ایسے لوگوں کو تسلی دیتی ہے کہ جو لوگ برائی اور برے ماحول کو چھوڑتے ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ کی معیت اور سرپرستی حاصل ہوتی ہے۔ اور جن کو یہ چیز حاصل ہو وہ ہر چیز سے مستغنی ہیں (تدبر قرآن)

امام قرطبیؒ اپنی تفسیر القرطبی میں آیت وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا کے تحت حضرت قفال کا قول نقل فرماتے ہیں۔

مَنْ تَابَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَتْبَعَ تَوْبَتَهٗ عَمَلًا صٰلِحًا فَلَهٗ حُكْمُ التَّائِبِيْنَ ۔	مسلمانوں میں سے جس نے توبہ کی اور اپنی توبہ کے بعد پھر صالح اعمال بھی کیے۔ وہی سچے تائبین میں سے ہے۔
مَنْ تَابَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُحَقِّقْ	جس نے زبان سے توبہ کی مگر عمل سے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ بِفِعْلِهٖ فَلَيْسَتْ تِلْكَ التَّوْبَةُ نَافِعَةً۔ (تفسیر القرطبی ج ۱۲ ص ۱۹۱)

کا ثبوت بہم نہیں پہنچایا پس ایسی توبہ کسی کام کی نہیں اُس کا کچھ فائدہ نہیں۔

قبولیت توبہ کا آخری وقت

جسم سے اخراجِ روح کے وقت جب تک غرغرہ کی کیفیت پیدا نہیں ہوتی توبہ قبول ہوتی ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ يُغَرْغِرْ۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک غرغرہ کی کیفیت شروع نہ ہو،

موت کے وقت جب انسان کی روح جسم سے نکلنے لگتی ہے تو حلق کی نالی میں ایک قسم کی آواز پیدا ہو جاتی ہے جسے عربی میں "غرغرہ" اور اردو میں "خرہ" چلنا کہتے ہیں۔ یہ اختتامِ زندگی کی آخری اور موت کی آمد کی قطعی علامت ہے۔ اس حدیث سے واضح ہو رہا ہے۔ کہ اگر انسان غرغرہ کی اس حالت میں مبتلا ہونے سے پہلے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کرے تو وہ بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہے ــ غرغرہ کی کیفیت شروع ہونے کے ساتھ انسان کا دنیا سے تعلق کٹ جاتا ہے۔ اور عالمِ آخرت سے جڑ جاتا ہے۔ لہٰذا اس وقت نہ کسی کافر کا ایمان لانا نافع ہے۔ اور نہ کسی گنہگار کی توبہ معتبر ہے۔

وہ وقت آئے نہ آئے ہے کیا خبر عاجز
برائے توبہ بڑھاپے کا انتظار نہ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت جب آنکھوں کے سامنے کھڑی ہو

اس وقت کی توبہ قابلِ قبول نہیں

جب عالمِ برزخ منکشف ہونے لگے۔ یعنی حالتِ نزع وسکرات شروع ہو جائے۔ اُس وقت کی توبہ اضطراری توبہ ہے لہٰذا وہ قابلِ قبول نہیں، توبہ اسی وقت تک مقبول ہے جب تک عالمِ سکرات کا ورود نہیں ہوتا اور فرشتۂ اجل سامنے نہیں آتا۔ اور ملائکہ عذاب کا مشاہدہ نہیں ہوتا۔ یا سُورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع نہیں ہوتا۔ جو کہ بابِ توبہ کے بند ہونے کی علامت ہے جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے۔ کہ یہ قیامت کے نزدیک ہوگا۔

دانشمندی کا تقاضا ہے کہ توبہ میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ نہ معلوم پھر وقت ملے یا نہ ملے۔ اور موت اچانک آ جائے۔

باز آ معصیت سے اے ناداں — معصیت کا مآل حسرت ہے
کیا خبر پھر نہ اُٹھ سکے پردہ — دیکھ اے دل۔ یہ دم غنیمت ہے

(انظر شاہ)

فرعون غرق ہونے کے وقت اللہ پر ایمان لایا

جو قبول نہ ہُوا

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ ۝

سو آج ہم تیرے جسم کو نجات دے دیں گے۔ تاکہ تُو بعد میں آنے والوں کے لیے ایک نشانِ عبرت بن جائے اور بے شبہ بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔

(یونس۔ ۹۰ تا ۹۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس وقت آغازِ سزا ہوا اور فرعون غرق ہونے لگا اُسے عالم برزخ کا مشاہدہ ہونے لگا۔ اور فرشتگانِ عذاب سامنے نظر آنے لگے (جیسا کہ ہر کافر و منکر کو موت کے وقت اس کا معائنہ ہوتا ہے) تو وہ سراسیمہ ہو کر کہنے لگا۔ کہ میں توحید کا اقرار کرتا ہوں، میں تصدیق کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہے۔ میرا خدائی کا دعویٰ سراسر خود فریبی تھا۔ میں اب رسالت موسوی کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔ (اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوٓا اِسْرَآءِيْلَ بنی اسرائیل کے خدا کی تصریح اس لیے کہ وہی تو ایک قوم توحید کی قائل تھی، دوسرا نکتہ یہ بھی کہ وہی قوم جو آج تک نظر میں اس قدر حقیر و ذلیل رہی آج اسی کے برسرِ حق ہونے کی تصدیق فرعون اپنی زبان سے کر رہا ہے۔ محض یہ کہنے میں کہ میں خدا پر ایمان لایا یہ بات کہاں تھی "خدائے واحد کی تصدیق میں بڑی رکاوٹ اب تک فرعون اور اس کے ہم قوموں کو یہی تھی۔ کہ ہم اعلیٰ، برتر اور حاکم قوم کے افراد ایسے خدا کا اقرار کیوں کر کریں، جو ہمارے محکوموں اور ہماری رعایا کا خدا ہے۔ فرعون اس موقع پر دریا میں غرق ہونے اور اس کے بعد عذابِ جہنم سے نجات کا طلبگار ہو رہا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اب جبکہ سکراتِ موت کا آغاز ہو چکا ہے، اور تُو عالمِ برزخ کا مشاہدہ کر رہا ہے، ملائکہِ عذاب تیرے روبرو ہیں۔ اس وقت ایمان مقبول۔ اور نہ نجاتِ آخرت کی کوئی صورت" اب انکشافِ حقائقِ آخرت شروع ہو چکا ہے۔ اب قبولِ ایمان کا وقت گزر چکا۔

وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ اس لحہ سے قبل تیری ساری عمر تو ہماری مخالفت و سرکشی اور نافرمانی میں گزری، اور جب ہمارے عذاب کا مشاہدہ ہونے لگا تو اب اقرار و تسلیم ہو رہا ہے! اس وقت یہ سب لاحاصل ہیں۔ اب تیرے لیے مزید رُسوائی اور فضیحت کا سامان اس طرح ہو گا کہ ہم تیری لاش کو (غرق ہونے کے بعد) صحیح سالم رکھ کر قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے درسِ عبرت بنائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرعون کا ایمان جس طرح عالم یاس میں تمامتر ظاہری وصوری تھا معنی و حقیقت سے خالی، اسی طرح اور اسی مناسبت سے اس کے جسم مُردہ کی نجات بھی اس کے حق میں تمامتر بے سُود رہی۔

غرق شدہ فرعونِ مصر کی نعش ماہرینِ اثریات کو مدت ہوئی قدیم مصری شہر تھیبس (THEBES) میں مل گئی تھی۔ اور آج قاہرہ کے عجائب خانہ میں محفوظ ہے ہے۔ (ماجدی ص ۴۵۳)

طمطراقِ شہ اورنگ نشیں کچھ بھی نہیں
کیا خبر ایسے یہاں کتنے سلیماں گزرے (جامِ طہور)

اشک ندامت گناہوں کی آگ بجھا دیتا ہے

کسی نے بات سُنی آج اک بشر سے عجیب
بشر بشر تو ہو لیکن گناہگار نہ ہو!

گناہوں پر ندامت کی علامت یہ ہے، کہ نادم اور تائب ہمیشہ زبان سے استغفار کرتا اور دیدہ و دل سے اشکبار رہتا ہے۔ حقیقی نادم اور سچے تائب کے حق میں گناہ زہر آلود شہد اور جراثیم سے پُر پھل کی طرح ہو جاتا ہے۔ کہ جس نے ایک بار اسے چکھ لیا۔ وہ دوبارہ اس کا نام نہیں لیتا۔ بلکہ اس کے تصور ہی سے اس کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ لرز اُٹھتا ہے...

نادم کی خطائیں استغفار سے بھی قبل معاف ہو جاتی ہیں۔ بشرطیکہ ندامت حقیقی ہو۔ اور وہ اس کا ثبوت اس طرح پیش کرے ــــ کہ وہ کسی بھی چھوٹے بڑے گناہ پر مصر نہ رہے۔ اَلنَّدَمُ التَّوْبَةُ ندامت توبہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈھل جاتی ہے توبہ سے گناہوں کی سیاہی
توبہ ہو اگر نزع کے ہنگام سے پہلے (جام طہور)
کل پر نہ کوئی نیک عمل چھوڑ تو عاجز
ممکن ہے اجل آئے تجھے شام سے پہلے (جام طہور)

ندامت و توبہ

امام غزالیؒ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں۔ ندامت و توبہ کے تین درجے ہیں پہلا یہ کہ کسی گناہ کا کبھی ارتکاب ہی نہ ہو' یہ تو فرشتوں کی خصوصیت ہے یا انبیاء علیہم السلام کی، دوسرا درجہ یہ ہے کہ گناہوں پر اقدام کرے اور پھر ان پہ اصرار جاری رہے۔ کبھی ان پر ندامت اور ان کے ترک کا خیال نہ آئے، یہ درجہ شیاطین کا ہے، تیسرا درجہ بنی آدم کا ہے۔ کہ گناہ سرزد ہو تو فوراً اس پر ندامت ہو، اور آئندہ اس کے ترک کا پختہ عزم ہو،

اس سے معلوم ہوا کہ گناہ سرزد ہونے کے بعد توبہ نہ کرنا یہ خالص شیاطین کا کام ہے۔ اس لیے باجماعِ امت توبہ فرض ہے۔

فضیلتِ توبہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا ۚ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ (التحریم)

اے ایمان والو! اللہ سے توبہ کرو، سچی توبہ، تو کچھ عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کا کفارہ کر دے۔ اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

کریم الکرماء اور رحیم الرحماء کی بارگاہِ رحمت کی شان دیکھیے کہ انسان ساری عمر اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نافرمانی وسرکشی میں مبتلا رہے۔ مگر موت سے پہلے سچی توبہ کرے تو صرف یہی نہیں کہ اس کی خطائیں معاف کردی جاتی ہیں، بلکہ اس کو اپنے محبوب بندوں میں داخل کر کے جنت کا حقدار بنا دیا جاتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اَلتَّائِبُ حَبِیْبُ اللّٰہِ وَالتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ۔ (ابنِ ماجہ)

گناہ سے توبہ کرنے والا اللہ کا محبوب ہے۔ اور جس نے گناہ سے توبہ کرلی وہ ایسا ہو گیا کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہ تھا۔

بعض روایات میں ہے، کہ جب بندہ کسی گناہ سے توبہ کرتا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک مقبول ہو جاتا ہے۔ تو صرف یہی نہیں، کہ اس سے مواخذہ نہ ہو، بلکہ اس گناہ کو فرشتوں کے لکھے ہوئے نامۂ اعمال سے [illegible] دیا جاتا ہے، تاکہ اس کی رسوائی بھی نہ ہو، البتہ یہ ضروری ہے۔ کہ توبہ سچی اور توبۃ النصوح ہو۔

یوں گناہوں سے بشر توبہ سے ہو جاتا ہے پاک
پاک ہو جاتے ہیں کپڑے جس طرح پانی کے ساتھ

بشارتِ نجات

وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (النور ۳۱)

اے مومنو! اللہ کی طرف سب کے سب توبہ ورجوع کرو۔ تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔

فلاح سے مراد یہاں فلاحِ کامل ہے یعنی سچی توبہ کرنے والے کو نارِ جہنم سے نجات کا پروانہ مل جاتا ہے جب تک توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوتا یا عزرائیل (فرشتہ موت) سامنے نہیں آتا یا نزع کا وقت شروع نہیں ہوتا۔ گناہوں سے توبہ کی مہلت ہے، جو شخص اس مہلت سے فائدہ نہ اٹھائے۔ وہ اپنا ہی نقصان کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے تو اس پر بڑا احسان وکرم فرمایا ہے۔ توبہ کے لیے بڑا وقت عطا فرمایا ہے۔

معصیت کا صدور نقصان فلاح کا سبب ہے۔ اس آیت سے اہل سنت نے استدلال کیا ہے کہ عصیان کا وجود ایمان کے منافی نہیں۔ مگر عصیان کے بعد اس پر اصرار اور توبہ نہ کرنا یہ مومن کی شان نہیں،

ظاھر الآیۃ یدل علی ان العصیان لا ینافی الایمان (مدارک) اس آیت سے یہ دلیل نکلتی ہے کہ گناہ ایمان کی نفی نہیں کرتے۔

یہ تو ممکن ہی نہیں کہ انسان سے کوئی گناہ سرزد ہی نہ ہو، بلکہ مندرجہ بالا آیت یہ ثابت کر رہی ہے۔ کہ مومن سے بھی گناہ ہو جاتا ہے۔ مگر مومن گناہ کے فوراً بعد توبہ کرتا ہے۔

برخلاف ایک کافر اور منافق کے کہ وہ گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھتا۔ احساس معصیت ہی سے توبہ کی توفیق ملتی ہے، یہی احساس معصیت۔ ندامت اور زبان سے اقرار اور طلب عفو ہی اللہ تعالیٰ کو محبوب و مطلوب ہے۔ جو کہ ایک بندۂ مومن کی صفت ہے انہی لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہے۔ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۔ ان لوگوں کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ ـــــ

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے جو شخص اپنی موت سے ایک سال پہلے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے، اور جو مہینہ بھر پہلے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول فرماتا ہے۔ اور جو ہفتہ بھر پہلے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول فرماتا ہے۔ اور جو ایک دن پہلے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول فرماتا ہے۔ یہ سن کر حضرت ایوبؓ نے یہ آیت پڑھی اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ۔ ۔ ۔ آخر تک۔ تو آپ نے فرمایا میں وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسند احمد میں ہے۔ کہ چار صحابیؓ جمع ہوئے ان میں سے ایک نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ کہ جو شخص اپنی موت سے ایک دن پہلے بھی توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔

دوسرے نے کہا کیا سچ مچ تم نے حضورؐ سے اسے سنا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ تو دوسرے نے کہا میں نے حضورؐ سے سنا ہے۔ کہ اگر کوئی آدھا دن پہلے بھی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

تیسرے نے کہا تم نے یہ سنا ہے؟ کہا ہاں میں نے خود سنا ہے، کہا میں نے سنا ہے کہ اگر کوئی پہر بھی توبہ کرے تو وہ بھی قبول ہوتی ہے، چوتھے نے کہا تم نے یہ سنا ہے؟ اس نے کہا ہاں میں نے یہ سنا ہے۔ کہا میں نے تو حضورؐ سے یہاں تک سنا ہے، کہ جب تک اس کے حلق میں روح نہ آجائے توبہ کا دروازہ اس کے لیے بھی کھلا رہتا ہے۔ (ابن کثیر)

ان احادیث نبوی سے معلوم ہوا کہ انسان جب تک زندہ ہے۔ وہ توبہ کر سکتا ہے اس سے خواہ کتنا بڑا گناہ ہو جائے وہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ مومن کی ایک یہ بھی صفت ہے۔ کہ وہ کسی حالت میں بھی رحمت الٰہی سے مایوس نہیں ہوتا۔

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ ۞ (الشوریٰ ۲۵)	وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کے گناہ معاف کرتا ہے۔
أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۞ (المائدہ ۷۴)	یہ لوگ اللہ سے توبہ کیوں نہیں کرتے اور اس سے بخشش کیوں نہیں طلب کرتے حالانکہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔
وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا	اور اپنے پروردگار سے اپنے گناہ معاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَیۡهِ اِنَّ رَبِّیۡ رَحِیۡمٌ وَّدُوۡدٌ ۝ (هود ۹۰)

کرآؤ پھر اس کی طرف توجہ کرو۔ بیشک میرا پروردگار بڑا رحمت والا ہے بڑا محبت والا ہے۔

چنانچہ وہ صفتِ رحمت کے تقاضہ سے گناہوں کو معاف کردے گا۔ اور صفتِ وَدُودِ محبت کے تقاضہ سے طاعتوں کو قبول کرے گا۔

اِلَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمۡ حَسَنٰتٍ ۝ (الفرقان ۷۰)

مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور عمل کیے عمل صالح اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی خطاؤں کو نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔

روح جب حلق تک آپہنچتی ہے

فَلَوۡلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الۡحُلۡقُوۡمَ ۝ وَاَنۡتُمۡ حِیۡنَئِذٍ تَنۡظُرُوۡنَ ۝ وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡهِ مِنۡكُمۡ وَلٰكِنۡ لَّا تُبۡصِرُوۡنَ فَلَوۡلَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ غَیۡرَ مَدِیۡنِیۡنَ ۝ تَرۡجِعُوۡنَهَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ۝ (الواقعہ ۸۳-۸۷)

روح جب حلق تک آپہنچتی ہے اور تم اس وقت دیکھ رہے ہوتے ہو اور ہم تم سے بھی زیادہ قریب اس شخص کے ہوتے ہیں، مگر تم نہیں دیکھتے۔ پھر اگر تم کسی کے محکوم نہیں تو اس روح کو کیوں نہیں لوٹا لاتے اگر تم سچے ہو۔

سورۂ واقعہ کی مندرجہ بالا آیات سے سابقہ آیات میں پہلے عقلی دلائل سے پھر حق تعالیٰ کی جانب سے ستاروں کی قسم کھا کر اور ان کے مغلوب و مقہور ہونے کی کیفیت کی طرف اشارہ کرکے دو باتیں ثابت کی گئیں ہیں، اول یہ کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس میں کسی شیطان و جن وغیرہ کا کوئی دخل نہیں ہو سکتا جو کچھ اس میں ہے وہ برحق ہے، دوسرا مسئلہ جو قرآن کے مسائل میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ وہ قیامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا آنا اور سب مُردوں کا زندہ ہو کر رب العزت کے سامنے حساب کے لیے پیش ہونا ہے اور اس کے آخر میں کفار و مشرکین کا ان سب دلائل صریحہ کے خلاف قرآن کی حقانیت اور قیامت میں مُردوں کے زندہ ہونے سے انکار کا ذکر کیا گیا۔

قیامت اور مرنے کے بعد زندہ ہونے سے انکار گویا اُن کی طرف سے اس کا دعویٰ ہے کہ اُن کی جان خود ان کے قبضے میں ہے اور اُن کی اپنی زندگی میں ان کو بھی کچھ دخل ہے۔ ان کے اس خیالِ باطل کی تردید کے لیے آیاتِ مذکورہ میں ایک قریب الموت انسان کی مثال دے کر بتایا کہ

جب اس کی روح حلق میں پہنچتی ہے اور تم یعنی مرنے والے کے اعزہ واقربا احباب واصحاب و اغیار سب اس کے حال کو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اور بہ تقاضائے محبت و تعلق یہ بھی چاہتے ہیں کہ اس کی روح نہ نکلے، یہ زندہ رہے، مگر اس وقت سب کو اپنی بے چارگی اور عاجزی کا احساس واقرار ہوتا ہے۔ کہ کوئی اس مرنے والے کی جان نہیں بچا سکتا۔ اس پر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اس وقت اپنے علم و قدرت کے لحاظ سے ہم تمہاری نسبت اس مرنے والے سے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ قریب ہونے سے مراد اس کے اندرونی اور ظاہری حالات سے واقفیت اور اس پر پوری قدرت ہے اور فرمایا۔ مگر تم ہمارے اس قرب کو اور مرنے والے کے زیرِ تصرف ہونے کو آنکھوں سے نہیں دیکھتے۔

خلاصہ یہ ہے کہ تم سب مل کر اس کی زندگی اور روح کی حفاظت چاہتے ہو مگر تمہاری بات نہیں چلتی، ہم اپنے علم وقدرت کے اعتبار سے اس کے زیادہ قریب ہیں۔ وہ ہمارے زیرِ تصرف اور مشیت وحکم کے تابع ہے جس لمحہ اس کی روح نکالنا ہم طے کر چکے ہیں، اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔

اس مثال کو سامنے کر کے ارشاد ہوتا ہے کہ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ مرنے کے بعد تمہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ نہیں کیا جا سکتا اور تم اتنے قوی اور جری ہو کہ خدا تعالیٰ کی گرفت سے باہر ہو تو ذرا اپنی قوت و قدرت کا امتحان یہیں کر دیکھو کہ اس مرنے والے کی روح کو نکلنے سے روک لو۔ نکلنے کے بعد اسے لوٹا دو، اور جب تم سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا تو پھر اپنے آپ کو خدا کی گرفت سے باہر سمجھنا اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے سے انکار کرنا کس قدر حماقت اور جہالت کی بات ہے۔

سابقہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے مختلف عنوانات سے بخوبی یہ واضح کر دیا کہ دنیا کی موجودہ زندگی کا ایک روز ختم ہو جانا اور مرنے کے وقت سب عزیزوں، دوستوں، طبیبوں کا عاجز ہو جانا روز مشاہدہ میں آتا ہے۔ اسی طرح اس کا بھی یقین کرو کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اپنے اعمال کا حساب بھی دینا ہے۔ اور حساب کے بعد جزاء و سزا بھی یقینی ہے۔ جو جنت و جہنم میں دائمی قیام کی صورت میں ہو گی۔

اجل ہے، قبر ہے، محشر ہے، رنج ہے، غم ہے
یہ وہ ہیں مرحلے جن سے کہیں فرار نہیں

جب پنڈلی سے پنڈلی لپٹنے لگتی ہے

كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۙ وَقِيْلَ	جب جان ہنسلی تک پہنچ جاتی ہے اور
مَنْ رَاقٍ ۙ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ	پکارا جانے لگتا ہے ارے کوئی جھاڑنے
وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۙ	پھونکنے والا ہے؟ اور مرنے والا سمجھ لیتا
اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِۨ الْمَسَاقُ ۙ	ہے کہ اب جدائی کا وقت آ پہنچا، اور پنڈلی
فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۙ وَلٰكِنْ	سے پنڈلی لپٹنے لگتی ہے۔ اس روز تیرے
كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۙ ثُمَّ ذَهَبَ	پروردگار ہی کی طرف جانا ہوتا ہے۔
اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ۙ اَوْلٰى	افسوس نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔ بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لَكَ فَاَوْلٰى ۝ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ (القیامۃ ۲۶-۳۵)

تکذیب کی اور منہ موڑا پھر تیری کمبختی پر کمبختی آنے والی ہے۔

مندرجہ بالا آیات میں آثارِ موت کا نقشہ بیان ہو رہا ہے۔ فرمایا جب جان ترقوۃ ہنسلی تک پہنچ جاتی ہے اور قریب الموت انسان کے رشتہ دار، تیمار دار مقدور بھر علاج معالجہ کر کے تھک ہار کر نہایت حسرت سے کہتے ہیں اس وقت کوئی جھاڑ پھونک والا ہی بلایا جائے شاید یہی تدبیر کچھ کام آجائے۔ جس وقت ان آیات کا نزول ہوا اس وقت عرب میں جھاڑ پھونک کا عام رواج تھا۔ آج کل بھی بہت سے لوگوں میں اس کا چرچا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی ذکر فرمادیا کہ موت کے وقت یہ تدبیر بھی کام نہیں کرتی۔ اور مرنے والا اپنے حالات و آثار سے جان لیتا ہے کہ اب دنیا سے مفارقت، اور سفرِ آخرت کی گھڑی آ پہنچی۔ سکراتِ موت کے وقت ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے لپٹ جاتی ہے۔

یہ وقت آجاتا ہے یہاں تک کہ مرنے والا اگر کافر ہے تو خدا کے پاس پہنچنے کے بعد اس کا برا حال ہوگا۔ کیونکہ اس نے نہ تو خدا اور رسول اور قرآن و حدیث کی تصدیق کی اور نہ وہ قبر و قیامت، جنت و جہنم کے احوال پر ایمان لایا اور نہ اس نے نماز پڑھی نماز تو وہی پڑھے گا۔ جسے حسابِ زندگی کی فکر ہوگی اور موت کے بعد آنے والے واقعات پر کامل یقین ہوگا، ورنہ روزانہ پانچ دفعہ اور پھر تمام عمر سفر اور حضر، تندرستی اور بیماری حتّٰی کہ حالتِ جنگ میں بھی نماز پڑھنا آسان کام نہیں۔ خود خالقِ کائنات فرماتا ہے۔

اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ (البقرہ ۴۵)

بیشک یہ (نماز) بڑی بھاری ہے مگر ڈرنے والوں پر آسان ہے۔

سورۂ قیامت کی مذکورہ بالا آیات سے پہلے قیامت کے حساب کتاب اور

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ جنت و دوزخ کا کچھ حال بیان فرماتے کے بعد ان آیات میں انسان کو متوجہ کیا گیا کہ اپنی موت کو نہ بھولے موت سے پہلے پہلے ایمان اور عمل صالح کی طرف آ جائے تاکہ آخرت میں نجات حاصل ہو جائے۔ آیاتِ مذکورہ میں موت کا نقشہ اس طرح کھینچا گیا کہ غفلت شعار انسان بھول میں رہتا ہے یہاں تک کہ موت سر پر آ کھڑی ہوتی ہے اور روح ترقوۃ یعنی گلے کی ہنسلی میں آ جاتی ہے اور تیمار دار لوگ اس کی زندگی بچانے کی تمام کوششیں کر گزرتے ہیں۔ اور پاؤں کی پنڈلی دوسری پر لپٹنے لگتی ہے تو یہ وقت اللہ کے پاس جانے کا ہے اب اس وقت نہ تو توبہ قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی عمل۔ اس لیے عقلمند پر لازم ہے کہ اس وقت سے پہلے اصلاح کی فکر کرے۔

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ میں لفظ ساق کے مشہور معنے پاؤں کی پنڈلی کے ہیں اور پنڈلی کے ایک دوسرے پر لپٹنے کا یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ اس وقت اضطراب اور بے چینی سے ایک پنڈلی دوسری پر مارتا ہے۔ اور یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ اس وقت اگر ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہے اور اس کو حرکت دے کر ہٹانا چاہتا ہے تو وہ اس کی قوت بھی نہیں رکھتا۔

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یہاں دو ساقوں سے مراد دو عالم دنیا و آخرت ہیں اور مطلب آیت کا یہ ہے کہ اس وقت دنیا کا آخری دن اور آخرت کا پہلا دن جمع ہوا ہے۔ اس لیے دوہری مصیبت میں گرفتار ہے۔ دنیا سے جدائی کا دن اور آخرت کے معاملے کی فکر۔

امام ابن فورکؒ جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو ان کے احباب تیمارداری کے لیے ان کے پاس آئے آپ اس وقت رو رہے تھے۔ آنے والوں نے امام صاحب سے کہا امید ہے اللہ تعالیٰ آپ سے اچھا معاملہ کرے گا۔ آپ اللہ سے ملاقات کیلئے جا رہے ہیں آپ ایسے وقت کیوں رو رہے ہیں۔ امام صاحب فرمانے لگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنَا مَا اَخَافُ مِنَ الْمَوْتِ وَلٰكِنْ اَخَافُ مِنْ وَرَآءِ الْمَوْتِ ؎

میں موت سے نہیں ڈرتا لیکن موت کے بعد پیش آنے والے واقعات سے ڈر رہا ہوں

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ؎ عربی میں لفظ اَوْلٰی

معنے ہلاکت اور بربادی کے ہیں جس نے کفر و تکذیب ہی کو اپنا شعار بنائے رکھا اور دنیا کے مال و دولت میں مست رہا پھر اسی حال پر مر گیا۔ اس کے لیے چار مرتبہ لفظ ہلاکت و بربادی استعمال کیا گیا۔

(۱) مرنے کے وقت (۲) مرنے کے بعد قبر میں (۳) قیامت کے روز (۴) جہنم کے داخلے کے وقت یہ ہلاکت و بربادی اس کا صلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس مصیبتِ عظمیٰ سے محفوظ فرمائے۔

گذارتا ہے وہ کس طرح عمر غفلت میں
کہ جس کے سامنے موت و مزار و محشر ہے

انسان کے مرنے پر فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے آگے (آخرت کے لیے) کیا بھیجا اور لوگ کہتے ہیں کہ اس نے پیچھے (دنیا میں) کیا چھوڑا؟

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْ آدَمَ مَا خَلَّفَ۔
(بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت ابوہریرہ رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب مرنے والا مرتا ہے تو فرشتے پوچھتے ہیں کہ اس نے اپنے لیے آگے کیا بھیجا؟ (یعنی کیا اعمالِ خیر کیے اور اپنی آخرت کے لیے اللہ کے خزانے میں کیا سرمایہ جمع کیا) اور عام انسان آپس میں کہتے ہیں یعنی پوچھتے ہیں کہ اس نے (اپنے پیچھے) کتنا مال چھوڑا؟

انسان کو خود غور کرنا چاہیے کہ اس کا مال وہ ہے جو اس نے آگے بھیجا اللہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راہ میں خرچ کیا، یا وہ ہے کہ جو اپنے پیچھے چھوڑا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اہل وعیال کے لیے کچھ نہ چھوڑ کر جائے۔ اگر یہ مذموم ہوتا۔ تو قرآن کریم میں وراثت کے احکامات ہی نہ آتے، بلکہ انسان کو یہ سمجھایا گیا ہے۔ کہ وہ ہر لمحہ مال جمع کرنے کی فکر ہی میں منہمک نہ رہے۔ بلکہ اگر اللہ تعالیٰ مال وزر سے کسی کو نوازے تو وہ اس میں سے زکوٰۃ کے علاوہ بھی راہِ خدا میں صرف کرتا رہے۔ کہ یہی اس کا اصل سرمایہ ہے۔ جو قیامت کے دن اس کے کام آئے گا۔ اللہ کی راہ میں صرفِ مال بھی اللہ کی عبادت ہے۔ اور قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔

موت کی یاد افضل ترین زُہد ہے

جسے موت کی یاد غمزدہ کرتی ہو اُس کی قبر جنّت کا باغیچہ بن جائے گی ...

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

اَفْضَلُ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا	دُنیا میں بہترین زُہد موت کی یاد اور
ذِكْرُ الْمَوْتِ وَاَفْضَلُ	بہترین عبادت تفکر ہے۔ جو موت کو
الْعِبَادَةِ التَّفَكُّرُ فَمَنْ	بہت زیادہ یاد رکھتا ہے، وہ اپنی قبر کو
اَثْقَلَهُ ذِكْرُ الْمَوْتِ وَجَدَ قَبْرَهُ	جنت کے باغوں میں سے ایک باغ
رَوْضَةً مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ (عن انس رضی اللہ عنہ)	پائے گا۔

موت کی یاد انسان کو معصیت الٰہی سے روکتی ہے۔ بہترین عبادت تفکر ہے اس لیے کہ مقصد حیات اور مآلِ زیست۔ اور مظاہر قدرت میں انسان جس قدر غور وفکر کرتا ہے۔ اُسی قدر خالقِ کائنات کی محبت وعظمت اس کے دل میں جاگزیں ہوجاتی ہے نتیجۃً روحِ عبادت (خوف وامید) کی نعمتِ عظمیٰ سے وہ مالا مال ہوجاتا ہے جو کہ رضائے مولا، دخولِ جنت اور حصولِ قربِ صالحین کا ذریعہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا یہ ارشاد گرامی کہ

اَفْضَلُ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا	دُنیا میں بہترین زہد موت کا تذکرہ
ذِكْرُ الْمَوْتِ ۔	ہے۔

کس درجہ کاشف حقائق اور اس پر عمل نافع ہے؟

عیش دُنیا ہے سامنے تب تک
موت کا سامنا نہیں ہوتا (احیاء العلوم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال

مومنوں میں افضل کون ہے اور عقلمند کون ہے؟

اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ	ایک شخص نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ	سے پوچھا کہ مومنوں میں افضل کون ہے؟
اَفْضَلُ؟ قَالَ اَحْسَنُهُمْ	فرمایا جو سب سے زیادہ خلیق ہے
خُلُقًا، قَالَ فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ	اس نے پھر سوال کیا کہ مومنوں میں
اَكْيَسُ، قَالَ اَكْثَرُهُمْ	سب سے زیادہ عقلمند کون ہے
لِلْمَوْتِ ذِكْرًا. وَاَحْسَنُهُمْ	فرمایا کہ جو اُن میں سب سے
لِمَا بَعْدَهُ اسْتِعْدَادًا اُولٰئِكَ	زیادہ موت کو یاد رکھتا ہے، اور جو
الْاَكْيَاسُ (الترغیب ج ۴ ص ۲۳۸	اُن میں سب سے زیادہ موت کے بعد
بحوالہ البیہقی فی الزہد)	کیلئے نیک اعمال کے ساتھ تیاری کر رہا ہے

حُسن سیرت کا ہو فقدان اگر انساں میں
کوئی مصرف نہیں رعنائی دزیبائی کا
موت کا ذکر بھی ہو فکر بھی ہو محشر کی
ہے تقاضا یہی عاجز ترے دانائی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات کے وقت

سلف صالحین کے اقوال و احوال

بکر بن عبداللہ المزنی موت کے وقت

عن أبي حيوة قال دخلنا على بكر بن عبد الله المزني نعوده في مرضه الذي مات فيه فرفع رأسه فقال رحم الله عبدا أعطاه الله قوة فأعمل قوته في طاعة الله أو قصر به ضعف فكف عن معاصي الله عز وجل

(كتاب الزهد للإمام أحمد ص ۳۱۲)

ابو حیوہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بکر بن عبداللہ المزنی رحمہ اللہ کی عیادت کے لیے گئے جب وہ مرض الموت میں مبتلا تھے انہوں نے اپنا سر اوپر اٹھایا فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے اپنے نفس کے لیے اللہ کی اطاعت میں محنت کی یا کمزور ہونے کی وجہ سے اس [illegible] نہیں کی لیکن اس نے اللہ عزوجل کی نافرمانی نہیں کی

جو دل غم دنیا سے گریزاں نہیں ہوتا
اللہ کی الفت کے وہ شایاں نہیں ہوتا
ہیں سامنے جس کے رہ منزل کے تقاضے
عاجز وہ کبھی بے سر و ساماں نہیں ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ علیہ

وفات کے وقت

میں تم کو اپنے اس حال سے ڈراتا ہوں یعنی جو کچھ میرے ساتھ ہونے والا ہے تمہارے ساتھ بھی ہو کر رہے گا۔ موت میرے قریب آ رہی ہے موت تمہارے پاس بھی آ کر رہے گی۔ موت کے وقت آپ رو رہے ہیں اور فرماتے ہیں کیا میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا نہیں کیا جاؤں گا؟ اور مخلوق کے بارے میں پوچھا نہیں جاؤں گا؟ اُن کے ساتھ عدل کیا یا اُن پر ظلم؟ اے اللہ عمر کے لیے اپنی ملاقات میں بہتری فرما۔ ؎

کشمکش ہے موت کی اور نزع کا ہنگام ہے
چند روزہ زندگی کا سامنے انجام ہے

فاطمہ بنت عبد الملک بن مروان، جو عمر بن عبد العزیز کی زوجۂ محترمہ تھیں بیان کرتی ہیں کہ میں سُن رہی تھی حضرت عمرؒ نے جس مرض میں وفات پائی اس میں آپ یہ دعا کر رہے تھے اے اللہ:

اَخْفِ عَلَیْهِمْ مَوْتِیْ وَلَوْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ — میری موت لوگوں پر ظاہر نہ کرنا گو دن میں ایک پل کے لیے ہی کیوں نہ ہو۔

⁂ ⁂ ⁂ ⁂

پھر جس روز آپ کی وفات ہوئی میں آپ کے پاس سے اُٹھ کر ایک دوسرے گھر چلی گئی میرے اور آپ کے درمیان ایک دروازہ حائل تھا۔ اور آپ اپنے ایک بُرج (مثل بالا خانہ) میں مقیم تھے میں نے سنا آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس وقت یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے :

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ، وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ (القصص ۸۳)	ہم نے آخرت کا گھر ان لوگوں کے لیے تیار کر رکھا ہے جو زمین میں بلندی نہیں چاہتے اور نہ فساد کرتے ہیں اور بہترین انجام (انعامِ جنت) متقیوں کیلئے ہے

پھر آپ خاموش ہو گئے میں نہ آپ کی حرکت محسوس کر رہی تھی اور نہ کلام سُن رہی تھی

فَقُلْتُ لِوَصِيْفٍ لَهُ اُنْظُرْ أَنَائِمٌ هُوَ ؟	تو میں نے آپ کے ایک غلام سے کہا دیکھنا کیا آپ سو گئے ہیں ؟

جب وہ آپ کے قریب پہنچا تو ایک چیخ ماری۔ میں دوڑتی گئی دیکھا تو آپ انتقال فرما چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دُعا قبول فرمائی کہ کچھ دیر تک آپ کی وفات کا کسی کو علم نہ ہوا۔ وفات سے پیشتر کسی نے آپ سے کہا کہ اے امیر المومنین کچھ وصیت فرمایئے

قَالَ أُحَذِّرُكُمْ مِثْلَ مَصْرَعِيْ هٰذَا فَإِنَّهُ لَا بُدَّ لَكُمْ مِنْهُ	آپ نے فرمایا کہ میں تم کو اپنے اس حال سے ڈراتا ہوں کہ تمہارے ساتھ بھی یہی ہونیوالا ہے (یعنی تم نے بھی مرنا ہے)

✤ ✤ ✤ ✤ ✤

منقول ہے کہ جب آپ شدید علیل ہوئے تو ایک طبیب لایا گیا اس نے آپکی حالت دیکھ کر کہا کہ آپ کو زہر دیا گیا ہے اور آپکی موت سے میں مامون نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرفع عمر بصره وقال: ولا تأمن الموت أيضا على من لم يسق السم

آپ نے اپنی نظر اوپر اٹھائی اور فرمایا جس کو زہر نہیں دیا جاتا تم تو اسکی موت پر بھی مامون نہیں

طبیب نے پوچھا اے امیر المومنین کیا زہر کا اثر آپ محسوس فرما رہے ہیں آپ نے فرمایا! ہاں! مجھے اسی وقت اس کا علم ہو گیا تھا جب یہ میرے پیٹ میں داخل ہوا تھا طبیب نے کہا پھر اے امیر المومنین! آپ علاج کیجیے ورنہ مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کی جان جاتی رہے گی۔ آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں جان میرے رب کے پاس جائے گی جو سب سے بہتر ہے جس کے پاس جانا ہے۔ خدا کی قسم اگر مجھے علم ہوتا کہ میری صحت میرے کان کی لو کے قریب ہے تو اپنا ہاتھ کان تک اٹھا کر اس کو نہ لیتا۔ اے اللہ! عمر کے لیے اپنی ملاقات میں بہتری فرما۔ اس کے بعد قلیل عرصہ میں وفات پا گئے۔

وقيل لما حضرته الوفاة بكى فقيل له ما يبكيك يا أمير المؤمنين أبشر فقد أحيا الله بك سننا وأظهر بك عدلا فبكى ثم قال أليس أوقف فأسأل عن أمر هذا الخلق فوالله لو عدلت فيهم

اور روایت ہے کہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ اشکبار ہو گئے کسی نے کہا اے امیر المومنین! آپ اس وقت آنسو کیوں بہا رہے ہیں آپ کیلئے بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آپکے ذریعہ بہت سے اچھے طریقے جاری فرمائے اور عدل و انصاف ظاہر کیا یہ سن کر آپ رو پڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أخفت على نفسي أن لا تقوم بحجته فكيف بكثير مما صنعنا

اور فرمایا کیا میں اللہ کے سامنے کھڑا[۲] نہیں کیا جاؤں گا اور مخلوق کے بارے میں پوچھا نہیں جاؤں گا۔ خدا کی قسم اگر میں عدل ہی کرتا تو تب بھی اپنے نفس پر خائف ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو کوئی عذر نہ کر سکیگا۔ مگر یہ کہ خدا ہی اس کو اس کی تعلیم فرما دے اور اس صورت میں کہ بہت سا عدل ہم سے چھوٹ گیا ہے"۔

(۲) اب حد درجہ خطرہ لاحق ہے یہ کہہ کر آپ بے اختیار رو دیے اس کے بعد آپ بہت کم مدت زندہ رہے آپکی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا مجھے بٹھا دو لوگوں نے آپ کو بٹھا دیا۔

فقال أنا الذي أمرتني فقصرت ونهيتني فعصيت ولكن لا إله إلا الله ثم رفع رأسه فأحد النظر فقيل له في ذلك فقال إني لأرى حضرة ما هم بإنس ولا جن ثم قبض رحمه الله

(احیاء العلوم ص ۴۹۰، ۴۱۱ ج ۴)

پھر فرمایا الٰہی! میں وہ ہوں کہ تو نے مجھے حکم فرمایا میں نے اس کی اطاعت میں کوتاہی کی اور تو نے مجھے جس چیز سے منع فرمایا میں اس سے نہ رکا۔ یہ کلمات آپ نے تین بار فرمائے مگر لا الہ الا اللہ یعنی توحید میں مضبوط رہا پھر آپ نے سر اٹھا کر تیز نگاہ سے دیکھا پاس بیٹھے ہوئے لوگوں نے اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا میں کچھ سبز رنگ لوگ دیکھتا ہوں نہ وہ انسان ہیں اور نہ جن اس کے بعد آپ کی روح مبارک قفس عنصری سے پرواز کر گئی

⁂ ⁂ ⁂

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر بن عبدالعزیزؒ

ابا جان! کیا آپ اس حقیقت سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ موت آپ کے پاس اچانک آجائے؟ (عبدالملک بن عبدالعزیزؒ)

بیٹے کی باپ سے دلنشیں خیر خواہی

عَنِ ابْنِ اَبِی عَبْلَةَ قَالَ	ابن ابی عبلہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز
جَلَسَ عُمَرُ یَوْمًا لِلنَّاسِ	ایک دن لوگوں کے فیصلے کے لیے (تختِ
فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ ضَجِرَ	عدالت پر) بیٹھے، یہاں تک کہ نصف دن
وَمَلَّ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَكَانَكُمْ	گزر گیا۔ آپ تھک کر چور ہو گئے تو لوگوں
حَتّٰى انْصَرِفَ اِلَيْكُمْ	سے فرمایا تم اپنی اپنی جگہ اسی طرح بیٹھے رہو
وَدَخَلَ لِيَسْتَرِيحَ سَاعَةً	یہاں تک کہ میں واپس آکر پاس آجاؤں
فَجَاءَ اِلَيْهِ اِبْنُهٗ عَبْدُ	پھر آپ اپنے مکان میں داخل ہو گئے تاکہ
الْمَلِكِ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا	تھوڑی دیر آرام کریں، ان کا لڑکا عبدالملک
دَخَلَ فَاسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ	آیا اور لوگوں سے اپنے والد کے متعلق پوچھا
فَاَذِنَ لَهٗ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ	لوگوں نے کہا وہ اپنے کمرے میں ذرا آرام
يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا	کے لیے تشریف لے گئے ہیں۔ لڑکے نے
اَدْخَلَكَ؟ قَالَ اَرَدْتُّ	اپنے والد سے اندر آنے کی اجازت طلب
اَنْ اَسْتَرِيحَ سَاعَةً	کی، والد صاحب نے اجازت دے دی
قَالَ اَوَ اَمِنْتَ الْمَوْتَ	لڑکا والد صاحب کے پاس پہنچ کر کہتا ہے
اَنْ يَّاْتِيَكَ وَرَعِيَّتُكَ	اے امیر المؤمنین آپ یہاں کیوں تشریف
عَلٰى بَابِكَ يَنْتَظِرُوْنَكَ	لائے ہیں۔ (عمر بن عبدالعزیزؒ) نے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَنْتَ مُحْتَجِبٌ عَنْهُمْ؟ فَقَامَ عُمَرُ فَخَرَجَ اِلَى النَّاسِ۔

(صفۃ الصفوۃ)

(ج ۲ ص ۱۲۹)

میں تھک گیا ہوں خیال کیا کہ ذرا سکون حاصل کروں۔ بیٹا (عبدالملک) کہنے لگا، ابا جان کیا آپ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ آپکے پاس موت اچانک آجائے اور آپ کی رعیت آپ کے دروازے پر آپ کا انتظار کر رہی ہو اور آپ ان سے پوشیدہ ہوں (یہ سن کر) حضرت عمر بغیر استراحت اُٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں کے پاس تشریف لے آئے۔

موت کا وقت معیّن ہے مگر
کیا خبر ہے کسے کب آجائے

عُمرؒ بن عبدالعزیزؒ اور ایک خطبہ

کیا تم نے نہیں دیکھا جو اپنی زندگی پر مغرور تھے انہیں گردشِ شام وسحر نے اچک لیا

اِترا نہ اپنی زندگیٔ پُربہار پر
اس زندگی کا موت بالآخر مآل ہے

اپنے ایک خطبے میں فرماتے ہیں۔ لوگو! سُن لو۔ ہر سفر کے لیے زادِ راہ (سفرخرچ) کی ضرورت ہوتی ہے۔ سفرِ آخرت کا توشہ تقویٰ (گناہوں سے اجتناب، خوفِ خدا) ہے اپنی حالت ایسی بنالو گویا کہ تم آخرت کے عذاب وثواب کو اپنی نگاہوں سے اس دنیا میں دیکھ رہے ہو، ثواب کو دیکھ کر اس کی رغبت کرو اور عذاب کو دیکھ کر اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوف کھاؤ۔ حرصِ حیات زیادہ نہ بڑھاؤ ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم پر تمہارا دشمن غالب آجائے گا جو صبح سے شام تک زندہ رہنے کی امید نہیں رکھتا اور شام سے صبح تک اپنی عمرِ مستعار کا اعتبار نہیں کرتا۔ وہ اپنا دامنِ امید نہیں پھیلاتا اور لمبے لمبے منصوبے نہیں بناتا، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو اپنی زندگی پر مغرور تھے۔ کس طرح موت کی آغوش میں چلے گئے، لوگو! جان لو کہ بہشت یا دوزخ میں سے ایک مقام میں ہر انسان کو داخل ہونا ہے۔ ان دونوں مقاماتِ کے علاوہ تیسرا کوئی مقام نہیں ہے

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۵۰)

تُو اس دار العمل سے گر تہی دامن چلا عاجزؔ!
تری جانب پھر اسے بے ساز و ساماں کون دیکھے گا؟

جب ملک الموت آئے گا

تو اس سے تمہیں نہ کثرتِ جمعیت بچا سکے گی اور نہ تمہاری ثروت و قوت

ابن سبط کہتے ہیں کہ میں نے والدِ محترم سے سُنا کہ انسان کو اپنی صحتِ کاملہ اور دائمی تندرستی سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے۔ کیا بغیر کسی بیماری کے بحالتِ تندرستی مرتے نہیں دیکھا گیا؟ اے وہ شخص کہ عمرِ دراز پانے کے باعث انجامِ حیات سے غافل ہے۔ کیا تو نے کبھی کسی گرفتار کو نہیں دیکھا کہ وہ بغیر سامان پکڑا گیا ہو، تم لوگ دائمی تندرستی پر مغرور ہو اور ایک طویل مدت تک آرام و راحت سے گزرنے پر موت اور ملک الموت کو بھلائے بیٹھے ہو کہ جب وہ تشریف لائیں گے تو انہیں نہ تمہاری قوت و ثروت روک سکے گی اور نہ کثرتِ جمعیت، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ موت سختیوں تکلیفوں اور گناہوں پر ندامت و پشیمانی کی گھڑی ہے اور فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو موت کے بعد آنے والے مقامات کے لیے عمل کر رہا ہے اللہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بندے پر رحم فرمائے جو اپنے نفس پر ترس کھا کر اسے زندگی میں موت کے بعد کے لیے محنت پر مجبور کرتا ہے۔

وقفِ الم ہے اُن کا ہر اک لمحۂ حیات
خطرات جن کے دل میں ہیں روزِ شمار کے

موت اور قیامت کا خوف

كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَجْمَعُ كُلَّ لَيْلَةٍ الْفُقَهَاءَ فَيَتَذَاكَرُوْنَ الْمَوْتَ وَالْقِيَامَةَ وَالْاٰخِرَةَ ثُمَّ يَبْكُوْنَ حَتّٰى كَاَنَّ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ جَنَازَةٌ۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ہر رات فقہاء دین کو جمع کر لیتے اور آپس میں موت، قیامت اور آخرت کو یاد کر کے اس قدر روتے گویا ان کے سامنے کوئی جنازہ پڑا ہوا ہے۔

(احیاء العلوم جلد ۴ صفحہ ۱۷۱)

آدمی وہ ہے جس کا دل عاجز حشر کے خوف سے دہلتا ہے

موت کی یاد نے مجھ سے لذتِ دنیا چھین لی

(ابراہیم تیمیؒ)

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ شَيْئَانِ قَطَعَا عَنِّىْ لَذَّةَ الدُّنْيَا ذِكْرُ الْمَوْتِ وَالْوُقُوْفُ

ابراہیم تیمیؒ فرماتے ہیں کہ دو چیزیں ایسی ہیں جنہوں نے میری دنیا کی لذت چھین لی۔ ایک موت کی یاد، دوسری اللہ کے سامنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَیْنَ یَدِی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ قیام کا خوف۔

ہے نزع وقبر وقیامت کا سامنا جن کو
مرے عزیز تو اُن کے تفکرات نہ پوچھ

دِل کی سختی کا علاج موت کی یاد ہے

قَالَتْ صَفِیَّۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اِنَّ اِمْرَأَۃً اشْتَکَتْ اِلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَسَاوَۃَ قَلْبِھَا فَقَالَتْ اَکْثِرِیْ ذِکْرَ الْمَوْتِ یَرِقَّ قَلْبُکِ فَفَعَلَتْ فَرَقَّ قَلْبُھَا فَجَاءَتْ تَشْکُرُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۵۱)

حضرت صفیہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے اپنے دل کی سختی کی شکایت کی، آپ نے فرمایا موت کو زیادہ یاد کیا کر تیرا دل نرم ہو جائے گا اس نے اس پر عمل کیا تو اس کا دل نرم ہو گیا وہ پھر حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کا شکریہ ادا کیا۔

خلیفہ ہارون رشید موت کے وقت

حُکِیَ عَنْ ھَارُوْنَ الرَّشِیْدِ اَنَّہٗ اِنْتَقٰی اَکْفَانَہٗ بِیَدِہٖ عِنْدَ الْمَوْتِ وَکَانَ یَنْظُرُ اِلَیْھَا وَیَقُوْلُ مَا اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَہْ ۝ ھَلَکَ عَنِّیْ سُلْطَانِیَہْ ۝

(الحاقہ ۲۸-۲۹)

روایت ہے کہ خلیفہ ہارون رشید نے وفات کے وقت اپنا کفن خود اپنے ہاتھ سے منتخب کر لیا تھا اور اسے دیکھ کر کہہ رہے تھے۔ مَا اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَہْ ۝ ھَلَکَ عَنِّیْ سُلْطَانِیَہْ ۝ میری دولت نے مجھے کچھ فائدہ نہیں دیا میرا اقتدار بھی مجھ سے چھن گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے موت کے انجام کو جان لیا

قَالَ كَعْبٌ مَنْ عَرَفَ الْمَوْتَ هَانَتْ عَلَيْهِ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَهُمُومُهَا

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۵۱)

حضرت کعب فرماتے ہیں جس نے موت کو پہچان لیا اس پر دنیا کے مصائب و آلام برداشت کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

تمہاری نوبت بھی آنے والی ہے

قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لِبَعْضِ الْعُلَمَاءِ عِظْنِيْ فَقَالَ لَسْتَ اَوَّلَ خَلِيْفَةٍ تَمُوْتُ؛ قَالَ زِدْنِيْ قَالَ لَيْسَ مِنْ آبَائِكَ اَحَدٌ اِلٰى آدَمَ اِلَّا ذَاقَ الْمَوْتَ وَقَدْ جَاءَتْ نَوْبَتُكَ فَبَكٰى عُمَرُ لِذٰلِكَ

٭ ٭ ٭

(احیاء العلوم ج ۴ صفحہ ۴۵۱)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے کسی عالم سے فرمایا کہ مجھے کچھ نصیحت کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ پہلے بادشاہ نہیں جو فوت ہونے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا مزید نصیحت کریں تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کے آبا و اجداد میں آدم علیہ السلام تک کوئی ایسا نہیں جس نے موت کا ذائقہ نہ چکھا ہو۔ اب آپ کی بھی باری آرہی ہے۔ عمر بن عبدالعزیز یہ سن کر بے اختیار رو پڑے۔

مر رہے ہیں سامنے انساں ترے
تو بھی اے انساں یونہی مر جائے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مرنے والوں کے ذکر کے وقت خود کو بھی ان میں شمار کر

قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِذَا ذَکَرْتَ الْمَوْتٰی فَعُدَّ نَفْسَکَ کَاَحَدِھِمْ۔ (احیاء ج ۴ ص ۴۵۲)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مُردوں کے ذکر کے وقت یہ خیال کر کہ تو بھی ان میں سے ایک ہے۔

عارف ہمیشہ موت کو یاد رکھتا ہے

اس لیے کہ لقاءِ حبیب کا وعدہ موت ہی کے توسط سے ہے۔ اسی لیے محبوب سے ملاقات کا خواہشمند ہر لمحہ موت کی تیاری اور اس کے استقبال کے لیے مستعد رہتا ہے۔

حضرت حذیفہؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا کہ حبیب ضرورت کے وقت آیا۔ الٰہی تجھے علم ہے کہ مجھے فقر تونگری سے اور مرض صحت سے، اور موت حیات سے زیادہ پسند ہے۔ لہٰذا تو مجھ پر موت آسان فرما دے تاکہ میں دنیا سے سرخرو ہو کر اور تجھ سے خوشی خوشی ملوں۔

آخرت سے غافل، عیاش اور اپنے کریم آقا کا سرکش غلام موت کو بُرا جاننے میں معذور ہے اور عارف اپنے مالک کا فرماں بردار موت کو اچھا جانتا ہے اس لیے کہ موت دنیا کے تمام مصائب سے نجات اور آخرت کی جملہ نعمتوں کے حصول کا ذریعہ ہے اور ان انعامات میں بڑا انعام محبوب کی دائمی قربت ہے۔ ان دونوں سے بلند مقام یہ ہے کہ غلام اپنے مہربان آقا، محکوم اپنے مشفق حاکم کی رضا پر راضی رہے اور اپنا ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملہ اس کے سپرد کر دے ۔ نہ اپنے لیے زندگی پسند کرے اور نہ موت، اس کے نزدیک وہی کام وہی حال محبوب ہو جو محبوب کو محبوب ہو کہ فرط محبت اور تسلیم ورضا کا مقام یہی ہے ۔ محب صادق کی منتہائے آرزو یہی ہونی چاہیے ۔

جس حال میں تو خوش ہے اسی حال میں خوش ہوں
میری بھی رضا ہے وہی جو تیری رضا ہے

لقاءِ الٰہی

دیدارِ جلوۂ خداوندی

قرآن کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے آخرت کے معاملے کو ہر جگہ لقاء الٰہی سے تعبیر کیا ہے یعنی اللہ کے دیدار سے چنانچہ تم جابجا اس طرح کی تعبیرات پاؤ گے "جو لوگ لقاء الٰہی کی توقع رکھتے ہیں" یعنی آخرت کی توقع رکھتے ہیں" یا جن لوگوں نے لقاء الٰہی سے انکار کیا" یعنی آخرت سے انکار کیا" وہ کہتا ہے مومن وہ ہے جو لقاء الٰہی کی طلب رکھتا ہے، کافر وہ ہے جو دنیوی زندگی ہی پر قانع ہے اور لقاء الٰہی کی اس میں کوئی طلب نہیں ۔

پھر جابجا مومنوں کی نسبت فرمایا ہے کہ ان کی نگاہیں جمال الٰہی کا نظارہ کریں گی

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ (القیامہ۔ ۲۲) — کتنے چہرے اس دن تازہ ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھنے والے اور کافروں کی نسبت فرماتا ہے کہ وہ اس نعمت سے محروم رہیں گے ۔

كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ — خبردار وہ اپنے رب سے اس دن روک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَمَحْجُوْبُوْنَ۔ (التطفیف ۱۵) دیے جائیں گے۔

پس ان تمام تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن نے آخرت کی زندگی اور اس نعماء کی جو حقیقت قرار دی ہے وہ کوئی ایسی بات ہے جس کا ماحصل لقاءِ الٰہی ہے۔ اور عذابِ آخرت کا معاملہ کوئی ایسا معاملہ ہے جسے وہ محجوب رہنے سے تعبیر کرتا ہے۔

بعض تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ آخرت کی نعمتوں میں ایک نعمت تو وہ ہوگی جسے وہ جنّت کی زندگی سے تعبیر کرتا ہے اور ایک اس کے علاوہ بھی ہے، اس دوسری نعمت کو اس نے جابجا "رضوان" سے تعبیر کیا ہے، یہ جنّتی زندگی کی نعمت سے بھی بڑی نعمت ہوگی۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا	سے جنتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ	نہریں بہتی ہیں اور ان میں ہمیشہ رہیں گے۔
مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ	اور ہمیشگی کی جنّتوں میں ستھرے مکانات
عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ	ہیں اور اللہ کی رضامندی ہے جو کہ سب سے
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔	بڑی چیز ہے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

(التوبۃ ۷۲)

رضوان سے مقصود اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا اعلیٰ مرتبہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے وہ کوئی ایسی نعمت ہے جس کے لیے بجز اس کے اور کوئی تعبیر نہیں ہو سکتی تھی جسے اللہ تعالیٰ کی کامل ترین رضامندی کی بخشش و نوازش کہی جائے۔

۵

اللہ کو دیکھے گا اللہ کا ہر بندہ
اللہ قیامت میں جب جلوہ نما ہوگا (جامِ طہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہب بن منبہؒ

کاش خلقت پیدا نہ ہوتی، اب جب کہ پیدا ہو چکی ہے تو اسے جاننا چاہیے کس لیے پیدا ہوئی ہے؟ کیا تخلیقِ آدم کا مقصد عیش وعشرت اور جمعِ مال و زر ہے؟

عَنْ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ وَهْبٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ مُنَادِيًا يُنَادِي مِنَ السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ كُلَّ صَبَاحٍ أَبْنَاءُ الْأَرْبَعِينَ زَرْعٌ قَدْ دَنَا حَصَادُهُ، أَبْنَاءُ الْخَمْسِينَ مَاذَا قَدَّمْتُمْ وَمَا أَخَّرْتُمْ؟ أَبْنَاءُ السِّتِّينَ لَا عُذْرَ لَكُمْ لَيْتَ الْخَلْقَ لَمْ يُخْلَقُوْا وَإِذَا خُلِقُوْا عَلِمُوْا لِمَاذَا خُلِقُوْا قَدْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ فَخُذُوْا حِذْرَكُمْ۔

بکار بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت وہب نے فرمایا: میں نے بعض کتب میں پڑھا ہے کہ چوتھے آسمان پر (ایک فرشتہ) ہر صبح پکارتا ہے کہ چالیس سال کی عمر کے لوگوں کی مثال ایسی کھیتی ہے جس کی فصل کاٹنے کا وقت قریب آگیا ہے۔ پچاس سال کی عمر کے لوگو! تم سوچو کہ تم نے آگے کیا بھیجا (آخرت کے لیے)۔ اور پیچھے (دنیا میں) کیا چھوڑا؟ ساٹھ سال کی عمر میں قدم رکھنے والو! تمہارے لیے اب کوئی عذر نہیں (تم اللہ تعالیٰ کے پاس جاکر اپنی غفلت کے بارے میں کوئی بہانہ پیش نہ کرسکو گے تمہیں طویل زندگی عطا کی گئی لیکن تم نے اس سے استفادہ نہ کیا اور آخرت کے لیے نیک اعمال نہ کیے) کاش کہ خلقت پیدا ہی نہ ہوتی اور جب کہ پیدا ہو چکی تو اسے غور وفکر کرنا چاہیے کہ کس لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(صفۃ الصفوۃ) پیدا کی گئی ہے۔ خبردار! قیامت تمہارے قریب

(ج ۲ - ص ۲۹۳) آگئی ہے۔ وہاں کام آنے والا سامان تیار کرلو

منڈلا رہا ہے سر پہ ترے طائرِ اجل

پھر بھی لحد کی فکر قیامت کا غم نہیں

ابو عثمان حیری ۲۹۸ھ عالمِ نزع میں

دراصل رے کے رہنے والے تھے مگر نیشاپور میں مقیم ہو گئے تھے۔ یہ شاہ کرمانی اور یحییٰ بن معاذ رازی کی صحبت میں رہے اور شاہ کرمانی کی معیت میں ابو حفص حداد کے پاس نیشاپور آئے وہیں سکونت اختیار کر لی، اور وہیں علم حاصل کیا۔ ابو حفص نے ان کی شادی اپنی لڑکی سے کر دی، ان کی وفات ۲۹۸ھ میں ہوئی، ابو حفص کی وفات کے بعد تیس سال سے کچھ اوپر زندہ رہے۔ فرمایا کرتے تھے۔

جب تک آدمی کے دل میں چار باتیں ایک جیسی دکھائی نہ دیں اس وقت تک اس کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ منع، اعطاء، عزت، ذلت۔

حالتِ نزع میں بیٹے کو نصیحت

جب وفات کے وقت ان کی حالت بدل گئی تو ان کے بیٹے ابوبکر نے (غم والم میں) اپنی قمیص پھاڑ ڈالی، اس پر ابو عثمان نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا اے میرے پیارے بیٹے ظاہر میں سنت کے خلاف کرنا باطن میں ریاکاری کی علامت ہے۔

www.KitaboSunnat.com

ابوالحسین الوراق کہتے ہیں میں نے ابو عثمان کو کہتے ہوئے سُنا۔ اللہ تعالیٰ کی صحبت میں حسن ادب و دوام ہیبت اور مراقبہ کو مدنظر رکھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں اتباعِ سنت اور ظاہری علم کی پابندی کا خیال رکھو۔ گھر والوں کی صحبت میں حسن خلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اہتمام کرو، برادری کی صحبت میں ہمیشہ خندہ پیشانی کے ساتھ رہو بشرطیکہ کوئی گناہ کی بات نہ ہو، اور جاہلوں کی صحبت میں ان کے لیے دُعا کرتے رہو اور ان پر رحم کیا کرو، نیز آپ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے اپنے قول و فعل میں اپنے اوپر سنت کو حاکم قرار دیا وہ حکمت کی بات کرے گا اور جس نے اپنے قول و فعل میں خواہشاتِ نفسانی کو حاکم بنایا وہ بدعت کی بات کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنْ تُطِیْعُوْہُ تَہْتَدُوْا۔ اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے۔

(رسالہ قشیریہ ص ۶۱-۶۲)

رضائے حق محمدؐ کی اطاعت سے عبارت ہے
سمجھ لے اس حقیقت کو تو اے اُمّت محمدؐ کی

احمد بن خضرویہ بلخی ۲۴۰ھ نزع کی حالت میں

یہ خراسان کے بڑے مشائخ میں سے تھے۔ یہ ابوتراب نخشبی کی صحبت میں رہے نیشاپور پہنچ کر انہوں نے ابوحفص کی زیارت کی اور پھر ابویزید کی زیارت کی غرض سے بسطام چلے گئے، ابوحفص فرماتے ہیں: میں نے احمد بن خضرویہ سے بڑھ کر نہ کسی کو ہمت دیکھا اور نہ ہی سچے حال والا پایا۔ بایزید کہا کرتے تھے کہ احمد ہمارے استاد ہیں۔

محمد بن حامدؒ کہتے ہیں کہ جب احمد بن خضرویہ پر نزع کا عالم طاری ہوا تو اس وقت میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور اس وقت ان کی عمر پچانوے (۹۵) سال تھی، اس حال میں ان کے ایک مرید نے ان سے کوئی مسئلہ دریافت کیا تو وہ اشکبار ہو گئے، اور فرمایا:

بیٹا پچانوے سال سے میں ایک دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا اور اب وہ کھلنے کو ہے۔ مجھے معلوم نہیں اس کا کھلنا میرے لیے سعادت مندی کا سبب ہو گا یا بدبختی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے پاس اب جواب دینے کا وقت کہاں؟ راوی کا بیان ہے کہ ان کے ذمے سات سو دینار قرض تھا، قرضخواہ بھی اس وقت موجود تھے۔ احمد نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ اے اللہ! میں قیامت کے دن ان کا قرضہ ادا نہیں کر سکوں گا، یہ اس وقت موجود ہیں لہٰذا میری طرف سے ان کا قرض تو ادا فرما دے۔ کہتے ہیں کہ اسی وقت کسی نے دستک دی اور کہا احمد کے قرضخواہ کہاں ہیں؟ اور احمد کا تمام قرض ادا کر دیا۔ اس کے بعد ان کی روح پرواز کر گئی۔ ان کی وفات ۲۴۰ھ میں ہوئی۔

(رسالہ قشیریہ، ص ۱۵)

نکل جاتے ہیں ہر اک مرحلے سے سرخرو ہو کر
مدد کرتا ہے خود اللہ اپنے نیک بندوں کی

حضرت ابراہیم النخعی ملک الموت کے انتظار میں

میں ملک الموت کا منتظر ہوں اور اس لیے رو رہا ہوں کہ مجھے کچھ خبر نہیں کہ میرا ٹھکانا جنت ہے یا جہنم،

عَنْ عِمْرَانَ الْخَيَّاطِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ نَعُوْدُهُ وَهُوَ يَبْكِيْ فَقُلْنَا لَهُ مَا يُبْكِيْكَ أَبَا عِمْرَانَ قَالَ أَنْتَظِرُ مَلَكَ الْمَوْتِ لَا أَدْرِيْ يُبَشِّرُنِيْ بِالْجَنَّةِ أَمْ بِالنَّارِ۔

(صفۃ الصفوۃ ج ۳ ص ۸۸)

حضرت عمران خیاط (درزی) بیان کرتے ہیں کہ ہم ابراہیم نخعی کے پاس ان کی علالت میں عیادت کے لیے گئے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں۔ ہم نے پوچھا آپ اس وقت رو کیوں رہے ہیں؟ فرمایا کہ میں ملک الموت کے انتظار میں ہوں مجھے کچھ خبر نہیں کہ وہ مجھے جنت کی خوشخبری دیتے ہیں یا جہنم کی (اس لیے رو رہا ہوں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سلمان فارسیؓ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

موت کی بیہوشیوں کے وقت پیش آنے والا وقت مجھے رُلا رہا ہے

حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ سَلْمَانَ الْفَارِسِیَّ رَحِمَہُ اللّٰہُ کَانَ یَقُوْلُ اَضْحَکَنِیْ ثَلَاثٌ وَاَبْکَانِیْ ثَلَاثٌ ضَحِکْتُ مِنْ مُؤَمِّلِ الدُّنْیَا وَالْمَوْتُ یَطْلُبُہٗ وَغَافِلٍ لَا یُغْفَلُ عَنْہُ وَضَاحِکٍ مِلْءَ فِیْہِ لَا یَدْرِیْ اَمُسْخِطٌ رَبَّہٗ اَوْ مُرْضِیْہِ وَاَبْکَانِیْ ثَلَاثٌ فِرَاقُ الْاَحِبَّۃِ مُحَمَّدٍ وَحِزْبِہٖ وَھَوْلُ الْمُطَّلَعِ عِنْدَ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْوُقُوْفُ بَیْنَ یَدَیْ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ حِیْنَ لَا اَدْرِیْ اِلَی النَّارِ انْصِرَافِیْ اَمْ اِلَی الْجَنَّۃِ

حضرت جعفر بیان کرتے ہیں ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ سلمان فارسیؓ ان پر اللہ رحم فرمائے فرماتے تھے کہ تین چیزیں مجھے ہنسائی ہیں اور تین چیزیں مجھے رُلاتی ہیں۔ میں ہنستا ہوں اس شخص پر جو دنیا میں قیام کی لمبی امید رکھتا ہے حالانکہ موت اس کی تلاش میں ہے اور اس شخص پر جو غافل ہے لیکن ملک الموت اس سے غافل نہیں۔ اور اس شخص پر جو کھلکھلا کر ہنستا ہے حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ اس نے اپنے پروردگار کو ناراض کر رکھا ہے یا راضی کر لیا ہے اور مجھے تین چیزیں رُلا رہی ہیں اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب الزھد لا بن حنبل ص ۱۹۲ بیروت

پیارے لیعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اور ان کے ساتھیوں کی جدائی اور
موت کی بیہوشیوں کے وقت پیش آنے
والے حال کی ہولناکی اور پروردگار
کے سامنے (حشر میں) کھڑے ہونے
کا خیال جبکہ مجھے کچھ خبر نہیں کہ میں جہنم
کی طرف جاؤنگا یا جنت کی جانب

قرار کس طرح اس کو ہو جس کو علم نہیں
کہ اس کے واسطے جنت ہے یا جہنم ہے

موت اللہ تعالیٰ کا ایسا اٹل فیصلہ ہے جسے کوئی ٹال نہیں سکتا

موت حکیموں اور ڈاکٹروں کو بھی نہیں چھوڑتی
بارہا دیکھنے میں آرہا ہے وہ جس مرض کے ماہر ہوتے ہیں
اسی میں خود مبتلا ہو کر مر جاتے ہیں

حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فیوض یزدانی میں ارشاد فرماتے ہیں جس دنیا کو تم محبوب سمجھتے ہو اور آخرت سے بھاگتے ہو موت آئے گی عنقریب تمہاری مرضی اور اختیار کے بغیر اس دنیا کے اور تمہارے درمیان آڑ ہو جائیگی، جس مال پہ تم آج خوش ہو رہے ہو وہ تم سے لے لیا جائیگا ناگواری تمہارے پاس آموجود ہوگی اور مسرت کے بدلے غم چھا جائیگا ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رابعہ عدویہ

رحمۃ اللہ علیہا

ان کے پاس جب موت کا ذکر ہوتا تو کپکپی طاری ہو جاتی۔ ان کے قریب کسی شخص نے قرآن کی آیت تلاوت کی جس میں جہنم کی آگ کا ذکر تھا سن کر چیخ ماری اور بیہوش ہو گئیں۔

عبداللہ بن علیسی بیان کرتے ہیں کہ میں رابعہ عدویہ کے پاس ان کے گھر گیا۔ میں نے ان کے چہرے پر نور (روشنی) دیکھا۔ وہ فکرِ آخرت میں بہت زیادہ روتی تھیں۔

فَقَرَأَ رَجُلٌ عِنْدَهَا	(ایک مرتبہ) ایک شخص نے
آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ فِيهَا	ان کے سامنے قرآن مجید
ذِكْرُ النَّارِ فَصَاحَتْ	کی ایک آیت تلاوت کی جس
ثُمَّ سَقَطَتْ۔	میں دوزخ کی آگ کا ذکر تھا۔
	(سن کر) ایک چیخ ماری اور بیہوش
	ہو کر گر پڑیں۔

محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس جب موت کا ذکر ہوتا تو

أَصَابَتْهَا رِعْدَةٌ	ان پر کپکپی طاری ہو جاتی۔

(صفۃ الصفوۃ۔ ج ۴ ص ۲۷، ۲۸)

دل سے خوفِ عذاب اٹھ جائے
اس سے بڑھ کر عذاب کیا ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ے نہ جیتے جی کیا جب احتساب زندگی خود ہی
کتاب زندگانی سامنے آئی تو کیا ہوگا

عبدالملک بن مروان

جب عبدالملک بن مروان کا وقت مرگ قریب آیا تو ایک دھوبی کو دیکھا کہ دمشق کے اطراف میں کپڑے کو اپنے ہاتھ میں لپیٹ کر پتھر پر مار رہا تھا۔ عبدالملک نے کہا کاش میں ایک دھوبی ہوتا اور ہر روز اپنے ہاتھ کی کمائی کھایا کرتا۔ اور دنیا کی کسی چیز کا والی نہ ہوتا۔ یہ بات ابوحازمؒ نے سنی تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ان حکام کو ایسا بنایا کہ وہ مرنے کے وقت اس حال کی تمنا کرتے ہیں جس میں ہم ہیں اور جب ہمیں موت آتی ہے تو ہم اُن کے حال کی تمنا نہیں کرتے

وَقِيلَ لِعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: كَيْفَ تَجِدُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ أَجِدُنِي كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ (وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُمْ مَا	اور کسی نے عبدالملک سے اُن کے مرض الموت میں پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو۔ مروان نے جواب دیا میں خود کو (اس وقت) ایسا پاتا ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور اب تو تم ہمارے پاس تنہا تنہا آئے جیسا کہ ہم نے تم کو اوّل بار پیدا کیا تھا اور اپنے پیچھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ	چھوڑ آئے جو کچھ ہم نے تم کو
الآية	دیا تھا (الانعام آیت نمبر۹۴)
ومات (احیاء ج ۴ ص ۴۸۰)	اور آپ فوت ہو گئے

نہیں جی لگانے کے قابل یہ دنیا
تو دنیا سے دامن بچائے چلا جا
عمل کیلئے ہے یہ تھوڑا سا وقفہ
تغافل کے پردے اٹھائے چلا جا

حضرت ابوھریرہ
رضی اللہ عنہ

وفات کے وقت طوالتِ سفرِ آخرت اور قلتِ زادِ راہ اور قبر و قیامت کی مشکلات کے خوف سے رو رہے ہیں۔

عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ قَالَ	حضرت ابن شوذب بیان کرتے
لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ	ہیں کہ جب آپ کی وفات کا
بَكَى فَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا	وقت قریب آیا تو آپ اس
هُرَيْرَةَ مَا يُبْكِيكَ قَالَ	وقت رو رہے تھے آپ سے
بُعْدُ الْمَفَازَةِ وَقِلَّةُ الزَّادِ	پوچھا گیا اے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ آپکو کس چیز
وَعَقَبَةٌ كَئُودٌ الْمَهْبِطِ	نے رلایا ہے؟ فرمایا (آخرت
مِنْهَا إِلَى الْجَنَّةِ أَوِ النَّارِ	کے) طویل سفر کے خوف اور زادِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کتاب الزھد لاحمد بن حنبل بیروت ص ۲۲۳) راہ کی کمی کے خیال نے اور مرحلۂ شاقہ (عالمِ برزخ) کی فکر نے جسے عبور کر کے یا تو جنت کی طرف چلے جانا ہے یا جہنم کی جانب۔

ے

میں رو رہا ہوں کہ پہنچوں گا کیسے منزل پہ
نہ پاس رختِ سفر ہے نہ کوئی ہمدم ہے

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ

وفات کے وقت رو رہے ہیں اور اپنے آپ سے یوں مخاطب ہیں کہ "معاویہ! اپنے رب کو یاد کر رہا ہے جب کہ بڑھاپے نے کسی کام کا نہیں چھوڑا۔ یہ فکر اُس وقت کیوں نہ ہوئی جب کہ جوانی کی شاخ ہری بھری اور ترو تازہ تھی۔ پھر بلند آواز سے رونے لگے اور دُعا کرنے لگے میرے پروردگار! اس بوڑھے گنہگار سخت دل پر رحم فرما۔ اے اللہ اس کے گناہ معاف فرما دے۔

جب امیر معاویہؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو تیمار داروں سے کہا مجھے بٹھا دو۔ چنانچہ بٹھا دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مشغول ہو گئے پھر رونے لگے اور اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے

تَذَكَّرُ رَبَّكَ يَا مُعَاوِيَةُ — معاویہؓ اپنے رب کو اب یاد کر رہا
بَعْدَ الْهَرَمِ وَالْإِنْحِطَاطِ — ہے جبکہ بڑھاپے نے کسی کام کا نہیں
أَلَا كَانَ هٰذَا وَغُصْنُ الشَّبَابِ — چھوڑا۔ یہ فکر اس وقت کیوں نہ ہوئی
نَضْرٌ رَيَّانٌ — جبکہ جوانی کی شاخ ہری بھری اور ترو تازہ تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر بلند آواز سے رونے لگے اور دُعا کرنے لگے :

یَا رَبِّ ارْحَمِ الشَّیْخَ الْعَاصِیَ ذَا الْقَلْبِ الْقَاسِیْ اَللّٰھُمَّ اَقِلِ الْعَثْرَۃَ وَاغْفِرِ الزَّلَّۃَ وَعُدْ بِحِلْمِکَ عَلٰی مَنْ لَّمْ یَرْجُ غَیْرَکَ وَلَمْ یَثِقْ بِاَحَدٍ سِوَاکَ	میرے پروردگار! اس بوڑھے گناہگار سخت دل پر رحم کر۔ اے اللہ العزش سے درگذر فرما، ذلت کو مٹا دے اور اس شخص پر اپنے حلم کی نوازش فرما جو تیرے سوا نہ کسی سے امید رکھتا ہے اور نہ کسی پر اعتماد۔

قریش کے ایک بوڑھے آدمی بیان کرتے ہیں کہ ان کے مرض الموت میں قریش کی ایک جماعت کے ساتھ میں بھی ان کی عیادت کے لیے گیا لوگوں نے ان کے بدن میں جھریاں دیکھیں انہوں نے اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا

"یہ دنیا وہی ہے جس کا ہم خوب تجربہ کر چکے اور دیکھ چکے ہیں خدا کی قسم ہم عالمِ شباب میں دنیا کی حسین رونق کی طرف دوڑے اور اس سے خوب لطف اندوز ہوئے یہ حالت کچھ دیر بھی قائم نہ رہی کہ دنیا نے یکدم پلٹا کھایا۔ انقلاب در انقلاب آیا، گرہ بعد گرہ کھول ڈالی۔ پس اب دنیا نے ہمیں تباہ وبرباد کر دیا ہے۔ پیچھے چھوڑ دیا ہے اور دعموں فکروں کو ہمارے سپرد کر دیا ہے اُف ہے دنیا کے گھر پر، افسوس ہے دنیا کے گھر پر"

روایت ہے کہ (موت کے وقت) حضرت معاویہؓ نے آخری خطبہ دیا۔ فرمایا !

"اے لوگو! میں ایک ایسی کھیتی کی بالی ہوں جو کٹ چکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے تم پر حکومت کی۔ میرے بعد اب جو حاکم آئیں گے وہ مجھ سے بُرے ہوں گے جسطرح جو مجھ سے پہلے آئے وہ مجھ سے بہتر تھے اے یزید! جب میری وفات ہو جائے تو مجھے کسی عقلمند آدمی سے نہلانا۔ اس لیے کہ عاقل آدمی کا اللہ کے ہاں ایک مقام ہے اس سے کہنا کہ اچھی طرح غسل دے اور بلند آواز سے اللہ اکبر کہے اور اے یزید! والدین کے بارے میں اللہ کی وصیت یاد رکھنا جب تم مجھے میرے نئے کپڑوں (یعنی کفن) میں لپیٹ چکو اور مجھے میری لحد میں رکھ چکو تو معاویہ رضی اللہ عنہ اور ارحم الراحمین کو تنہا چھوڑ دینا۔"

محمد بن علقمہ کہتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب موت آئی تو فرمایا:

يَا لَيْتَنِي كُنْتُ رَجُلًا مِنْ	کاش میں قریش کا ایک بھوکا
قُرَيْشٍ بِذِي طُوًى وَأَنِّي	آدمی ہوتا اور امور خلافت
لَمْ أَنَلْ مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ	میں سے کسی کا مالک
شَيْئًا۔	ہوتا۔

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۸۰)

وقفِ الم ہے اُن کا ہر اک لمحۂ حیات
خطرات جن کے دل میں ہیں روزِ شمار کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصدِ حیات وممات

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا (الملک ۱-۲)

وہ بڑا عالی شان ہے جس کے قبضہ میں تمام سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جس نے موت وحیات کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے تم میں کون شخص عمل میں زیادہ اچھا ہے۔

موت عدمِ محض اور سلبِ حیات کا نام نہیں جیسا کہ بعض نا اہل فلسفہ دانوں نے خیال کیا ہے۔

موت ایک مستقل وجودی مخلوق ہے

وَاسْتَدَلَّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ مَنْ قَالَ إِنَّ الْمَوْتَ أَمْرٌ وُجُودِيٌّ لِأَنَّهُ مَخْلُوقٌ۔ (ابن کثیر ۴/۲۹۶)

اس آیت سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے جو کہتے ہیں کہ موت ایک وجودی امر ہے کیوں کہ وہ پیدا کی گئی ہے، (پیدا شدہ چیز مخلوق ہے)

حُسنِ عمل کے لیے تصورِ موت اور فکرِ آخرت ضروری ہیں، دن رات موت کے مشاہدات سے انسان دنیا کو فانی اور قیامت میں دوبارہ اٹھنے کے اعتقاد سے آخرت کو باقی سمجھ کر وہاں کے ثواب حاصل کرنے اور وہاں کے عذاب سے بچنے کے لیے مستعد ہو سکتا ہے۔

اور حیات کا دخل یہ ہے کہ اگر یہ موقع اور مہلت حاصل نہ ہو تو انسان اچھا برا عمل کس وقت کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کے مشاہدہ سے دنیا کے فانی ہونے کا اور آخرت کے اعتقاد سے وہاں کے اجر کا اگر یقین نہ ہو تو انسان کو حسنِ عمل کی کیا حاجت ہے؟ اور اس کے لیے محنت و مشقت لاحاصل ہے۔

موت جو بظاہر ایک عدم کا نام ہے اس کے ساتھ تخلیق کا تعلق کس طرح ہوا۔ اس کے جواب میں ائمہ تفسیر سے متعدد اقوال منقول ہیں۔ سب سے زیادہ واضح بات یہ ہے کہ موت عدمِ محض کا نام نہیں بلکہ روح اور بدن کا تعلق منقطع کر کے روح کو ایک مکان سے دوسرے مکان میں منتقل کرنے کا نام ہے اور یہ ایک وجودی چیز ہے غرض جس طرح حیات ایک حال ہے جو جسم انسانی پر طاری ہوتا ہے۔ اسی طرح موت بھی ایک حال ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور بعض دوسرے ائمہ تفسیر سے جو یہ منقول ہے کہ موت و حیات دو مجسم مخلوق ہیں۔ موت ایک مینڈھے کی شکل میں اور حیات ایک گھوڑی کی شکل میں ہے اس سے مراد بظاہر اس صحیح حدیث کا بیان ہے جس میں یہ ارشاد ہے کہ جب قیامت میں اہل جنت، جنت میں اور اہل دوزخ، دوزخ میں داخل ہو چکیں گے تو موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں لایا جائیگا اور پلصراط کے پاس اس کو ذبح کر کے اعلان کر دیا جائے گا کہ اب جو جس حالت میں ہے وہ دائمی اور ابدی ہے۔ اب کسی کو موت نہیں آئے گی مگر اس حدیث سے یہ لازم نہیں آتا کہ موت کا کوئی جسم ہے بلکہ جس طرح دنیا کے بہت سے احوال و اعمال قیامت میں جسم اور صورتیں اختیار کر لیں گے جو بہت سی احادیث سے ثابت ہے، اسی طرح موت جو انسان کو پیش آنے والی ایک حالت ہے وہ بھی قیامت میں مجسم ہو کر مینڈھے کی شکل میں ذبح کر دی جائے گی۔

(قرطبی)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خُلِقَ الْمَوْتُ — حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی صُوْرَۃِ کَبْشٍ اَمْلَحَ	موت سیاہ و سفید مینڈھے کی شکل میں پیدا
لَا یَمُرُّ بِشَیْءٍ وَّلَا یَجِدُ	کی گئی ہے اور وہ جب کسی کی طرف سے
رِیْحَهٗ شَیْءٌ اِلَّا مَاتَ وَ	گزرتا ہے اور وہ اس کی بو سونگھ لیتا ہے
خُلِقَتِ الْحَیَاۃُ عَلٰی صُوْرَۃِ	اسی وقت مر جاتا ہے اور حیات گھوڑی
فَرَسٍ بَلْقَآءَ وَهِیَ الَّتِیْ	کی صورت پر پیدا کی گئی ہے جس پر کہ حضرت
کَانَ جِبْرِیْلُ وَالْاَنْبِیَاءُ	جبرئیل اور انبیاء علیہم السلام سواری کرتے
یَرْکَبُوْنَهَا لَا تَمُرُّ بِشَیْءٍ	رہے ہیں، جب یہ کسی چیز کی طرف سے
وَّلَا یَجِدُ رِیْحَهَا شَیْءٌ	گزرتی ہے اور وہ اس کی بو پا لیتی ہے تو
اِلَّا حَیِیَ وَهِیَ الَّتِیْ اَخَذَ	فوراً زندہ ہو جاتی ہے اور اس کے پاؤں
السَّامِرِیُّ قَبْضَةً مِّنْ	کے نیچے سے سامری نے مٹھی بھر مٹی لے
اَثَرِهَا فَاَلْقَاهَا فِی الْعِجْلِ	کر اس نے چاندی کے بچھڑے کے
فَخَارَ وَحَیَّ. وَقِیْلَ اِنَّ	پیٹ میں داخل کر دی تھی پھر وہ بولنے
الْمَوْتَ صِفَةٌ وُّجُوْدِیَّةٌ	اور کودنے لگ گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ حیات
مُضَادَّۃٌ لِّلْحَیَاۃِ -	کے مقابلہ میں موت ایک وجودی صفت
(تفسیر الخازن جلد ۴ صفحہ ۲۸۹)	ہے۔

سامری اور بچھڑے کا مفصل قصہ سورہ طٰہٰ میں ملاحظہ فرمائیں۔

تفسیر مظہری میں ہے کہ موت اگرچہ شے معدوم ہے مگر عدم محض نہیں بلکہ ایسی چیز کا عدم ہے جس کو وجود میں کسی وقت آنا ہے۔

حق تعالیٰ جل شانہ نے اپنی قدرت اور حکمت بالغہ سے مخلوقات و ممکنات کو مختلف اقسام میں تقسیم فرما کر ہر ایک کو حیات کی ایک قسم عطا فرمائی ہے۔ سب سے زیادہ کامل و مکمل حیات انسان کو عطا فرمائی جس میں یہ صلاحیت بھی رکھ دی کہ وہ ان تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی صفات و معرفت ایک خاص حد تک حاصل کر سکے اور یہ معرفت ہی بنائے تکلیف احکام شرعیہ ہے اور یہی وہ بارِ امانت ہے جس کے اٹھانے سے آسمان و زمین اور پہاڑ سب ڈر گئے اور انسان نے اپنی اس خداداد صلاحیت کے سبب اُٹھا لیا، اسی حیات کے مقابل وہ موت ہے جس کا ذکر قرآن کریم کی آیت اَفَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنَا ہٗ میں ذکر فرمایا ہے کہ کافر کو مردہ اور مومن کو زندہ قرار دیا گیا کیوں کہ کافر نے اپنی اس معرفت کو ضائع کر دیا جو انسان کی مخصوص حیات تھی اور بعض اصناف و اقسام مخلوقات میں یہ درجہ حیات کا تو نہیں مگر حس و حرکت موجود ہے، اس کے مقابل وہ موت ہے جس کا ذکر قرآن کریم کی آیت كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ میں آیا ہے کہ اس جگہ حیات سے مراد حس و حرکت اور موت سے مراد اس کا ختم ہو جانا ہے۔ بعض اقسام ممکنات میں یہ حس و حرکت بھی نہیں صرف نمو (بڑھنے کی صلاحیت) ہے جیسے عام درختوں اور نباتات میں، اس کے بالمقابل وہ موت ہے جس کا ذکر قرآن مجید کی آیت يُحْيِي الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا میں آیا ہے۔

حیات کی یہ تین قسمیں انسان، حیوان، نباتات کی انواع میں منحصر ہیں، ان کے علاوہ اور کسی چیز میں یہ اقسام حیات نہیں ہیں، اس لیے حق تعالیٰ نے پتھروں سے بنے ہوئے بتوں کے متعلق فرمایا اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ لیکن اس کے باوجود جمادات میں بھی ایک درجہ حیات موجود ہے جو وجود کے ساتھ لازم ہے۔ اسی حیات کا اثر ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے:

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ۔ (الاسراء ۴۴)

کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔

اور آیت میں موت کا ذکر مقدم کرنے کی وجہ بھی اس بیان سے واضح ہو گئی کہ اصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اعتبار سے موت ہی مقدم ہے۔ ہر چیز جو وجود میں آئی ہے پہلے موت کے عالم میں تھی۔ بعد میں اس کو حیات عطا ہوئی اس لیے موت کا ذکر مقدم کیا گیا۔

اور اس آیت کا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب ایک روز دنیا کی زندگی کا خاتمہ لازمی ہے کسی انسان کی عمر خواہ کتنی ہی طویل کیوں نہ ہو جائے اسکو بہر حال ایک دن یقیناً موت کا پیالہ پینا ہے لہذا یہ حیاتِ دنیوی حیات نہیں بلکہ موت کے ہی دور کا نام ہے اور آخرت کی زندگی چوں کہ دائمی اور لازوال ہے لہذا حقیقت میں حیات حیاتِ اخروی ہی ہے۔ جیسا کہ سورۂ فجر میں ارشاد ہے:

یَوْمَئِذٍ یَّتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ	اور اس روز انسان کو سمجھ آئے گی اور
وَاَنّٰی لَہُ الذِّکْرٰی ہ یَقُوْلُ	اب سمجھ آنے کا موقع کہاں رہا اور کہے گا
یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ۔	کاش میں اپنی زندگی کے لیے کوئی عمل
(الفجر ۲۳ - ۲۴)	پہلے بھیج چکا ہوتا۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن انسان بصد حسرت کہے گا کہ دنیا میں وقت اور مہلت غفلت ہی میں گنوا بیٹھا اور اس (آخرت کی حقیقی) حیات کے لیے کوئی عمل نہ بھیجا۔

آیت مذکورہ میں انسان حیاتِ آخرت کو حیات کہہ رہا ہے کیوں کہ درحقیقت یہی حیات ہے جو کہ کبھی نہ ختم ہو گی اور جس حیات کا اعتبار ہی نہیں کہ کب اس کا خاتمہ ہو جائے۔ وہ بھی کوئی حیات ہے؟

اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ آگے جو موت وحیات کی تخلیق کی وجہ انسان کی آزمائش وابتلاء کو قرار دیا ہے۔ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔ یہ آزمائش بہ نسبت حیات کے موت میں زیادہ ہے کیوں کہ جس شخص کو اپنی موت یاد ہو گی وہ زیادہ سے زیادہ اچھے اعمال کرے گا۔ اگرچہ یہ آزمائش حیات میں بھی ہے۔ راہِ زندگی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدم قدم پر اس کو اپنا عجز اور اللہ تعالیٰ کے قادر مطلق ہونے کا استحضار ہوتا رہتا ہے جو حسنِ عمل کی طرف داعی ہے لیکن موت کی فکر اصلاحِ عمل اور حسنِ عمل میں سب سے زیادہ مؤثر سبب ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَفٰی بِالْمَوْتِ وَاعِظًا وَکَفٰی بِالْیَقِیْنِ غِنیً

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت وعظ کے لیے کافی ہے اور یقین غنا کے لیے۔

الترغیب ۴/۲۴۰ بحوالہ طبرانی

مراد یہ ہے کہ اپنے دوستوں اور عزیزوں کی موت کا مشاہدہ سب سے بڑا واعظ ہے جو اس سے متاثر نہیں ہوتا اس کا دوسری چیزوں سے متاثر ہونا مشکل ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے ایمان و ایقان کی دولت عطا فرمائی اس کے برابر کوئی غنی و بے نیاز نہیں۔

مشاہدۂ موت دنیا سے بیزار کرنے اور آخرت کی طرف رغبت دلانے کے لیے کافی ہے۔

یہاں پر یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ انسان کی اس آزمائش میں جو اس کی موت و حیات سے وابستہ ہے۔ حق تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ تم میں سے کس کا عمل اچھا ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ کس کی مقدارِ عمل زیادہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی عمل کی مقدار کا زیادہ ہونا قابلِ توجہ نہیں بلکہ عمل کا صحیح و مقبول ہونا معتبر ہے، اسی لیے قیامت میں انسان کے عمل کو شمار نہیں کیا جائے گا، بلکہ تولا جائے گا، جس میں کسی ایک ہی عمل کا وزن ہزاروں اعمال سے بڑھ جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حُسنِ عمل کیا ہے؟

حضرت ابنِ عمرؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی یہاں تک کہ اَحۡسَنُ عَمَلًا تک پہنچے تو فرمایا کہ (اَحۡسَنُ عَمَلًا) سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے سب سے زیادہ پرہیز کرنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لیے ہر وقت مستعد و تیار رہو۔ (قرطبی)

عمل بڑا ہو کہ چھوٹا جو بے ریا نہ ہوا
خدا کے ہاں وہ عمل قابل خبرا نہ ہوا

عمل میں حُسنِ عمل کی بڑی ضرورت ہے
بغیر اس کے کوئی کام کام کا نہ ہوا

عمل ایسا نہ کر تو زندگی میں!
دمِ رحلت ہو لب پہ ہائے ہائے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالمِ سکرات

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝ (قٓ ۱۹)

اور آپہنچی موت کی بے ہوشی سچائی کے ساتھ یہی وہ حقیقت ہے جس سے تو بدکتا رہتا تھا۔

سکرۃ کے معنی بے ہوشی کے ہیں۔ اس چھوٹے سے لفظ میں موت کی پوری حقیقت سمٹ آئی ہے۔ موت بذاتِ خود ڈرنے کی چیز نہیں وہ نیند کی طرح صرف ایک احساس و ادراک کے ذہول کا نام ہے۔ فرق یہ ہے کہ نیند کی کیفیت ہلکی اور عارضی ہوتی ہے اور موت کی یہ کیفیت مستقل اور قوی ہوتی ہے۔ اس کو "بے ہوشی" حواسِ دنیوی کی نسبت اور تعلق سے کہا گیا ہے۔ ورنہ اس موتِ ناسوتی کے طاری ہونے میں معًا دوسرے اور ان سے کہیں لطیف و برتر قسم کے ہوش و حواس عطا ہو جاتے ہیں۔ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ یعنی تو اس وقت کی آمد سے وحشت اثر تھا۔ اور اس سے بچ کر نکل جانا چاہتا تھا۔ اور ذکر بھی سننا گوارا نہیں کرتا تھا وہ وقت اب آگیا،

موت کے وقت وہ حقائق سامنے آجاتے ہیں۔ جن پر عدمِ یقین یا شبہ کی بنا پر انسان تمام عمر غفلت میں گذار دیتا ہے۔ اور سفرِ آخرت کے لیے زادِ راہ مہیا نہیں کرتا۔ موت سے گریزاں ہونا طبعی طور پر تمام نوعِ انسانی میں پایا جاتا ہے، ہر شخص زندگی کو محبوب اور موت کو ایک آفت و مصیبت سمجھتے ہوئے اس سے محفوظ رہنے کی تدبیریں کرتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ کہ انسان کی یہ خواہش یہ آرزو پوری نہیں ہو سکتی ایک نہ ایک دن موت سے ضرور ملاقات ہو کر رہے گی۔

موت ہر ذی نفس کو آئے گی
کب کسی سے یہ وقت ٹلتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معجم کبیر طبرانی میں ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اس شخص کی مثال جو موت سے بھاگتا ہے اُس لومڑی کی سی ہے، جس سے زمین اپنا قرضہ طلب کرنے لگی اور یہ اس سے بھاگنے لگی بھاگتے بھاگتے جب تھک کر چور ہو گئی۔ تو اپنے بھٹ میں جا گھسی، زمین چونکہ وہاں بھی موجود تھی۔ اُس نے لومڑی سے کہا لا میرا قرض، تو یہ وہاں سے پھر بھاگی، سانس پھولا ہوا تھا۔ حال بُرا ہو رہا تھا، آخر یونہی بھاگتے بھاگتے بے دم ہو کر مر گئی۔ الغرض جس طرح اس لومڑی کے لیے زمین سے بھاگنے کی سب راہیں مسدود تھیں، اس طرح انسان کے لیے موت سے بھاگنے کے سب راستے بند ہیں (ابن کثیر)

موت سے گریز ایک حد تک امرِ طبعی ہے وہ یہاں مراد نہیں جو آخرت سے انکار یا اس عقیدہ میں اشتباہ کی بنا پر حُبِّ دنیا سے پیدا ہو جاتا ہے۔

وَثَبَتَ فِي الصَّحِيحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمَّا تَغَشَّاهُ الْمَوْتُ جَعَلَ يَمْسَحُ الْعَرَقَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ إِنَّ لِلْمَوْتِ لَسَكَرَاتٍ (ابن کثیر ج ۴ صـ ۲۲۵)	صحیح حدیث میں ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب موت کی غشی طاری ہونے لگی تو آپ اپنے چہرہ مبارک سے پسینہ پونچھتے جاتے اور فرماتے جاتے تھے سبحان اللہ موت کی بڑی سختیاں ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ حالت پیش آئی تو آپ پانی میں ہاتھ ڈال کر چہرۂ مبارک پر ملتے تھے اور فرماتے تھے لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ یعنی کلمۂ طیبہ پڑھتے ہوئے فرمایا کہ موت کی بڑی شدتیں ہیں.....

عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الْحَوَارِيِّينَ ادْعُوا	اے حواریوں کی جماعت اللہ عزوجل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ عزّوجلّ اَنْ يُّهَوِّنَ عَلَیَّ هٰذِهِ السَّكْرَةَ يَعْنِي الْمَوْتَ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۶۲) سے دعا کرو کہ وہ مجھ پر اس شدّت (یعنی موت کی سختی) کو آسان کر دے۔

نزع کے اضطراب سے بڑھ کر
زیست میں اضطراب کیا ہو گا

مومن کیلیے شدّت جانکنی اس کے گناہوں کا کفّارہ ہے

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی جان اسطرح نکلتی ہے۔ جیسے کوئی چیز اُچھلتی ہو، اور کافر کی جان بہہ کر نکلتی ہے۔ مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے۔ تو موت کی شدّت کے ذریعہ اس کا کفّارہ ہو جاتا ہے اور کافر جب کوئی نیکی کا کام کرتا ہے، تو موت کے وقت آسانی کر کے اس کا بدلہ (دنیا ہی میں) دے دیا جاتا ہے۔

دینوری نے "مجالسہ" میں وہیب بن حدد سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جب میں کسی بندے پر اس کے نیک اعمال کی وجہ سے، رحم فرماتا ہوں، تو اس کی ہر برائی کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیتا ہوں، کبھی کسی بیماری میں مبتلا کر کے، کبھی اہل خانہ پر کوئی مصیبت نازل کر کے۔ کبھی تنگیٔ معاش کے ذریعہ، پھر بھی اگر برائی کا بدلہ کچھ باقی رہ جاتا ہے۔ تو مرتے وقت اُس پر سختی کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ جب وہ مجھ سے ملاقات کرتا ہے۔ تو گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے۔ جیسا کہ اُس دن تھا جس دن کہ وہ اپنی ماں کے ہاں پیدا ہُوا، اور مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں جس بندے کو اُس کی سرکشی کے سبب عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں۔ تو اُسے اس کی نیکیوں کا بدلہ دُنیا ہی میں دے دیتا ہوں — کبھی صحتِ جسم سے۔ کبھی فراخیٔ رزق سے کبھی اہل وعیال کی خوش حالی سے، پھر بھی اگر کچھ باقی رہ جاتا ہے، تو مرتے وقت اس پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسانی کر دیتا ہوں۔ حتٰی کہ جب وہ مجھ سے ملتا ہے۔ تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوتی۔ کہ وہ نارِ جہنم سے بچ سکے۔ (شرح الصدور ص ۲۳-۲۴)

اعمالِ صالحہ سے تہی دست ہے مگر
عاجز خدا کے فضل کا امیدوار ہے

موت ایک پُر خار درخت کی طرح ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو ہر تکلیف میں ثواب ملتا ہے۔ یہاں تک کہ موت کے وقت جو اسے تکلیف ہوتی ہے۔ اس میں بھی۔ (ابن ماجہ)

شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شدائدِ موت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ موت کی تکلیف کی آسان تر مثال یہ ہے کہ کوئی شخص کانٹے دار شاخ کو اون میں داخل کرے اور پھر اُسے کھینچے تو اُس شاخ کے ساتھ (لپٹ کر) اُون بھی نکل آئے گی۔ گویا اس طرح نزع کے وقت ہر ہر رگ میں کانٹے چبھتے ہیں اور اُن کے ساتھ رُوح نکلتی ہے۔

موت دنیا و آخرت کی ہولناکیوں میں سب سے زیادہ ہولناک ہے

ابن ابی الدنیا سے مروی ہے کہ جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اُن کے بیٹے نے اُن سے کہا۔ ابا جان! آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ کوئی عقلمند انسان مجھے نزع کے عالم میں مل جائے تو میں اُس سے موت کے حالات معلوم کروں۔ آپ سے زائد عقلمند کون ہوگا۔ ازراہ کرم اب آپ مجھے موت کے حالات بتایئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ بخدا اے بیٹے! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے دونوں پہلو ایک تخت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ہیں۔ اور میں سُوئی کے نکوے کے برابر سوراخ سے سانس لے رہا ہوں۔ اور ایک کانٹوں دار شاخ میرے قدم کی طرف سے سر کی جانب کھینچی جا رہی ہے۔ (شرح الصدور ص ۳۶)

موت کی تکلیف کے بعد مومن کیلئے پھر کوئی تکلیف نہیں

حضرت ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے حضرت کعبؓ سے فرمایا، مجھے موت کا حال بتاؤ۔ حضرت کعبؓ نے کہا اے امیر المومنینؓ! وہ ایک پُرخار درخت کی طرح ہے۔ جو مسلمان کے اندر ہو اور اُس کی رگ و پے میں سرایت کر چکا ہو اب ایک قوی الجثہ انسان اسے کھینچ رہا ہو۔ (حلیۃ الاولیاء)

موت کی آسان تر تکلیف

حضرت شدّاد بن اوسؓ سے مروی ہے۔ کہ موت دنیا و آخرت کی ہولناکیوں میں سب سے زیادہ ہولناک ہے۔ یہ آروں کے چیرنے سے قینچیوں کے کاٹنے سے۔ ہانڈیوں کے اُبالنے سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔ اگر مُردہ زندہ ہو کر شدائدِ موت سے لوگوں کو مطلع کر دے۔ تو لوگوں کا عیش اور نیند ختم ہو جائے۔ (ابن ابی الدنیا)

ملک الموت کی زیارت تلوار کی ایک ہزار ضرب سے سخت ہے

حضرت واثلہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مرنے والوں کو کلمۂ توحید کی تلقین کرو اور جنت کی خوشخبری دو۔ کیونکہ اس وقت بڑے بڑے نیک مرد اور عورتیں پریشان ہوتے ہیں۔ اور اُس وقت شیطان انسان کے بہت قریب ہوتا ہے۔ (جو کہ اُسے ایمان سے بہکاتا ہے) لہٰذا ملک الموت کا نظر آنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلوار کی ایک ہزار ضرب سے کہیں زیادہ ہے، بحذا جب انسان مرتا ہے۔ تو اُس کی رگ رگ انفرادی طور پر تکلیف برداشت کرتی ہے (حلیتہ الاولیاء)

موت کے وقت امیدِ رحمت اور خوفِ عذاب

عبید بن عمیرؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو اُس سے دریافت فرمایا، کیا حال ہے! اُس نے عرض کیا میں اس وقت خود کو رغبت کرنے والا اور ڈرنے والا محسوس کر رہا ہوں (یعنی ثوابِ الٰہی میں رغبت کرنے والا اور عذابِ الٰہی سے ڈرنے والا ہی دو صفتیں ایمان کی مخصوص علامات سے ہیں) آپ نے فرمایا (موت کے وقت) جس میں یہ دو چیزیں پائی گئیں تو وہ جس چیز کی اُمید کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے عطا فرمائے گا۔ اور جس چیز سے وہ پُر خوف ہوگا اللہ تعالیٰ اُسے اُس سے بے خوف کر دے گا۔

موت کی تکلیف مومن کے لئے آخری تکلیف ہے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ آخری تکلیف جو مومن کو پہنچتی ہے وہ موت کی تکلیف ہے۔ (بیہقی وحلیتہ الاولیاء)

موت لا علاج مرض ہے

سعید بن منصور نے زید بن اسلم سے روایت کی کہ ایک شخص نے کعب احبارؓ سے دریافت کیا کہ وہ کونسا مرض ہے جو لا علاج ہے۔ آپ نے فرمایا، وہ موت ہے زید بن اسلم کہتے ہیں کہ موت ایک مرض ہے، جس کی دوا رضوانِ الٰہی (خدا کی خوشنودی) ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکراتِ موت کے وقت اعضاءِ جسم ایک دوسرے کو آخری سلام کہتے ہیں

امام قشیری نے اپنے "رسالہ" میں، ابو الفضل طوسی نے "عیون الاخبار" میں اور دیلمی نے اپنی سند سے حضرت انسؓ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان پر جب عالمِ سکرات طاری ہوتا ہے۔ اور میت بے چین ہوتی ہے تو اُس کے اعضاء ایک دوسرے کو سلام کہتے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ تُفَارِقُنِيْ وَ — تم پر سلامتی ہو تم مجھ سے جدا ہو رہے ہو

اُفَارِقُكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ — اور میں تم سے قیامت تک کے لیے جدا ہو رہا ہوں۔

موت کے وقت شدّتِ تکلیف

حضرت حسن سے روایت ہے کہ مرتے وقت انسان کو زیادہ تکلیف اُس وقت ہوتی ہے جب رُوح حلق تک پہنچتی ہے اُس وقت وہ بے چین ہوتا ہے اُس کی ناک اُٹھ جاتی ہے۔ لیکن شہید اس تکلیف سے محفوظ رہتا ہے (ابن ابی الدنیا)

شہید کو موت کی تکلیف چیونٹی کے کاٹنے کے برابر ہے

طبرانی نے ابو قتادہؓ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ شہید موت کی تکلیف صرف اس قدر پاتا ہے جس قدر کوئی کسی چیونٹی کے کاٹنے سے پاتا ہے۔

امام قرطبی فرماتے ہیں، کہ موت کی سختی کے دو فائدے ہیں۔ ایک تو فضائل وکمالات کی تکمیل وبلندیٔ درجات، کہ یہ عذاب وعیب نہیں، حدیث شریف میں وارد ہے کہ سب سے زیادہ آزمائش انبیاء علیہم السلام کی ہوئی۔ پھر اُن کے بعد صالحین کی، پھر اُن کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد نیکو کاروں کی، علی ہذا القیاس الی آخر ——— دوسرا فائدہ یہ ہے کہ موت کی تکلیف کا اندازہ لگایا جا سکے اگرچہ یہ باطنی چیز ہے۔ بعض مرتبہ دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک شخص موت کے شدائد میں مبتلا ہوتا ہے۔ لیکن دیکھنے والا یہ دیکھ رہا ہوتا ہے کہ وہ بے حس و حرکت ہے وہ سمجھتا ہے کہ شاید روح آسانی سے جدا ہو رہی ہے حالانکہ ممکن ہے اس کا پوشیدہ حال نہایت خطرناک اور مہیب ہو کہ دیکھنے والا جس کا تصور بھی نہیں کر سکتا ——— لیکن جب یہ بات معلوم ہو گئی کہ خدا کے مخلص و مقرب اولیاءؒ و انبیاءؑ دنیا سے رخصت ہوئے تو اُن پر سخت ترین تکالیف آئیں۔ تو اُمت کے گنہگاروں کے لیے یہ چیز باعثِ تسلی و تشفی ہو گئی مگر یاد رہے شہداء موت کی تکلیف سے مامون ہیں۔

کلفتِ موت سے محفوظ خدا رکھتا ہے
یہ شہیدوں کی سعادت ہے یہ اُن کی عظمت

موت کے وقت کلمۂ طیبّہ

مرنے والے کو کلمۂ طیبہ کی تلقین کرو اور جنّت کی بشارت دو

اُحْضُرُوْا اَمْوَاتَكُمْ وَلَقِّنُوْهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَبَشِّرُوْهُمْ بِالْجَنَّةِ (عن واثلۃ ۔ کنز ج ۱۵ ص۵۵)

مرنے والوں کے پاس حاضر ہوا کرو اور انھیں کلمۂ طیبہ کی تلقین کرو اور جنت کی خوشخبری دو۔

لَقِّنُوْا اَمْوَاتَكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّهَا تَهْدِمُ الْخَطَايَا كَمَا يَهْدِمُ السَّيْلُ الْبُنْيَانَ (عن ابی ہریرۃؓ ۔ کنز ج ۱۵ ص۵٦٦)

اپنے مرنے والوں کو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے کی تلقین کرو، یہ گناہوں کو اس طرح گرا دیتا ہے جس طرح پانی کا سیلاب بڑی مضبوط عمارت گرا دیتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرنیوالے کے پاس سورۂ یٰسین کی تلاوت

مرنے والے کے پاس سورۂ یٰسین کی تلاوت سے موت کی تکلیف میں تخفیف ہو جاتی ہے

مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيُقْرَأُ عِنْدَهُ سُورَةُ يٰسٓ إِلَّا هَوَّنَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

کسی مرنے والے کے پاس جب سورۂ یٰسین تلاوت کی جاتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اُس پر موت آسان کر دیتا ہے۔

(عن ابی الدرداء۔ کنز ج ۱۵ ص ۵۶۳)

لا الہ الا اللہ پڑھتا ہوا مرنے والا جنّتی ہے

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

حضرت معاذ بن جبل رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ پڑھتے ہوئے منقطع ہوا (یعنی اسے موت آگئی) وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔

(المستدرک للحاکم ج ۱ ص ۳۵۱)

ماں کا نافرمان بیٹا موت کی سختی میں

ماں کے نافرمان کو مرتے وقت کلمہ نصیب نہیں ہو رہا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضؓ سے روایت ہے۔ ایک شخص بارگاہِ رسالتؐ میں حاضر ہوا اور عرض کی یہاں ایک لڑکا ہے، جس کی موت کا وقت قریب ہے، اور اس میں کلمہ پڑھنے کی بھی سکت نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا وہ زندگی میں یہ کلمہ نہ پڑھتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا؟ اُس نے کہا حضورؐ زندگی میں تو پڑھتا تھا۔ یہ سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کی جماعت کے ساتھ اُس لڑکے کے پاس تشریف لے گئے۔ آپؐ نے اُس لڑکے سے فرمایا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھو، اُس نے کہا مجھ میں اتنی بھی طاقت نہیں آپ نے فرمایا کیوں؟ اُس نے جواب دیا کہ میں اپنی والدہ کی نافرمانی کیا کرتا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا وہ زندہ ہے؟ لڑکے نے کہا جی ہاں۔ چنانچہ اُس کی والدہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے اس سے فرمایا۔ یہ تمہارا بیٹا ہے؟ اُس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ایک بڑی آگ جلائی جائے۔ اور تم سے کہا جائے کہ ہم تمہارے لڑکے کو آگ میں ڈال رہے ہیں ورنہ تم اسے معاف کر دو، تو کیا تم معاف کر دو گی؟

وہ کہنے لگی جی ہاں! آپ نے فرمایا تو ہمیں خدا کو گواہ بنا کر کہہ دے کہ میں اس سے راضی ہو گئی۔ چنانچہ اُس نے کہہ دیا میں راضی ہو گئی، پھر آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ اب کلمہ پڑھو چنانچہ وہ کلمہ پڑھنے لگا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْقَذَہٗ بِیْ مِنَ النَّارِ۔ یعنی اُس خدا کا شکر ہے کہ جس نے میری وجہ سے اسے جہنم کے عذاب سے نجات دلائی۔

(شرح الصدور ص۱۳)

مسواک کا استعمال نزع کی تکلیف میں باعث تخفیف ہے

علماء کی ایک جماعت نے بیان کیا کہ مسواک کا استعمال وقتِ نزع آسانی پیدا کرتا ہے۔ اِس پر حضرت عائشہؓ کی صحیح حدیث سے استدلال کیا گیا ہے۔ کہ وقت رحلت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل صالح کے تذکرہ سے روح بآسانی خارج ہو جاتی ہے

میمون بن مہران سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب کوئی شخص موت کے قریب کوئی نیک عمل یاد کرتا ہے۔ تو اس کی روح آسانی سے پرواز کر جاتی ہے (کتاب الزہد لاحمد بن حنبل)

ملک الموت کی موت

محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ سب سے آخر ملک الموت کو موت آئیگی، اُن سے کہا جائے گا، مرجایئے، تو اُس وقت وہ ایسی چیخ ماریں گے کہ جسے اگر ساکنینِ ارض وسماء سُن پائیں تو دہشت سے اُن کا دم نکل جائے۔ (ابن ابی الدنیا)

موت کو موت

صحیحین (بخاری مسلم) میں ہے۔ کہ قیامت کے دن موت کو چتکبرے (سیاہ وسفید) مینڈھے کی شکل میں لاکر جنت ودوزخ کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر لوگوں سے پوچھا جائے گا کیا تم اسے پہچانتے ہو۔ وہ کہیں گے ہاں پہچانتے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک (مرنے والا) اسے دیکھ چکا ہوگا۔ پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا۔ (شرح الصدور ص ۳۹)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتیٰ بِالْمَوْتِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْ هَیْئَةِ کَبْشٍ اَمْلَحَ فَیُقَالُ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ	حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن موت کو سیاہ وسفید دنبے کی شکل میں لایا جائے گا۔ اور پکارا جائے گا اے اہل جنت! وہ اس آواز سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَطَّلِعُوْنَ خَائِفِيْنَ وَجِلِيْنَ	گھبرا اٹھیں گے۔ ڈر جائیں گے۔ اور خیال
مَخَافَةَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِمَّا	کریں گے کہ شاید انہیں جنت سے نکالنے
هُمْ فِيْهَا فَيُقَالُ اَتَعْرِفُوْنَ	کا حکم ہو رہا ہے۔ پس کہا جائے گا۔ کیا
هٰذَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا	تمہیں معلوم ہے یہ کیا ہے؟ وہ کہیں گے
الْمَوْتُ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ	ہاں۔ یہ موت ہے۔ پھر کہا جائے گا اے اہلِ جہنم!
النَّارِ فَيَطَّلِعُوْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ	(وہ یہ آواز سن کر) ہوشیار ہو جائیں گے۔ اور بے حد
فَرِحِيْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِمَّا	خوش ہوں گے اور خیال کریں گے کہ اب وہ جہنم
هُمْ فِيْهِ فَيُقَالُ اَتَعْرِفُوْنَ	کی جس تکلیف میں مبتلا ہیں اُس سے انہیں نجات
هٰذَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا	دی جائے گی۔ پھر اُن سے دریافت کیا جائے گا
الْمَوْتُ فَيُؤْمَرُ بِهٖ فَيُذْبَحُ	کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کیا ہے؟ وہ کہیں گے کیوں
عَلَى الصِّرَاطِ فَيُقَالُ لِلْفَرِيْقَيْنِ	نہیں، ہمیں علم ہے کہ یہ موت ہے۔ پس حکم کیا جائیگا
خُلُوْدٌ فِيْمَا تَجِدُوْنَ لَا	اور اُسے (یعنی دُنبے کو) جہنم کے پل پر ذبح کر
مَوْتَ فِيْهَا اَبَدًا۔	دیا جائے گا۔ اس کے بعد دونوں فریقین (اہلِ جنت
	واہلِ جہنم) سے کہا جائے گا۔ تم جس حال میں ہو
(المستدرک للحاکم ص۸۳ ج۱)	(جنت یا جہنم میں) ہمیشہ اسی حال میں رہو گے
	اب تمہیں موت نہیں آئے گی۔

اہلِ جنت کو نہ تو جنت سے کبھی نکالا جائے گا۔ اور نہ جنت کی کسی نعمت کو اُن سے کبھی چھینا جائے گا۔ اسی طرح اس آدمی کو جو کفر و شرک کی حالت میں بغیر توبہ اور اصلاحِ حال مرگیا اور جہنم میں پہنچ گیا، اسے کبھی جہنم سے نکالا نہیں جائے گا۔ اور عذابِ جہنم میں کبھی تخفیف نہیں ہوگی۔

آتے ہیں پسینے جیسے سورج کی تپش میں ۔۔۔ کس طرح کرے گا وہ بسر نارِ سقر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین پر جو کچھ بھی ہے سب فنا ہونے والا ہے

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ۝ (الرحمٰن ۲۷)	زمین پر جو کچھ بھی ہے سب معدوم ہونے والا ہے۔ صرف آپ کا پروردگار عظمت و شان والا ہی باقی رہے گا۔

یہاں یہ صاف بتا دیا کہ زمین پر موجودات جتنی اور جس قسم کی بھی ہے، خواہ وہ مادہ ہو یا رُوح، سب کی سب فانی اور غیر باقی ہے، باقی اور قائم و دائم صرف الحی و القیوم کی ذات مقدس ہے۔

ذوالجلال والاکرام، محققین عارفین نے کہا ہے کہ صفتِ جلال میں اشارہ ہے افناءِ عالم کی طرف اور صفتِ اکرام القاء کی طرف مشیر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ ہر شے کا فنا ہونا مقدر ہے

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (القصص ۸۸)	اور اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکاریئے کوئی معبود نہیں اُس کے سوا ہر شے فنا ہونے والی ہے بجز اُس کی ذات کے حکومت اُسی (ایک) کی ہے، اور اُسی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

اس میں اُن تمام مشرک اقوام کا رد آگیا ہے، جنہوں نے صانعِ مطلق کے ساتھ رُوح یا مادہ یا کسی اور چیز کو بھی ازلی و ابدی تسلیم کیا ہے۔

(ماجدی)

تمت بالخیر الحمد للہ رب العالمین علیٰ احسانہ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

بوقتِ شب۔ ساڑھے گیارہ بجے۔ بتاریخ ۱۹ر جنوری ۱۹۸۱ء مطابق

۱۲ر ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

وہ وقت بھی آئے گا ہر نفس فنا ہو گا
جس دم نہ کوئی ہو گا اُس دم بھی خدا ہو گا (جامِ طہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب جامع اہلحدیث چک بازارہ صدر راولپنڈی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ خیریت طرفین مطلوب المرام آنکہ جناب کی دو اہم تصنیفات موت کے سائے، اور عالم برزخ، کا مطالعہ کیا، قبل ازیں "جام طہور" کے پڑھنے سے دل پر خاص اثرات اور آپ سے خاص عقیدت ہو چکی تھی مگر ان دو کتابوں کے مطالعہ سے قلب پر عجیب رقت طاری ہوتی رہی، کتابوں کے مطالعہ سے دراصل اپنے آپ کا مطالعہ زیادہ ہوا ہے، کسی نے سچ کہا ہے جو بات دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے، جن جذبات کے تحت آپ کی یہ دونو کتابیں لکھی گئی ہیں پڑھنے پر اسکے اثرات مرتب ہوتے ہیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ موت کے سائے مجھ پر گھیرا ڈال رہے ہیں اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا ذکر ھاذم اللذات الموت کے مطابق دنیا سے بے رغبتی اور عقبیٰ کی بھلائی حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اسطرح "عالم برزخ" کے صفحات مطالعہ کرنے سے عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے، میں نے تو یوں محسوس کیا کہ گویا دنیا میں نہیں بلکہ برزخ ہی میں ہوں پھر علمی لحاظ سے قبر اور برزخ کا مسئلہ بڑا دقیق ہے آپ اس الجھاؤ میں پڑنے کے بجائے سیدھے انداز میں بعض مثالوں اور واقعات سے مسئلہ ایسا حل کیا ہے کہ نا سمجھ بھی سمجھ جاتا ہے ذالك فضل الله يوتيه من يشاء ان دونو مسائل میں علماء نے بہت اختلافات کئے ہیں جنکے پڑھنے اور مطالعہ کرنے سے ممکن ہے کہ کسی نتیجہ پر پہنچا جا سکے لیکن ان سے جو فوائد اور نتائج موت کی سنگینی اور برزخ کے عبرتناک حالات سے قلبی رقت پیدا ہونی چاہیئے وہ نہیں ہو سکتی اس لئے میرا خیال ہے آپ نے جو مقصد متعین کیا تھا اسی کو اوّل سے آخر تک اہم سمجھا اور خداداد صلاحیت سے پورا کرتے رہے میرا خیال ہے جس آدمی کو دنیا سے محبت ہو چکی ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور موت یا برزخ کا خوف دل میں پیدا نہیں ہوتا اس آدمی کو یہ دونوں کتابیں ضرور پڑھنی چاہئیں، دل میں نور پیدا ہوگا خشیتِ الٰہی کا ظہور ہوگا خصوصاً علماء کرام کو ان کا مطالعہ کرنا لازمی ہے۔ والسلام، محمد عبداللہ

پروفیسر سعید اختر ایم اے (گولڈ میڈلسٹ) گارڈن کالج راولپنڈی

امام الہند شاہ ولی اللہؒ دہلوی نے قرآن مجید کے پانچ مرکزی مباحث بیان فرمائے ہیں، جنہیں امام ممدوح نے علوم پنجگانہ کا نام دیا ہے۔

۱۔ تذکیر باللہ! اللہ کی نعمتوں کا بیان تاکہ انسان منعمِ حقیقی کا عرفان حاصل کر سکے

۲۔ تذکیر بآلاءِ اللہ، قوموں کے عروج و زوال کا تذکرہ، تاکہ امتِ محمدیہ سابقہ اقوام کے حالات وواقعات سے عبرت ونصیحت حاصل کر سکے۔

۳۔ تذکیر بما بعد الموت۔ موت اور آخرت کے احوال کا اجمالی خاکہ تاکہ مسلمان اپنے اعمال وکردار کو سنوار سکیں۔

۴۔ علمِ احکام، اُن اوامر ونواہی کا علم جو شریعتِ محمدی کا طرۂ امتیاز ہیں۔

۵۔ علمِ مخاصمہ۔ ایسے الہامی دلائل کا علم جو دیگر مذاہب کے مقابل اسلام کی فضیلت و فوقیت ثابت کرتے ہیں

زیرِ نظر تالیف "موت کے سائے" قرآن مجید کے اُن علوم پنجگانہ میں سے صرف ایک اہم علم (تذکیر بما بعد الموت) سے بحث کرتی ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن عاجز نے اس عنوان کے تحت کتاب وسنّت کی تعلیمات درج کر دی ہیں۔ اور ان کی مستند تعبیرات اور معتبر تشریحات بھی بڑی محنت وکاوش سے جمع کر دی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے مدعا کو دلنشیں و دلپذیر بنانے کے لیے انھوں نے بعض ایمان افروز حکایات بطور شواہد درج کر کے اور تذکیر بایام اللہ کے اسلوب قرآنی کو اپنا کر تالیف کی افادیت دو چند کر دی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ وہ اس تالیف کو عوام و خواص کے لیے مشعلِ راہ اور مؤلف کے لیے آخرت کا زادِ راہ بنا دے۔

سعید اختر
۲۰ر نومبر ۱۹۸۰ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر حافظ عبدالرحمٰن صاحب ایم۔ایس۔سی گورنمنٹ کالج
اصغر مال راولپنڈی

موت کے سائے

موت ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کے ناگزیر اور اٹل ہونے میں کسی کو کوئی کلام نہیں، ازل سے نوعِ انسانی کے ہر فرد و بشر کا اس کے وُجود پر مکمل اتفاق رہا ہے، لیکن یہ بات انتہائی تعجب خیز ہے کہ اکثر و بیشتر انسانوں کا رویّہ موت کے بارے میں بھی شُتُرِ مُرغ کا سا رہا ہے، موت سے اس قدر اغماض، اور غضِّ بصر، کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آخرت اور محاسبۂ آخرت کے بارے میں ہمارا یقین بے یقینی میں بدل چُکا ہے، مادہ پرستی نے ہمارے ذہنوں پر غفلت کے پردے ڈال دیئے ہیں، اور دنیادی سازو سامان کی عیش و عشرت اور چمک و دمک نے ہماری نگاہوں کو خیرہ کر دیا ہے، نتیجۃً موت جیسی عظیم ترین حقیقت ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گئی ہے، اور موت کے بعد پیش آمدہ واقعات کو ہم "طلسم ہوش رُبا" کے قصّے سے کوئی زیادہ وُقعت دینے کے لئے تیار نہیں ہیں، عدم کے مسافروں کو ہم ہر روز ایک نئی اور انجانی منزل کی طرف جاتے ہوئے دیکھتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن ہمارے احساسات میں کوئی ارتعاش پیدا نہیں ہوتا، چونکہ ہم اس دنیا ہی کو اصل کتاب زندگی سمجھ بیٹھے ہیں اور اس گمان میں ہیں کہ شاید ہماری زندگی کی صبح ہمیشہ روشن اور تابندہ رہے گی، حالانکہ حقیقت تو یہ ہے، کہ ہمیں احساس بھی نہیں ہوتا کہ نصف النہار پر چمکنے والا ہماری زندگی کا سورج چپکے چپکے موت کے بھیانک اور تاریک غاروں میں اتر رہا ہے۔ اور موت کے سائے دراز تر ہوتے چلے جا رہے ہیں اور پھر اچانک ہی لمحہ انسان کو اپنی گرفت میں جکڑ لیتا ہے، جب موت کا خنجر انسان کے سینے میں ترازو ہو جاتا ہے۔ اور صبح زلیت کی شہنائی شام موت کے نوحے میں تبدیل ہو جاتی ہے، اس وقت انسان کی آنکھیں کھلتی ہیں اور وہ سوچتا ہے کہ کاش! میں وقت کے ایک ایک لمحے کو قیمتی اور غنیمت سمجھتا اور اسے فضولیات اور غفلت میں ضائع کرنے کی بجائے تعمیر شخصیت اور تعمیر انسانیت کے لئے وقف کر سکتا۔ جناب عبدالرحمٰن عاجز نے ''موت کے سائے'' میں غفلت کے انہی پردوں کو چاک کرنے کی بھرپور اور کامیاب کوشش کی ہے۔ عالم مدہوشی میں غرق انسانوں کو متنبہ کیا ہے کہ اے غافل انسانو! تمہارے مسائل اور تمہارے معاملات سب چشم زدن میں ختم ہو جانے والے ہیں عمر کی یہ مہلت اور وقت جو انسان کا سب سے قیمتی سرمایہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، برف کی مانند تیزی سے پگھل رہا ہے، اور کوئی لمحے کی بات ہے کہ تم زمانے کی وسعتوں میں گم ہو کر قصۂ ماضی بن جاؤ گے۔

بقول شاعر ؎

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی ۔ گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

خود صاحب تصنیف ہی کے الفاظ میں اگر ہر فرد کا معاملہ یہ ہو کہ ؎

آگیا مے خانۂ ہستی میں جو جائے گا پی کر وہ عاجز جام موت

تو انسان کو پھر اس بات کی فکر لاحق ہونی چاہیے کہ وہ اس کارخانۂ ہستی میں ایک عالم امتحان میں گزر رہا ہے۔ بقول کسے فکر کر ناداں کہ ؎

یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصۂ محشر میں ہے

کتاب کی کتابت اور طباعت نہایت عمدہ ہے: نثر شگفتہ بھی ہے اور حد درجہ پُر سوز ہے مُصنّف نے اپنے جذبۂ اصلاح اور حد درجہ پُر سوز دروں کو لفظوں کا پیرہن پہنا دیا ہے۔ فکرِ موت اور فکرِ آخرت کو ذہن میں تازہ رکھنے کے لئے ہر گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹیلیفون: ۲۹۷۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمعیت اہلحدیث فیصل آباد (پاکستان)

صدر دفتر جامع مسجد رحمانیہ بلڈنگ منڈی فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت المحترم مولانا عبدالرحمن صاحب عاجز دامت فیوضہم وبرکاتہم کی کمال شفقت ہے کہ جب بھی کوئی نئی تصنیف شائع فرماتے ہیں تو اس کا ایک نسخہ ہدیۃً عنایت فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اپنی تازہ تصانیف "عالم برزخ" اور "موت کے سائے" یکے بعد دیگرے مولانا موصوف نے خصوصی طور پر مرحمت فرمائی ہیں دونوں کتابیں ضخامت اور طباعت کے لحاظ سے نہ صرف معیاری ہیں بلکہ موضوع کے اعتبار سے بھی مثالی حیثیت کی حامل ہیں ہر بات کا ماخذ قرآن وحدیث ہے اور انہی کی روشنی میں سلف صالحین کے اقوال کو بطور تائید لایا گیا ہے اور پھر مصنف کے اپنے اشعار کی جگہ جگہ چاشنی سونے پر سہاگے کا کام کر گئی ہے ؏

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ کسی متنفس کو موت سے چھٹکارا نہیں ہے قلعہ میں ہو یا جھونپڑی میں، خشکی میں ہو یا تری میں، سفر میں ہو یا حضر میں، امیر ہو یا غریب، بادشاہ ہو یا فقیر، کوئی بھی ہو اور کسی جگہ بھی ہو مقررہ وقت پر موت ضرور آئے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ ۔ الآیۃ (نساء)

دنیا کی ہر چیز میں اختلاف تو موجود ہے مگر مرنے میں سب کا اتفاق ہے روزانہ ہی اس حقیقت کا مشاہدہ ہوتا رہتا ہے خود ہمارے اپنے کتنے ہی دوست واحباب، بھائی برادر، خویش واقارب سب اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئے۔ اور تنِ تنہا قبروں میں پہنچ گئے اور وہاں سڑ گل گئے کیڑوں مکوڑوں کی نذر ہو گئے مگر ہمارا یہ حال ہے کہ ؎

بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

کے مصداق خوابِ غفلت میں مدہوش ہیں معلوم نہیں کہ اپنا حال وحشر بھی یہی ہونے والا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑ کر ارشاد فرمایا:

تم دنیا میں مسافروں یا راہ گیروں کی طرح رہو اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو پھر فرمایا اے ابن عمرؓ!

جب تم صبح کو اٹھو تو شام کا انتظار مت کرو اور جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار مت کرو (بیہقی)۔

شیخ سعدیؒ نے اسی حدیث کی تشریح میں کہا ہے: ؎

خیرے کن اے فلاں وغنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

موت کی سختیاں، سکرات وغمرات اور دنیا وآخرت کے درمیان عالمِ برزخ کی کیفیات ایسی بدیہی حقیقتیں ہیں کہ جن کے تذکروں سے قرآنِ حکیم اور ابوابِ حدیث بھرپور ہیں مگر ہم ان سے کوئی نصیحت وعبرت حاصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کر رہے اور نہیں سوچ رہے کہ ایک دن مر جانا ہے اور دنیا کی ہر چیز چھوڑ جانا ہے جس طرح پہلے لوگ مر گئے اور دوسروں کیلئے اپنی چیزیں چھوڑ گئے اور ان کے مال و دولت کے دوسرے لوگ وارث ہو گئے ۔

مندرجہ بالا دونوں اہم کتابیں اسی فکرِ موت کی یاد دہانی اور آخرت کی جوابدہی کا احساس دلاتی ہیں ۔ فاضل مصنف کی یہ کوشش و محنت اتنی عمدہ اور مدلل ہے کہ ہر صفحہ و ہر سطر لائق تحسین ہے جس سے علماء و طلباء اور عوام الناس یکساں استفادہ کر سکتے ہیں ۔ضرورت اس امر کی ہے کہ دونوں کتابیں اہلِ ثروت حضرات خرید کر صدقۂ جاریہ کے طور پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں عام کریں تاکہ فکرِ آخرت سے غافل لوگ اصلاحِ عقائد و اعمال کے بعد راہِ نجات پر گامزن ہو جائیں

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کی مساعیِ حسنہ کو بھی ذریعۂ نجاتِ اُخروی بنائے اور قارئین کو ان کی جملہ تصانیف مشعلِ راہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے

محمد یوسف انور
۱۵ / دسمبر ۱۹۸۱ء

محمد یوسف انور
۱۵ / دسمبر ۱۹۸۱ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب گورداس پوری خطیب جامع مسجد اہلحدیث

"پورے والا"

میرے قابل صد احترام دوست حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب عاجز مالیر کوٹلوی حال فیصل آباد اُن معدودے چند علماء اہلحدیث و مخلصین جماعت سے ہیں، جن سے ملنے سے قلبی سکون و فرحت حاصل ہوتی ہے، حضرت عاجز مدظلہ العالی مشرقی پنجاب کی مسلم ریاست مالیر کوٹلہ کے اصل باشندے ہیں، جو کہ جماعت اہلحدیث کا بہت بڑا مرکزی مقام ہے، اُس کی مرکزیت کا آپ اِس سے اندازہ فرمادیں کہ حضرت شیخ الاسلام امام المناظرین فاتح قادیان شیر پنجاب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمت اللہ علیہ نے بھی وقت شیخ العرب والعجم حضرت میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمت اللہ علیہ و دیگر اساتذۂ کرام سے اپنی تعلیم مکمل فرمانے کے بعد مالیر کوٹلہ ہی میں قرآن پاک و علم حدیث کی شمع روشن فرمائی جس کی وجہ سے وہاں کی جماعت میں علمی ذوق اور مسلکی تعلق میں پختگی نمایاں طور پر پیدا ہوئی، حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب عاجز سلمہ اللہ تعالیٰ اُن اسلافِ جماعت کی بہترین یادگار ہیں۔

تقسیم ملک سے کئی سال بیشتر ترک سکونت فرما کر سعودی عرب جیسے محترم ملک میں سکونت پذیر ہوگئے تھے، جس نے مزید آپ میں روحانی قوت اور مسلک سے والہانہ عقیدت پیدا فرمادی، اسلئے جب کبھی فیصل آباد جانا ہوتا ہے، اور اکثر جاتا ہوں کیونکہ پاکستان میں فیصل آباد شہر جماعت اہلحدیث کا ایک مرکزی مقام ہے، تو حضرت مولینا عبدالرحمٰن صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے، جس سے دلی طور پر مسرت ہوتی ہے۔

اور وہ بھی بجشناؤ نجبۃ کے تحت مل کر خوش ہوتے ہیں، اور انتہائی مسرت کا اظہار فرماتے ہیں، اور اُن کا بندہ کے متعلق حسن ظن اللہ کریم پورا فرمائے وہ مجھے علماءِ اہلحدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بزرگوں کی یادگار سلف سمجھتے ہیں۔

پچھلے دنوں بندہ کا فیصل آباد جانا ہوا، نماز عصر کے وقت مرکزی جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار میں ادا کی اور نماز کے بعد احباب کے حکم کی تعمیل میں بندہ نے چند منٹ درس قرآن پاک دیا، حضرت عاجز صاحب بھی موجود تھے اُن سے ملاقات ہوئی اور اپنے کتب خانہ میں لے گئے جو کہ اسی مسجد مذکور کی دکانوں میں ہے، چائے وغیرہ سے باصرار تواضع فرمائی اور الوداعی دعائیہ کلمات کے علاوہ اپنی دو کتب بنام "موت کے سائے" "عالم برزخ" تحفتہً دیکر نوازا۔ میں اُن کی اس ذرہ نوازی اور عزت افزائی کا نہایت مشکور ہوں۔۔

دونوں کتابیں نہایت دیدہ زیب کتابت و تجلید و ٹائیٹل سے مزین ہیں، میں ان کا اکثر رات کو مطالعہ کرتا ہوں، اُن کتابوں میں حضرت ممدوح نے بارشاد نبوی علیہ السلام کفیٰ بالموت واعظاً کی تشریح نہایت عمدگی سے فرمائی ہے، بلکہ اعمال کی جزا و سزا کا پر ہیبت محشر کا تصور سامنے آجاتا ہے، حدیث پاک کے مطابق تسخیر قلب کا بہترین وظیفہ کثرت ذکر ہاذم اللذات ہے، اُن کے مطالعہ سے سخت ترین طبیعت میں بھی انقلاب آجاتا ہے بحکم رسول لحب للناس ما تحب لنفسك کے تحت میری خواہش ہے کہ ہر مسلمان کو ان کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیئے جو روحانیت میں اضافہ کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں اور حضرت مولنا عاجز صاحب کی محنت کی داد دینی چاہیئے اور دعا کرنی چاہیئے، حضرت نے نہایت جانفشانی اور بڑی بڑی نایاب کتابوں کا مطالعہ فرما کر اس کتاب کو مرتب کیا۔

اس سے حضرت ممدوح کے وسعت مطالعہ کا اندازہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالے میرے اس اس مخلص اور بہترین ساتھی کی محنت قبول فرمائے، اور مزید اپنے دین حق کی خدمت کرنے کی توفیق رحمت فرمائے، آمین ثم آمین۔

اور حضرت کے اس صدقہ جاریہ سے قیامت تک بنی نوع انسان مستفید ہوتے رہیں۔ آمین

محمد عبداللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ بر کتاب "موت کے سائے"

از

پروفیسر محمد دین قاسمی گورنمنٹ ڈگری کالج ہمن آباد فیصل آباد

دورِ حاضر میں مادہ پرستی کے گھمبیر سائے جس شدت سے دنیا پر مسلط ہو چکے ہیں اس سے قبل اس کی نظیر نہیں ملتی۔ " بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست " ہر شخص کا قبلۂ حیات بن چکا ہے لذات و شہوات کی پرستش زوروں پر ہے مادی لطف و مسرت دورِ جدید کا مطمحِ نظر بن چکا ہے سائنسی ایجادات نے مادی سہولتوں کی ایسی فراوانی کر دی ہے جس کی سابقہ ادوار میں مثال نہیں ملتی۔ مادی سہولیات اور دنیاوی عیش و عشرت نے انسان کو اُس پیش پا افتادہ حقیقت سے یکسر غافل کر دیا ہے جس کا مشاہدہ ہر روز ہوتا رہتا ہے اور جسے " موت " کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ؎

موت کو بھول گیا دیکھ کے زندگی کی بہار
دل نے پیش نظر انجام کو رہنے نہ دیا۔

وہ جو آخرت کا قائل ہی نہیں ہے اسے اگر موت یاد نہیں رہی تو کوئی حیرت کی بات نہیں ہے بلکہ قابلِ صد ہزار تعجب تو یہ بات ہے جو آخرت پر ایمان رکھتا ہے آج اسے بھی موت کا یقین نہیں رہا۔ حالانکہ آخرت کا عقیدہ عین اپنی فطرت ہی کے اعتبار سے، انسان کو موت سے فرار اختیار کرنے کی بجائے اسے موت کا مشتاق بناتا ہے کیونکہ دنیا اسے تکالیف شرعیہ کی بناء پر قید خانہ محسوس ہوتی ہے وہ موت کو ابدی اور لازوال نعمتوں تک پہنچنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ذریعہ اور دروازہ سمجھتا ہے وہ ، پیار اس فانی زندگی سے نہیں بلکہ اس موت سے کرتا ہے جو اسے حیاتِ جاوداں عطا کرتی ہے وہ اگرچہ اس دنیا میں رہتا مگر یہ سمجھتے ہوئے کہ ؎

حاصلِ عمر سوا موت کے جب کچھ بھی نہیں
چار دن کے لیے یہ عیش و طرب کچھ بھی نہیں

آہ ، اس عاقبت نا اندیش شخص کو دیکھ کر دکھ ہوتا ہے جو دنیا کی رنگینیوں میں کھو چکا ہے اور اسی عالم ولہو کو اپنا اصل وطن قرار دے چکا ہو، وہ ایسے آخرت فراموش اور غافل شخص کو اظہار تأسف کرتا ہے ؎

وائے ناکامی قفس کو آشیاں سمجھا ہے تو
اس سرابِ رنگ و بو کو گلستاں سمجھا ہے تو

حیاتِ دنیا کی محبت نے ، آج دلِ مسلم سے ، وہ تمنا اور تڑپ چھین لی ہے جو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کو شوقِ شہادت یا ذوقِ موت کی خاطر ، کشاں کشاں سوئے معرکۂ کارزار لے جاتی تھی ۔ یہی وجہ ہے کہ آج کا مسلمان ، اس

شوقِ شہادت

اوروں کو دیں حضور یہ پیغام زندگی
میں موت ڈھونڈتا ہوں دیارِ حجاز میں (اقبال)

ایک جنگ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف زیر جامہ میں ملبوس صفوں کو درست فرما رہے تھے ان کے فرزند دلبند نے عرض کیا یا ابت ، ماھذا بزی المحاربین ، فقال : یٰبنی لا یبالی ابوک علی الموت سقط ام سقط علیہ الموت " اے ابا جان ! آپ کا لباس میدانِ جنگ کا لباس نہیں ۔ جواب دیا لختِ جگر بیٹے تمہارے باپ کو اس امر کی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ موت پر گرتا ہے یا موت اس پر گرتی ہے (کشاف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذوق سے محروم ہو کر "راکھ کا ڈھیر" بن کے رہ گیا ہے اقبال مرحوم نے کس خوبی سے دورِ حاضر کے مسلمان کی کیفیت کو بیان کیا ہے

دل لرزتا ہے حریفانہ کشاکش سے ترا!
زندگی موت ہے کھو دیتی ہے جب ذوقِ خراش!

مولانائے محترم، جناب عبدالرحمن عاجز صاحب نے عصرِ حاضر کی دنیا پرستی کے اس مرض کا علاج "موت کے سائے" سے کیا ہے۔ انہوں نے کتاب میں دنیائے دنی کی حقیقت "العلم" کی روشنی سے مبرہن کر دیا ہے دارالخلد کی حیاتِ لازوال کے مقابلے میں، دارالمحن کی اس فانی زندگی کی اصل حقیقت کو بے نقاب کر دیا ہے۔ دنیا کی پست اور عارضی نعمتوں کو آخرت کی اعلیٰ اور دائمی نعمتوں کے مقابلے میں جو وقعت حاصل ہے اسے کھول کر نمایاں کر دیا ہے کیونکہ انہی حقائق سے غافل ہونے کی بنا پر انسان موت سے فرار اور دنیا سے پیار کرتا ہے "موت کے سائے" اگر تشویشناک، خطرناک وحشتناک ہیں تو صرف اس کے لیے، جو سرابِ دنیا کو حقیقت جان چکا ہے رہا وہ شخص جو اپنی فانی زندگی کی ہر سانس کو، اخروی زندگی کی نعمتوں کے عوض فروخت کر چکا ہے تو اسے موت کے سائے، ایسے خوشگوار، راحت افزا اور سرور بخش دکھائی دیتے ہیں کہ کسی دنیا پرست آدمی کو وہ سرور و مسرت اور لطف و لذت ستارہ دل بھری کہکشاں کے زیرِ سایہ چلتے ہوئے بھی محسوس نہ ہو۔ ایسا شخص (جو طلبگارِ آخرت ہے) صحرائے حیات کے لو کے تھپیڑوں سے عافیت پانے کے لیے "موت کے سائے" کی تلاش میں رہتا ہے کیونکہ انہی سایوں سے گذر کر ہی وہ "نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا" کی جنت میں داخل ہو سکتا ہے۔ کتاب زیرِ تبصرہ میں، فاضل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف نے بڑے حسن وخوبی سے اُس کردار کو بھی واضح کیا ہے جو موت کے سائے تک سے بھاگتا ہے اور یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ کی آرزوؤں میں گھرا رہتا ہے اور اس کے برعکس اس کردار کو بھی اس کے تمام اوصاف ومحاسن کے ساتھ اجاگر کیا ہے جو موت کا استقبال والہانہ امنگوں کے ساتھ کرتا ہے ۔حتیٰ کہ اگر کبھی موت خود اس کے رستے سے کنی کترا کر گذر جائے تو دل کی کیفیت بیساختہ جامۂ الفاظ پہن کر لبوں پر آجاتی ہے ؎

مستحقِ دار کو حکمِ نظربندی ملا !
کیا کہوں کیسی رہائی ہوتے ہوتے رہ گئی

(مولانا جوہر مرحوم)

فاضل مصنف کی یہ گرانمایہ تصنیف صرف شرعی نقطۂ نظر سے ہی وقعت کی حامل نہیں ہے بلکہ اپنی ادبی خوبیوں کے اعتبار سے بھی یہ ایک گنجینہ ہے کتاب میں ترغیب کے ساتھ ترہیب کا ، تشویق کے ساتھ تخویف کا ، تبشیر کے ساتھ انذار کا پہلو بھی موجود ہے ۔پھر الفاظ کا چناؤ اور انکی موزونیت جملوں کی ساخت اور ان کی ترکیب سادہ وسہل بھی ہے اور کسی مقام پر بھی ادب کے معیارِ مطلوب سے فروتر نہیں ہے بادۂ پند ونصائح سے بھرے ہوئے اکواب الفاظ اور اباریق عبارات کی اس طرح مرصع نگاری کی گئی ہے کہ قدم قدم پر برمحل اور برجستہ اشعار سے اس قلمی نگارش کی شان وشوکت میں چار چاند لگ گئے ہیں ۔یہ بات شاید قارئین کرام کی معلومات میں کوئی نیا اضافہ نہ ہو مگر یہ حقیقت ہے کہ اس تصنیفِ لطیف کے فاضل مصنف صرف نثر نگار ہی نہیں ہیں بلکہ کہنہ مشق اور سنجیدہ سخن شاعر بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور شاعر بھی ایسے کہ جن کا دل بھی مومن اور شعر بھی مومن ہے کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے پرستارِ دنیا کو احساسِ زیاں لاحق ہوتا ہے جبکہ طلبگارِ آخرت کو یہ کتاب اس کا بہترین زادِ راہ ثابت ہوتی ہے خالی الذہن شخص کو آخرت کی منزلیں محسوس اور مرئی شکل میں نظر آتی ہیں اور وہ اپنی بے مقصد زندگی کو دیکھ کر چونک اٹھتا ہے۔ گنہگار کا دل معصیت کوش زندگی پر ندامت و خجالت میں ڈوب ڈوب جاتا ہے زاہدِ شب بیدار کو اپنا وجود چراغِ سحری محسوس ہوتا ہے اور استقبالِ موت کے لیے اپنے آپ کو مستعد بناتا ہے الغرض کتاب کی افادیت کا عکس مختلف قسم کے قارئین کے ذوقِ طبیعت کے منشور میں سے گذر کر مختلف الوان میں ظاہر ہوتا ہے اللہ تعالےٰ اس کتاب کو ہم سب کے لیے سفرِ آخرت میں زادِ راہ بنائے۔

آمین ثم آمین

محمد دین قاسمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محترم جناب رئیس امروہوی ۱۲۹/اے مانک جی اسٹریٹ، گارڈن ایسٹ

کراچی نمبر ۳/۲/ اکتوبر ۱۹۸۴ء

موت کے سائے عالم برزخ

حیات بعد الممات کا معاملہ اس قدر حیران کن نہیں ہے، جتنا انسانی پیدائش کا مسئلہ، مردانہ نطفہ کے لاکھوں جراثیم میں سے کسی ایک جرثومے کو یہ سعادت نصیب ہوتی ہے کہ مؤنث خلیے سے مل کر اشرف المخلوقات (انسان) کی تشکیل کرے، آپ تولید بشر کے پروٹو پلازم پر جس قدر غور کریں گے آپ کی حیرت میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا، ارشاد باری ہے کہ ہم نے انسان کو "احسن تقویم" میں پیدا کیا ہے۔ احسن تقویم کے اموز و اسرار پر جس قدر تفکر کیا جائے گا، "احسن الخالقین" کے فضل و رحمت کا اندازہ ہوتا چلا جائے گا، پیدائش بشر کے مقابل مرگ بشر کا مسئلہ بالکل سیدھا سادہا ہے، یعنی،

موت ایک زندگی کا وقفہ ہے

یعنی آگے چلیں گے دم لے کر!

حیات بعد الموت کے موضوع پر "سوسائٹی فار دی سائیکیکل ریسرچ (P.R.S)" لندن نے پچھلے ایک سو سال میں سائینسی نقطۂ نظر سے جو تحقیقات کی ہیں، اُن سے حیرت انگیز انکشافات ہوئے ہیں۔ چونکہ میں پچھلے بیس اکیس سال سے نفسیات و مابعد النفسیات کے موضوع پر لکھ رہا ہوں، بنا بریں موت کے عقدے اور عالم برزخ کے امکانات و مضمرات سے مجھے بطور خاص دلچسپی ہے۔ میرے دوست (جناب عبدالرحمٰن عاجز نے موت اور عالم برزخ کے موضوعات پر قرآن مجید اور احادیث نبوی کی روشنی میں دل نشیں اور مؤثر بحث کی ہے، یہ دونوں کتابیں (موت کے سائے اور عالم برزخ) نہایت سبق

ٔ زندگی کی جبلی بنیاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آموز پیرائے میں لکھی گئی ہیں)

عبدالرحمٰن صاحب عاجزؔ سے پرانا تعلقِ خاطر ہے، ایک زمانہ تھا کہ ہم اور وہ ایک ہی عمارت کے زیرِ سایہ اپنے اپنے دفاتر میں کام کرتے تھے، تیس بتیس سال کا تعلق اور یکجائی ایسا رابطہ نہیں جسے فراموش کر دیا جائے،

جناب عبدالرحمٰن صاحب عاجزؔ کا دینی شغف، علمی ذوق اور صلاحیت سخن فہمی و سخن وری ہمیشہ میرے لئے مسرت انگیز رہی ہے، ان کی زیرِ نظر دونوں تصانیف فکر و نظر کے اعتبار سے بلند پایہ ہیں، حقیقت یہ ہے کہ مصنف نے ایک متجسس قلب و روح کے لئے وہ تمام معلومات اپنی نقطۂ نظر سے یکجا کر دی ہیں جن کا علم اضافۂ ایمان و عرفان اور آخرت شناسی کیلئے ضروری ہے، اقبال نے کہا ہے کہ:

فرشتہ موت کا چھوتا ہے گو بدن تیرا
ترے وجود کے مرکز سے دُور رہتا ہے!

جناب عاجزؔ نے اپنی تصنیف (موت کے سائے) میں انسانی وجود کے اس مرکز "روح" کے بارے میں نہایت بلاغت اور دقیقہ سنجی سے اظہارِ خیال کیا ہے، بلاشبہ یہ دونوں علمی و دینی تصانیف علمی ذخیرے میں اضافے کی حقیقت رکھتی ہیں"

"رئیس امروہوی"
(۲/ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملکی اور غیر ملکی اخبارات و رسائل کے تبصرے

ہفت روزہ المنبر فیصل آباد پاکستان ۱۲/۱۹ نومبر ۱۹۸۲ء

موت کے سائے — عالم برزخ

ناشر
رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار
فیصل آباد

یہ دنیا جس میں ہم جی رہے ہیں، اسکا تصور کیجئے، ہر سو مار دھاڑ ہے، پیسہ پیسہ کی صدائیں گونج رہی ہیں، دین سے دوری ہی نہیں بیزاری کی سی کیفیت ہے غیروں کے نظریات کے جام پیئے جا رہے ہیں، رشتوں ناطوں کی اقدار بدل چکی ہیں، باہمی اخوت و یگانگت، تفرق و نفرت میں بدل چکی ہے، حیات عارضی کو حیات ابدی پر فوقیت ہی نہیں دی جاچکی حیات ابدی کا تصور ہی ناپید ہوا جا رہا ہے، کہنے کو ہم مسلمان ہیں لیکن ہمارا طرز بود و ماند، طرز سیاست و حکمرانی، ثقافت و تہذیب، تمدن و معاشرت، اخلاق و عادات غرض ہر شے اپنی چھوڑ کر دوسروں کی اپنائی جا چکی ہے۔

گویا ہم الدنیا مزرعة الآخرة دنیا آخرت کی کھیتی ہے، کے اسلامی تصور کو خیر باد کہہ کر، بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست کے کافرانہ تصور حیات کو حرز جان بنائے ہوئے ہیں، تو ایسے میں کہاں آخرت، کہاں موت، کہاں قبر و حشر، کہاں دوزخ و جنت اور کہاں جزا و سزا کی فکر یا اس کا تصور ہمارے ذہنوں یا دلوں میں باقی رہ سکتا ہے۔

ہم جس پیٹ کے لئے حرام و حلال کی تمیز کو خیرباد کہہ چکے اس پیٹ کو اس سب کچھ کے کرنے کے باوجود دو وقت کی روٹی اطمینان سے کھا لینے کی مہلت نصیب نہیں،

جس آرام و آسائش کیخاطر دوسروں پر ظلم و ستم ڈھانے میں مصروف ہیں، اسی آرام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہم محروم ہیں، دن کا چین اور رات کا آرام حرام ہے، اس دنیا کی چکا چوند کرنے والی رذالتوں کے ہم اسیر بن کر رہ گئے ہیں اور ہماری تمامتر توانائیاں اسی عیش وعشرت کے حصول کے لئے ضائع ہو رہی ہیں، لیکن خالق کائنات جو عزت و ذلت، آرام و تکلیف تنگدستی و تونگری پر قادر ہے، نے ہمیں ہماری اس روش کے مطابق کولہو کے بیل کی طرح مکلف بنا دیا ہے کہ تم نے جو راہ اختیار کر رکھی ہے اس کا انجام بھی یہی ہے اور اس کا مقدر بھی یہی ہے، اسلئے کہ تم نے وہ راہ گم کر دی جس کے لئے میں نے آدم تا محمد (علیہم الف الف صلواۃ) برگزیدہ شخصیتوں کو تمہاری ہی فلاح و بہبود اور تمہیں آسان اور سیدھا راستہ بتانے کے لئے بھیجا تھا، تم نے وہ راستہ کھو دیا صرف اپنی خواہشات کی ادنیٰ سی قیمت پر، تو جاؤ، اب کولہو کے بیل بنے رہو"

اسی انتباہ اور انہی حقیقتوں کو آشکارا کرنے کے لئے ہمارے محترم مولانا عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی نے "عالم برزخ" اور "موت کے سائے" ایسی کتابیں تالیف فرمائیں، جن کے مطالعہ سے یہ بھولا ہوا سبق پھر سے ہمارے دلوں اور دماغوں میں زندہ ہوتا ہے"

حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں کتابیں مطالعہ کرکے پتھر دل بھی لرز جاتے ہیں اور اپنے گریبانوں میں جھانکنے پر خود کو مجبور پاتے ہیں۔

"موت کے سائے میں" جس کا سر عنوان ہی "اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ" (تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں پالے گی خواہ تم مضبوط قلعوں ہی میں کیوں نہ محفوظ ہو جاؤ) آیت کلام الٰہی کو بنایا ہے، اور یہ کتاب اسی آیت مبارکہ کی تفسیر کہلانے کی بدرجہ اولیٰ مستحق ہے، موت جو ایک ناگزیر حقیقت ہے، کے مختلف پہلوؤں پر بحث، موت کی حقیقت، اسکی تیاری، موت کے بعد کے حالات و کوائف کو آیات الٰہیہ، حدیث نبویہ، افکار اہل اللہ اور امثال عباداللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی روشنی میں اشاعت سے مزین کرکے اس کتاب کو پیش کیا گیا ہے، کتاب کے لئے حوالجات مستند ماخذوں سے اخذ کئے گئے ہیں، ساڑھے چار سو عنوانات پر یہ کتاب حاوی ہے۔

اسی طرح مؤلف کی دوسری کتاب "عالم برزخ" "ومن ورائهم برزخ الی یوم یبعثون (اور موت کے بعد ان کے آگے قبر سے اٹھائے جانے کے دن تک پردہ) کی عملی تشریح وتفسیر ہے، مرنے کے بعد عرصۂ حشر تک کے عرصہ میں مرنے والے پر (خواہ اسے قبر میں دفن کیا جائے، آگ سے جلا کر خاک کرکے دریا میں بہا دیا جائے یا درندے کھا جائیں) پر کیا بیتے گی، عالم برزخ دراصل برزخی حالات کی نقاب کشائی ہے اور یہ نقاب کسی عامی دید وشنید واقعات پر مبنی نہیں بلکہ وحی الٰہی، پیغمبران عظام، صحف مطہرہ، علماء، فقہاء، محدثین، کی زبان سے بیان کردہ واقعات وحالات، کیفیات پر مبنی ہے۔

سچی بات تو یہ ہے کہ مولانا عبدالرحمٰن عاجز صاحب نے یہ دونوں کتابیں لکھ کر ان دونوں عنوانات سے مکمل انصاف برتا ہے اور راہ گم کردہ "انسانوں" کو پھر سے راہ ہدایت دکھلانے اور اپنے لئے زادِ راہ اکٹھا کرنے کا سامان فراہم کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیں اور پڑھنے والوں کو توفیق عمل عطا فرمائے۔ (خ، الف)

سلسلۂ منشورات جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ جون/ستمبر ۱۹۸۵

تبصرہ نگار! حضرت مولانا میاں محمد یوسف سجاد صاحب ایم اے

مطبوعات رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار فیصل آباد، بتوجہ حضرت مولانا عبدالرحمان عاجز مدیر رسالہ

موت کے سائے — عالم برزخ

حضرت مولانا عبدالرحمان عاجز مالیر کوٹلوی جماعتی حلقوں اور میدان قلم وقرطاس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محتاجِ تعارف نہیں ہیں، آپ کے منظوم شہ پارے عموماً جماعتی اخبارات و جرائد میں جلوہ افگن ہوتے رہتے ہیں، اعلیٰ اور عمدہ شعری ذوق کے ساتھ ساتھ آپ ایک کہنہ مشق نثر نگار بھی ہیں فکرِ آخرت، حضرت مولانا کا مخصوص و محبوب موضوع ہے، آپ کی شعری تخلیقات اور نثری تالیفات کا تمام تر انحصار اس موضوع پہ ہے، اصلاحِ عقائد و فلاحِ انسانیت کے لئے تذکرہ موت، حشر و نشر کے حالات و واقعات یقیناً بہت بڑی ترہیب ہیں۔

کتاب زیرِ نظر میں موت اور اس کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے، انبیاء کرام کی وفات، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت اور حضرات صحابہ کرامؓ کی خشیت الٰہی کے نمونے اور رقت آمیز خطبات و مواعظ سیر حاصل طریقے پر بیان کئے گئے ہیں، جنہیں پڑھ کر دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے اور اس عالمِ فانی کے متاع الغرور ہونے پر یقین پختہ ہوتا ہے، موت سے متعلق یہ کتاب ایک اعلیٰ مجموعہ ہے۔

یہ کتاب برزخ کا مفہوم، عالم برزخ میں جزا و سزا عقل کی روشنی میں، عالم برزخ میں عذاب و ثواب قرآن کریم کی روشنی میں، جنت و دوزخ کا مقام، سکراتِ موت کے واقعات احوالِ قبر احادیث کی روشنی میں، عذابِ قبر، زیارتِ قبور، اور ان سے متعلق علماء و فقہاءِ اُمت کی تصریحات جیسے مباحث پر محیط ہے گویا کہ مرنے کے بعد سے عرصۂ حشر تک کے جملہ حالات و واقعات کا مکمل تذکرہ کیا گیا ہے، اور جملہ مباحث پر عقلاً، نقلاً، درایتاً اور روایتاً بحث کر کے حقِ موضوع ادا کر دیا گیا ہے۔ اگر حضرت مولانا کی ان دونوں کتابوں کو "مضامینِ موت کا انسائیکلوپیڈیا" کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا، ان کتب کا ہر گھر میں ہونا ہادمِ لذاتِ دنیوی ہوگا۔"

محمد یوسف سجاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ صراط مستقیم برمنگھم انگلینڈ اکتوبر ۱۹۸۲ء

تبصرہ ، (حضرت مولانا عبدالاعلیٰ رحمانی ، مدینہ منورہ ،،

موت کے سائے   عالم برزخ

تصنیف ، مولانا عبدالرحمن عاجز

ناشر ، رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد فون ۳۲۹۱۶ پاکستان ،

بات صرف اتنی ہی نہیں کہ موت ایک ایسی منفرد حقیقت ہے جس کا کبھی انکار کیا ہی نہیں گیا بلکہ سچ یہ ہے کہ اس نے کرنے ہی نہیں دیا ، اور یہ بات اس سے بھی یقینی ہے کہ موت کے بعد بھی ایک زندگی ہے ، غیر محدود اور لامتناہی زندگی ،

اس معروف حقیقت پر ایمان لانے والا شخص اس کی اچانک آمد سے کیسے بے خبر رہ سکتا ہے ، اسلام کے ایمانیات میں ایمان بعث بعد الموت بھی شامل ہے ، اس لئے آخرت کی فکر ایک ایسا مؤثر اور زود اثر علاج ہے جو دنیا سے شر و فساد کو ختم کرنے اور نیکی و صلاح کی قدروں کو اجاگر کرنے میں اپنی نظیر نہیں رکھتا ، جس کو اس بات پر یقین ہو کہ اسے ایک دن اچانک اس دنیا سے منہ موڑ جانا ہے اور پھر اپنے رب کے حضور پیش ہونا ہے ، وہ شخص ہمہ وقت اس کی تیاریوں میں مصروف رہے گا ۔

موت کی یاد ، آخرت کی فکر ، اپنے رب کی ملاقات کا اشتیاق ، یہ اور اس قسم کے دوسرے پہلو ایمان میں اضافہ اور روح میں تازگی پیدا کرتے ہیں ، اضطراب کے دور میں چند لمحے اس یاد میں بسر ہو جائیں تو حاصل عمر سمجھنا چاہیے ۔

دونوں کتابیں اسی موضوع پر لکھی گئی ہیں ، مصنف مولانا عبدالرحمن عاجز ایک صاحب دل اور فکر آخرت کے شاعر ہیں ، اس فکر پر مشتمل ان کی شعری کاوشیں جماعتی اخبارات میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عموماً چھپتی رہتی ہیں، اس موضوع کا تعلق دل کے ساتھ زیادہ ہے لیکن دماغ کا دخل وعمل بھی کچھ کم نہیں، اس موضوع پر کام کرنے والوں نے اسے صرف پہلے عنوان سے ہی پیش کیا ہے خصوصاً صوفیانے تو اپنے فلسفی نظریات بھی اسی غلطی پر رکھے ہیں، جس کے نتیجے میں مسلک اسلاف سے انحراف اور بے سروپا باتیں راہ پا گئیں، دوسرے عنوان کو ترجیح دینے والوں نے عقل ہی کو سب کچھ قرار دے کر ایمان کی حلاوت سے محرومی کے سوا کچھ نہ حاصل کیا، یہ دونوں نظریے افراط وتفریط پر مبنی ہیں، حقیقت یہ ہے کہ دل ودماغ کی ہم آہنگی تو ایمان کی حلاوت محسوس ہوتی ہے، اسلاف کرام کثر اللہ سوادہم کا مسلک یہی ہے۔

مولانا عاجز کی دونوں کتابیں اسی اعتدالی نقطۂ نظر کی حامل ہیں، ان میں نہ تو بے مقصد اور بے سروپا حکایات جمع کی ہیں اور نہ ہی عقل کی سان پر عقائد کو تراشا گیا ہے، بلکہ خالص کتاب وسنت اور متبعین سنت اہل اللہ کی سچی حکایات بطور عظمت درج کر دی ہیں، اور ساتھ ہی منکرین حدیث وقرآن کے اٹھائے گئے شبہات کے جواب میں اسلامی مفکرین کی آراء کو پیش کر کے توازن برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے، عرصہ سے خواہش تھی کہ اس موضوع پر کوئی کتاب منظر عام پر آئے جسے ہم بغیر کسی ذہنی تحفظ کے ہر رند وپارسا، اور منکر ومسلم کو دے سکیں، ایک دو کتابیں شائع ہوئیں بھی، ان کی پبلسٹی اور کئی زبانوں میں ترجمے بھی کئے گئے، مگر اس کی بنیادی خامی وہی ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا، کہ بے سروپا حکایات اور انداز سراسر غیر تربیتی ہے، اس لحاظ سے یہ دونوں کتابیں نہایت مفید قرار دی جا سکتی ہیں۔

موت کے سائے، ساڑھے پانچ سو صفحات کی ایک خوبصورت کتاب ہے، اس میں موت کے موضوع پر تقریباً ۸۰ سو عنوانات کے تحت جامع اور مؤثر بحثیں کی گئی ہیں۔

عالم برزخ ... ۴۰۰ صفحے کی کتاب ہے، برزخ کا مفہوم، کیفیت، اس کا ثبوت کتاب وسنت سے، ارواح کے بارے میں بحثیں، اصحاب کہف، حضرت ابراہیمؑ اور حضرت عزیرؑ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعات صحابہ کرام اور اولیاء عظام کے ایمان افروز تذکروں سے لبریز یہ کتاب ایک حسین مرقع ہے،

دونوں کتابیں ہر لحاظ سے خوبصورت جاذب نظر، ظاہری اور معنوی حسن سے آراستہ ہیں۔ کتابت، طباعت اور جلد بندی میں کافی نفاست دکھلائی گئی ہے، ہم ہر مسلمان گھرانے میں ان کتابوں کے پہنچانے کی سفارش کرتے ہیں، کتابیں چونکہ تربیتی انداز میں لکھی گئی ہیں، اس لئے بچوں کے لئے بھی یکساں مفید ہیں، خاص کر برطانیہ کے مادہ پرستانہ ماحول میں یہ کتابیں اصلاح نفس کے لئے بہت مفید ہو سکتی ہیں۔

عبدالاعلیٰ رحمانی

شیخ الحدیث مولانا محمد یعقوب گوجرہ منڈی ضلع فیصل آباد

کتاب موت کے سامنے مصنفہ مولانا عبدالرحمٰن عاجز کا غور و فکر سے جستہ جستہ مقامات سے مطالعہ کیا مصنف موصوف نے کوزے میں دریا بند کر دیا ہے، موت کا صحیح تصور اور اس کا انجام مع امثلۂ قرآن و حدیث اور اُن کی تائید میں عقلی و نقلی دلائل سے کتاب کو نہایت مؤثر و دلنشین بنا دیا ہے، جس کا اندازہ پڑھنے کے ساتھ ہی ہو سکتا ہے، پڑھنے والا بغیر اثر قبول کئے نہیں رہ سکتا۔ اور اُسی وقت اللہ تعالےٰ کی توفیق سے گناہوں سے تائب ہو کر فکرِ آخرت اور یادِ الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے، مَیں اپیل کرتا ہوں کہ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اس کتاب کا ضرور بالضرور مطالعہ کرے۔

الراقم محمد یعقوب گوجرہ ۱۶ / فروری

۸۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۵ / فروری ۱۹۸۲ء

تبصرہ از حضرت مولانا محمد خالد سیف مدظلہ العالی

نام کتاب، موت کے سائے ، مصنف، مولانا عبدالرحمٰن صاحب عاجز

موت ایک ایسی حقیقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جا سکتا، دیگر تمام صداقتوں اور حقیقتوں سے اختلاف ممکن ہے، لیکن موت اولادِ آدم کے گلے کا ایک ایسا ہار ہے، جسکی سچائی کے بارے میں کسی کو بھی شک نہیں کیونکہ دنیا میں کوئی ایسا ایک فردِ بشر بھی نہیں جسکے سامنے اسکے عزیزوں کے جنازے نہ اٹھے ہوں، کوئی ایسا گھر نہیں جس میں موت نے اپنا قدم نہ رکھا ہو، کتنے ہی لختِ جگر ہیں کہ موت انکے ماں باپ کے تمام ارمانوں کا خون کرتے ہوئے انہیں اُن سے چھین کرلے جاتی ہے، اور کتنے ہی ماں باپ اپنے جگر پاروں کو تڑپتے اور بلکتے چھوڑ کر موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں، کتنے ہی بھائیوں کو موت بھائیوں سے جدا کر دیتی ہے، اور کتنے ہی دوست، پیاروں اور لاڈلوں کو داغ مفارقت دے کر آخرت کے سفر کو اختیار کر لیتے ہیں، اور پھر ملکِ عدم کے یہ راہی جب ایک بار گھر سے نکل کھڑے ہوں تو کبھی واپس آ نہیں سکتے، تم انہیں لاکھ ڈھونڈنے جاؤ، انہیں کبھی پا نہیں سکتے ہ

تم کہاں رہتے ہو اے ہم سے بچھڑنے والو ہم تمہیں ڈھونڈنے جائیں تو ملوگے کہ نہیں؟
ماں کی ویران نگاہوں کی طرف دیکھوگے بھائی آواز اگر دے تو سنوگے کہ نہیں!

آہ! شہرِ خموشاں میں جاکر تم اپنے پیاروں کو، بچھڑے ہوئے یاروں کو اپنے عزیزوں کو لاکھ صدائیں دے کر دیکھ لو تمہاری آوازیں خفتگانِ خاک کی تُربتوں سے ٹکرا کر واپس آجائیں گی مگر انکی طرف سے کوئی جواب نہ آئے گا، تم اُنکی طرف سے ایک ہی بول سُننے کو ترس ترس جاؤگے"!

جب کسی کے لئے پیامِ اجل آجائے تو خواہ اسکی عمر کا تقاضا کچھ ہی کیوں نہ ہو یا دنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والوں کو اس کے وجود کی کتنی ہی ضرورت کیوں نہ ہو، اُس کے لئے لبیک کہنے کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں ہوتا۔

موت کے بُلاوے کو منّت و سماجت کے ذریعہ، رشوت اور سفارش کے ساتھ اور اور کسی علاج معالجہ کی بدولت ٹالا نہیں جاسکتا، دنیا میں ہر دکھ، درد اور مرض کی دوا ہے، لیکن موت ایک ایسا مرض ہے جسکا کوئی علاج نہیں، بوعلی سینا جیسے طبیب کو بھی یہ کہنا پڑا ہے کہ :

از قصرِ گل سیاہ تا اوجِ زحل | کردم ہمہ مشکلات گیتی راحل
بیروں جستم زقیدِ ہر مکر و حیل | ہر بند کشادہ شُد مگر بند اجل

موت کا علاج تو کجا وہ جب آجائے تو منٹ، سیکنڈ کیلئے بھی اسے مقدم و مؤخر نہیں کیا جاسکتا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے ۔

إِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٤٩﴾ (یونس ۴۹)

جب اُنکا وہ وقتِ معین آجاتا ہے تو وہ لوگ نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں

یہ مضمون نہایت شرح و بسط کے ساتھ اس تازہ ترین کتاب "موت کے سائے" میں بیان کیا گیا ہے، جو کہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن عاجز صاحب مالیرکوٹلوی کی تصنیفِ لطیف ہے، فاضل مصنّف نے اس موضوع سے متعلق بے شمار آیات مبارکہ، احادیث شریفہ، نصیحت آموز واقعات اور پُرسوز اشعار کو اس سلیقہ سے مرتب کیا ہے، کہ "موت کے سائے" کا اپنی موضوع کی جامع اور منفرد کتب میں شمار ہوگا، فاضل مصنّف نے اس کتاب میں موت کے متعلق تمام عنوانات پر روشنی ڈالنے کے ساتھ ساتھ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی زندگی کے آخری لمحات اور سفرِ آخرت کی بھی نہایت رقت انگیز انداز میں منظر کشی کی ہے، جسے پڑھ کر دل کی حالت بدل جاتی اور آنکھیں

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشکبار ہو جاتی ہیں ۔ علاوہ ازیں فاضل مصنف نے بے شمار اولیاء اللہ ، جنکی صبحیں اور شامیں دن اور راتیں ذکر و فکر الٰہی میں بسر ہوتی تھیں ، کی پاک زندگیوں کے جو واقعات اور موت سے متعلق جو زریں ارشادات بیان فرمائے ہیں ، وہ تاثیر کی عجب شان لئے ہوئے ہیں ، الغرض موت کا موضوع اور آیاتِ مبارکہ کی بہار ، احادیثِ شریفہ کی مہک ، نصیحت آموز واقعات کی عبرت انگیزی ، ارشاداتِ زریں کی تاثیر اشعار کے سوز و ساز اور مصنف کے دلِ دردمند کے خلوص و گداز نے موت کے سائے کو اسقدر پُر از تاثیر مرقع عبرت بنا دیا ہے ، کہ قاری کا دل دنیا کی محبت سے اچاٹ ہو جاتا ہے ۔ اور اسے محسوس یوں ہوتا ہے کہ وقت کا آفتاب ڈھل رہا ہے ، عمر کی برف پگھل رہی ہے ۔ اور موت کے سائے اس کی طرف دراز ہو رہے ہیں ، نامعلوم کب ملک الموت پیامِ اجل لے کر آجائیں اور دنیا اور اسکی تمام تر بہار آفرینیوں کو چھوڑ چھاڑ کر یہاں سے رختِ سفر باندھ جانا پڑے ۔

کمر باندھے ہوئے چلنے کو یاں سب یار بیٹھے ہیں
بہت سے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں !!

قبل ازیں راقم الحروف حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب عاجز کی ایک کتاب عالمِ برزخ کے بارے میں بھی اپنے تاثرات حوالۂ قرطاس کر چکا ہے ، جملہ اہلِ اسلام کی خدمت میں میری مخلصانہ اپیل یہ ہے ، کہ وہ ان دونوں کتابوں کا ضرور مطالعہ کریں ، میری رائے یہ ہے کہ ہر گھر میں ان دو کتابوں پر مشتمل یہ سیٹ ضرور ہونا چاہیئے ، تاکہ انکے مطالعہ سے آخرت کے فکر اور قبر کی تیاری کا سامان ہوتا رہے ۔

محمد خالد سیف

یکم جنوری ۱۹۸۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا قاضی محمد اسلم سیف ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن ضلع فیصل آباد

مدیر مجلہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن

تبصرہ موت کے سائے

انسان کی زندگی عارضی اور فانی ہے دنیا ایک مسافر خانہ ہے۔ انسان ایک پردیسی کی حیثیت سے یہاں آیا ہے، پردیس اور مسافر خانہ میں کوئی باشعور انسان جی لگا کر نہیں بیٹھتا۔

قرآن وحدیث کی تعلیمات بھی دنیا کی بے ثباتی اور اُخروی بقا و دوام کی تعلیم پیش کرتی ہے، لیکن ہمارا دَور بدقسمتی سے نہ صرف مادیت زدہ ہے، بلکہ ہم اس مادیت میں بہت آگے جا چکے ہیں، ہماری زندگی ایسی راہوں پر بھگٹٹ دوڑ رہی ہے، جنکا دین سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ جب ہم مسلمان کی موجودہ شب وروز کی مصروفیات دیکھتے ہیں، تو یوں معلوم ہوتا ہے، کہ مسلمان فکرِ آخرت سے بے نیاز موت سے قطعی غافل اور اپنے اخلاق وکردار کے عواقب ونتائج سے لاپرواہ ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرت کا یہ پہلو کتنا تابناک ہے، کہ ان کی زندگی کا ایک ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لمحہ فکرِ آخرت، اُخروی کامیابی اور موت کی تباہیوں سے بچنے کے سلسلہ میں صرف ہوُا، اور سچی بات یہ ہے کہ اگر ہم موت کو فراموش نہ کریں، بلکہ اس کو ہمیشہ یاد رکھیں تو یقین جانئے اللہ کی رحمت سے ہم تمام گناہوں اور برائیوں سے بچ سکتے ہیں، ہمارا معاشرہ جنّتی معاشرہ بن سکتا ہے، ہمارے ماحول میں سکون و قرار آسکتا ہے، یہ قتل و غارت یہ لوٹ کھسوٹ یہ رشوت ستانی، اقرباء پروری، بلیک مارکیٹنگ، اپنی آمدنی کے ناجائز ذرائع کالے دھن کے حصول کی کوشش یہ صرف اور صرف موت کو فراموش کرنے اور آخرت کے فکر سے آزاد ہونے کی وجہ سے ہے ضرورت تھی کہ کوئی اللہ کا بندہ نہایت دل نشین انداز میں کتاب وسنت کی تعلیمات کی روشنی میں ایسی کتاب تصنیف فرمائے جو اس مادی دَور میں ہمارے لئے مینارۂ نور ثابت ہوتی اگرچہ اس موضوع پر متعدد کتابیں شائع ہو چکی ہیں، لیکن صرف فرضی حکایات پر مبنی ہیں، اگر بار رفتی چہ ہا گفتی سے زیادہ ان کی کوئی حیثیت نہیں، مولانا عبدالرحمٰن صاحب عاجزؔ نے اس موضوع پر موت کے سائے کے عنوان سے نہایت عالمانہ، فاضلانہ محققانہ اور تبلیغی کتاب تصنیف فرمائی ہے. موصوف کی خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے کتاب وسُنّت ہی کو اپنا مأخذ ٹھراکر صفحۂ قرطاس پہ اپنے افکار مرتسم کئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام، تبع تابعین کبار رحمہم اللہ بعض نیک اور مخلص ملوک و سلاطین کے تحقیقی واقعات کو کتاب میں درج فرمایا ہے۔ بعض انبیاء سابقین علیہم السلام کے موت کے متعلق واقعات بھی صفحۂ کتاب پر بکھیر دیئے ہیں۔"

بڑے سائز کی اس پانچ سو چونسٹھ ۵٦۴ صفحہ کی کتاب میں چھ سو پچاس عنوانات کے تحت کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی اُردو میں مولانا عاجز صاحب نے یہ کتاب تصنیف فرمائی ہے، بعض مواقع پر ہر عنوان کے آخر میں نہایت قیمتی اور بلند پایہ اشعار درج کر کے ہار میں نگینے کی صورت میں پیش کئے ہیں، کتاب کے شروع میں استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد عبد اللہ محدث بڈھیمالوی پروفیسر محمد سعید اختر صاحب کی نہایت قیمتی تقریظیں شاملِ اشاعت ہیں، موصوف نے آغازِ سخن میں کتاب کی وجہ تصنیف بھی نہایت خوبصورت انداز میں بیان فرمائی ہے انتساب کے عنوان سے مولانا محمد ابراہیم مرحوم کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ اور اُنہی کے نام پر اس انتساب کو ممنون کیا ہے۔"

کتاب کی دینی اہمیت، علمی حیثیت اور تبلیغی افادیت کا تقاضا ہے، کہ اِسے ہر گھر تک پہنچایا جائے، خصوصاً"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوجوان مبلغین کو اس کے قیمتی اور علمی مندرجات سے استفادہ کرنا چاہئے، کتاب کی قبولیت عامہ کا اندازہ اس سے کیجئے کہ قلیل وقت میں اس کے تین ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل چکے ہیں ہم اپنے خواندگان محترم سے اس کتاب کی سرپرستی کی پرزور درخواست کرینگے۔

قاضی محمد اسلم سیف

ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہوار محدث لاہور جنوری ۱۹۸۲ء تبصرہ نگار جناب طالب ہاشمی صاحب

تبصرہ موت کے سائے

مشہور شاعر اور نثر نگار مولانا عبدالرحمن صاحب عاجز مالیرکوٹلوی کے حصے میں بہت بڑی سعادت آئی ہے، کہ وہ مدت سے نظم و نثر کے ذریعے دین و اخلاق کی خدمت میں مصروف ہیں، ان کا اُسلوبِ نگارش بڑا دلگداز اور اخلاق اثر انگیز ہے فی الحقیقت اللہ تعالےٰ نے انہیں قلبِ تپاں سے نوازا ہے، دین سے اپنی بے پناہ محبت اور ہدایت و اصلاح کی تڑپ کو وہ اپنی تحریر دل میں اس طرح سمو دیتے ہیں، کہ سخت دل بھی متأثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے کسی مصنف یا شاعر کے لئے یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے کہ وہ اسکی ذہنی اور تحقیقی کاوشوں میں تاثیر پیدا کردے، ہمیں یہ کہنے میں کوئی باک نہیں، کہ مولانا عاجز کی نظم اور نثر دونوں میں بلا کی تاثیر ہوتی ہے، اگر اس تاثیر کی بدولت کچھ لوگوں کو ہدایت نصیب ہو جائے اور وہ دنیا پرستی کی دلدل سے نکل کر اپنی آخرت سنوارنے کی فکر میں لگ جائیں تو مولانا عاجز کی نظم و نثر انکے لئے توشۂ آخرت ثابت ہو سکتی ہے، مولانا موصوف سے ہمیں ذاتی نیاز حاصل ہے، وہ حضرت علامہ اقبال کے اس شعر کی سچی تصویر ہیں۔

نرم دمِ گفتگو، گرم دمِ جستجو
رزم ہو یا بزم ہو، پاک دل و پاکباز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیرِ نظر کتاب "موت کے سائے" مولانا عاجز کی تازہ ترین تالیف ہے، اس کتاب کا بنظرِ غائر مطالعہ کرکے ہم حیران ہیں، کہ اس پر کیا تبصرہ کریں، کیونکہ جو باتیں تبصرے میں کہی جاسکتی ہیں، وہ سب اس کتاب کے اندر موجود ہیں، تاہم امر کے طور پر یہ چند سطور اہلِ علم کو اس بلند پایہ کتاب سے متعارف کرانے کیلئے لکھی جارہی ہیں۔ کتاب کا موضوع ہے، "موت" اور یہ اپنے موضوع کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے، موت ایک ایسی حقیقت ہے، کہ ذاتِ باری تعالےٰ کے سوا کسی کو اس سے مفر نہیں، اسکے سامنے تمام مخلوق بے بس ہے، اور مقررہ وقت اور جگہ پر اسکا آنا اٹل ہے، اسی لئے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا میں اس طرح رہو جیسے کوئی مسافر رہتا ہے، نہیں بلکہ جیسے کوئی مسافر رستہ چلتے ہوئے ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری) قرآنِ کریم میں ارشاد ہوا ہے، کہ تم جہاں کہیں بھی ہو، موت تمہاری گردن آدبوچے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں اور محلوں میں چلے جاؤ، چنانچہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی ہے، کہ موت کو کثرت سے یاد کیا کرو، جو کہ دنیوی عیش وعشرت اور لذتوں کو مٹا دینے والی ہے"

علمائے ربانی نے قرآن وحدیث کی روشنی میں موت کی جو تشریح کی ہے، وہ یہ ہے کہ موت نہ عدمِ محض ہے، اور نہ فناءِ محض بلکہ جسم اور روح کی مفارقت یا جسم سے روح کے تدبیری تعلق کے یکسر منقطع ہونے کا نام موت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رُوح جسم سے نکل کر خدا کی طرف لوٹ جاتی ہے، یعنی جسم میں جہاں سے آکر داخل ہوئی تھی۔ وہیں واپس چلی جاتی ہے اور جسدِ بے روح کے اجزاء کچھ مدت میں منتشر ہو جاتے ہیں، قرآنِ حکیم میں بتایا گیا ہے، کہ انسان کے لئے دو موتیں اور دو حیاتیں ہیں، پہلی موت وہ ہے، جبکہ انسان کی تخلیق نہیں ہوئی تھی۔ اور وہ عنصر یا مادہ کی صورت میں تھا، پھر اسمیں رُوح پھونکی گئی یعنی وہ زندہ ہو کر اس دنیا میں پیدا ہوا، یہ اسکی پہلی حیات یا زندگی ہے پھر موت آئے گی اور جسم اور رُوح ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے۔ جسم اگلی مادّی صورت میں تبدیل ہو جائے گا، اور رُوح خدا کی طرف لوٹ جائے گی۔ یہ دوسری موت ہے، پھر اللہ تعالےٰ انسان کی رُوح کو جسم عطا کر کے زندہ کرے گا یہ اسکی دوسری زندگی یا حیات ہے، جس کے بعد پھر موت نہیں یہی وہ آخرت ہے جسکے لئے انسان کو تیاری کرنے کی ضرورت ہے، اس عالمِ آخرت میں اگر کچھ پلے ہوگا، تو اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور نعمتیں جنت کی صورت میں ملیں گی، ورنہ نارِ جہنم کے بھڑکتے ہوئے شعلے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت کیلئے زادِ راہ مہیا کرنے کی توفیق دے یہ کتاب موت کی یاد دلاتی ہے، اور دل میں آخرت کے لئے کچھ کرنے کی فکر پیدا کرتی ہے"

فاضل مؤلف نے اس موضوع پر قرآن کریم سے استدلال کرنے کے علاوہ سیّد الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار ارشادات بڑی تحقیق و تفحص کے ساتھ جمع کر دئے ہیں"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح یہ کتاب قرآن و حدیث، سیرت و تاریخ اور ادب و انشاء کا نہایت حسین امتزاج بن گئی ہے۔ اس کو پڑھکر دل میں خشیتِ الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ اور قلب و نظر کی تطہیر ہوتی ہے۔ اس کتاب کا ہر مسلمان گھرانے میں ہونا بے شمار فوائد کا حامل ہے۔ کتاب کا کاغذ، کتابت طباعت جلد بندی ہر چیز نہایت شاندار اور جس اونچے پایہ کی یہ کتاب ہے اس کے شایانِ شان ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ حکمت قرآن اکتوبر ۱۹۸۵ء حضرت مولانا ڈاکٹر اسرار احمد صاحب مدظلہ العالی

موت کے سائے ✻ عالم برزخ

مولانا عبدالرحمٰن عاجز کی کتابیں، سلفی مسلک سے تعلق رکھنے والے ایک عالم مولانا عبدالرحمٰن عاجز فیصل آباد میں رحمانیہ دارالکتب کے نام سے ایک تجارتی کتب خانہ بنا رکھا ہے جس کے ذریعہ وہ اچھی کتابیں اہتمام سے چھاپتے ہیں، اس کے ساتھ ہی ان کا اصلاحی اور تبلیغی انداز سے لکھنے کا بھی مشغلہ ہے اور یہ لکھنا نثر اور نظم دونوں میں ہی ہوتا ہے اس وقت ان کی چار کتابیں ہمارے سامنے ہیں دو نثری دو نظم میں، نثری کتابوں کے نام موت کے سائے اور عالم برزخ ہیں،

موت جیسی ناگزیر حقیقت پر مختلف انداز سے گفتگو کی گئی ہے اور ایسا انداز اختیار کیا گیا ہے کہ عام لوگوں میں اس کی فکر پیدا ہو انبیاء سابقین، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور بزرگان سلف واقعات وخطبات بھی اس سلسلے میں درج ہیں جو نہایت درجہ مؤثر اور فکر انگیز ہیں "

دوسری کتاب عالم برزخ ہے انسان جب مرتا ہے تو اس وقت سے لے کر عرصۂ محشر کے قائم ہونے تک کے وقت کو عالم برزخ کا نام دیا جاتا ہے "

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبر ہو یا کسی درندے کا پیٹ جس نے انسان کو چیر کھایا، پانی ہو جس میں انسان ڈوب گیا ہر یہی جگہ انسان راحت و کلفت سے دوچار ہوتا ہے، اس پر روایت و درایت کے اعتبار سے بڑی جامع بحث ہے اور بعض فکر انگیز واقعات بھی ہیں جو قبر سے متعلق ہے۔

ان کے علاوہ دو کتابیں نظم میں ہیں ایک کا نام صبحِ صادق اور دوسری کا نام جامِ طہور ہے، صبحِ صادق پر جناب احسان دانش مرحوم اور حفیظ جالندھری مرحوم جیسے نابغۂ روزگار شعرا کی تقاریظ ہیں، جو اس کتاب کے شعری طور پر مستند ہونے کی دلیل ہے اس میں مختلف عنوانات پر بڑا پاکیزہ کلام ہے جس میں سوز و گداز ہے، فکر ہے اور احساس دینی اُجاگر کرنے کی قوت ہے دوسری کتاب جامِ طہور کا پیش لفظ تو لکھا مولانا غلام رسول مہر مرحوم نے جو ایک ذمہ دار مصنف، مؤلف اور مترجم تھے اور تقریظ ہے احسان دانش مرحوم فیض احمد جنجھانوی اور پروفیسر غلام احمد حریری جیسے صاحبانِ علم و ادب کی، جس نے کتاب کا استنادی درجہ متعین کر دیا ہے، اس میں بھی مختلف عنوانات حمد، نعت کے ساتھ احادیث کا منظوم ترجمہ، حرمین شریفین وغیرہ پر بڑا مؤثر کلام ہے جو اس قابل ہے کہ راگ و رنگ کے اس دَور میں خوب پھیلایا جائے اور پڑھا جائے۔

یہ چاروں کتابیں اچھے انداز سے چھاپی گئی ہیں اور اصلاح و فلاح کے عنوان سے بڑی قابلِ قدر ہیں۔

ملنے کا پتہ

رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد فون ۲۲۹۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوائے وقت لاہور بروز ہفتہ ۳۱ / اگست ۱۹۸۵ء

تبصرہ موت کے سائے

موت کی یاد تمام نیکیوں کا سرچشمہ اور موت سے غفلت جملہ برائیوں کی اصل ہے، ہمارے اردگرد جس قدر شر و فساد پھیلا ہوا ہے، اور برائیوں کے تعفن سے جتنا دم گھٹ رہا ہے، اور وقوعِ موت کے تصور سے صرفِ نظر اور پس پردۂ موت عالم برزخ اور عالم عقبیٰ کے احوال پہ عدمِ یقین اور خالقِ کائنات کے رو برو اپنے اعمال سے متعلق جوابدہی کے احساس سے محرومی کا نتیجہ ہے، موت ایک ناگزیر حقیقت ہے اور اس کا ذائقہ ہر شخص نے بہر صورت چکھنا ہے، اس کتاب میں اس پر مختلف پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے، نیز اس کتاب میں موت و مزار و محشر کے فکر مندوں کے اعمال، اُنکے احوال اور موت کے وقت اُن کے نصیحت آمیز اقوال کا تذکرہ ہے، خصوصاً حضرت ابراہیم بن ادھم رحؒ حضرت اویس قرنیؒ اور حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پہ پانی کے عذاب کا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے، علاوہ ازیں سیدنا خاتم الرسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کی وفات کے مستند اور مفصل حالات اور اُنکے موت اور فکرِ آخرت پہ رقت انگیز خطبات اور مواعظ بھی درج ہیں، یہ کتاب پڑھے جانے کے لائق ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Rais Amrohvi
رئیس امروہوی

129/A, Manakji Street, Garden East, Karachi-3
Phones 710556-710733
۱۲۹-اے - مانک جی اسٹریٹ - گارڈن ایسٹ - کراچی ۳
فون ۷۱۰۵۵۶-۷۱۰۷۳۳

اخبار جنگ یکم اگست ۱۹۸۴ء

عبدالرحمن عاجز مالیر کوٹلوی پرانے دوست ہیں، مذہبی لگن اور دینی عقیدت کے تحت نثر بھی لکھتے ہیں اور نظم میں بھی اظہار جذبات کرتے ہیں (رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد نے غیر معمولی اہتمام کے ساتھ ان کی چار کتابیں شائع کی ہیں (نہایت عمدہ جلد اور صاف کتابت) **جام طہور** عاجز صاحب کی حمد و نعت اور دینی و قومی نظموں کا مجموعہ ہے، عاجز صاحب کا کلام سادگی، ہمواری اور تاثیر کا نمونہ ہے، دل سے کہتے ہیں اور خونِ دل سے لکھتے ہیں "**صبح صادق**" موصوف کا دوسرا مجموعۂ کلام ہے۔ اس کے موضوعات ہیں اخلاقی اصلاحی، دینی، اور قومی حد ہے کہ غزل میں بھی انہوں نے اپنے انفرادی رنگ کو باقی رکھا ہے یہ جذبہ اور کوشش قابل قدر ہے "**عالم برزخ**" میں انہوں نے حیات بعد الممات پر خالص قرآن و حدیث کے حوالہ جات کی روشنی میں بحث کی ہے۔

یہ کتاب اہلِ دل کے لئے ایمان افروز ثابت ہوگی، **موت کے سائے**، عاجز صاحب کی چوتھی تصنیف ہے، عبرت انگیز اور عبرت آموز کتاب ہے، موت اور بعد الموت اور منازلِ موت اور حیاتِ اخروی پر سادگی سے بحث کی ہے مگر پُر تاثیر ان کتابوں کا مطالعہ افادے سے خالی نہیں۔

رئیس امروہوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابیات (ماخذ)

قرآن کریم

عربی تفاسیر

بحر المحیط — ابو حیان الاندلسیؒ

قرطبی — محمد بن احمد الانصاری القرطبیؒ

کبیر — امام الفخر الرازیؒ

ابن کثیر — اسماعیل بن کثیرؒ

جامع البیان — مُلّا معین الدینؒ

ابن عباس — حضرت عبداللہ بن عباسؓ

مدارک — عبداللہ بن احمد بن محمودؒ

خازن — علاء الدین علی الخازنؒ

دُرِ منثور — امام جلال الدین السیوطیؒ

روح المعانی — السید محمود الالوسیؒ

طبری — ابو جعفر محمد بن جریرؒ

سراج المنیر — الامام الخطیب الشربینیؒ

عربی کتب

بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، ترمذی، نسائی

جمع الفوائد

الترغیب والترہیب — امام منذریؒ

مشکوٰۃ — محمد بن عبداللہ الخطیبؒ

مسند احمد — امام احمد بن حنبلؒ

کنز العمال — علامہ علاء الدینؒ

طبقات الکبریٰ — ابن سعدؒ

الاصابہ مع الاستیعاب — احمد بن علی العسقلانیؒ

حلیۃ الاولیاء — للامام ابی نعیم الاصبہانیؒ

ابن خلکان —

تاریخ بغداد — للخطیب بغدادیؒ

صفۃ الصفوۃ — امام ابن جوزیؒ

صید الخاطر — ″

کتاب الروح — امام ابن قیمؒ

مدارج السالکین — ″

البدایہ والنہایہ — امام ابن کثیرؒ

احیاء علوم الدین — امام غزالیؒ

اردو تفاسیر

ماجدی — علامہ عبدالماجد دریابادیؒ

ابن کثیر — امام ابن کثیرؒ

تدبر قرآن — علامہ امین احسن اصلاحیؒ

تفہیم القرآن — مولانا مودودیؒ

جواہر القرآن — مولانا حسین علیؒ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسن التفاسیر۔ مولانا سید احمد حسنؒ
معارف القرآن۔ مفتی محمد شفیعؒ
حقانی۔ شیخ ابو محمد عبدالحق الدھلویؒ
ترجمان القرآن۔ ابوالکلام آزادؒ
مواہب الرحمن۔ علامہ سید امیر علیؒ
عثمانی۔ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ
ستاری۔ مولانا عبدالستار دہلویؒ
وحیدی مولانا وحید الزمانؒ
ثنائی مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ
بیان القرآن۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ

اردو کتب

قصص القرآن۔ مولانا محمد حفظ الرحمن سیوہارویؒ
منبہات۔ ابن حجرؒ
دین اسلام۔ افضل حقؒ
حیات صحابہ۔ مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ
سیرت النبی۔ سید سلیمان الندویؒ
رحمۃ للعٰلمین۔ قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوریؒ
معارف الحدیث۔ مولانا محمد منظور احمد نعمانیؒ
مدارج النبوۃ۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ
مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی سرہندیؒ
کیمیائے سعادت امام غزالیؒ
مخزن اخلاق۔ مولانا رحمت علی سبحانیؒ
الفتح الربانی۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ
مجالس الابرار
خلفاء راشدین۔ شاہ معین الدینؒ
تاریخ اسلام۔ اکبر نجیب آبادیؒ
خلفاء راشدین۔ مولانا عبدالشکور لکھنویؒ
تاریخ الخلفاء۔ امام جلال الدین السیوطیؒ
شرح الصدور ״
سیرت عمر بن عبدالعزیز مولانا عبدالسلام ندویؒ
حضرت ابوذر غفاریؓ۔ علامہ مناظر احسنؒ
الجمال والکمال۔ علامہ قاضی محمد سلیمان منصورپوریؒ
لطائف علمیہ۔ مولانا اشتیاق احمد صاحبؒ
زاد سفر۔ امۃ اللہ تسنیم
علم الکلام اور الکلام۔ شبلی نعمانیؒ
زندگی۔ افضل حقؒ
اختلاف امت کا المیہ۔ حکیم فیض عالم صدیقی راجوریؒ
تلبیس ابلیس اردو۔ مولانا ابو محمد عبدالحقؒ
مسلمان عورت۔ مولانا ابوالکلام آزادؒ
تہذیب النسواں۔ نواب شاہجہان بیگم صاحبہؒ
تحقیق الکلام۔ مولانا عبدالرحمن مبارکپوریؒ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی کتب کی مختصر فہرست

تفسیر الکبیر
تفسیر ابن کثیر
تفسیر ابن جریر (طبری)
تفسیر سراج المنیر
تفسیر فتح القدیر
تفسیر بحر المحیط
تفسیر روح المعانی
تفسیر روح البیان
تفسیر القرطبی
تفسیر فتح البیان
تفسیر المنار
تفسیر الخازن مع النسفی
تفسیر ابن عباس
تفسیر جلالین
تفسیر جامع البیان
تفسیر المراغی
تفسیر مجمع البیان
تفسیر منہج الصادقین

تفسیر اضواء البیان
تفسیر فی ظلال القرآن
احکام القرآن للجصاص
الاتقان فی علوم القرآن
اعجاز القرآن
صحاح ستہ
کنز العمال
عون المعبود
تحفۃ الاحوذی
شرح السنۃ للبغوی
نیل الاوطار
الترغیب والترہیب
فتح الباری
عمدۃ القاری
قسطلانی
فیض الباری
معارف السنن
التلخیص الحبیر

المستدرک للحاکم
البدایہ والنہایہ
تاریخ طبری
اسد الغابہ
الاصابہ
الطبقات الکبریٰ (لابن سعد)
حلیۃ الاولیاء
کتاب الزہد لابن حنبل ؒ
صفۃ الصفوۃ
المغنی لابن قدامہ
الخصائص الکبریٰ
سیرۃ الحلبیہ
زاد المعاد
الجواب الکافی
الفوائد
منہاج السنۃ
فتاوی عالمگیریہ
الحاوی للفتاوی (للسیوطی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اردو کتب کی مختصر فہرست

تفسیر ثنائی
تفسیر ابن کثیر
تفسیر معارف القرآن
تفسیر مواہب الرحمٰن
تفسیر ابن عباس
تفہیم القرآن
درس قرآن
احسن التفاسیر
واضح البیان فی تفسیر ام القرآن
ترجمان القرآن
ام الکتاب ابوالکلام آزادؒ
بیان القرآن
تفسیر عثمانی
تفسیر ستاری سورۃ فاتحہ
تفسیر طبری
تبویب القرآن
تفسیر آیات کریمہ امام ابن تیمیہؒ

مفردات القرآن
تفسیر حقانی
تیسیر الباری شرح صحیح بخاری
صحیح مسلم شریف مع مختصر شرح نووی
مشکوٰۃ شریف
مشکوٰۃ شریف غزنوی
ابن ماجہ
ترمذی
موطاء امام مالک
مظاہر حق
شمائل ترمذی
درس حدیث
بلوغ المرام
تلخیص سبل السلام فی شرح بلوغ المرام
ترجمان السنۃ
معارف الحدیث
ابوداؤد شریف

سیرۃ النبیﷺ
رحمۃ اللعالمین
جمال مصطفےٰ
الفاروق
سیرت عائشہ صدیقہؓ
حیات ولی
سیرت سید احمد شہیدؒ
حیاۃ الصحابہ
اسلامی خطبات
خطبات محمدی
خطبات توحید
احیاء العلوم اردو
کیمیائے سعادت
مومن کے ماہ و سال
لغات القرآن
المنجد
مصباح اللغات
القاموس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف موت کے سائے کی دوسری تصانیف

نثر میں

(۱) عالمِ برزخ - قرآن وسنت کی روشنی میں مرنے کے بعد[1]

(۲) مقامِ نماز - قرآن سنت کی روشنی میں نماز کی اہمیت اور اس کی ادائیگی پر اکرام و انعام اور نہ پڑھنے کی صورت میں خوفناک انجام، قرآن کریم میں نماز کے متعلق جس قدر آیات آئی ہیں اُن سب پر تفصیلی بحث عوام اور علماء سب کیلئے یکساں مفید،

(۳)- دُلہن قبر کی آغوش میں - نصیحت آموز رسالہ - (۴) شہر خموشاں (قبرستان) قرآن وسنت کی روشنی میں قبرستان پر علمی بحث، قبرستان کی زیارت کے فوائد - قبرستان پر ہمارے اسلاف کے نصیحت آموز بیانات

نظم میں

(۵)- صبح صادق - حمد، نعت، اخلاقیات اور فکرِ آخرت پر مشتمل نظموں کا مجموعہ

(۶) - جامِ طہور " " " " " " "

(۷) - شمعِ فروزاں " " " " " "

زیرِ تصنیف

(۱) ربِّ کائنات اور اُسکی عبادت (۲) مال خیر بھی ہے اور شر بھی -

(۳) تمباکو نوشی (۴) جہاد اور مجاہدین (۵) امر بالمعروف و نہی عن المنکر (نیکی کا حکم کرنا اور بُرائی سے روکنا) خطرے کی گھنٹی (۷) ایمان اور عمل صالح،

---

[1] قیامت قائم ہونے تک میّت جہاں اور جس حال میں ہے اس پر کیا گزرتی ہے ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

سنو سنو، اللہ کے دوستوں پر قطعاً کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے (یونس ۶۲)

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش ١٠٦ھ — وفات ١٨٧ھ

آپکا علم، زُہد، تقویٰ، قناعت، صبر، حلم، خوفِ خُدا، اُمیدِ رحمت رات کا قیام، نمازِ تہجد، آہ و بکا، دُنیا سے بے رغبتی، فکرِ آخرت اور اُس کیلئے تیاری، لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی عبادت اور اُس کے ذکر کی ترغیب دلانا، اور اُسکی نافرمانی سے بچنے کی تلقین کرنا۔ خلیفۂ وقت ہارون الرشید سے بات چیت، دورانِ گفتگو اُنہیں رعیت اور اللہ تعالےٰ کے حقوق کے سلسلہ میں ڈرانا اور ہارون الرشید کا زار و قطار بار بار رونا حتےٰ کہ بے ہوش ہو جانا۔ ابتداء میں آپ ڈاکوؤں کی جماعت کے سردار تھے اچانک ایک واقعہ سے متأثر ہو کر ڈاکہ زنی سے توبہ کرنا، اور پھر مکہ مکرمہ میں سکونت اختیار کرنا، اور ١٨٧ھ میں وہیں وفات پانا، آپکے تلامذہ اور اساتذہ، آپکی عبادت و ریاضت، آپکے نصیحت آمیز اقوال اور عبرت انگیز احوال اور آپ سے مروی احادیثِ مطہرہ کا تذکرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منالِ لفتہ اشعار

غذائے روحانیات، درسِ اخلاقیات

شستہ افکار

برائیوں سے اجتناب نیکیوں کی تلقین۔ قرآنِ کریم کی بہت سی آیات اور احادیثِ مطہرہ کا ترجمہ ومفہوم و دِ آفریں اشعار کی صورت میں حمد، نعت، توحید، نماز، روزہ حج، زکوٰۃ، اسلام، قرآن، احادیث، مکّہ مکرمہ، مدینہ منوّرہ کے فضائل پر مستقل نظمیں، مرد عورت بچّے بوڑھے سب کے لیے یکساں مفید خطیبوں اور واعظین کیلئے خصوصی تحفہ۔

جامِ طہور

مصنّف
عبدالرحمٰن عاجز
مالیرکوٹلوی

صبحِ صادق

جامِ طہور کا ہر شعر پند و نصیحت سے لبریز سوز و گداز سے بھرپور ہے۔
جامِ طہور کا ہر قطرہ (شعر) روح کو گرماتا دل کو تڑپاتا ہے۔
جامِ طہور افکارِ ایمانی کی ترجمانی کی کامیاب کوشش ہے۔

صبحِ صادق خوابیدہ دلوں کے لیے پیغامِ بیداری ہے۔
صبحِ صادق گم کردہ راہ کیلئے مینارۂ نور و ہدایت ہے۔
صبحِ صادق الحاد و دہریت کے اندھیرے میں روشنی کی کرن ہے۔

شمعِ فروزاں:۔ نظمیات کی تیسری کتاب اس کتاب کی نظموں کا خلاصہ اس شعر میں ہے

اُس گھر میں اندھیرے کا تصوّر ہی غلط ہے
جس گھر میں ہمہ وقت رہے شمعِ فروزاں

رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد فون ٣٢٩١٦

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ (المؤمنون)

اور (موت کے بعد) ان کے آگے (قبروں سے) اٹھائے جانے کے دن تک پردہ ہے۔

عالمِ برزخ

مرنے کے بعد عرصہ حشر تک کے زمانے میں میت پر کیا گزرتی ہے؟ جسدِ خاکی کو قبر میں دفن کر دیا جائے یا آگ میں جلا کر اس کی خاک کو ہوا میں اڑا دیا جائے یا دریا میں بہا دیا جائے یا درندوں کے پیٹ کا ایندھن بن جائے یا اسے ادویات کے ذریعہ محفوظ کر دیا جائے کیا ان سب حالات میں میت کی روح یا جسم یا دونوں کو عذاب و ثواب، راحت و کلفت ہوتی ہے کہ نہیں؟ اس پر عقلاً و نقلاً، درایتاً اور روایتاً بحث کی گئی ہے۔ قبر سے متعلق بعض عبرت انگیز سچے واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں، نیز ان اعمال کی نشاندہی کی گئی ہے جو موجب عذاب و ثواب قبر ہیں۔

عبدالرحمن عاجز مالیرکوٹلوی

ناشر

رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار فیصل آباد

فون نمبر ٣٢٩١٦

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاج کمپنی اور دوسرے اداروں کے

ہر قسم کے

قرآن مجید معرّیٰ و مترجم تفاسیر و احادیث کُتب درسِ نظامی

اور

کُتب تصوّف ، کُتب اخلاقیات ، طِبّی کتب

مکّہ مکرّمہ، مِصر، بغداد، تُرکی، بَیروت، طہران وغیرہ کی
عربی، اسلامی، مذہبی مطبوعات، پاک و ہند کی عربی، فارسی اور
جدید و قدیم، نادر و نایاب کتب اور قلمی مخطوطات کی
خرید و فروخت کا ـــــــــ عظیم ادارہ

رحمانیہ دار الکُتب

امین پور بازار، فیصل آباد فون نمبر ۳۲۹۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگانی کا اعتبار نہیں

جو گناہوں پہ شرمسار نہیں — اُس کی نیکی کا اعتبار نہیں
کیوں نہ ہر لمحہ بے قرار رہوں — اس جہاں میں کہیں قرار نہیں
وقتِ رخصت ذرا ٹھہر جاؤ — یہ ملاقات بار بار نہیں
راہِ عقبیٰ میں سوچ اے ناداں — جُز عمل کے کوئی بھی یار نہیں
مر رہا ہے تُو زندگانی پر — زندگانی کا اعتبار نہیں
کس لئے تُو جہاں میں آیا ہے — تجھ پہ اتنا بھی آشکار نہیں
نفس و شیطاں ہیں تاک میں تیری — ایک تُو ہے کہ ہوشیار نہیں
دیں سے بے زار جو مسلماں ہے — بے حیا ہے وہ دیندار نہیں
ہے وہی اقتدار کے لائق — جو طلبگارِ اقتدار نہیں
لوحِ دل ہے وہی درخشندہ — جو گناہوں سے داغدار نہیں

دونوں عالم میں اک خدا کے سوا
کوئی عاجز کا غمگسار نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ